فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول
معتبرہ نقول جامع اقوال علمای فحول
دافع ضلالت ضلول
جہول قامع غفلت غفول اغبی
السیف المسلول
فی
علم غیب الرسول
حسب الارشاد حامی دین متین جناب مولانا مولوی محمد عمر الدین السنی الحنفی القادری الہزاروی فیضہم
باہتمام تام وسعی مالاکلام جناب حاجی یوسف حاجی عبد الستار غفر لہما اللہ الغفار
در مطبع گلزار حسنی بجلیۂ طبع محلی گردید

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ٭ وما اظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ ٭ فجعلہ معجزۃ وکرامۃ لمن اھتدیٰ ٭ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الذی زوی لہ مشارق الارض ومغاربہ فعلمہ کل ما ھو من فوق السمٰوٰت العلیٰ الی ما تحت الثریٰ وآلہ واصحابہ الذین صاروا باتباعہ ارباب النفوس و النھیٰ ٭ فحصل لھم بنور ایمانھم خفیات الآخرۃ والاولیٰ

امابعد واضح ہو کہ **گنگوہی** اور **دیوبندی** اور **انبیٹوی** نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسر شان باین طور کرنا شروع کی ہے کہ نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے **شیطان لعین** کے علم کو زیادہ بتاتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جملہ بنی آدم سے بشریت مین برابر ہین فقط وحی مین زائد کہتے ہین اور آپکے ذکر ولادت کو سانگ کنھیا کا اور تعزیہ داری روافض سے بدتر بتاتے ہین اور اسی قسم کے خرافات اونکی کتاب **براہین قاطعہ رد انوار ساطعہ** جو تالیف **خلیل انبیٹوی** کی ہے اور جسپر تقریظ **رشید گنگوہی** کی ہے اوسمین یہ تمام مزخرفات موجود ہین اسکے متعدد جواب مطبوع ہو چکے ہین **علماء عرب و عجم** نے اوسکی تردید کی ہے **علماء حرمین شریفین** کے **مفاتی مذاہب اربعہ** نے اوسکی مردودیت پر مواہیر ثبت فرمائی ہین اور مولف و مقرظ کو زندیق و **شیطان** تک بعض علما نے تحریر فرمایا ہے یہ سب کچھ ہو چکنے کے بعد پھر ۱۳۱۵ھ سے **میان گنگوہی** مقرظ کے شاگرد **میان غلام محمد** ساکن قصبہ راندیر ضلع سورت نے پھر اوس مزخرفات دیرینہ کو رواج دینے کیواسطے اور سنت استاذیہ پر عمل کرنیکے واسطے سلسلہ جنبانی شروع کی راقم کے پاس یکے بعد دیگرے دو استفتا دربارہ

علم غیب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روانہ کئے راقم نے بحوالہ کتب مع نقل عبارات دونون کے جواب لکھدیے اور ثابت کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم ماکان و ما یکون دیا ہی چونکہ راندیری صاحب کو تو سنت استاذیہ کا احیا کرکے سرخروئی حاصل کرنا اور گویا مصداق پدر نتواند پسر تمام کند کا بننا تھا اون جوابونکے حصول کے بعد چند روز تو صبر کیا معلوم نہین کہان اوسکو روانہ کیا اور کس کس سے اوسمین مدد لی اور کون کونسے فرقہ نے اونکو دیکھکر اپنا خون جگر کھاکر تمویہ وتلمیع کر جوابین کی پھر بھی کسی سے کچھ نہ بن پڑی تو اون جوابونمین سے وہ عبارات کہ جنسے صراحۃً اونکے مقصود فاسد کا رد ہوتا تھا حذف کرکے چند اوراق سیاہ کرکے اور چند خزعبلات لکھکے راقم کے پاس روانہ کئے کہ یہ اون دونون فتوونکا جواب ہی راقم کو اوسکے جواب دینے کی کچھ ضرورت نہ تھی اسلئے کہ راقم کے دونون فتوونکے دیکھنے سے ہر ایک منصف مزاج ادنیٰ فہم والا بھی جان سکتا ہی کہ اگر اونکی تمام عبارت منقولہ کو باقی رکھا ہوتا اور حذف نہ کیا ہوتا تو اون عبارات کے روسے اون اوراق سیاہ کی مردودیت اور ارتکاب عناد و تعصب و کتمان حق بعد العلم سیاہ کنندہ کا واضح ہوجاتا اور یہ تمویہ و تلمیع نہو سکتا اسیواسطے اون عبارات کو راندیری صاحب نے حذف کردیا ہی راقم نے اونھین ایام ١٣١٥ھ مین ایک کارڈ راندیری صاحب کو لکھا اوسمین اونکے خیانات و عبارات راقم مین قطع و برید جواب سے عاجز ہوکر کرنا اور درصورت ایسی قطع و برید نکرنے اور باقی رکھنے عبارات راقم کی اونسے ہی بعض اقوال راندیری کا جواب ہوجانا ظاہر کیا اوس کارڈ کا جواب راندیری نے کچھ ندیا اور بالکل خاموشی اختیار کی راقم بھی خاموش رہا کہ شاید راندیری نے انصاف کیطرف رجوع کی اور راقم جواب لکھنے سے باز رہا چند ورق لکھکر چھوڑ دیے راندیری کے انصاف کی طرف رجوع کرنیکے گمان پر اب اس سال ١٣١٦ھ کو راقم مبتلی مرض فالج سخت ہوا اور راندیر وغیرہ نواح مین اوسکی خبر شایع ہوئی تو راندیری نے اسکو غنیمت جانا اور اپنے رسالہ کو طبع کرایا اسی زمانہ بعد رمضان شوال ١٣١٧ھ کو راقم نے طبع ہوجانیکی خبر پائی تو پھر خیال کیا کہ اگرچہ جواب لکھنے کی چندان ضرورت نہین لکن جو شخص ایسے امر قبیح تعصب و کتمان حق بعد العلم کا ارتکاب کرے اور خدا تعالیٰ کا خوف اور بندون کی شرم نکرے تو اوسکو عوام کالہوام کو دھوکہ دینے اور فخر کرنیکے لئے بار بار کہنے کا جواب نہو سکا کب خوف و شرم آویگی فلہذا راقم نے اوسکی مردودیت کا اظہار اسی حالت زار بحوف مرض فالج مین ہی بطور مشتی نمونہ از خروارے مناسب جانا الآن اشرع فی المقصود بتوفیق المعبود **قولہ** اس عبارت کا مفاد اتنا ہی کہ وحی الہام وغیرہ سے غیب معلوم ہوتا ہی پس یہ حجت اوس شخص پر ہوگی

جو یہ کہے کہ کوئی شخص غیب کو مذکور ذرائع سے بھی نہین جانتا ہو لیکن اسکا قائل کوئی نہین ہو کلام ہو تو فقط اسمین ہو
کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ جل شانہ نے تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم عنایت کیا اور کوئی شی آپکے
احاطہ علم سے باہر و خارج نہین ہو پس اسکا ثبوت چاہیے **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری صاحب** نے **راقم**
کی عبارت مین قطع و برید بیجا کی اور عبارت منقولہ **تفسیر کبیر** و **تفسیر بیضاوی** کو جس سے واضح ہو کہ غیب کے دو قسم ہین
ایک وہ جسپر دلیل ہو دوسری وہ جسپر کوئی دلیل نہو اول قسم اللہ تعالی کے ساتھ خاص نہین اور دوسری قسم اللہ
تعالی کے ساتھ خاص ہو حذف کیکے عبارت منقولہ از **رد محتار** کو غیر مراد پر محمول کرکے یہ قول مذکور کہا جس سے
یہ معلوم ہو کہ **راقم** کا یہ دعوی تھا کہ تمام ماکان ومایکون خواہ اوسپر دلیل ہو یا نہو کل آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم جانتے ہین **راقم** اپنے فتوی اولی کی عبارت نقل کرتا ہو اوسکو دیکھکر منصفین واقف ہوجاوین کہ **راقم** نے کیا
کہا ہو اور **راندیری** کیا سمجھے کہتے ہین **راقم** کی عبارت یہ ہو دغیب جمہور مفسرین کے نزدیک عبارت اوس چیز سے
جو حاسہ سے غائب ہو اور بداہت عقل بھی اوسپر دلالت نکرے پھر اوسکے دو قسم ہین ایک وہ جسپر دلیل ہو دوسری
وہ جسپر کوئی دلیل نہو چنانچہ **تفسیر کبیر** مین تحت آیت یؤمنون بالغیب کے ہو قول جمہور المفسرین ان الغیب
ھو الذی یکون غائبا عن الحاسۃ ثم ھذا الغیب ینقسم الی ما علیہ دلیل والی ما لیس علیہ دلیل انتہی
اور **تفسیر بیضاوی** مین ہو والمراد بہ الخفی الذی لا یدرکہ الحس ولا یقتضیہ بداھۃ العقل اور **تفسیر
کبیر** کی عبارت مذکورہ سے چند سطور کے بعد یہ عبارت ہو انہ لانزاع فی انا نؤمن بالاشیاء الغائبۃ عنا فکان
ذلک التخصیص لازما علی الوجھین فان قیل افتقولون العبد یعلم الغیب ام لا قلنا قد بینا ان الغیب ینقسم
الی ما علیہ دلیل والی ما لا دلیل علیہ فھو سبحانہ وتعالی العالم بہ لا غیرہ واما الذی علیہ دلیل فلا یمتنع ان
نقول نعلم من الغیب ما لنا علیہ دلیل انتہی پس اس سے غیب کے دو قسم ہونا اور ایک قسم غیب کا خدا تعالی کے ہی
ساتھ خاص ہونا اور دوسری قسم کا خدا تعالی کے ساتھ خاص نہونا اور اس کہنے کا غیر ممتنع ہونا کہ جس غیب
پر ہمکو دلیل حاصل ہو وہ ہم جانتے ہین واضح ہو پس ثابت ہوا کہ نہ علی الاطلاق غیب دانی کی نفی مخلوق سے درست
ہو اور نہ علی الاطلاق غیر اللہ کیواسطے غیب دانی کا اثبات درست ہو البتہ جس غیب پر دلیل غیر اللہ کو حاصل ہو
اوسکا اثبات غیر اللہ کیواسطے درست ہو اور وحی والہام وکشف علامت عادیہ واستدلال ونحوہ سے غیب کا
جاننا یہ تمام اوس قسم مین داخل ہین کہ جو قسم اللہ تعالی کے ساتھ خاص نہین ہو باب المرتد **رد المحتار** مین
بعد ذکر مسئلہ بزازیہ کے ہو حاصلہ ان دعوی الغیب معارضۃ لنص القرآن فیکفر بہا الا اذا اسند ذلک

صریحا او دلالۃ الی سبب من اللہ کوحی والھام وکذا لو اسندہ الی امارۃ عادیۃ بجعل اللہ قال صاحب الھدایۃ فی کتابہ مختارات النوازل واما علم النجوم فھو فی نفسہ حسن غیر مذموم اذ ھو قسمان حسابی وھو حق وقد نطق بہ الکتاب قال اللہ تعالی والشمس والقمر بحسبان ای سیرھما بحساب واستدلالی بسیر النجوم وحرکۃ الافلاک علی الحوادث بقضاء اللہ وقدرہ وھو جائز کاستدلال الطبیب بالنبض علی الصحۃ والمرض ولو لم یعتقد بقضاء اللہ تعالی وادعی علم الغیب بنفسہ یکفر اھ اس سے واضح ہو کہ وحی والہام وعلامت عادیہ واستدلال بسیر نجوم وحرکت فلک علی الحوادث بقضاء وقدر کا معتقد ہو یا بذاتہ جاننے کا مدعی ہو تو کفر ہو ورنہ نہیں) یہ تمام عبارت راقم کی ہو جس سے غرض راقم کی یہ ہو کہ ذرایع سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حق مین جمیع جزئیات وکلیات جاننے کا دعوی کرنا کفر نہین بنفسہ جاننے کا دعوی کفر ہو راندیری نے جو اسمین کلام کیا اس سے یہ غرض راقم کی کہان مرتفع ہوئی منصفین غور فرماوین پھر راندیری نے اس عبارت مین سے فقط یہ آخر کی عبارت رد المحتار کی تھوڑی سی نقل کرکے الزام کر دیا اور اوس پر یہ قول کہنا شروع کر دیا جو اوپر مذکور ہوا **اولاً** اوسمین یہ کلام ہو کہ اول عبارت اسواسطے راندیری صاحب نے حذف کر دی کہ اوس سے واضح ہو کہ غیب کی دو قسم ہین ایک قسم خاص ساتھ خدا تعالی کے اور دوسری قسم خاص ساتھ خدا تعالی کے نہین ہو یعنے وہ جسپر دلیل ہو اور یہی قسم کہ جسپر دلیل ہو انبیا علیہم السلام واولیاء کرام وغیرہم جانتے ہین اور اس قسم کے غیب کے دعوی کرنیسے کافر نہین ہوتا ہو اس سے واضح ہو کہ راقم نے ایسے جمیع جزئیات وکلیات کے جاننے کا دعوی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حق مین نہین کیا خواہ اونپر کوئی دلیل ہو یا نہو بلکہ راقم کے قول سے وہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون وجزئیات وکلیات مراد ہین جنکا علم بدلیل وحی یا فراست یا کشف یا الہام آپکو اللہ تعالی نے دیا ہو اگرچہ فی الواقع وہ جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون ہین لیکن ایسے ہین کہ سبب و استدلال ذریعہ کیطرف مستند ومنسوب ہین اور اونپر دلیل ہو جنکے علم کا اعتقاد کفر نہونا عبارت رد محتار سے واضح ہو البتہ بنفسہ وبذاتہ جاننیکا اعتقاد کفر ہونا عبارت مذکورہ سے واضح ہو بنفسہ وبذاتہ جاننیکا معتقد نہ راقم ہے نہ دوسرا کوئی مسلمان راندیری صاحب اسکو حذف نکرتے اور اسکو ذکر کرکے پھر قول مذکور اپنا بیان کرتے تو ہر ادنی واعلی جان لیتا کہ راقم کے قول سے راندیری صاحب کے قول کو بالکل کچھ علاقہ ہی نہین ہو یہ قول یا سفاہت یا عناد وتعصب سے راندیری صاحب سے صادر ہوا ہو کیونکہ راقم کے قول مین مطلق جمیع جزئیات وکلیات کے جاننے کا دعوی کہان ہو جو راندیری صاحب بغیر تقیید کے یہ کہتے ہین کہ

(تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم عنایت کیا اور کوئی شئی آپکے احاطۂ علم سے باہر وخارج نہین ہی پس اسکا
ثبوت چاہیئے) یہ کہنا بعد ذکر عبارت ردالمحتار کے راندیری صاحب کو جب مناسب تھا کہ راقم نے اسکا
دعوی کیا ہوتا اور عبارت ردالمحتار اس دعوے کے ثبوت مین پیش کی ہوتی جب نہ راقم کی عبارت کی کسی جملہ
سے یہ دعوی کرنا راقم کا ثابت ہی اور نہ عبارت ردالمحتار راقم نے اس دعوے کی اثبات مین پیش کی ہی تو یہ
کہنا کہ اس عبارت کا مفاد اتنا ہی ہی الخ ادنی عقل والا منصف مزاج بھی جانتا ہی کہ یہ قول راندیری یا
سفاہت بحت یا عناد وتعصب محض سی صادر ہوا ہی عبارت ردالمحتار سی جو غرض راقم کی ہی وہ بعد ذکر کرنے
عبارت کے راقم نے بیان کردی ہی اوس غرض سی منہ موڑنا اور اوسکے جواب مین یہ قول کہنا کسی دانا و منصف
کا کام نہین ہی ایسے اقوال جہال اور متعصبین وکاتمین حق سی صادر ہوا کرتے ہین اس محل مین بحث اس سے
نہین ہی کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرف سی ہوئی
تھی یا نہین اور جمیع جزئیات پر دلیل وحی یا الہام وکشف آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حاصل تھی
یا نہین یہان تو اسیقدر سے بحث ہی کہ یہان دعوی راقم نے اسکا نہین کیا اور نہ یہان اسکا اثبات چاہا تھا
یہان اسپر کلام کرنا راندیری کا بیموقع وبیمحل ہی **ثانیاً** یہ کہ راندیری صاحب نے آگے چلکر جہان
مجدد الف ثانی رح کے مکتوبات کی عبارت کے معنے اختراع کئے ہین وہان غیب کے دو قسم ہونے کا انکار کیا ہی
اوس انکار کی پیشبندی کیواسطی بھی راقم کی عبارت کو جسمین بحوالہ تفسیر کبیر وتفسیر بیضاوی کے غیب کی دو
قسم ہونا راقم نے بیان کیا ہی راندیری صاحب نے حذف کردی ہی اگر حذف نکرتے اور ذکر کرکے پھر انکار
کرتے تو راندیری صاحب کے انکار کا بطلان اور سفاہت یا عناد سے صادر ہونا منصفین جان لیتے
اس غرض فاسد کیواسطے بھی راندیری صاحب نے راقم کی عبارت کو حذف کردیا **ثالثاً** یہ کہ
راندیری صاحب نے اپنے اس قول مین جو یہ کہا ہی کہ (یہ حجت اوس شخص پر ہوگی جو یہ کہی کہ کوئی غیب کو
مذکور ذرائع سے نہین جانتا ہی اسکا قائل تو کوئی نہین ہی) اس کہنے مین کہ (اسکا قائل کوئی نہین ہی) اور اپنے
دوسرے قول مین جو چند ورق کے بعد راندیری نے کہا راندیری صاحب مناقض ہو رہے ہین
وہ دوسرا قول راندیری صاحب کا رسالہ راندیری مطبوع لودیانہ کے صفحہ ۱۹ اور مطبوع کانپور کے
صفحہ ۷ مین یہ ہی (اگر کسی شخص نے مثلاً چہارشنبہ کو بوقت دوپہر کسی عورت سی نکاح کیا اور کہا کہ مینے خدا اور
اوسکے رسول کو گواہ کیا اور وہ یہ بھی کہتا ہی کہ جسطرح اللہ تعالی کو میرے اعمال کا علم ہر وقت ہی اسیطرح اللہ تعالی

کے بتانیسے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بھی میرے اعمال کی ہر وقت خبر ہو اور اسی بنا پر وہ یہ بھی کہتا ہو کہ وہ میرے نکاح مین شاہد ہین تو وہ شخص تمام فقہار کے نزدیک کافر ہوگا) یہ قول راندیری صاحب کا اول قول کے مناقض اسواسطے ہو کہ اول قول مین تو ذرائع مذکورہ سے غیب جاننے سے انکار کا انکار راندیری صاحب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسکا قائل کوئی نہین اور اس دوسرے قول مین کہتے ہین کہ (اللہ تعالی کے بتلانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی میرے اعمال کی ہر وقت خبر ہو جاتی ہو) اس قول مین اللہ تعالی کے بتانیکی تصریح خود راندیری صاحب کرتے ہین یہ اللہ تعالی کا بتانا اون ذرائع مذکورہ وحی والہام وغیرہما مین سے یا نہین جو رد المحتار مین مذکور ہین او ریہ ذرائع سے جاننا غیب کا ہوا یا نہین اب اس غیب دانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ذریعہ وحی یا الہام و کشف سے ہو راندیری صاحب انکار کرتے ہین یا نہین کہ تمام فقہار کے نزدیک اوسکو کافر بتاتے ہین نعوذ باللہ من ذلک پس راندیری صاحب کے دونون قولونمین تناقض ہونا واضح ہو جو دلیل جہالت ہو کہ اول مین کہا کہ اسکا کوئی قائل نہین ہو اور دوسرے قول مین خود اوسکے قائل ہوئے اور خدا کے بتانے سے غیب جاننے جو ذریعہ سے جانا ہو اوسکا انکار کیا اور کفر بتایا ہان شاید راندیری صاحب اسطرح فرماوین کہ وہان ہمنے کہا ہو کہ اوسکا کوئی قائل نہین یعنے کوئی سے مراد علمار متقدمین متاخرین معتبرین اعلی وادنی اہلسنت وجماعت ہین اونمین سے تو کوئی اوسکا قائل نہین ہو اور فرماوین کہ کوئی مین کہ وہ علمار متقدمین متاخرین ہین ہم داخل نہین ہین ہم ان متقدمین و متاخرین اعلی وادنی سے خارج ہین ہم راندیری ہین نہ اونمین سے ہم لسکے کہ کوئی شخص ذرائع سے بھی غیب نہین جانتا قائل ہین تو تناقض کو راندیری صاحب رفع کرسکتے مین راندیری صاحب سے مسلمانون کو چاہئے کہ یہ سوال کرین کہ تمام فقہار کے نزدیک جو آپ اس بیچارہ کو کافر بتاتے ہین تو تمام فقہا اور صحابہؓ و تابعینؒ و تبع تابعینؒ ومن بعدہم الی یومنا ہذا کو تو آپ کیا بتا سکتے ہین اور اونکے اقوال پیش کرکے آپ ہرگز اس قول مین صادق نہین ہو سکتے ہین بھلا ائمہ اربعہ حضرات **ابو حنیفہ و مالک و شافعی و احمد بن حنبل** رحمہم اللہ کی ہی تصریح اس بارہ مین دکھا دیجے نہ دکھا سکین تو اپنا کذب و افترا علی الفقہار تسلیم کرکے تائب ہو جائے جو طریقہ صلحار دین کا ہو **شرف الدین ایرانی** کا طریقہ جو بفتاوی علمار حرمین شریفین خارج الاسلام ہو چکا ہو نہ اختیار کیجے جسکو اپنا حامی و مددگار جانتے ہین اسیواسطے راندیری صاحب نے اپنی یہ تحریر زیر تزویر جسکا راقم جواب دیتا ہو **شرف الدین ایرانی** کے پاس روانہ کی ایک عرصہ تک اوسکے پاس رہی بعد کو اوسکے یہانسے راندیری صاحب کے یہان واپس

جاکر راقم کے پاس آئی **رابعاً** یہ کہ یہ جو کہا کہ (اس عبارت کا مفاد اتنا ہی ہو کہ وحی و الہام وغیرہ سے
غیب معلوم ہوجاتا ہو) فقط اتنا ہی کہکر مفاد عبارت کو **راندیری صاحب** حصر کرتے ہین فقط اسیقدر مین کہ
وحی والہام وغیرہ سے غیب معلوم ہوجاتا ہو یہ بھی اوسی شخص کا کام ہو جو مفاد عبارت و مفہوم کلام سے یا تو ناواقف ہو
اور سفاہت سے ایسا کہے یا باوجود جاننے کے ایسا عناداً و تعصباً کہے کیونکہ عبارت رد المحتار جو **راقم** نے اپنے فتوے
مین نقل کی ہو جسکی نسبت **راندیری صاحب** کا ایسا کہنا ہو اوسکا مفاد و مفہوم تو یہ بھی ہو کہ جس علم غیب کے دعوے
سے کافر ہوجاتا ہو وہ وہ ہو جو مسند و منسوب صراحتہً یا دلالتہً کسی سبب کیطرف نہو اور بذاتہ جاننے کا مدعی ہو ورنہ کفر نہین
ہو **راندیری صاحب** کے حصر سے اس مفاد کا انکار ثابت ہوتا ہو پس ایسا کہنا سفیہ یا معاند و متعصب کا ہی کام
ہو ایسے سفاہات و عنادات کے اقوال **تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل** مین میان **خلیل انبٹھوی**
کے منقول ہین جو شاگرد رشید **میان رشید** کے ہین جنھون نے **براہین قاطعہ** مین نہ خدا تعالی کو چھوڑا نہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ علماء اہلسنت و جماعت کو چھوڑا جنکے رد مین چند رسائل مطبوع ہوچکے ہین اونہین
سے ایک رسالہ تقدیس بھی ہو جسکے آخر مین علماء حرمین شریفین کی مواہیر ہین جنکے حقمین **مفتی مکہ معظمہ** یہ فرماتے
ہین وحکم صاحب البراهين مع المؤيدين والمقرظين حكم المتزندقين بيقين ترجمہ حکم صاحب براہین
کا مع مددگارون اور تقریظ لکھنے والونکے حکم زندیقو نکا ہو اور **مفتی شافعیہ مکہ معظمہ** یہ فرماتے ہین اما صاحب
البراهين والمؤيدين لهم فهم اشبه بالشياطين واهل الزيغ والزندقة وان لم يكونوا كفارا بيقين ترجمہ
لیکن صاحب براہین اور اوسکے مؤیدین ہرچند وہ یقینی کافر نہین مگر شیطانون اہل زیغ زندیقون سے (یعنی اونکے
ساتھ مشابہ تر ہین) اور **مفتی حنبلیہ مکہ معظمہ** یہ فرماتے ہین من نسب للذات العلية المقدسة الاتصاف
بالكذب فقد اخطأ وخالف الاجماع واتصف بالكفر ان لم يتب ويرجع عن المقالة ترجمہ جو ذات
پاک باریتعالی کو کذب سے متصف کرے بیشک وہ راہ بھولا اور مخالف ہوا اجماع کا اور موصوف ہوا کفر سے اگر
توبہ اور اوس سے رجوع نہ کرے اور **مفتی حنفیہ مدینہ منورہ** یہ فرماتے ہین اطلعت على هذا الرد المتين
والاعتراض الفارق بين الغث والسمين على صاحب البراهين التي دلت على سراب بقيعة و
برهنت على سخافة عقل ملفق كاما نها النطيعة فلعمري انه لعميق الغوص في لج الضلال مستهوي
من الملكوت والجلال ترجمہ مینے مطالعہ کیا اس مضبوط رد اور اعتراضات کا جو لاغر و فربہ مین فرق کرنیوالے ہین
وارد مین مؤلف براہین پر جو جنگل کی ریت پر جسکو پیاسا پانی سمجھتا ہی راہ دکھاتی ہو اور اوسکی سخت بری باتین

کم عقلی پر دلیل ہین بس مجہو اپنی زندگی کی قسم ہو کہ صاحب براہین گمراہی کے دریاؤنمین گہرے غوطے لگا کر حق تعالے
سے مستحق رسوائی کا ہو مفتی حنفیہ مکہ معظمہ کی مُہر مین محمد صالح کمال نام ہو اور مفتی شافعیہ کی مہر مین محمد سعید بابصیل
ہو مفتی حنابلہ کی مہر مین خلف بن ابراہیم ہو مفتی حنفیہ مدینہ منورہ کی مہر مین عثمان بن عبد السلام داغستانی ہو اور
مدرس مدینہ منورہ اپنی تقریظ مین یہ فرماتے ہین واما مانقلہ الشیخ الراد عن صاحب البراھین وعن
المؤیدین لہ الفسقة فانہ کفر صراح وزندقة ترجمہ جو بزرگ مؤلف رسالہ تردید نے صاحب براہین اور اوسکے
مؤیدین بدکارسے مقولہ نقل کئے ہین وہ صریح کفر و زندقہ ہو ان مدرس صاحب کی مہر مین سید محمد علی بن ظاہر
نام ہو اور مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر و مجاور بیت اللہ شریف نے جو اپنی تقریظ مین تحریر فرمایا ہو اوسکے
بعض بعض جاہ سے بطور التقاط لکھا جاتا ہو وہ یہ ہو علماء مدرسۂ دیوبند کی تحریر و تقریر بطریق تواتر مجھہ تک
پہنچی کہ تمام افسوس سے کچھ کہنا پڑا اور چپ رہنا خلاف دیانت سمجھا گیا سو کہتا ہون کہ مین جناب مولوی رشید
کو رشید سمجھتا تھا پر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی نکلے جسطرف آئے ایسا تعصب برتا کہ اوسمین اونکی تقریر اور
تحریر دیکھنے سے رونگٹا کھڑا ہوتا ہی حضرت نے اول قلم اوسپر اوٹھایا کہ بس مسجد مین ایکدفعہ جماعت ہوئی ہو اوسمین
دوسری جماعت گو بغیر اذان و تکبیر کے ہو اور دوسری جگہہ ہو جایز نہین پھر ایک فاسق مردود کو جو اپنے کو حضرت
عیسی علیہ السلام کے برابر سمجہتا تھا اور سب انبیاء بنی اسرائیل سے اپنے کو افضل کہتا تھا اور اپنے بیٹے کو درجہ
خدائی پر پہنچاتا تھا عیسی اور موسیٰ اور پیغمبرون علیہم السلام کا کیا ذکر ہو اور اوسکے مرید تو کھلم کھلا حضرت شیخ
عبد القادر جیلانی اور حضرت بہاؤ الدین نقشبندی اور حضرت شہاب الدین سہروردی اور حضرت معین الدین
چشتی قدس اللہ تعالی اسرارہم کو کہ جنکے سلسلہ مین لکھو کھا صالحین اور ہزارون اولیاء مقبول رب العالمین
گذرے ہین کافر اور گمراہ کنندہ بتلاتا ہو اور بمضمون اس این سلسلۂ ازطلای ناب ست * این خانہ تمام آفتاب ست
بڑا بھائی اس مردود کا دنیا کی کمائی کیلئے اوریہی طریقہ برتتا ہو اور دوسرا چھوٹا بھائی اسکا امام الدین نامی
چوہڑون اور بھنگیون کی پیغمبری کا دعوی کرتا ہو اور اونکے نزدیک بڑا مقبول پیغمبر ہے حضرت مولوی رشید
اس مردود کو مرد صالح کہتے تھے اور جو علماء اس مردود کے حق مین کچھ کہتے تھے مولوی رشید احمد اپنی ہٹ دہرمی
نہین چھوڑتے تھے اور کہتے تھے کہ مرد صالح ہو الحمد للہ کہ خدا تعالی نے اسکو جھوٹا کیا پھر حضرت مولوی رشید رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کیطرف متوجہ ہوئے اور اونکی شہادت کے بیان کو بڑی شدت سے محرم کے دنون
مین [illegible] منع فرمایا اور حالانکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب سے جناب مولانا اسحق صاحب

مرحوم تک عادت تھی کہ عاشورا کے دن بادشاہ دہلی کے پاس جاکر روایات صحیحہ سے بیان حال شہادت
کرتے تھے سو یہ سب اونکے مشایخ کرام واساتذہ عظام مین ہین پر شکر کرتا ہون کہ حضرت رشید نے حرمت بیان شہادت
پر قلم اوٹھایا اور شہادت کی باطل کرنے پر لب نہ کھولے پھر حضرت رشید نے جو نواسے کیطرف توجہ کی تھی اوسپر بھی
اکتفا نہ کرکے خود ذات حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف توجہ کی پہلے مولود کو کنہیا کا جنم اسٹمی ٹھہرایا اور
اوسکے بیان کو حرام بتلایا اور کھڑے ہونیکو گو کوئی کیسے ذوق شوق مین ہو بہت بڑا منکر فرمایا اس ٹھہرانے
بتلانے فرمانیسے لکھو کھا علمار صالحین اور مشایخ مقبول رب العالمین اونکے نزدیک بڑے نفرتی ٹھہر گئے پھر
ذات نبوی مین اسپر بھی اکتفا نکرکے اور امکان ذاتی سے تجاوز کرکے چھ خاتم النبیین بالفعل ثابت کر بیٹھے
اور امکان ذاتی کی باعتبار تو کچھ حد ہی نرہی اور اونکا مرتبہ بڑے بھائی سے بڑھتے نرہا اور بڑی کوشش اسمین
کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شیطان لعین کے علم سے کہین کمتر ہے اور ایسے عقیدہ کی خلاف کو شرک فرمایا
پھر اس توجہ پر جو ذات اقدس نبوی کیطرف تھی اکتفا نہ کیا ذات اقدس الٰہی کیطرف متوجہ ہوئے اور جناب باری
تعالی کی حقمین دعوی کیا کہ اللہ تعالی کا جھوٹ بولنا ممتنع بالذات نہین بلکہ امکان جھوٹ بولنے کو اللہ تعالے
کے بڑے وصف کمال کی فرمائی نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات مین تو ان امور مذکورہ کو ظاہر اور باطن مین بہت
برا سمجھتا ہون اور اپنے محبین کو منع کرتا ہون کہ حضرت مولوی رشید کی اور اونکے چیلے چانٹونکی ایسی ارشادات
نہ سنین اور مین جانتا ہون کہ مجھپر بہت کھلم کھلا تبرا ہوگا لیکن جب جمہور علمار صالحین اور اولیا کاملین اور
اور رسول رب العالمین اور جناب باری جہان آفرین اونکی زبان اور قلم سے نہ چھوٹے تو مجھے کیا شکایت ہوگی
مشکوۃ مین حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ نعوذ باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان
مین بھی اس زمانہ کے حالات اور حضرت رشید اور اونکے چیلے چانٹونکی تحریر اور تقریر سے پناہ مانگتا ہون بعض
جگہہ بعض چیزین مشہور ہین جیسے میری بستی کرانہ اور نانوتہ جسکے رہنے والے مولوی قاسم اور مولوی
یعقوب وغیرہما تھے نحوست مین مشہور ہے کہ عوام صبح کو انکا نام بھی نہین لیتے ہین کرانہ کو بیریون والا شہر اور
نانوتہ کو چھوٹا شہر کہتے ہین اور کرسی اور کاندھلہ اور انبیٹہ جو حمق مین مشہور ہین اور ان بستیون کے اہالی مین
کچھ نہ کچھ تاثیر ہوتی ہے میرے بستی کی تاثیر میرے مین یہ ہوئی کہ ایسا زمانہ نحوست کا دیکھا اللہ تعالی مولوی
خلیل احمد کو اونکی بستی کے خواص سے بچاوے اور حضرت مولوی غلام دستگیر صاحب کو اونکے ربین
جزای خیر عطا فرماوے آمین۔ العبد محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمٰن غفر لہما الحنان ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۰۶ ہجری

ازہا

ازانکہ معظمہ یہ نقل مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم کی بطور التقاط واختصار کے ہے اس سے میان رشید
اور اونکے چیلے چانٹون کے دین ومذہب واعتقاد وعمل کا بخوبی حال روشن ہے اور علماء حرمین شریفین
کے تقریظون سے تو مؤلف براہین خلیل احمد ساکن انبیٹہ جنکے بستی کا حمق مین مشہور ہونا مولوی
رحمت اللہ صاحب ارقام فرماتے ہین اور براہین کے مقرظ مولوی رشید احمد ومؤیدین دیوبندیون
کے ایمان واسلام واہلسنت وجماعت ہونے نہونے کا حال بخوبی روشن ہے خلیل احمد انبیٹھوی ونحوہ
جنکا یہ حال ہے راندیری صاحب کے متبوع واصل ایسی تقریرین ہین جیسے راندیری صاحب
کرتے ہین اور راندیری صاحب اونکے تابع وفرع ہین چنانچہ اقوال خلیل ونحوہ جو تقدیس الوکیل
مین منقول ہین اونمین ایسا ہی کیا ہے کہ بعض آیت وحدیث جو فاضل قصوری نے پیش کی ہین اوسمین
ایسی ہی تقریر پرتزویر کہ اسکا تو فقط اتنا ہی مضمون ہے اور اسکا تو فقط اسیقدر مفاد ہے خلیل ونحوہ نے
کی ہے وہی تقریر یہ راندیری صاحب اونکے تابع وفرع کرتے ہین کہ اس عبارت کا تو مفاد اتنا ہے خلیل
وغیرہ نے وہی عبارت ضعیفہ نا کہ بشہادت خدا ورسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی ہے جو راندیری صاحب نے پیش
کی ہے جسکا ذکر ہوا جیسے خلیل اس امر مین تمام فقہاء کا اتفاق اپنے کذب باطل وافترا سے بتاتا ہے ایسے ہی یہ راندیری
صاحب بتاتے ہین جیسا تقول باطل خلیل ونحوہ نے کیا ہے کہ تکفیر سے بچانے کو کافر بعض نہین کہتے ورنہ کفر ہے
نعوذ باللہ من ذلک اور بہت جائے پر راندیری صاحب کا وہی قول ہے جو خلیل وغیرہ وہابیہ کا ہے اس سے
واضح ہے کہ احیاء السنۃ الاستاذ الرشیدیہ والاسماعیلیہ راندیری صاحب اقوال باطلہ وہابیہ کو دلیل بناتے
ہین اور خلیل مؤلف براہین ومولوی رشید احمد مقرظ براہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ماکان ومایکون
کا انکار اسواسطے کرتے ہین کہ وہ نعوذ باللہ من ذلک شیطان لعین کا علم آنحضرت صلعم کے علم سے زیادہ زعم کرتے ہین
اور اس زیادت کی قطعیت کے قائل ہین چنانچہ براہین کے صفحہ ۵۱ مین ہے شیطان وملک الموت کا حال دیکھکر علم
محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہین تو کونسا ایمان کا
حصہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام
نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے اس سے وسعت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور شیطان لعین
کے وسعت علم کا اقرار واضح ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسعت علم کو شرک بتانا اور شیطان کے وسعت علم
کو شرک نہ بتانا کیسی بے انصافی وہٹ دہرمی ہے بلکہ بد دینی وبیعلمی ہے کہ ایک محل مین یعنے بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تو وسعت علم شرک ہوا اور دوسرے محل مین یعنے بہ نسبت ملک الموت و شیطان شرک نہوا ادنی طالب العلم بھی جانتا ہی جسنے شرح عقائد نسفی بھی پڑھی ہو کہ شرک تو جب ہی ہوتا ہی کہ یا تو سوائے خدا تعالی کے کسیکو واجب الوجود اعتقاد کرے یا مستحق عبادت کا اعتقاد کرے بیان وسعت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین واجب الوجود یا مستحق عبادت اعتقاد کرنا کہان ہو جو وسعت علم شرک ہوا اور جب وسعت علم بزعم مؤلف و مقرظ براہین شرک ہے تو ملک الموت و شیطان لعین کی حقمین یہ وسعت مانکر کے اپنے مشرک ہونیکا اقرار مؤلف و مقرظ کیون نہین کرتے یہ تو نعوذ باللہ من ذلک یہ بات ہوئی کہ ملک الموت و شیطان لعین کو تو شریک ساتھ خدا تعالی کے ٹھہرانا درست ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درست نہین ہو اور یہ کیا محال ہو کہ جو وجہ وسعت علم ملک الموت و شیطان کو وسعت علم کے شرک ہونیکی بیان کیجاوے سو ہی وجہ وسعت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرک نہونیکی بیان کیجاوے اوسکو قبول نکرنا سراسر عناد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہی الغرض مؤلف و مقرظ براہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم جمیع ماکان و مایکون اسواسطے نہین مانتے کہ یہ مدعی اسکے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان لعین کو علم زیادہ ہو اور اوسکے مان لینے سے اونکا دعوی زیادت علم شیطان لعین باطل ہو جاتا ہی یہ راندیری **صاحب** اونکے تابع اونکی فرع ہین یہ کیونکر تسلیم کرین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم جمیع ماکان و مایکون کے ہین کیونکہ اونکی اصل و متبوع کے ایمان و اذعان کے خلاف ہو جاویگا اسواسطے ایسے حیلہ بہانے سے راندیری **صاحب** کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ماکان و مایکون کا انکار ضرور ہو گیا ہی راندیری **صاحب** تابع و فرع مؤلف و مقرظ براہین کے ہین اور وہ اونکے اصل و متبوع تو جو کچھ راندیری **صاحب** کو راقم جواب دیگا فی الحقیقت دراصل وہ جواب مؤلف و مقرظ براہین کو ہوگا اسواسطے اگر اصالۃً مخاطب وہ دونون اور تبعًا و فرعًا یہ راندیری **صاحب** بنائے جاوین تو مضائقہ نہین ہو **قولہ** اب مین رد المحتار کی مذکور عبارت کا پہلا حصہ جو متصل اس عبارت کے ہو صاحب رد المحتار کے رسالہ سل الحسام الہندی سے نقل کرتا ہون قلت ومثل ھذا ما ذکرہ العلامۃ المفتی ابو السعود افندی فی تفسیر قولہ تعالی (عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا) قال والفاء لترتیب عدم الاظہار علی تفردہ تعالی بعلم الغیب علی الاطلاق ای فلا یطلع علی غیبہ اطلاعا کاملا ینکشف بہ جلیۃ الحال انکشافا تاما موجبا لعین الیقین احدا من خلقہ (الا من ارتضی من رسول) ای الا رسولا ارتضاہ لاظہارہ علی بعض غیوبہ المتعلقۃ برسالتہ کما یعرف عنہ بیان من ارتضی بالرسول تعلقا ما اما لکونہ من مبادی رسالتہ بان یکون معجزۃ دالۃ علی صحتہا

واما الکونہ من ارکانہا واحکامہا کعامۃ التکالیف الشرعیۃ التی امر بہا المکلفون وکیفیات اعمالہم واجزئتہا المترتبۃ
علیہا فی الآخرۃ ومایتوقف ہی علیہ من احوال الآخرۃ التی من جملتہا قیام الساعۃ والبعث وغیر ذلک من الامور
الغیبیۃ التی بیانہا من وظایف الرسالۃ واما ما لا یتعلق بہا علی احد الوجہین من الغیوب التی من جملتہا وقت
قیام الساعۃ فلا یظہر علیہ ابدا علی ان بیان وقتہ مخل بالحکمۃ التشریعیۃ التی یدور علیہا فلک الرسالۃ ولیس فیہ
ما یدل علی نفی کرامات الاولیاء المتعلقۃ بالکشف فان اختصاص الغایۃ القاصیۃ من مراتب الکشف بالرسل
لا یستلزم عدم حصول مرتبۃ من تلک المراتب لغیرہم اصلا ولا یدعی احد من الاولیاء ما فی مرتبۃ الرسل
علیہم السلام من الکشف الکامل الحاصل بالوحی الصریح اھ وحاصلہ ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ متفرد
بعلم الغیب المطلق المتعلق بجمیع المعلومات وانہ انما یطلع رسلہ علی بعض غیوبہ المتعلقۃ بالرسالۃ اطلاعا
جلیا واضحا لا شک فیہ بالوحی الصریح ولا ینافی ذلک ان یطلع بعض اولیائہ علی بعض ذلک اطلاعا
دونہ فی الرتبۃ فمن ادعی علم بعض الحوادث بوحی من اہلہ او بکشف من ذوی الکرامات فہو صادق
ودعواہ جائز لان ما اختص بہ تعالیٰ ہو الغیب المطلق علی ما یدعیہ العبد لیس غیبا حقیقۃ لانہ انما
یکون باعلام اللہ تعالیٰ کما مر پس اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض حوادث کی اطلاع
اپنے برگزیدہ انبیاء و اولیاء کو دی ہے نہ کل کی اور اسی کا دعویٰ کرنیوالا کسی پیغمبر و ولی کے علم کی بہ نسبت
صادق ہے جسکا مفہوم مخالف کہ جو روایت فقہی میں معتبر ہے یہ ہوتا ہے اسکے خلاف یہ دعویٰ کرنیوالا کہ آنحضرت
صلعم کو علم جمیع جزئیات ما کان وما یکون کا تھا کاذب ہے اور نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے فلاں گاؤں میں اسقدر
مٹی ہے اور اسقدر پتے گلے ہیں اتنے خشک ہیں اتنے سڑے ہیں اتنے تر و تازہ ہیں وغیرہ اور اسقدر کنکر فلاں
شخص کے مکان کے دروازہ پر ہیں یا اسقدر اسکے باغ میں ہیں وغیرہ لاتعد ولاتحصی جزئیات کہ ما کان وما یکون
کے جزئیات سے ہے اسکی خبر بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسیکو نہیں ہے کیونکہ واما ما لا یتعلق بہا علی احد الوجہین
من الغیوب الخ میں داخل ہیں **اقول** وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق یہ جو کہا کہ داب میں رد المحتار
کی عبارت کا پہلا حصہ الخ) کیا راندیری صاحب اول کسی مطلب سے آپنے فراغت حاصل کر لی جو اوسکے
بعد آپنے یہ کہا کہ اب میں الخ یہ کہنا تو اوسوقت مستقیم ہوتا کہ اول کسی مطلب سے فراغت حاصل ہو گئی ہوتی
جو کچھ تقول باطل کیا تھا اوسکا بطلان واضح ہو گیا اوس سے فراغت کیسی پھر اب الخ کہنا چہ معنی دارد
سبحان اللہ رد المحتار کی عبارت کا پہلا حصہ سل الحسام الہندی سے نقل کرنا عجب ہے پہلا حصہ رد المحتار

ف ملا راندیری کی جہالت کہ سل الحسام کی عبارت کو رد المحتار کی عبارت کا حصہ بتاتا ہے

کا رد المحتار مین ہی چاہئے یا سل الحسام مین کیا آپکے نزدیک سل الحسام اور رد المحتار ایک ہی ہین اور کیا یہ دونون
نام رد المحتار و سل الحسام الہندی ایک ہی کتاب کے نام ہین یا رد المحتار سل الحسام کا جز ہے راندیری صاحب
ایسا کیونکر نہ کہین کیونکہ اونکے اصل متبوع مؤلف براہین و مقرظ سواد اعظم بھی ایک ہی شخص کو بتاتے ہین اور
والعاملین علیہا کا مفاد اجرت مدرسین قرار دیتے ہین اجرت عاملین علی الصدقات والزکوٰۃ و اجرت
مدرسین ایک ہی ٹھہراتے ہین براہین کو دیکھو اور تقدیس مین میان خلیل کا قول منقول ہے کہ
(خلف وعید و امکان کذب باری مین صرف لفظی فرق ہے) تقدیس کے صفحہ ۱۶ مین یہ مضمون موجود
ہے جسکو ادنیٰ طالب العلم بھی ایک ہذیان کہہ سکتا ہے کیونکہ جو خلف وعید کے قایل ہین وہ اوسکے وقوع کے
بھی قایل ہین جب خلف و کذب ایک ہی ہوتا اور صرف لفظی فرق ہوتا تو وہ وقوع کذب کے بھی قایل ہوتے
وہ اصل یا یہ فرع راندیری صاحب اگر کاذب نہین صادق ہین تو تصریح بتاوین قائلین خلف وعید
کے کہ وہ نعوذ باللہ من ذلک وقوع کذب باری کے بھی قایل ہین ورنہ راندیری صاحب اپنے اصل
کا کذاب ہونا قبول کرین گنگوہی صاحب ایسے بہادر ہین کہ اپنے مہری فتوے مین وقوع کذب کے
معنے درست کرتے ہین اور وعدہ و وعید و خبر کو کذب کی انواع اور کذب کو اونکی جنس فرماتے ہین اور مثال حیوان
و انسان کی دیتے ہین جس سے امکان کذب سے ترقی کرکے وعدون و وعیدون اور خبرون الہیہ کا نعوذ باللہ
من ذلک کاذب ہونا ضروری ثابت ہوگیا جیسے انسان کیواسطے حیوان ضروری ہے وہ فتوی اصل راقم
کے پاس موجود ہے نقل اوسکی صیانۃ الناس کے آخر مین چند سال سے مطبوع ہوگئی ہے جب راندیری
صاحب کے اصل ایسا فرماوین اور خلف و کذب کو ایک ہی ٹھہراوین اور اجرت عامل و اجرت مدرسین
ایک ہی بتاوین اور اتحاد کے معنے اختراعی آیت کو اب چودھوین صدی مین پہناوین جو امام ابو حنیفہ رح
اور اونکے ارشد تلامذہ کو نہ سوجھی تو راندیری صاحب اونکے تابع رد المحتار اور سل الحسام کو ایک ہی
بتاوین تو کیا تعجب ہے بھر طرفہ یہ کہ رد المحتار کی عبارت مذکورہ کا پہلا حصہ جو متصل ہے اوسکو سل الحسام سے
نقل کرنا بتاتے ہین خوب توجوڑ ملایا کہ عبارت رد المحتار کے پہلے حصہ کو متصل وہان بتایا اسہی کو اتصال
کہتے ہین جیسے مشرق و مغرب مین کوئی اتصال بتاوے راندیری صاحب جانتے ہین کہ کوئی اس
چال کو سمجھیگا نہین مانند بیہاتیون کے شہری بال کی کھال نکالنے والے بھی فریب کھاکر رد المحتار
کی عبارت کا پہلا حصہ اسکو خیال کرلینگے اور غلط کو صحیح اور کذب کو صدق جان لینگے حضرت امام

دیہاتیوں سے بعید نہیں شہریوں سے یہ گمان دور رکھئے رد المحتار کی عبارت کا پہلا حصہ متصل جو رد المحتار میں ہے موجود ہے وہ کچھ تھوڑا سا نقل کر دیا جاتا ہے تاکہ آپکی غلطی وصحت وصدق وکذب کا اظہار ہو جاوے وہ یہ ہے وفی التتارخانیۃ یکفر بقولہ انا اعلم المسروقات وانا اخبر عن اخبار الجن ایای اھ قلت فعلی ھذا ارباب التقاویم من انواع الکاھن لادعائہم العلم بالحوادث الکائنۃ واما ما وقع لبعض الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی او الالہام فھو باعلام من اللہ تعالی فلیس مما نحن فیہ اھ ملخصا من حاشیۃ نوح فی کتاب الصوم اسکے بعد بلا فاصلہ وہ عبارت رد المحتار مذکورہ بالا جو راقم کی عبارت مین منقول ہوئی ہے واقع ہے یہ پہلا حصہ عبارت رد المحتار کا ہے اسکو اسواسطے پوشیدہ کیا کہ اس سے راندیری صاحب کے مقصود کا خون ہوا جاتا ہے اس سے بچاؤ کیواسطے سل الحسام کا نام لکھدیا کہ اسکا پہلا حصہ متصل سل الحسام مین ہے اب فرمائے کہ آپکے صدق کا سر اوڑ گیا یا نہیں اب اسکو دھڑ سے متصل کیجئے تو بھلا یہ آپکو خبر نہ تھی کہ علامہ شامی نے اس حسام سر بندہ صدق راندیری صاحب کو رد المحتار مین ہی مدسوس کر رکھا ہے ہان البتہ تمام عبارت کے بعد علامہ شامی یہ فرماتے ہین تمام تحقیق ھذا المقام یطلب من رسالتنا سل الحسام الھندی اس سے یہ ثابت نہین ہے کہ عبارت رد المحتار کا پہلا حصہ جو متصل ہے وہ سل الحسام مین ہے (ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا) پھر سل الحسام کی تصحیح کا مطالبہ راندیری صاحب کے ذمہ باقی ہے کیونکہ جب راندیری صاحب نے راقم کی عبارت کی قطع برید کی تاکہ ایسے مزخرفات وتمویہات کرنیکی گنجایش ہو ورنہ ہرگز گنجایش بھی نہوتی تو امانت کا حال معلوم اور سل الحسام ملک ہندوستان مین کثیر الوجود ومتداول بین العلماء نہین ہے فقط اوسکا حوالہ رد المحتار مین دیا ہے تو ایسے کمیاب کتاب مین قطع برید وتبدیل وتغییر راندیری صاحب نے کی ہو تو کیا تعجب ہے اور کیا خوف ہے بس تاوقتیکہ راندیری صاحب تصحیح نہ کرین اونکے اس عبارت کا اعتبار راقم کے اور اس شخص کے نزدیک ہرگز نہین ہے جسکو راندیری صاحب کی ایسی قطع وبرید کر ڈالنے کی خبر ہو بعد تصحیح نقل کے پھر بھی راندیری صاحب کے اس کہنے مین کہ (اسی عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے بعض حوادث کی اطلاع اپنے برگزیدہ انبیاء اور اولیاء کو دی ہے نہ کل کی الخ) یہ کلام ہے کہ یہ ہرگز مسلم نہین ہے کہ اس عبارت کی یہی مراد ہو کہ بعض ہی حوادث کی اطلاع دی ہے نہ کل کی پھر بعض بھی وہ کہ شیطان لعین کو جسقدر پر اطلاع ہے اسقدر حوادث سے بھی کم ہون کیونکہ مؤلف ومقرظ براہین جو راندیری کے اصل وتبوع ہین جنکے تقول

باطل کی صحت کی باقی رہنے اور بطلان نہ ظاہر ہونیکے واسطے یہ حیلے حوالے کئے جاتے ہین جو مقصود اصلی
راندیری صاحب کا ہی اگر راندیری صاحب اور اونکے اصل و متبوع کو دعوی ہی کہ اس عبارت
سے وہ بعض حوادث مراد ہین جو کہ کم ہین شیطان لعین کے حوادث معلومہ سے تو راندیری اور اونکے اصل
و متبوع ثابت کرین کہ کونسا قرینہ اس عبارت مین اس مقصود فاسد پر دال ہی ورنہ مفت مین کاغذ
سیاہ کیا ہی اور اوقات کو ضایع کیا ہی جیسے کہ انکے اصل نے براہین مین اقوال باطلہ بدعیہ لکھکر اپنے
نامۂ اعمال کو سیاہ کیا اور مطعون خلایق ہوئے دوسرے یہ کہ کیون جائز نہین ہی کہ یہان علامہ
شامی نے بعض حوادث کا ذکر نہ کل اسلئے کیا ہی کہ سل الحسام الہندی علامہ شامی نے حضرت
مولانا خالد کردی خلیفہ شاہ غلام علیشاہ صاحب قدس سرہ کے انتصار مین لکھی ہی اور
حضرت مولانا موصوف نے بعض حوادث غائبہ کا حال بیان کیا ہو اور فرقہ نجدیہ و مولینا موصوف
کا زمانہ قریب قریب ہی چنانچہ فرقہ نجدیہ کا حال رد المحتار مین علامہ شامی نے لکھا ہی اونکو یعنے نجدیہ
کو خوارج مین سے شمار کیا ہی یہ فرقہ نجدیہ بالکل انبیا علیہم السلام و اولیاء کرام کی غیب دانی کا منکر ہی
اوس فرقہ کی جواب مین اوسکے السلب الکلی کے رد کیواسطے ایجاب جزئی پر اکتفا کیا ہو اسواسطے بعض
حوادث فرمایا ہو کہ اسیقدر سے اوسکا جواب ہو جاتا ہی کل حوادث کے ذکر کی حاجت نہین ہی اس تقدیر
پر اس بعض کو ذکر سے کل کی نفی خیال کرنا خیال خام و سودائے ناسر انجام ہی اس احتمال کے رفع
پہ دلیل قاطع و برہان ساطع قایم کرنا ضرور ہی ورنہ در صورت بقاء احتمال مذکور بمقتضای اذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال سل الحسام کی عبارت سے کل حوادث کے علم کی نفی پر دلیل پکڑنا باطل ہی
ابھی اوپر رد المحتار کی یہ عبارت گذری ہی لادعائہم العلم بالحوادث الکائنۃ واما ما وقع لبعض
الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی او الالہام فھو باعلام من اللہ فلیس مانحن فیہ اسمین العلم
الحوادث الکائنۃ کا ذکر ہی نہ بعض الحوادث کا پس الحوادث الکائنۃ کا علم انبیا و اولیاء کیواسطے
حاصل ہونا و کاہن و نحوہ سے اسکا انتفا اس سے واضح ہی علما نے یہان قید بعض کی نہین لگائی
اگر سل الحسام مین علی تقدیر صحۃ النقل لگائی ہی تو اسمین وہ احتمال جسکے رفع بغیر استدلال
راندیری صاحب باطل قرار پاتا ہی اگر عبارت رد المحتار مین یا دیگر عبارات عامہ مین خیال
تخصیص ہی تو کوئی دلیل مخصص قابل قبول جسمین احتمال غیر مقصود کا نہو قایم کرنا ضرور ہے

ودونہ خرط القتاد جب عبارت سل الحسام سے بعض ہی مراد ہونا اور کل کی نفی مراد ہونا ثابت نہ ہوا اور باطل وفاسد ہوا تو اوسپر جو یہ راندیری صاحب متفرع کرتے ہین کہ (یہ دعوی کرنیوالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا تھا کاذب ہی جسکا ثبوت مفہوم مخالف پر موقوف کیا ہی اور مفہوم مخالف لیکر یہ استنباط فاسد کیا ہی یہ بناء فاسد علی الفاسد ہی کیونکہ جب کل کی نفی مراد ہونا غیر ثابت وفاسد ہی تو یہ تفریع بھی فاسد ہی پھر راندیری صاحب نے یو نہین منہ سے نکالدیا اور روایات فقہیہ مین معتبر ہونا کہدیا جس سے عوام کو یہ وہم ہو کہ روایات فقہیہ مین یہ مفہوم مخالف لینے کا قاعدہ کلیہ ہی حاشا وکلا ہرگز نہین بلکہ یہ اکثری ہی چنانچہ درمختار مین مصرح ہی واما اعتبارہ فی الروایۃ فاکثری لاکلی اس سے تھوڑا سا پہلی ہی المفہوم معتبر فی الروایات اسکی تحت مین علامہ شامی فرماتے ہین قولہ (فی الروایات) ای عن الائمۃ والمراد فی اکثرھا پس اس سے واضح ہی کہ مفہوم مخالف کا اعتبار کلی نہین ہے اکثری ہی اور دوسری یہ کہ ائمہ سے جو روایات ہین اونہین معتبر ہی اور سل الحسام کا قول روایت ائمہ نہین ہی جو اوسمین مفہوم مخالف راندیری صاحب کو لینا درست ہو دوسری یہ اکثری کہ اکثر روایات مین معتبر ہے نہ کل مین اگر یہ روایت عن الائمہ ہوتی تب بھی یہ احتمال باقی رہتا کہ اون بعض روایات سے ہو کہ جنمین مفہوم مخالف معتبر نہین جبتک دلیل اسپر قایم نہوتی کہ اونھین روایات مین سے ہی کہ اونمین مفہوم مخالف معتبر ہی ہرگز معتبر نہوتا راندیری صاحب کی عجب دانش وفہم ہی کہ موقع وبیموقع نہین دیکھتے مفہوم مخالف اڑا کر مقصود ثابت کرنا چاہتے ہین ایسے بیعلمی کی کلام سے شاید دیہاتی دھوکہ کھا جاوین اہل شہر کے سامنے آنا اپنے حال کا اظہار کرانا ہی پھر کتب مین مفہوم مخالف کی شرطین چند موجود ہین اونکا بھی بالکل لحاظ راندیری صاحب کو نہین ہی کوئی طالب العلم اور صحبت یافتہ علما ایسے کلام ہرگز نہین کرسکتا ہی کیونکہ اسمین سراسر اپنے عیوب پر اطلاع دینا ہی بمضمون ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد ✤ عیب وہنرش نہفتہ باشد ✤ چودر بستہ باشد چہ داند کسی ✤ کہ جوہر فروش ہست یا شیشہ گر۔ جوہر فروشی وشیشہ گری کا اظہار کلام سے ہی ہوتا ہی ہم دیکھین کہ اس شیشہ گری کو کسطرح جوہر فروشی راندیری صاحب بناتے ہین تمام اصول وفروع ملکر کیا تاویل لا طائل اسکی کرتے ہین اور یہان مفہوم مخالف لینا کیونکر درست بتاتے ہین اور کون کونسی براہین ہمارے احتمالات کی رفع پر قایم کرتی ہین اور جو کہا کہ (یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ فلان گاؤنمین اسقدر مٹی اسقدر پتے گرے ہین اسقدر خشک اسقدر سڑے ہین الخ) راندیری صاحب اور اونکے اصول صاحبونکے نزدیک کونسی نص صریح غیر ماول اسپر قایم ہی یا کونسا اجماع اسپر واقع ہی کہ اللہ تعالے

اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس مٹی وغیرہ کا علم مجھنے پر قادر نہیں یا اللہ تعالیٰ نے ان امور کا علم
آنحضرت صلعم کو نہ دینے کی خبر دیدی ہی کہ ہین اُن اُمور کا علم نہ دونگا خوب بات ہی کہ مؤلف ومقرظ براہین شیطان
لعین وملک الموت کو محیط زمین کا علم ہونا نص سے بتاوین اور رسول اللہ صلعم کے علم محیط زمین کو شرک ٹھہراوین اور
راندیری صاحب اسکو محال جانکر پیش کرین کہ فلان گاؤن مین اتنی مٹی اتنے پتے گلے اتنے خشک اتنے
سڑے ہین الخ اور اسکو بہت بڑی دلیل آپکو علم ماکان ومایکون کا حاصل ہونیکی قرار دین کوئی دلیل نقلی یا عقلی
قابل قبول اسپر اصول وفروع کو پیش کرنا چاہیے تھا خصوصًا بمقابلہ خصم کے جب ایسے تقول باطل کی جرأت
کرنا چاہئے تھی راقم کی دوسری فتوی مین اس شعر قصیدہ بردہ سے فان من جودك الدنیا وضرتھا ٭
ومن علومك علم اللوح والقلم کی تحت مین جو یہ عبارت علامہ باجوری کی ملتقط کرکے لکھی گئی تھی کہ وہ
یہ ہی لاشك ان العلم من اکبر اسباب عظم الجاہ وعلوہ والمراد بعلومہ صلعم المعلومات التی اطلعہ علیھا فانہ تعالٰی
اطلعہ علی علوم الاولین والآخرین والمراد بعلم اللوح والقلم المعلومات التی کتب القلم فی اللوح بامر اللہ تعالٰی
فانہ ورد اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال وما اکتب قال اکتب مقادیر کل شیٔ حتی تقوم
الساعۃ واستشکل جعل علم اللوح والقلم بعض علومہ صلعم بان من جملۃ علم اللوح الامور الخمسۃ
المذکورۃ فی آخر سورۃ لقمان مع ان النبی صلعم لایعلمہا الا ان اللہ تعالٰی قد استاثر بعلمہا فلا یتم
التبعیض المذکور واجیب بعدم تسلیم ان ھذہ الامور الخمسۃ مما کتب القلم فی اللوح وعلی تسلیم
انہا مما کتب القلم فی اللوح فالمراد ان بعض علومہ صلعم علم اللوح والقلم الذی یطلع علیہ المخلوق
فخرجت ھذہ الامور الخمسۃ علی انہ صلعم لم یخرج من الدنیا الا بعد ان اعلمہ بہذہ الامور فان قیل
اذا کان علم اللوح والقلم بعض علومہ صلعم فما البعض الآخر اجیب بان البعض الآخر ھو ما
اخبر اللہ عنہ من احوال الآخرۃ لان القلم انما کتب فی اللوح ما ھو کائن الی یوم القیٰمۃ فقط کما تقدم
انتہی ملتقطا جس سے واضح ہی کہ لوح محفوظ مین جو کچھ لکھا ہوا ہی اوسکا علم رسول اللہ صلعم کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہی
اسکو راندیری صاحب نے جان بوجھکر اور سوچ سمجھکر اسواسطے حذف کردیا ہی کہ اس سے ہر گاؤن کی مٹی کی
مقدار اور یہ کہ اسقدر پتے سڑگئے اور اسقدر خشک وغیرہا ہین سب کا حال رسول اللہ صلعم کو معلوم کرا دینا واضح
ہوتا ہی کیونکہ لوح محفوظ مین یہ تمام موجود ہین اس سے یہ تمام مقدار مٹی پتے گلے سڑے خشک راندیری صاحب جو
پیش کرکے عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہین اس عبارت کی ذکر کرنیسے یہ دھوکہ دینے کی گنجایش نہ رہتی ہر حیلہ سے

راندیری صاحب ہدایت دحق معلوم ہوجانیسے روکنا عوام کو چاہتے ہین اسی کا نام اضلال ہی اب راندیری صاحب فرماوین کہ آپکے مٹی وپتھر کا علم بھی آنحضرت صلعم کو ہونا ثابت ہی یا نہین ہان راندیری وگنگوہی صاحب وانبیٹھوی سب ملکر یہ ثابت کردین کہ اس مٹی وغیرہ کی مقدار لوح محفوظ مین نہین ہی تو اوسوقت اوس اثبات بے سروپا کو دیکھا جاویگا عجب نہین کہ گنگوہی انبیٹھوی نے جیسی اپنے زعم مین قل انما انا بشر مثلکم سے آنحضرت صلعم کو ادنی آدمی کا بھائی کہنا نص سے ثابت کرنیکا دھوکہ عوام کو دیا باوجودیکہ ہر ادنی اعلی ایسی لغو تقریر سے سوائے وہابیہ کے بنتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ لوگ اپنی زوجہ تک بھی اپنے کو اس دلیل سے بھائی کہلاتے ہونگے اور کوئی نص کو اب چودھوین صدی مین معنی نئی پہناکر جیسی اس آیت مذکورہ اور آیت والعاملین علیہا کو پہنائے ہین چنانچہ اوپر مذکور ہوئی یہ ثابت کرینگے کہ مٹی وغیرہ کی مقدار لوح محفوظ مین نہین ہی نعوذ باللہ من ذلک تو اوسوقت بحسب زعم راندیری صاحب اگرچہ اسقدر مٹی کا علم ثابت نہوگا لکن علماء اہل حق ہرگز تسلیم نہ کرینگے اور جو تفسیر بالرائے اور آیتونکے اونھون نے کی ہی ویسی ہی اوسکو جانکر اوسکا اظہار کردینگے الغرض یہ حیلہ وبہانہ مٹی وپتھر کا بھی راندیری صاحب کا کارآمد نہوا اور یہ جو کہا کہ (لاتعد ولاتحصی جزئیات کہ ماکان ومایکون کی جزئیات سے ہی اسکی خبر بھی سوائے خدا تعالی کے کسیکو نہین ہی کیونکہ یہ واماما لایتعلق بہا علی احد الوجہین من الغیوب ۱۲ مین داخل ہین) جزئیات ماکان ومایکون کی سوائے خدا تعالی کے کسیکو ہونیکی دلیل راندیری صاحب نے خوب بیان کی کہ مالایتعلق بہا علی احد الوجہین من الغیوب مین داخل ہین اس دخول کے دعوے پر کوئی دلیل قابل قبول قایم کی ہوتی جب یہ دعوی دخول اس مالایتعلق علی احد الوجہین من الغیوب مین ثابت ہوتا ورنہ دعوی بلا دلیل بمقابلہ خصم پیش کرنا عاقل کا کام نہین ہی یہ ہرگز مسلم نہین کہ علم ماکان ومایکون مالایتعلق الخ مین داخل ہی یہ کیون جائز نہین ہی کہ یہ کہا جاوے کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلعم کیواسطے حاصل ہونا معجزہ مین داخل ہی اور عبارت منقولہ راندیری صاحب اما الکونہ من مبادی رسالتہ بان یکون معجزۃ دالۃ علی صحتہا مین داخل ہی اسمین داخل ہونے پر کونسا استحالہ قایم ہی کیا نعوذ باللہ من ذلک بطور معجزہ کے تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم اللہ تعالی رسول اللہ صلعم کو نہین دے سکتا ہی یا ندیری پر کوئی دلیل نص قرآن وحدیث واجماع سے قائم ہی نسائی نظامی کے صفحہ ۲۳۹ خسوف شمس کی حدیث عائشہ رضہ مین ہی قال رسول اللہ صلعم رأیت فی مقامی ہذا کل شی وعدتم اسکے حاشیہ مین جو صفحہ ۲۴۲ مین ہی جلال الدین سیوطی یہ فرماتے ہین قد بینت روایۃ الصنفان قولہ کل شی مخصوص

بقولہ وعد تم وذلک خاص بفتن الدنیا وفتوحھا وبما فی الآخرۃ من الجنۃ والنار وقال الشیخ اکمل الدین
فی شرح المشارق قولہ فی مقامی یجوز ان یکون المراد بہ المقام الحسی وھو المنبر ویجوز ان یکون المراد
بہ المقام المعنوی وھو مقام المکاشفۃ والتجلی بالحضرات الخمسۃ التی ھی عبارۃ عن حضرت الملک
والملکوت والارواح والغیب الاضافی والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ
الی الدائرۃ صلوۃ اللہ علیہ وسلامہ انتھی بقدر الحاجۃ اسمین **علامہ جلال الدین سیوطی** رح نے اول اگرچہ
یہ ذکر کردیا کہ روایت مصنف مین کل شی مخصوص ساتھ قول وعدتم کی ہے کہ جس سے اسکا خاص ہونا ساتھ فتن دنیا و
فتوح دنیا و دوزخ و جنت کی معلوم ہوتا ہے لیکن یہ ذکر کرکے پھر قول **علامہ اکمل الدین حنفی** رح **صاحب عنایہ**
شرح ہدایہ کا آخر بیان کردیا کہ جس سے واضح ہے کہ اس حدیث مین مقام سے جیسے مقام حسی یعنے منبر آنحضرت
صلعم کا مراد لینا درست ہے ایسے ہی مقام معنوی بھی مراد لینا درست ہے کہ مقام مکاشفہ و تجلی حضور امور خمسہ مذکورہ
کا ہے کہ حضور ملک سفلی اور ملک علوی اور حضور ارواح و حضور غیب اضافی و حضور غیب حقیقی ہے یعنے یہ تمام رسول اللہ
صلعم کے سامنے حاضر ہوئے کیونکہ آنحضرت صلعم برزخ ہین کہ آپکو ان کل امور کیطرف توجہ ہے مانند نقطہ دائرہ کی نسبت
دائرہ کی یعنے جیسے نقطہ و مرکز کو نسبت محیط دائرہ سے برابر کی ہوتی ہے اور اوس مرکز کو جمیع جوانب محیط کیطرف توجہ ہوتی
ہے ایسے ہی آنحضرت صلعم کو توجہ تمام ملک و ملکوت و ارواح و غیب اضافی و غیب حقیقی سے ہے اب آنحضرت صلعم کا عالم جمیع
جزئیات و کلیات علم علوی و سفلی و ارواح و غیب اضافی و حقیقی کا ہونا قول **علامہ اکمل الدین** سے ثابت ہے
یا نہین اصل رانپوری صاحب انبیٹھوی و گنگوہی نعوذ باللہ من ذلک ملک الموت و شیطان لعین کے
علم کو زائد آنحضرت صلعم کے علم سے بتلاتے اور آنحضرت صلعم کو محیط زمین کا علم ہونا شرک ٹھہراتے ہین کہین وہ علامہ
اکمل الدین شارح ہدایہ و مشارق کو مشرک و کافر نہ ٹھہرادین اپنے شرک و اختراعی کے سبب **موطا امام**
مالک کی اس حدیث کی تحت مین وددت انی قد رأیت اخواننا الحدیث **علامہ محمد بن عبد الباقی**
زرقانی موطا کی شرح جلد اول کے صفحہ ۵۹ مین یہ فرماتے ہین او فکیف یتمنی رؤیتھم وھو حی وھم حینئذ
فی علم اللہ تعالی لا وجود لھم فی الخارج والمعدوم لا یری وایضا ھو من تمنی ما لا یکون لان عمرہ لا یمتد
حتی یری آخرھم واجیب بان الرؤیۃ بمعنی العلم وھو یتعلق بالمعدوم او رؤیۃ تمثیل بمعنی ان
یمثلوا لہ کما مثلت لہ الجنۃ فی عرض الحائط او ان ھذا من رؤیۃ الکون وزوی الارض حتی رای مشارقھا
ومغاربھا کرامۃ من اللہ لہ وعبر عن ھذا بعض العارفین بان علم الانبیاء مستمد من علم اللہ

ف۔ صاحب عنایہ ... جمیع جزئیات و کلیات ... آنحضرت صلعم ... ہین۔

2645

وعلمه لایختلف باختلاف النسب الزمانیة فکذا علم انبیائه حالة التجلی والکشف فهم لما خلقوا علیه من التطهیر والتجرد عن الادناس صارت مرآة الکون تتجلی فی سرائرهم وصار الکون کله کانه جوهرة واحدة وهم مرآته المصقولة التی تتجلی فیها الحقائق والدقائق لکن ذلک لایکون الا فی المقام الجمع ووقت التجلی وربما کان فی اقل من لحظة ثم بعدها یرجع العبد لوطنه والی شهود تفرقته واحکام حسه فلما لم یکن ذلک الحال مستمرا تمنی ان یراهم رویة کشف وادراک فی ذلک الآن وبتامل ذلک یعلم انه لاتعارض بینه وبین خبر تجلی لی علم ما بین المشرق والمغرب وخبر زویت لی الارض الخ انتهی اس سے ثابت ہے کہ انبیا علیہم السّلام کا علم مستفاد و مستحصل اللہ تعالیٰ کے علم سے ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں جیسا بسبب اختلاف نسب زمانیہ کے اختلاف و فرق نہیں ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السّلام کا علم بھی بسبب اختلاف نسب زمانیہ مختلف نہیں ہوتا ہے وقت تجلی و کشف کے اور چونکہ انبیاء علیہم السلام پاک و صاف و مجرد کدورات نفسانیہ سے ہوکر پیدا ہوئے ہیں تو اس صفائی و پاکیزگی کے سبب سے آئینہ جہان بینی کا اونکے باطنوں میں چمکتا ہے اور اونکی نسبت تمام جہان بمنزلہ ایک جوہر کے ہے اور وہ آئینہ شفاف و صاف ہیں کہ اوسمیں دقایق و حقائق اونکو روشن ہورہے ہیں لیکن یہ حال ہر وقت نہیں رہتا ہے بوقت مقام جمع و تجلی کے ہوتا ہے کبھی ایک لمحہ سے کم ایسا حال ہوجاتا ہے اس سے واضح ہے کہ تمام دقائق حقائق کی بعض اوقات میں انبیاء علیہم السّلام کو رویت و بینائی حاصل ہوجاتی ہے جب رویت و بینائی تمام مخلوقات کے دقائق کی بعض وقت حاصل ہوجاتی ہے تو اون تمام دقایق و حقایق و جزئیات و کلیات کا علم حاصل ہونا بخوبی ثابت ہوا راقم نے فتوی ثانیہ میں یہ عبارت **نفحات الانس مولانا جامیؒ** کے صفحہ ۱۹۴ کی نقل کی تھی جو جامی رحمہ خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمہ سے نقل کرتے ہیں میفرمودہ اند کہ حضرت عزیزان علیہ الرحمة والرضوان میگفتہ اند کہ زمین در نظر این طائفہ چون سفرہ ایست و ما میگوئیم چون روی ناخنی است ہیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست جس سے واضح ہے کہ حضرت **خواجہ بہاؤالدین** حضرت عزیزان رحمة اللہ علیہ سے یہ نقل کرتے ہیں کہ اولیاء اللہ تعالیٰ کے سامنے زمین ایک دسترخوان ہے یعنے جیسا حال ہرکسیکو دسترخوان کا معلوم ہوتا ایسے ہی اونکو زمین کا حال معلوم ہوتا ہے خواجہ نقشبند رحمہ فرماتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ زمین اولیاء اللہ کے سامنے بمنزلہ سرے ناخن کے ہے یعنے اولیاء سے کوئی چیز غائب نہیں ہے جب اولیاء اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز غائب نہو ناخواجہ رحمہ فرماتے ہیں تو انبیاء علیہم السّلام جنکی اتباع سے اولیاء کو یہ رتبہ حاصل ہوا ہے بطریق اولی اونسے کوئی چیز غائب نہیں ہے اس عبارت **نفحات الانس** کو رام اندیری صاحب نے اسیواسطے اوڑادیا کہ اس سے انکار علم تمام جزئیات وکلیات رد ہوتا ہے یہ ذکر کرتے تو اس کہنے کی گنجائش

نہوتی کہ (ماکان ومایکون کہ جزئیات سی ہو کہ اسکی خبر سوائے خدا تعالی کی کسیکو نہین) کیونکہ عبارت نفحات الانس
اور ایسی ہی دوسری عبارات منقولہ سی انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام کو جزئیات ماکان ومایکون کا علم خدا تعالی سے
حاصل ہونا ثابت ہی اور راندیری صاحب کی اصل انبیٹھی اور گنگوہی کی عقیدۂ فاسدۂ شرک اختراعی کا
اور شیطان لعین کا علم آنحضرت صلعم کی علم سی زیادہ کہنی کا بطلان اس سی بخوبی واضح ہی تاکہ عقیدۂ استاذیہ کا بطلان
ظاہر ہنو عبارت نفحات الانس کو اسلئے بھی اوڑا دیا شرح ابن ماجہ نور مصباح الزجاجہ جلال الدین
سیوطی کو سید علی بن سلیمان مغربی نے مختصر کیا ہی اوسکی صفحہ ۲۸۴ مین حدیث کی اس جملہ فینزل عند المنارۃ
البیضاء شرقی دمشق کی تحت مین ہی قال الحافظ بن کثیر ہذا ہو الاشہر محل نزولہ وقد جددت منارہ بوقتنا
سنۃ احدی واربعین وسبعمائۃ من حجارۃ بیض فلعلہ من دلائل النبوۃ الظاہرۃ ان قیض اللہ بناءہا لینزل
عیسی علیہ السلام قال (ای [ل] جلال الدین سیوطی) ہو من دلائلہا بلا شک اذ اوحی الیہ صلی اللہ علیہ وسلم
کل ما یحدث بعدہ مما لم یکن بوقتہ کما رویت من حدیثہ صلی اللہ علیہ وسلم الصحیح ان اللہ یبعث علی راس
کل مائۃ سنۃ من یجدد لہذہ الامۃ امر دینہا فبلغنی بعض من لا علم عندہ انہ استنکر بحدوث التاریخ
بعد وقتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکیف یقول راس کل مائۃ سنۃ فقلت علموہ تعلیما انہ صلعم علم کل ما یحدث
بعدہ فعلق امورا کثیرۃ علی ما علم انہ سیحدث بعدہ وان فقد بوقتہ ومن لطیفہ ان عثمان رضی اللہ تعالی عنہ
لما جمع القرآن بالمصاحف روی لہ ابو ہریرۃ انہ سمعہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یقول ان اشد امتی حبا
لی قوم یأتون من بعدی یؤمنون بی ولم یرونی یعملون بما فی الورق المعلق قال ابو ہریرۃ فقلت ای ورق حتی
رأیت المصاحف ففرح بہ عثمان واجاز ابا ہریرۃ بعشرۃ آلاف درہم فقال لہ واللہ انک لتحفظ علینا حدیث نبینا
فلیت شعری انا عرض علیہ ہذا الحدیث الصحیح الثابت بہ (مسلم) وغیرہ کیف لا یقول ان دمشق
کانت بزمنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دار کفر بلا جامع ولا منارۃ فلا ینکر ما صح نعوذ باللہ من غلبۃ
الجہل انتہی اس سی ثابت ہی کہ آنحضرت صلعم نے یہ جو فرمایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام قریب قیامت کی جامع مسجد
دمشق کی منارہ سفید شرقی کی نزدیک نازل ہونگی اوسوقت مین یعنے جبکہ یہ فرمایا تھا نہ جامع مسجد دمشق مین تھی نہ
سفید منارہ شرقیہ تھا بلکہ اوسوقت دمشق کفرستان تھا پھر سات سو اکتالیس ۷۴۱ ہجری مین منارہ سفید جامع دمشق
مین طیار ہوا یہ خبر غیب کی جو آپنے دی ہی آپکی یہ دلائل نبوت یعنے معجزات مین سی ہی جلال الدین سیوطی رح
فرماتے ہین کہ بلاشک یہ خبر دلائل نبوت سی اسلئے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز جو آپکے بعد پیدا ہوئی

ل یعنی جلال الدین سیوطی ۱۲

ہےاور آپکے وقت مین نہ تھی وحی سے معلوم ہوگئی تھی جلال الدین فرماتے ہین اس حدیث نبوی کی روایت جب مینے
کی کہ ہر صدی کے سر پر خدا تعالیٰ مجدد دین کا پیدا کریگا تو بعض بے علم نے انکار کیا اس سبب سے کہ تاریخ تو آنحضرت صلعم
کے زمانہ کے بعد حادث ہوئی ہے یہ حساب سنہ ہجریہ کا آپکے زمانہ مین کہان تھا جو سنہ کے سر پر مجدد ہونا آپنے فرمایا تو مینے کہا
(یعنے جلال الدین سیوطی نے کہا) کہ اوس بے علم کو تعلیم کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر اوس چیز کو جانتے
تھے کہ جو آپکے زمانہ کے بعد پیدا ہوئی بہت سے امور کو آپنے اوس چیز پر معلق فرمایا ہے کہ آپ جانتے تھے کہ وہ بعد کو حادث
ہوگی اگرچہ آپکے زمانہ مین موجود نہ تھی حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ
محبوب تر میری امت مین سے وہ قوم ہے جو بعد کو پیدا ہونگی اور مجھپر ایمان لاوینگی وحال یہ کہ مجھکو نہ دیکھا ہوگا عمل
کرینگے اوس چیز پر جو ورق معلّق مین مکتوب ہوگی ابو ہریرہؓ فرماتے ہین کہ مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ وہ
ورق کونسا ہے جسپر وہ عمل کرینگے یہانتک کہ مصاحف کو مینے دیکھا یعنے جو مصاحف عثمانیہ لکھے گئے تھے یعنے
جب مین نے مصاحف دیکھے تو مینے جانا کہ جن ورقونکا ذکر آپنے فرمایا تھا معلوم ہوا کہ وہ ورق یہ قرآن کے ہین
پس اس سے ایک یہ امر حاصل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تمام چیزین جو آپکے بعد پیدا ہوئی ہین آپکو وحی
سے معلوم ہوگئی تھین دوسری یہ امر معلوم ہوا کہ علامہ جلال الدین سیوطی رح کی تقریر سے کہ احادیث مین جو
بعض بعض غائب کیجانیکا ذکر ہے تو بعض مذکور فی الحدیث کی ہی ساتھ خاص نہین بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
تمام چیزون مابعد کا علم اللہ تعالیٰ نے دیدیا تھا اون تمام چیزون معلومہ مین سے یہ بعض مذکور فی الحدیث بھی ہین
نہ یہ کہ فقط ان مذکورہ فی الحدیث کو ہی آپ جانتے تھے جو صراحۃً وجزئیۃً کسی حدیث مین مذکور ہین انکے سوا اور کو نہین
جانتے تھے جب یہ امر ہے تو اسیواسطے جلال الدین سیوطی رح یہ فرماتے ہین اذا وحی الیہ صلی اللہ علیہ وسلم
کل مایحدث بعدہ مالم یکن بوقتہ اور پھر یہ فرماتے ہین انہ علم کل مایحدث بعدہ ان دونون کلامون
جلال الدین سیوطی مین تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام اون چیزونکو جانتے تھے جو آپکے زمانہ مین
نہ تھین بعد کو پیدا ہوئی ہین انھین جلال الدین سیوطی کی شرح ترمذی قوۃ المغتذی مختصر کے
صفحہ ۱۲ مین حدیث نبوی کے اس جملہ فعلمت مافی السموٰت ومافی الارض کی تحت مین یہ موجود ہے یدل
علی ان وصول ذلك الفیض صار سببًا للعلم وزاد بعض طرقہ وکذلك نری ابراھیم ملکوت السموٰت
والارض استشھاد ای لنستقیم کما اری لابراھیم ذلك وکشف فتح علیّ ابواب الغیوب حتی علمت مافیہا
ذواتا وصفاتًا وظواھر وغیبًا قلت ارادزیادۃ علی ما علمہ اذ علمہ تعالیٰ کل ذلك قبل ھذا بمدۃ مدیدۃ انتہی

واضح ہو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جیسے ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے
ملک آسمانوں و زمین کا دکھا دیا تھا ایسے ہی مجھ پر بھی دروازہ غیوب کے کھولدیئے یہانتک کہ جان لیا میں نے
آسمان و زمینوں میں جو کچھ ذوات و صفات و ظواہر و مغیبات ہیں جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں یہ تمام
امور مذکورہ ذوات و صفات وغیرہا تو اللہ تعالیٰ نے مدت دراز سے تعلیم کر دی تھی اوسوقت اس سے زیادہ
جاننا مراد ہے اور مواہب لدنیہ کی شرح محمد بن عبد الباقی زرقانی کی جلد ساتویں کے صفحہ ۲۳۴ میں ہے
القسم الثانی فی بیان ما ای شئ کثیر اخبر بہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من الغیوب سوی ما فی القرآن العزیز الغالب
علی غیرہ (فکان) فوجد بعد اخبارہ (کما اخبر) ای علی الوجہ الذی اخبر بہ بعضہ وقع (فی حیاتہ) وبعضہ
(وقع بعد مماتہ) علی طبق ما قال اخرج الطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ قد رفع (ای اظہر وکشف (لی الدنیا) بحیث احطت بجمیع ما فیہا (فانا انظر الیہا والی ما ھو
کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ) اشارۃ الی انہ نظر حقیقۃ دفع بہ احتمال انہ ارید بالنظر
العلم ولا یرد انہ اخبار عن مشاھدۃ فلا یلاقی الترجمۃ لان اخبارہ بذلک اخبار عن غیب عن الناس
ثم یعلم باعتبار صدقہ ووجوب اعتقاد ما یقول ان کل ما علمہ الناس بعدہ من جملۃ ما رآہ حین رفعت
لہ الدنیا صلی اللہ علیہ وسلم انتھی اس سے واضح ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے میرے واسطے دنیا کو ظاہر کر دیا اسطرحسے کہ دنیا کی جمیع چیزوں کا میں نے احاطہ کیا پس میں ایسی نظر کرتا ہوں دنیا کی
طرف اور اون چیزوں کی طرف جو دنیا میں قیامت تک ہونیوالی ہیں جیسے اپنی اس ہتیلی کیطرف نظر کرتا ہوں پس
اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام دنیا کی چیزوں کا جو موجود ہو چکی ہیں اور ہونگی قیامت تک سب کا حال
جاننا ثابت ہوا اور مدارج النبوۃ کی جلد اول کے باب پنجم ذکر فضائل آنحضرت صلعم بحث معراج مطبوعہ نولکشور
کے صفحہ ۲۰۲ میں ہے برداشتہ شدم تا رسیدم بعرش پس دیدم امر عظیم را کہ نتواند زبان ہا وصف کرد پس نزدیک شد بمن
قطرہ از عرش وافتاد بر زبان من پس بچشیدم چیزے کہ نچشیدہ ہیچ چشندہ ہرگز چیزے را شیرین تر از ان و حاصل شد مرا
خبر اولین و آخرین و روشن گردانید دل مرا و پوشید نور عرش بصر مرا پس دیدم ہمہ چیز را بدل خود و دیدم از پس
خود چنانکہ می بینم از پیش اس سے واضح ہے کہ شب معراج میں عرش عظیم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے تو
ایک قطرہ نہایت شیرین آپکی زبان مبارک پر عرش سے گرا اوس سے خبر اولین و آخرین و روشنی دلکی حاصل ہوئی کہ
تمام چیزوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور آگے اور پشت کے پیچھے سے آنکو دیکھنا بدون فرق کے حاصل ہو گیا انتہی

(۶) علامہ زرقانی کے نزدیک آنحضرت صلعم جمیع جزئیات ماکان و مایکون دنیا کے عالم ہیں

بھی آپکا تمام خبرین اولین وآخرین کا دیکہنا اور جان لینا واضح ہی پس ان تمام تصریحات احادیث نبویہ واقوال علماء اہل سنت وجماعت کو دیکہکر ہر منصف مزاج گواہی دیگا کہ راندیری صاحب کا یہ کہنا کہ (جزئیات ماکان ومایکون کی خبر بھی سواے خدا تعالی کی اور کسیکو نہیں ہی) جس سے غرض راندیری صاحب کی نعوذ باللہ من ذلک یہ ہی کہ جزئیات ماکان ومایکون کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے نہین دی ہی خلاف احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلاف اقوال علماء اہل سنت کے اور مردود ومطرود ہی اور راندیری صاحب اور انکا اصل اصول گنگوہی اور انبیٹھوی کا ایسی احادیث واقوال کو مخصوص بتانا بلا دلیل مخصص قابل قبول کے دعوی بلا دلیل اور باطل ہی اگر ادعاء وجود مخصص ہی تو پیش کریں کہ ان احادیث عامہ کی تخصیص کرنیوالی کونسی دلیل حدیث نبوی یا اجماع علماء کا ہی اگر اس محل مین تخصیص عقلی کا دعوی ہی تو چاہیئے دوسرے مخصوصات عقلیہ کی تصریح علماء معتبرین کی کتب مین موجود ہی ایسی ہی ان احادیث عامہ مین بھی تخصیص عقلی ہونیکا ثبوت کتب معتبرہ علماء سے پیش کریں ورنہ دعوی بلا دلیل باطل وانحراف عن الحق انکو حتمین ثابت ہی **قولہ** اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ قیامت کی خبر سواے ذات باری کی کسیکو نہین اور اگر مانا جاوے کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا تو منجملہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی راتدن کی آمد ورفت بھی ہوگی اور اوسکی تعداد کتنی ہی کیون نہو وہ تمام جمیع جزئیات ماکان ومایکون سے ہوگی پس اسکا علم مستلزم اسبات کو ہی کہ قیامت کے وقت کا علم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا حالانکہ آیت کریمہ یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسہا الخ وغیرہا اوسکی منافی ہی وجہ استلزام کی ظاہر ہی کہ جب کوئی شخص مثلاً ہزار دنکا حال جانتا ہی اور جانتا ہی ایکدن جو ہونیوالا ہی وہ ہزار روزکے متصل ہی وہ بالضرور جان لیگا کہ وہ دن بعد ہزار روز کے ہوگا علی ہذا القیاس جب تعداد ایام دنیا معلوم ہوجاے اور قیامت متصل آخیر دن دنیا کا ہی تو ضرور قیامت کا علم ہوگا **اقول** وباللہ التوفیق اس دعوی پر کہ قیامت کی خبر سواے ذات باری کے کسیکو نہین یعنے اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ندی ہی راندیری صاحب یا اونکا اصل اصول گنگوہی و انبیٹھوی نے اول دلیل قاطع وبرہان ساطع قایم کی ہوتی اوسوقت اوسپر تفریع بناء فاسد علی الفاسد کیا ہی کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم قیامت کی علم کو مستلزم ہی بنا کرنا سزاوار ہوتا اور دلیل بھی ایسی قایم کرنا ضرور تہا کہ یہ صراحۃً معلوم ہوجاتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی الی آخر العمر وقت قیام قیامت کا علم اللہ تعالی نے ندیا اور آیت ایان مرسہا سے یا کسی دوسری آیت سے یہ معلوم نہین ہوتا ہی کہ کبھی الی آخر العمر

قیامت کا علم اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیگا اور نہ دیا ہے اور عبارت سل الحسام مین عبارت تفسیر
ابی مسعود کی نقل کی ہے اوسمین عربیہ جملہ ہے من جملتہا وقت قیام الساعۃ فلا یظہر علیہ احدا ابدا اوسکو اپنے
مقصود کے موافق راندیری صاحب نے جانکر دلیل بنایا ہے تو اوسکا حال یہ ہے کہ یہ امر یقینی وغیر محتمل نہین ہے
جو قابل استدلال ہو اور اسی پر اعتقاد فرض و واجب ہو اور انکار کفر یا بدعت ضلالت ہو کیونکہ یہ معنی اگر اسکے ہین
کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی دوسرے کو اسکا علم نہ دیگا نہ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور یہی یقینی
وقطعی ہے تو یہ یقینی وقطعی جاتا مخالف ہے دوسرے علماء محققین کے قول کے چنانچہ تفسیر کبیر کے جلد ثامن کے صفحہ ۳۳۰
مین آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الامن ارتضی من رسول کی تحت مین یہ عبارت موجود ہے یعنے لاادری
وقت وقوع القیمۃ ثم قال بعدہ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا ای وقت وقوع القیمۃ من الغیب
الذی لایظہرہ اللہ لاحد وبالجملۃ فقولہ علی غیبہ لفظ مفرد مضاف یکفی فی العمل بہ حملہ علی غیب واحد
فاما العموم فلیس فی اللفظ دلالۃ علیہ فان قیل فاذا حملتم ذلک علی القیمۃ فکیف قال الامن ارتضی
من رسول مع انہ لایظہر ھذا الغیب لاحد من رسلہ قلنا بل یظہرہ عند القرب من اقامۃ القیمۃ و
کیف لاوقد قال ویوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملائکۃ تنزیلا ولاشک ان الملائکۃ یعلمون فی ذلک
الوقت قیامۃ الساعۃ اور علامہ تفتازانی رحمہ اللہ شرح مقاصد کی جلد ثانی کے صفحہ ۲۰۵ مین فرماتے
ہین معتزلہ کے جواب مین جو آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الامن ارتضی من رسول کو دلیل بناکر اولیاء اللہ
تعالیٰ کے غیب دانی کا انکار کرتے ہین لفظ غیبہ کو عام لیکر تو اونکے یعنے معتزلہ کے جواب مین علامہ یہ فرماتے ہین
والجواب ان الغیب ہہنا لیس علی العموم بل مطلق او معین ہو وقت وقوع القیمۃ بقرینۃ السیاق ولایبعد
ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملائکۃ او البشر فیصح الاستثناء وان جعل منقطعا فلاخفاء بل لا
امتناع حینئذ فی جعل الغیب للعموم لکون اسم الجنس المضاف بمنزلۃ المعرف باللام سیما وقد کان فی
الاصل مصدرا ویکون الکلام سلب العموم ای لایطلع علی کل غیبہ احدا وھو لاینافی اطلاع البعض
وکذا الاشکال ان خص الاطلاع بطریق الوحی وبالجملۃ فالاستدلال مبنی علی ان الکلام لعموم السلب
ای لایطلع علی شیء من غیبہ احدا من الافراد نوعا من الاطلاع وذلک لیس بلازم پس تفسیر کبیر سے
ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ وقت وقوع قیامت کی اطلاع رسولونکو بوقت قرب اقامت قیامت دیگا پس یہ قول راندیری
صاحب کا کہ (قیامت کو وقت کی خبر سوا مولیٰ تبارک کی کسیکو نہین) اس عبارت تفسیر سے غلط و باطل ہو گیا

اور علامہ تفتازانی کی عبارت سے بھی یہی ثابت ہے کہ بعض رسل و ملائکہ علیہم السلام کو وقت قیامت قیامت کر
اطلاع دینا بعید نہیں ہے یا مراد یہ کہ بطریق وحی اطلاع دینے کی نفی ہے پس الہام و کشف وغیرہ سے اطلاع دینے کی نفی نہیں
ہوئی جاتی ہے پس علامہ تفتازانی کے قول سے رانذیری صاحب کے زعم کا خون ہو گیا اور جو قصیدہ بردہ
کی عبارت منقول ہوئی ہے اوسمیں یہ جملہ ہے ان بعض علومہ صلی اللہ علیہ وسلم علم اللوح والقلم الذی یطلع علیہ
المخلوق فخرجت ہذہ الامور الخمسۃ علا انہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یخرج من الدنیا الا بعد ان اعلمہ
بہذہ الامور اسکے آخر قول سے بھی واضح ہے کہ وقت قیامت کا علم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے
نے دیدیا تھا اور راقم کے فتوی اولی میں حاشیہ شلوانی علی مختصر ابن ابی جمرہ سے جو اس حدیث کے
تحت میں ہے مفاتیح الغیب خمس لا یعلمہا الا اللہ جو لکھا جا چکا ہے وہ یہ ہے ہذا الحصر بالنسبۃ للعامۃ لا
للخاصۃ وقد ورد ان اللہ لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شئ اس سے بھی
واضح ہے کہ وقت قیام قیامت کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا اور انموذج اللبیب کے باب اول کی فصل
اول میں جلال الدین سیوطی رحمہ فرماتے ہیں اوتی صلی اللہ علیہ وسلم علم کل شئ الا الخمس التی فی آیۃ ان
اللہ عندہ علم الساعۃ وقیل ویتہا ایضا وامر بکتمہا والخلاف فی الروح ایضا شرح صدور جلال الدین
سیوطی صفحہ ۱۵ میں ہے عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالی نے کہا قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما یعلم
الروح وقالت طائفۃ بل علمہا واطلعہ علیہا ولم یامرہ ان یطلع امتہ وہو نظیر الخلاف فی علم الساعۃ
ان دونوں عبارت سے بعض علماء کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم وقت وقوع قیامت کا دیا جانا
ثابت ہے ایسے ہی عبارت تاویلات سے جو اب منقول ہوتی ہے ثابت ہے اور تاویلات امام ابی منصور ماتریدی میں ہے
تحت مفاتیح الغیب خمس کے ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم ذلک الا فی حق الساعۃ فانہ لا یطلع
علیہا احد الا ان یقال بان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یوذن لہ بالتکلم ولا القول فی شئ الا
من جہۃ الوحی من السماء اور عینی شرح بخاری کی جلد اول کے صفحہ ۳۳۳ میں ہے قال القرطبی لا مطمع
لاحد فی علم شئ من ہذہ الامور الخمسۃ لہذا الحدیث وقد فسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قول اللہ تعالے
وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ہو بہذہ الخمس قال فمن ادعی علم شئ منہا غیر مستند الی الرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کاذبا اس سے بھی واضح ہے کہ امور خمسہ جنہیں وقت قیام قیامت بھی ہے اونکی
جاننے کا دعوی کوئی ایسی حالت میں کرے کہ ان امور خمسہ کے علم کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف

سند منسوب نکرے تو وہ کاذب ہے بقاعدۂ مفہوم مخالف مسلمہ بلکہ متمسکہ رانڈیری صاحب کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف نسبت واسناد ان امور خمسہ کے علم کی کرنیوالا کاذب نہیں ہے اس سے وقت قیامت کا بھی علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا ثابت ہوا نیز اقوال آئندہ میں بحوالہ تفسیر احمدی اسکا حال آویگا اور حاشیہ جلال الدین
سیوطی رح سے قول علامہ اکمل الدین حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ وشرح مشارق کا بحوالہ شرح مشارق گذر چکا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روشن ہوگیا تھا ملک وملکوت وعالم ارواح وغیب اضافی وغیب حقیقی پس وقت
قیام قیامت بھی اسمیں شامل ہے خواہ وہ غیب اضافی ہو یا غیب حقیقی یہ تمام اقوال علماء اہل سنت وجماعت کے ہیں
اگر آیت ایان مرسٰہا یا کسی دوسری آیت ودیگر دلیل سے قطعاً ویقیناً یہی ثابت ہوتا کہ وقت قیام قیامت
کی اطلاع اللہ تعالیٰ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہ دیگا اور نہ دی ہے تو یہ علماء دیندار محققین اہل سنت
وجماعت اسکے خلاف کیونکر ایسا فرماتے اور بعض رسل کو اطلاع وقت قیام قیامت ہوجانا کسطرح بتاتے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو علم وقت قیام قیامت حاصل ہونا کیونکر نقل کرتے بلکہ رد کرتے واسکے قائلین پر طعن و
تشنیع کرتے کیا رانڈیری وگنگوہی وانبیٹھوی ان علماء محققین اہل سنت وجماعت کو مخالف آیات کے
اعتقاد رکھنیوالے اور خارج اہل سنت وجماعت سے بلکہ خارج دائرہ اسلام سے قرار دینگے اگر بالفرض قرار دینگے تو
کون انکے ایسے مزخرفات کو تسلیم کریگا جہاں انکے دوسرے مزخرفات وخرافات ہیں انہیں ایک یہ بھی شمار کیجاویگی
پس حسب بعض علماء وقت قیامت کا معلوم ہونا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرتے ہیں تو وقت
قیامت کے معلوم ہونیمیں اختلاف علماء کا ہوا بعض معلوم ہونیکے قائل اور بعض نہ معلوم ہونیکے تو قول صاحب
تفسیر ابی مسعود کہ فلا یظہر علیہ احدا قول متفق علیہ علماء کا نہوا جب قول متفق علیہ علماء کا نہوا تو اس سے
اس امر کا یقین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت قیامت معلوم نہ تھا ثابت نہیں ہوسکتا ہے پس اس سے
دلیل پکڑنا رانڈیری صاحب کا جزم ویقین اس امر پر کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وقت قیام
قیامت معلوم نہ تھا باطل وغیر قابل التفات ہے یہ تقریر جب ہے کہ علامہ ابی سعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول مذکور
کی جسکو رانڈیری صاحب دلیل بناتے ہیں وہی معنی لیجاویں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وقت
قیام قیامت کے علم کی نفی علامہ ابو سعود رح اپنے اس کلام فلا یظہر علی غیبہ احدا ابدا میں کرتے ہیں
اگر انکے اوس کلام کی یہ مراد تسلیم کیجاوے اور جیسے گنگوہی وانبیٹھوی عام کو مخصوص قرار دیکر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بجمیع جزئیات وکلیات کی نفی کرتے ہیں اور خود رانڈیری صاحب بھی ایسا ہی اپنے

اقوال مین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بظاہر عموم معلوم ہوتا ہی لیکن عموم مراد نہین ہی اور اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو حقیقین علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا انکار کرتے ہین پس اسطرح اس قول علامہ ابی سعود رح
فلا یظہر علیہ احدا ابدا مین وہی تقریر انبیٹھوی و راندیری صاحب کی اگر جاری ہم کرین کہ اس
کلام مین اگرچہ لفظ احد نکرہ تحت نفی واقع ہو کر عام ہی کہ بظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شامل ہی
لکن قاعدہ مسلمہ انبیٹھوی و راندیری یہ نکرہ عامہ مخصوص البعض ہی سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اس سے دوسری لوگ مراد ہین اور اگرچہ بظاہر یہ عام معلوم ہوتا ہی لکن یہ عام غیر مخصوص نہین بلکہ مخصوص
ہی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس حکم نجاننے وقت قیامت مین داخل نہین پس بنا بر تقریر انبیٹھوی و
گنگوہی و راندیری ہی کی اس کلام علامہ ابی سعود رح سے نجاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت قیام
قیامت کو ثابت نہوگا ہان دوسری لوگونکا نجاننا اس سے ثابت ہی کہین ایسا نہو کہ راندیری لیئے اور اپنے
اصل کی قاعدہ کو اس محل مین ترک کردین یہان عموم بلا خصوص کے قائل ہو جاوین اور جن احادیث و اقوال
علما مین تصریح کل و جمیع جانتے کی ہی وہان یہ قاعدہ جاری رکھین پھر اس تفرقہ پر دلیل قاطع و برہان ساطع قایم
کرنا ضرور ہوگا ورنہ ترجیح بلا مرجح قرار پاکر یہ تفرقہ باطل ہوگا دوسری یہ کہ اس قول مذکور کے متصل ہی علامہ
ابو سعود یہ فرماتے ہین علی ان بیان وقتہ مخل بالحکمۃ التشریعیۃ التی یدور علیہا فلک الرسالۃ
اسمین تصریح ہی کہ بیان کردینا وقت قیام قیامت کا خلاف حکمت تشریعیہ کی ہی اس سے یا تو یہ مراد لیجاوی کہ اللہ
تعالی کا بیان کردینا فقط اپنے رسول کی ہی جاننے کیواسطے نہ تبلیغ کیواسطے مخل حکمت تشریعیہ ہی یا یہ بیان کردینا
اللہ تعالی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اسواسطے کہ اپنی امت کو وقت قیامت کی خبر دیدین مخل
حکمت تشریعیہ ہی پس اگر مراد اول ہو کہ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی معلوم ہونا اور امت مین سے کسیکو خبر
نہ دینا بھی مخل حکمت تشریعیہ ہی تو اوسکی کوئی وجہ وجیہ خیال مین نہین آسکتی ہی اور بلا وجہ وجیہ یہ مسلم نہین ہو سکتا
ہی کسیکو وجہ مذکور کا دعوی ہی تو ثابت کری اور اگر مراد ثانی ہی کہ خبر دینا اللہ تعالی کا وقت قیامت سے آنحضرت
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اسلیے کہ امت کو خبر دیدین یہ مخل حکمت تشریعیہ ہی تو اوسکی وجہ یہ ہو سکتی ہی کہ قیامت کو
بعید جانکر بیخوف نہو جاوین امتی لوگ پس یہ کلام علامہ ابو سعود رح کا مستقیم و مسلم ہی لکن اس سے یہ تو مفہوم
ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے لوگونکو وقت قیامت سے خبر دینا درست نہین ہی دوسرون سے
پوشیدہ کرنا ضرور ہی اسیطرح امام ابو منصور ماتریدی رح کے قول سے الا ان یقال بان رسول اللہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لم یؤذن لہ بالتکلم ولا القول اوپر گذر چکا ہی ایسے ہی جلال الدین سیوطی کے قول
مین قیل انہ اوتیہا ایضا وامر بکتمہا اوپر گذر چکا ہی اور اس سے یہ مفہوم نہین ہی کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی
علم وقت قیامت کا نہ تہا پس علامہ ابی سعود رح کے اس قول سے جیسے دوسرونکی خبر دینے کی نفی مفہوم ہی نہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے خود جان لینے کی نفی ایسے ہی علامہ ابی سعود رح کے اس قول فلا یظہر علیہ احدا ابدا
سے بھی یہی مراد ہی کہ دوسرونکو سوای رسول اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالی خبر نہین دیتا ہی کیونکہ دوسرونکو خبر دینا مخل
حکمت تشریعیہ ہی نہ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جان لینا پس راندیری صاحب کے مدعی کی دلیل قول علامہ
ابی سعود رح کسیطرح نہین ہی مدارج النبوۃ کے جلد اول صفحہ ۲۰۳ مین ہی پس داد مرا علم اولین وآخرین
وتعلیم کرد انواع علم را علمی بود کہ عہد گرفت از من کتمان آنرا کہ باہیچکس نگویم وہیچکس طاقت برداشتن آن ندارد
جز من وعلمی دیگر بود کہ مخیر گردانید در اظہار وکتمان آن وعلمی بود کہ امر کرد مرا بتبلیغ آن بخاص وعام از امت من
اس سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج مین تین قسم کے علم کا حاصل ہونا ثابت ہی اور آپ فرماتے
ہین کہ ایک وہ علم کہ وہ مجھکو اللہ تعالی نے عنایت فرمایا کہ مجھسے عہد لیا کہ اسکو پوشیدہ کرنا اور کسی سے نہ کہنا اوسکی طاقت
کسیکو سوائے میرے نہین ہی دوسرا وہ علم کہ اوسکے پوشیدہ کرنے اور ظاہر کرنیکا اختیار اللہ تعالی نے دیا اور تیسرا وہ علم
کہ عام وخاص امت کو اوسکے پہنچانیکا امر فرمایا پس جب آپکو تین قسم کے علوم عنایت ہوئے تو کسی چیز کا علم آپکو
حاصل ہونا ہمکو معلوم نہو تو کسی عاقل کے نزدیک اوس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ اوسکا علم آپکو حاصل نہ تہا پس
راندیری صاحب اور اونکے اصل اصول کا یہ جزم ویقین کر لینا کہ وقت قیام قیامت یا فلان امر کا علم آپکو
نہ تہا بلکہ اصل اصول راندیری کا یعنی گنگوہی وانبیٹہوی کا یہ کہدینا کہ ملک الموت وشیطان لعین کا علم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے نعوذ باللہ من ذلک زیادہ ہی یہ آپکے وفور علم کا انکار کرنا ہی اور تین قسم علوم
مین سے ایک کو ماننا اور دو کو نہ ماننا ہی جو موجب خرابی ایمان کا ہی الغرض یہ دعوی راندیری صاحب کا
کہ سبل الحسام کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ قیامت کے وقت کی خبر سوائے ذات باری تعالی کے کسیکو نہین (جس
سے غرض یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے قیامت کا علم نہین دیا) دعا محض ہی عبارت سبل الحسام
سے نہ اسکا ثبوت مسلم ہی اور نہ فی الواقع اس جزم پر کوئی دلیل قایم ہی پس عدم علم وقت قیامت جب جزما ثابت
نہین ہی بلکہ محض علماء کے قول سے آپکو علم وقت قیامت حاصل ہونا اور آپکو اوسکے پوشیدہ کرنیکا حکم ہونا اور یہ
معلوم ہوا تو عدم علم قیامت کا جزم باطل ہوا جب عدم علم قیامت کا جزم باطل ہوا تو اوس جزم عدم علم

وقت قیامت پر جو یہ دلیل راندیری نے گھڑی ہے کہ تمام جزئیات کا علم وقت قیامت کے علم کو مستلزم ہے الخ جس سے غرض یہ ہے کہ علم جمیع جزئیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہونا مستلزم علم وقت قیامت کو ہے اور علم وقت قیامت جو علم جمیع جزئیات کو لازم ہے وہ باطل ہے تو علم جمیع جزئیات کا باطل ہے تو یہ دلیل راندیری کی باطل ہے اسلئے کہ جب لازم کا جزء باطل ان ہی مسلم نہیں اور علم وقت قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونیکا بطلان جزءاً مقبول نہیں تو اس سے علم جمیع جزئیات کیونکر جزءاً باطل ہو سکتا ہے ہرگز نہیں ہو سکتا ہے پھر راندیری صاحب نے راندن کی آمد و رفت واسطے مقدرا و ریتے گوسٹرے اور کنکر مٹی کا جو حیلہ عوام کو فریب دہی کیواسطے کیا تو اس حیلہ گری کی گنجایش اسی صورت میں ہوئی کہ راقم نے فتوی مطلوبہ راندیری میں بحوالہ کتب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکتوب فی اللوح المحفوظ کا علم ہونا اور امور مقدرہ من الکائنات وجمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا بیان کیا تھا اون عبارات کو راندیری نے ترک اسلئے کردیں کہ اونکے جواب کی طاقت نہ تھی اور نہ انصاف کہ اوسکو تسلیم و قبول کرتے اگر راقم کی عبارات میں اونکو ذکر کرتے تو ہر خاص وعام جان لیتا کہ جمیع احوال مخلوقات قیامت تک کی آپکو خبر تھی اور مکتوب فی اللوح المحفوظ کا علم بھی علم آپکو تھا تو پتے گوسٹرے و مٹی وکنکر و آمد و رفت وغیرہا تمام مقدرات لوح محفوظ میں موجود ہیں اور یہ بھی مخلوقات واحوال مخلوقات ہیں پس ان تمام کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے حاصل ہونا ثابت ہو گیا پھر ان امور کے عدم علم سے جمیع ماکان ومایکون کے عدم علم پر استدلال راندیری کا مکابرہ وعناد صرف ہے جو جو عبارات راندیری نے چھوڑدی ہیں فریب دہی کیواسطے اون تمام کا ہمارے اقوال آیندہ میں ذکر آویگا جنسے راندیری کی ایسے ملمعات کا جواب باصواب ظاہر ہے اور ان اوراق میں اوپر بھی اقوال علماء گذر چکے ہیں جنسے ایسے مزخرفات راندیری کا جواب بخوبی ہو گیا ہے **قولہ** خدا کا فضل ہے یہ قریہ راندیر اگرچہ چھوٹی سی قسبتی ہے لیکن شرح شفاء وغیرہ کتب یہاں دستیاب ہو سکتے ہیں جناب من آپنے متن اور شرح میں غلط کردیا ہے اسوجہ سے آپ فرماتے ہو کہ اسمیں مایکون وماکان وعجائب قدرت وملکوت کی علم الخ اب میں متن و شرح علحدہ لکہتا ہوں واطلعہ علیہ من علم مایکون فی عالم الشہادۃ وماکان فی عالم الغیب من السعادۃ والشقاوۃ وعجائب قدرتہ وعظیم ملکوتہ دیکھیے کہ عالم شہادت میں جیسے مایکون ہوتا ہے اسیطرح ماکان بھی ہوتا ہے تو چاہیے تہا کہ شارح اسطرح لکہتے واطلعہ علیہ من علم مایکون وماکان فی عالم الشہادۃ لیکن یہ نہ لکہا جس سے اشارہ کردیا کہ مقصود اس عبارت سے یہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم دیا اور دیکھیے کہ ماتن نے اپنے دعوے اطلعہ علیہ من علوم مایکون

وماکان از دلیل قولہ تعالی وعلمک مالم تکن تعلم گذری ہی اوراوسکی شرح مین علامہ قاری رح فرماتے
ہین من تفاصیل الشریعۃ وآداب الطریقۃ واحوال الحقیقۃ پس اگر ماکان ومایکون سی مراد جمیع
جزئیات ماکان ومایکون ہوتا تو دعوی اور دلیل مین مطابقت شارح کی بیان سی نہین ہوتی اور اگر
مانین کا وہی مقصود ہی جو آپ سمجہگئی ہو تو شارح کا اسطور شرح کرنا خود متعرض ہوگیا پہر یہ کہنا کہ شارح نے انکار کیا
جیسا کہ آپ فرماتی ہین کیونکر صحیح ہوگا **اقول** وباللہ التوفیق خدا تعالی راندیری صاحب کو اور
اصل اصول گنگوہی وانبیٹھوی کو سمجہ فہم وانصاف عطا فرماوے شیطان لعین کی علم سی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی علم کو کم ثابت کرنیکی واسطے براہین اور جواب تفصیلی مین کیا کیا ابلہ فریبیان کی ہین راندیری
صاحب اونکی تتبع مین اس سبب سے کہ گنگوہی وانبیٹھوی کی خرعبیلات کا بطلان ظاہر ہو اور کہین یہ
ثابت ہو جاوی کہ شیطان لعین کو بمقابلہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہ علم کسی قسم کا نہ تہا چہ جائے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علم سی زائد ثابت ہو نعوذ باللہ من ذلک راندیری صاحب جمیع ماکان ومایکون
کی علم کا انکار کرتی ہین اور جمیع جزئیات سی مراد بہی وہ جمیع جزئیات کہ جنمین سی ایک بہی خارج نہو جو کہ تمام معلومات
الہیہ ہین اونکی انکار کا حیلہ کرکی اون جمیع جزئیات کا انکار کرنا غرض ہی کہ جن جمیع جزئیات کا علم وحی والہام وغیرہا
سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تہا کہ وہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون ہین جو معلومات الہیہ سے کم ہین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفور علم کا انکار یہانتک کرنا غرض ہی کہ گنگوہی وانبیٹھوی کی عقیدہ فاسدہ
مخترعہ کی موافق ہو جاوی کہ شیطان لعین کی علم سی بہی کم نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
علم ہو جاوی یہ لوگ ہزار رو بلا زبان کرین لیکن اہل حق اسکو ہرگز تسلیم کرنیوالی نہین ہین گنگوہی انبیٹھوی
راندیری اگر اس دعوی قلت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سچی ہین تو کسی آیت یا حدیث یا اجماع
اہل سنت مین تصریح اس امر کی موجود ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم نعوذ باللہ من ذلک شیطان
لعین کی علم سی کم ہی تو پیش کرین جمیع چیزون ادنی اعلی کی نام اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو بتا دی
ملائکہ تمام اور اونمین گنگوہی وانبیٹھوی کی شیطان لعین بہی موجود تہی جب حضرت آدم علیہ السلام نے
ملائکہ علیہم السلام سی اون چیزونکی نامونسی سوال کیا تو اونمین سی ایک بہی وہ نام نہ بتا سکے اور ابلیس لعین نے
علم آدم علیہ السلام کو دیکہکر حسد کرکی سجدہ سے انکار کیا اور راندہ درگاہ ہوا میان گنگوہی وانبیٹھوی
و راندیری یہ ثابت کر دین کہ اوسکی بعد کو ابلیس لعین نے تمام چیزونکی نام وخواص وغیرہا جو آدم علیہ السلام

ف) [illegible] مین راندیری کی خیانت

کو اللہ تعالیٰ نے بتائی تہی کس سے سیکھی اور حضرت آدم علیہ السلام کے علم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ علوم
دیے گئے علمت علم الاولین والآخرین اسپر شاہد عدل ہے اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ
کی جلد اول صفحہ ۵۰۲ مطبوع نولکشور میں فرماتے ہیں فرمود فاوحی الی عبدہ ما اوحی تمامہ علوم و معارف حقایق
و بشارات و اشارات و اخبار و آثار و کرامات و کمالات کہ در حیطۂ این ایہام داخل است وہمہ را شامل از کثرت
و عظمت اوست کہ مبہم آورد و بیان نکرد و اشارت باآنکہ جز علام الغیوب و رسول محبوب بدان محیط نتواند شد مگر آنچہ
آنحضرت بیان کردہ یا آنچہ از مقابلہ و محاذات روح اقدس وی بر بواطن بعضی از کمل اولیا کہ بشرف اتباع وی
مستسعد و مشرف اند واللہ اعلم انتہی اور اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام دنیا پیش کر دینا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نزدیک مثل کف دست ہونا دنیا کا حدیث سے معلوم ہو چکا ہے میاں گنگوہی و انبیٹھوی و راندیری
عالم العلم اولین و آخرین ہونا اور اسقدر کثرت و عظمت علم کی حاصل ہونا کہ سوای علام الغیوب و رسول محبوب
صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دوسرا اوسکا احاطہ نکر سکے جیسا کہ عبارت مدارج سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں
ثابت ہے اپنے ابلیس کے حق میں ثابت کریں اور ایسی صریح حدیث اپنے شیطان لعین کے حق میں بہی پیش کریں کہ جس سے
تمام دنیا اسطرح اوسکے پیش ہونا ثابت ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کی برابری ثابت ہو چہ جائیکہ زیادت
اوسکے علم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے ثابت ہو راقم نے جو فتوی اولی میں قول لکھا تھا جسپر راندیری
یہ لکھے ہیں اوسکو راقم نقل کرتا ہے وہ یہ ہے در شفا ر قاضی عیاض و شرحہ للملا علی القاری مطبوع مصر کے
جلد اول صفحہ ۲۲۳ میں ہے اطلعہ علیہ من علم ما یکون فی عالم الشہادۃ وما کان فی عالم الغیب من
السعادۃ والشقاوۃ وعجائب قدرتہ وعظیم ملکوتہ اس سے ثابت ہے کہ ما کان وما یکون وعجائب قدرت و
ملکوت کے علم کی اطلاع دینے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت ماتن نے کی اور شارح نے انکار نہ کیا یہ قول
بعینہ راقم کا راندیری صاحب نے نقل کر کے بغیر سمجھے سوچے یا دیدہ و دانستہ تعصبا و عنادا یہ کہنا شروع کر دیا جو ابہی
منقول ہوا راندیری نے اپنے قول مذکور میں جو یہ کہا کہ (خدا کا فضل ہے کہ قریہ راندیر الخ) تو اس قول سے راندیری
نے عوام کو یہ دہوکہ دینا چاہا کہ راقم نے کوئی جملہ کتاب میں ایسا چہوڑ دیا ہے یا ایسا کچھ زیادت و نقصان نعوذ باللہ
من ذالک کر دیا ہے کہ وہ راندیری کو مفید اور راقم کو مضر تہا کتاب راندیر میں ملجانے اور اوسمین دیکہنے سے وہ جملہ
مفید و مضر یا زیادت و نقصان والا راندیری صاحب کو معلوم ہو گیا اور راندیری کو مفید و راقم کو
مضر ہونا اوسکا ظاہر ہو گیا جبہی راندیری صاحب شور مچاتے ہیں کہ خدا کا فضل ہے کہ قریہ راندیر الخ اگر اس

قول سے دھوکہ دینا عوام کو نہین چاہا تو واضح ہے کہ راندیری صاحب راقم کے کلام کو ہرگز نہین سمجھے اگر سمجھتے
اور غور کرتے تو ایسا ہرگز نکہتے بلکہ ایسا کلام زبان پر لاتے ہی شرماتے کیونکہ یہ تو اوسیوقت کہا جاتا ہے کہ کسینے کوئی جملہ
جو اپنے حقمین مضر اور مقابل کے حقمین مفید ہو وہ ترک کر دیا ہو بغیر اسکے ایسا کہنا دلیل عدم فہم کی ہے اور بے موقع و
محل کلام سے ناواقف ہونیکی ہے پھر یہ جو راندیری صاحب نے کہا کہ (آپنے متن و شرح مین خلط کر دیا اسوجہ سے یہ
فرماتے ہو) عاقلین جانتے ہین کہ جب شارح نے متن و شرح مین اسطرح فرق نہ کیا کہ اول ایک صفحہ یا نصف یا ربع مثلا پورا
لکہکر اوسکے بعد سے شرح کو شروع کرتا بلکہ متن کا ایک یا دو جملہ مثلا لکہکر اوسکی شرح لکہدی پھر لفظ متن پھر شرح اسطرح سے
شرح کو متن سے ملا دیا کہ دونو شرح اور متن کے الفاظ ملا کر پڑھے جاتے ہین اور مطلب ایسا درست ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک ہی
کتاب کے یہ تمام الفاظ ہون گویا دونو کو ملا کر ایک ہی کتاب کر دیا ہے تو یہ خلط کر دینا متن و شرح کا شارح ملا علی قاری رحمہ اللہ
نے کیا ہے نہ راقم نے پس خلط متن و شرح کی نسبت راقم کیطرف کرنا یا تو کم سمجھی سے ہے یا عناداً و تعصباً ہے ہان
اگر راقم نے متن و شرح کی جو ترتیب ہے اوسمین کچھ تقدم و تاخر ایسا کر دیا ہوتا کہ شارح کے قول کے ملنے سے ساتہ متن کے جو
معنے ہوتے تھے وہ نرہتے تو خلط کرنیکی نسبت راقم کیطرف کرنا بجا و درست ہوتا جب راقم نے ایسا نہین کیا تو یہ نسبت
کرنا سراسر بیجا و خلاف دیانت اور بہتان ہے ہان راقم نے متن پر خط اور شرح کو بے خط نکیا اوسکو غلط قرار دینا اور
یہ جملہ کہنا (اسیوجہ سے آپ یہ فرماتے ہو کہ اسمین ماکان و مایکون و عجائب قدرت و ملکوت کے علم الخ) راندیری
صاحب کے فہم کی دلیل ہے کہ خط متن پر نکہنچنے اور شرح کو بے خط نکرنے سے راندیری صاحب کو ایسا کہنے کی گنجائش
راقم کے حقمین ہوئی اگر خط کیا ہوتا تو ایسا کہنے کی گنجایش نہوتی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ترک خط سے ایسے معنے
ہوگئے اور خط ہوتا تو ایسے معنے نہوتے کوئی دوسرے ہوتے ترک خط سے راندیری صاحب کے نزدیک معنی مین
خصوصاً ایسی شرح متن کے معنے مین جیسی کہ شفا کی ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کی ہے فرق پڑنا کوئی ادنی علم و فہم والا
بھی نکہیگا چہ جائیکہ کوئی عالم یا مستعد طالب علم البتہ تعصب و عناد سے بیہوش ہو کر ایسی باتین کوئی کرے تو
کچہ تعجب نہین ہے یہ جو کہا کہ (اب متن متن و شرح علیحدہ لکہتا ہون الخ) عجب کلام ہے علیحدہ لکہنے کے تو یہ معنی مین
کہ متن و شرح اسطرح سے ہو کہ کچہ الفاظ متن لکہکر اوسکی شرح لکہی پھر کچہ الفاظ متن پھر شرح اسیطرح آخر تک جو ایسا کیا جاتا
ہے ایسا نہو بلکہ ایسا ہو کہ مثلا نصف یا ربع یا ثلث صفحہ مین اول متن لکہدیا جاوے اور اوسکے درمیان مین شرح نہ
لکہی جاوے بلکہ وہ مقدار مذکور لکہکر اوسکے بعد متن کے قول کی طرف قولہ سے مثلا اشارہ کرکے شرح لکہی جاوے
یہ صورت متن کے علیحدہ لکہنے کی ہے جیسے مسلم مع نووی ہندوستانمین مطبوع ہوئی ہے اول ایک مقدار

احادیث لکھکر پھر اوسکی پیچھے شرح لکھی ہے متن وشرح علیحدہ علیحدہ ہی اور جیسی قسطلانی شرح بخاری ہے یہ متن وشرح علیحدہ نہین ہے
بلکہ ان دونون متن وشرح کو ایسا خلط کیا اور ربط دیا ہے کہ گویا ملکر ایک ہی کتاب ہوگئی ہے ایسے ہی شرح شفاء ملا علی
قاری رحمہ اللہ کی ہے آجتک راندیری صاحب کو متن وشرح مخلوط وعلیحدہ علیحدہ ہی مین فرق معلوم نہین ہے جب ہی
راقم کی لکھنے کو کہ متن پر خط جسکو اردو مین لکیر کہتے ہین سوائے خط یعنی لکیر شرح کی دوسری نہین لکھی ہے متن وشرح کا
خلط کر دینا گمان کرتے ہین اور خود متن وشرح کو مخلوط طریق پر لکھ رہے ہین فقط اسیقدر سے کہ متن پر خط کر دیا شرح کو
بغیر خط چھوڑ دیا اسکو متن وشرح علیحدہ علیحدہ لکھنا سمجھے ہین حال آنکہ یہ علیحدہ علیحدہ نہین ہے بلکہ یہ مخلوط ہی ہے فقط
اسلئے کہ ناظرین کی تمیز کیلئے ایک علامت یہ خط ٹھہرا دیا گیا ہے کہ جان لین کہ یہ متن اور یہ شرح ہے ورنہ فی الواقع وہ
دونون باہم مخلوط ومربوط ہین جب راندیری صاحب لکیر کے ایسے فقیر ہین اور محتاج کہ لکیر سے ہی علیحدگی متن
خیال کرتے ہین اور لکیر اوپر الفاظ متن کی کھینچنے کو خصوصًا وہ بھی ایسے جیسے راندیری صاحب نے کھینچی ہے متن
کیواسطے لازم جانتے ہین ورنہ متن وشرح خلط کر دینا خیال کرتے ہین تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ جس متن پر لکیر نہو
اوسکا مخلوط ہونا ساتہ شرح کی قرار دیا جاوے اور مسلم مع نووی کی متن پر لکیر بالکل نہین ہے پس راندیری صاحب
اوسپر حکم لگاوین کہ متن وشرح علیحدہ علیحدہ نہین مخلوط ہین بعض کتاب قلمی ہین متن کو ایک رنگ سے مثلا شنگرف سے
اور شرح کو دوسرے رنگ مثلا سیاہی سے لکھتے ہین تو وہان لکیر نہونیکے سبب سے متن وشرح مخلوط کر دینا خیال کرین یا
متن خط عربی اور شرح فارسی مین لکھین اور لکیر نہو تو اسکو بھی خلط کر دینا کہین یا لکیر اگر فوق متن نہو بلکہ بین و
شمال بین تو بھی خط ہو تو اوسکو بھی مخلوط بتاوین یہ باتین راندیری صاحب کی ایسی ہین کہ ہر ادنی واعلی کو اسنے
کی اور نادان جاننے کی لایق ہین ہان جناب راندیری صاحب راقم نے البتہ دو لکیرین اوسپر نہ لکھین ایک ہی لکھدی
اور جلد وصفحہ کا پتا بتا دیا اور صفحہ کا ہندسہ بھی لکھدیا اسلئے کہ آپ اوسمین دیکھکر متن وشرح جان لینگے راقم نے ہوشیار
آدمی جانکر دو لکیرین نہ لکھین اگر راقم آپکے حقمین گمان ہوشیاری نہ رکھتا اور یہ خیال نکرتا کہ جلد وصفحہ کے پتہ سے متن
وشرح آپکو معلوم ہو جاویگی دو لکیر کی حاجت نہین تو دو ہی لکیر کھینچ دیتا مثل مشہور ہے نادان کی دوستی جی کا جنجال راقم
نے آپکے حقمین یہ گمان نیک کیا تو آپ نے نیکی کا بدلہ یہ بدی دیا کہ راقم پر تہمت متن وشرح خلط کر دینے کی لگائی راقم نے
اس قول شیخ سعدی پر ے نکوئی با بدان کردن چنانست ۔ کہ بد کردن بجای نیک مردان ۔ عمل کیا ہوتا یعنے آپکے حقمین
گمان ہوشیاری نہ کیا ہوتا تو آپکو اس منہ زوری بیموقع کا موقع نہ ملتا اور راقم نے اب جو یہ فہمایش کی ہے اوسکی تکلیف اٹھانا
ہوتا عجب نہین کہ اس فہمایش سے راندیری صاحب اسسے زیادہ بدگمانی اور منہ زوری کرین راندیری صاحب

نے یہ جو فرمایا کہ (دیکھیے عالم شہادت مین جیسا ما یکون ہوتا ہے اسیطرح ما کان بھی ہوتا ہے تو چاہیے تہا کہ شارح الخ)
سبحان اللہ رانديری صاحب کی ہر بات نئی ہے بدیہیات بھی انکے نزدیک نظریات ہین اجی حضرت رانديری
صاحب علامہ شارح علم وفہم مین آپ جیسے ہوتے اور قاعدہ باب الاکتفاء نجانتے اور دلالت کلام سے غیر منطوق کے
حکم کو پہچانتے کی اور سمجھنے انکی لیاقت نہوتی تو جیسا کہ آپ فرماتے ہین ویسا ہی علامہ شارح بھی لکھنا ضرور جانتے اور انکو
یہی خبر ہوتی کہ میری کتاب کو رانديری صاحب جیسے دیکھینگے اور ایسونکے ہی لیے مین نے یہ کتاب بنائی ہے جیسے یہ شرح
لکھی ہے تو ضرور ایسا وہ لکھدیتے وہ کیا کرین کہ یہ تو انکو خبر نہ تھی وہ تو بقاعدہ باب الاکتفاء لا الہ الا اللہ سے ہی جو حدیث
مین وارد ہے محمد رسول اللہ کو بھی حدیث سے ثابت ہونا جانتے ہین چنانچہ اسی شرح شفا مین انہون نے اسکی تصریح
کردی ہے اور وہ عبارات متقدمہ کا تکرار کرنا کلام فصاحت و بلاغت کا نہین جانتے ہین اسواسطے انہون نے ایسا نہ لکھا
جیسا کہ رانديری صاحب کہتے ہین انہون نے جان لیا تہا کہ ماہر فن خود باب الاکتفاء کے طور خواہ دلالت کے
طور سے عالم شہادت ما کان کا علم ہونا بھی اس سے ہی سمجھ لینگے اور جان لینگے کہ یہ باب الاکتفاء ہے ایک کو ذکر کیا ہے مراد
دوسرا بھی ہے اور ما کان عالم شہادت کا علم بہ نسبت ما یکون عالم شہادت آسان ہے جب علم ما یکون دیا گیا تو ما کان
بطریق اولی دیا جانا اس سے ثابت ہوا اور جب عالم غیب کی اطلاع دینا اس سے ثابت ہوا تو عالم شہادت کے ما کان و
ما یکون کی اطلاع جو نسبت عالم غیب کے آسان ہے اور ادنی ایک وجہ سے وہ بطریق اولی آپکو دینا ثابت ہوا پس عالم شہادت ما کان
کی تصریح شارح نے اسوجہ سے ضرور نجانی اگرچہ آپکی فہم مین نہ آوے اسمین شارح کا کچھ قصور نہین ہے اور شارح نے آپکی فہم مین آپکے آنیکا کچھ ذمہ
نہین لیا پس رانديری صاحب کا یہ فرمانا کہ (جس سے اشارہ کردیا کہ مقصود اس عبارت سے یہ نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو جمیع جزئیات ما کان وما یکون کا علم دیا) بلا دلیل و باطل ہے اور بے سمجھی سے ناشی ہے آیت قرآنیہ مین بیدک الخیر دیکھکر کہین
رانديری صاحب اپنی تقریر مذکور سے یونہی بیدک الشر کا انکار نکر جاوین نعوذ باللہ من ذلک اور یہ نکہنے لگین کہ اسمین اشارہ
کردیا ہے کہ مقصود اس سے یہ نہین ہے کہ خدا تعالی کے قبضہ قدرت مین شر بھی ہے اور اگر اس سے مراد یہ بھی ہوتی تو اللہ تعالی اسطرح فرماتا
بیدک الخیر والشر جو جواب رانديری صاحب اسکا دینگے ہم جسطور سے آیت بیدک الخیر سے بیدک الخیر والشر دونو مراد ہونا بیان کرینگے
وہی جواب اس عبارت ملا علی قاری شارح شفا کا ہے اور اسیطور سے علم ما کان عالم شہادت کا بھی ثبوت ہے اگر رانديری
صاحب کو اپنے کلام کی صحت اور اپنے فہم کی حقیت کا ادعا ہے تو احتمال اکتفاء و دلالت کو رفع کرین اور اپنے دعوی کے
ثبوت پر ادلہ قاطعہ و براہین ساطعہ قائم کرین ورنہ باطل ہونا اپنے کلام کا قبول کرین ملا علی قاری نے شارح شفا اپنی
مرقاۃ شرح مشکوۃ کی جلد پانچوین کے صفحہ ۲۷۳ مین تحت حدیث فاخبرنا عن بدء الخلق الحدیث

کر یہ فرماتی ہین وقال العسقلانی ای اخبرنا عن المبدأ شیئا بعد شیئ الی ان انتہی الاخبار عن حال الاستقرار فی الجنۃ والنار ودل ذالک علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من المبدأ والمعاد والمعاش وتیسیر ایراد ذالک کلہ فی مجلس واحد من خوارق العادۃ امر عظیم انتہی اس سے ثابت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات مبدا کو معاد و معاش کی خبردی اسکو علامہ ابن حجر عسقلانی نے اگرچہ نقل کیا ہی لیکن بعد نقل کسیطرح سے اسکا انکار علامہ علی قاری رحمہ نے نہین کیا ہی تسلیم و قبول کرنا ملا علی قاری رحمہ کا ہے اب راندیری صاحب فرماوین کہ جمیع احوال مخلوقات مبدأ و معاد و معاش ماکان عالم شہادت ہی داخل ہے یا نہین کوئی ادنی درجہ کا شعور و انصاف والا بھی یہ نہین کہہ سکتا ہی کہ جمیع احوال مخلوقات مبدأ و معاد و معاش سے ماکان عالم شہادت خارج ہی جب خارج نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماکان عالم شہادت کو جاننا اور اوسکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا بھی واضح ہی خود ملا علی قاری رحمہ کی ہی قول سے از روشن مہویدا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم اللہ تعالیٰ نے دیا تہا راندیری صاحب کا یہ کہنا علامہ علی قاری رحمہ کی حقیقین کہ (اشارہ کردیا ہی کہ مقصود اس عبارت سے یہ نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم دیا) علامہ علی قاری رحمہ پر افترا و بہتان ہی یا خود کی حقیقین مطلب علی قاری رحمہ نہ سمجھنے کا اظہار ہے یا عناداً و تعنتاً دیدہ و دانستہ انکار حق و انحطاط رتبہ کثرت علم آنحضرت رسول برحق ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ جو کہا راندیری صاحب نے کہ (اور دیکہو کہ ماتن نے اپنی دعوی واطلعہ علیہ من علم مایکون وماکان اپر دلیل قولہ تعالی وعلمک مالم تکن تعلم گذاری ہی اور اوسکی شرح مین علامہ قاری رحمہ فرماتے ہین من تفاصیل الشریعۃ وآداب الطریقۃ واحوال الحقیقۃ پس اگر ماکان ومایکون سے مراد جمیع جزئیات ماکان و مایکون ہوتا تو دعوی اور دلیل مین مطابقت نہین ہوتی) اس کلام مین تو راندیری صاحب نے ماتن و شارح دونون پر بہتان باندھا کہ ماتن کے دعوی کی دلیل فقط قولہ تعالی علمک مالم تکن تعلم کو بنا نا بتایا و حالانکہ ماتن نے اپنی دلیل قولہ تعالی وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما یہ پوری آیت قرار دی ہے راندیری صاحب نے ماتن پر بہتان یہ لگایا کہ فقط علمک مالم تکن تعلم تک ہی ماتن کا دلیل بنانا ٹھہرایا اور آخر آیت یعنی کان فضل اللہ علیک عظیما کو اڑا دیا اور شارح پر یہ بہتان باندہا کہ شارح کا فقط اسیقدر من تفاصیل الشریعۃ وآداب الطریقۃ واحوال الحقیقۃ شرح بیان کرنا قرار دیا حالانکہ ماتن نے پوری آیت ذکر کرکے جو جملہ فرمایا ہی اور فضل کا کچہ حال بیان کیا ہی جو آیت مین مذکور ہی اوسکی شرح مین شارح علامہ قاری رحمہ فضل کی شرح علم فرماتی ہین چنانچہ ماتن و

ف علامہ ابن حجر عسقلانی شرح صحیح بخاری مین قایل ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات ابتدا سے انتہا تک ایک مجلس مین بیان کردیا

ف ماتن پر یہہ بہتان باندہا

شارح کی عبارت جو راندیری صاحب نے چھوڑدی ہے وہ یہ ہے (وکان فضل اللہ علیک عظیما) حیث انعم علیک
انعاما جسیما (حارت العقول) ای دھشت وترددت (فی تقدیر فضلہ علیہ) ای فی تقریر علمہ اللدنیہ وتصویر
احسانہ الیہ (وخرست الالسن) بکسر الواو ای سکنت وبکمت لا السنۃ (دون وصف یحیط بذلک)
ای عجزت عن ان تنطق بما یحصی ما من اللہ علیہ او ینتھی الیہ) ای دون نعت ینحصر لدیہ لانہ مظہر الاسم
الاعظم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم منصفین غور کرین کہ ماتن وشارح تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم وفضل کی اور
احسان الہی کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے ایسی تعریف کرتے ہین کہ ماتن وکان فضل اللہ علیک عظیما کے بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وعلم کی ایسی عظمت بیان کرتے ہین کہ آپکے فضل وعلم کے اندازہ کرنیسے عقول حیران
وپریشان ہو متردد ودہشتناک ہوتی ہین اور شارح اسکے تحت مین فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو علم
خداداد حاصل ہے اور جو آپ پر احسان خداوندی ہے اوسکی تقریر وبیان سے عقول حیران وپریشان ہین اور ماتن و
شارح فرماتے ہین کہ آپکے علم وفضل سے زبانین گونگی وساکت ہین اور عاجز ہین اس سے کہ تمام احسانات کا احصار واحاطہ
کرسکین اور اونکو بیان کرسکین یا آپکی نعت کے قریب بہی جاسکین کیونکہ آپ مظہر اسم اعظم ہین دیکھئے کہ شارح نے اوس
بیان کے بعد جو راندیری صاحب نے نقل کیا ہے کثرت علم وفضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی ہے کہ اوسکی
تقریر وبیان کی عقول کو مجال نہین ہے حیرانی وپریشانی اونکو لاحق ہوتی ہے اس بیان شارح مین اشارہ ہے طرف
علم ماکان ومایکون کے جو ماتن نے کہا ہے پس آیت کے معنے جو شارح نے بیان کئے ہین وہ ماتن کے دعوی کے خلاف ہرگز
نہین ہین راندیری صاحب نے بعض بیان شارح ظاہر کیا اور بعض کو پوشیدہ کرکے اسپر یہ مبنی کیا کہ دعوی
ودلیل مین مطابقت شارح کے بیان سے نہین ہوتی ہان راندیری صاحب جب آخر کا بیان شارح کا پوشیدہ
کیا اور شارح کے بیان اوسہی مین بغیر انحصار کے آپنے منحصر کیا جو آپنے شارح کا بیان ذکر کیا تو کیون مطابقت
دعوی ودلیل مین ظاہر ہو بالفرض شارح نے فقط اوسیقدر بیان کیا ہوتا اور آخر کا بیان جو شارح نے کیا ہے وہ نہ کیا
ہوتا تب بہی تو اوسیقدر مین منحصر ہونے پر شارح کے نزدیک جو اونھون نے بیان کیا ہے کوئی دلیل انحصار راندیری
صاحب نے قایم کی ہوتی تب دعوی ودلیل مین مطابقت نہونیکا نام لیا ہوتا جبتک کوئی لفظ انحصار پر دال
یا کوئی حال انحصار پر دال موجود نہین تو یہ دعوی راندیری صاحب کا کہ دعوی ودلیل مین مطابقت
نہین بلا دلیل ہوکر غیر ثابت وغیر قابل اصغا ہے اور یہان کوئی لفظ یا کوئی حال انحصار پر دال موجود
ہونا مسلم نہین ہے اور یہ بہی مسلم نہین کہ جو شارح نے یہان ذکر کردیا ہے اوس سے زیادہ یہان مراد ہونا شارح کے

(نمبر)

نزدیک ممنوع ہونا جایز ہی تخصیص بذکر الشیٔ مستلزم نفی ما عدا نہونا قضیہ مشہور ہی اگر تخصیص بذکر الشیٔ سی
یہ سمجہا جانا لازم جانا کہ مستلزم نفی ما عدا کو ہی تو اوسپر یہ قباحت لازم آتی ہی کہ جب کوئی کہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رسول اللہ تعالی کی ہین تو چاہیے کہ کہنی والیکو یہ قرار دیا جاوی کہ یہ فقط محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی رسول کہتا ہی
اور دیگر رسل علیہم السلام سی رسالت کی نفی کرتا ہی نعوذ باللہ من ذلک پہر تو یہ کہنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ
ہین کلمہ کفر ہونا چاہیے نعوذ باللہ من ذلک ایسی ہی مثلاً قاموس مین لفظ مولی کی کوئی بیس معنے لکہی ہین اور
صراح مین مولی کی کوئی چہ سات معنی لکہی ہین اگر راندیری صاحب کا قاعدہ مخترعہ مان لیا جاوی کہ جو کسینے
کچہ ذکر کردیا کسی محل مین تو اوسکے نزدیک اُس سی زیادہ اور اوسکے سوا ناجائز و مردود ہی تو لازم آتا ہی کہ صاحب صراح
کی نزدیک مولی کی جو معنے زیادہ قاموس مین لکہی ہوی ہین وہ ممنوع و ناجایز ہو جاوین ایسی قول کو ہر عاقل و منصف
ہذیان بتاویگا اگر وسوسہ مفہوم مخالف لینی کا غالب ہو تو اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ اول تو وہ کلیہ نہین ہی اکثریہ ہی چنانچہ
درمختار سی اوپر مذکور ہوا دوسری وہ اکثریہ بہی روایت فقہ مین ہی جو ائمہ سی ہو چنانچہ ردالمحتار سی ثابت ہو چکا ہی تیسری
یہ کہ مفہوم لینی کی واسطے چند شروط ہین ملا شرط درست نہین ہی اگر وہان مفہوم موافق ہی مستقیم ہو تو یہ مفہوم
مخالف لینا مفہوم موافق کو چہوڑکر درست نہین ہی عینی وغیرہ مین یہ مصرح ہی الغرض علامہ قاری رح نے جو وہ
کلام ذکر کیا ہی جسکو راندیری صاحب ذکر کرکی دلیل بناتے ہین اوس سی زیادہ و ما عدا کی نفی ثابت ہونا
مسلم نہین ہی جب خود ملا علی قاری رح کی مرقاۃ شرح مشکوۃ سی اوپر عنقریب گذر چکا ہی انہ اخبر فی المجلس الواحد
بجمیع احوال المخلوقات من المبدأ والمعاد والمعاش الخ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام احوال مخلوقات
کی ایک ہی مجلس مین خبر دیدی جس سی تمام و جمیع احوال مخلوقات کا علم آپکو ہونا ثابت ہی تو باوجودیکہ وہ مرقاۃ مین
خود ایسا فرماوین تو اونکی نسبت یہ گمان کوئی عاقل کسطرح کرسکتا ہی کہ علم جمیع ما کان و ما یکون کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین منکر ہین اور علم جمیع ما کان و ما یکون کو وہ اس محل مین نافی ہین نعوذ اللہ من ذلک
ایسا گمان شارح ملا علی قاری رح کی حقمین یا تو وہ کریگا جو اونکی کلام کی سمجہنی سی معذور ہوگا یا وہ جو دیدہ دانستہ
حقپوشی و عدل و انصاف سی دور ہوگا پس راندیری صاحب کا قول یا تو بی سمجہی سی یا دیدہ دانستہ
حقپوشی سی صادر ہوا ہی ہرگز قابل التفات ذوی العقول والعدول نہین ہی پہر اوس قول فاسد پر یہ جو
بنا کیا ہی کہ (شارح کا اسطور شرح کرنا خود تعرض ہی الخ) بنا الفاسد علی الفاسد اور غیر قابل اصغا ہر ذی شعور
و منصف ہی علامہ شارح نے تو اسطور سی شرح کی ہی کہ جسکو لیاقت علمیہ و نظر اوپر کتب دینیہ وقت نظر و انصاف

میسر ہو وہ جان سکتا ہی کہ شارح نے جو اپنی شرح مین یہ فرمایا ہی من تفاصیل الشریعۃ واداب الطریقۃ واحوال الحقیقۃ
اسمین ہی گویا اجمالا احوال تمام ماکان ومایکون کا جاننا بتادیا ہی تفاصیل شریعت مین مسائل دینیہ آگئے اور
طریقت مین تمام امور سلوک واحوال حقیقت مین جو عبارت مکاشفہ سی ہی جمیع احوال کونین ومخلوقات کا کشف
ہوجانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگیا ملا علی قاری رح اپنے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی جلد اول کی صفحہ ۵۴ مین
فرماتی ہین کہ روح قدسیہ متنور ہوجاتی ہی اور نور واشراق مین اوسکی زیادتی ہوجاتی ہی اور فیضان انوار کا نور کو قوی کردیتا ہی
اور نور میدان دلمین انبساط کرتا اور پھیلتا ہی تو لوح محفوظ کی نقوش مرتسمہ کا انعکاس دل ہوتا ہی اور مغیبات
پر اطلاع پاتا ہی چنانچہ اس مضمون کی عبارت آگی نقل کیجاویگی اوس عبارت مین النقوش المرتسمۃ فی اللوح
المحفوظ ویطلع علی المغیبات لفظ النقوش اور المغیبات جمع معرف باللام ہی اور عہد یہان کوئی نہین ہی اور
استغراق متعذر نہین ہی تو جمیع نقوش مرتسمہ لوح محفوظ وتمام مغیبات پر اطلاع ہونا اہل مکاشفہ کو اس سے
واضح ہی اور شرح عین العلم کے جلد ثانی کی صفحہ ۲۳۲ مین ہی (ثم التصدیق) معہ وھو ان یصدق بمعنے
اللفظ قلبہ کما صدق بہ عموم المسلمین ویکون اعتقادہ (کما للعامی) ای کما ھو اعتقاد العوام (والتکلم
وھو الخائض فی علم الکلام) (فھو ای المتکلم (لا یتمیز) عن العامی فی ھذا المقام (الا بالحیلۃ)
ای الصنعۃ الجدلیۃ (الدافعۃ لتشویش المبتدعۃ) المانعۃ من انخرام قواعد اھل السنۃ والجماعۃ
(ویفید) التصدیق الجنانی مع الاقرار (النجاۃ من الخلود فی النار) ولو کان صاحبہ من الفساق
والفجار (ثم مشاھدۃ صدور الکل) ای ظہور جمیع ما یقع فی الکون (منہ تعالی) وفی الحقیقۃ ھذا
یسمی توحید الافعال فی المصنوعات وما سبق توحید الذات والصفات وھذا انما یکون بطریق
الکشف بواسطۃ نور الحق لتنویر الاسرار وھو مقام المقربین الابرار ماتن عین العلم یہان مراتب
توحید کی بیان کرتے ہین اور علامہ علی قاری رح اوسکی شرح کرتے ہین اس عبارت سی پہلے متن وشرح یہ بیان کیا ہی
کہ ادنی رتبہ توحید کا چار مراتب توحید مین سی یہ ہی کہ انسان فقط زبان سی لا الہ الا اللہ کہی اور اوسکا دل اوسکے معنی کی
تصدیق سی غافل وجاہل ومنکر ہو ماننند توحید منافق کی اور یہ فقط زبان سی لا الہ الا اللہ کہنا بدون تصدیق قلبی کے
نفاق ہی نعوذ باللہ من ذلک اس توحید صرف قولی فی الحال سی یہ فائدہ حاصل ہوتا ہی کہ بحکم شرع جان ومال قتل
ہونی اور لٹجانی سی بچ جاتا ہی اب اس عبارت مین یہ بیان ہی کہ اوس توحید صرف قولی کی بعد وہ توحید ہی کہ تصدیق
قولی کی ساتھ تصدیق قلبی بھی ہو کہ وہ یہ ہی کہ قول لا الہ الا اللہ کی معنی کو دلمین سچ مانی اور تسلیم وباور کرے یہ

رتبہ ثانیہ تصدیق کا توحید واعتقاد عوام مسلمین و متکلمین کا ہی متکلم و عامی مین یہ فرق ہی کہ متکلم کو صفت جدلیہ
دافعہ تشویش مبتدعہ جو مانعہ ہی انہزام قواعد اہل السنۃ والجماعۃ سی حاصل ہی عوام کو یہ حاصل نہین ہی اور
یہ توحید کہ الاقرار باللسان والتصدیق بالقلب ہی مفید ہی نجات کی خلود فی النار سی گو ایسی تصدیق والا
فاسق و فاجر ہو پھر اس توحید ثانیہ کی بعد رتبہ ہی مشاہدہ کرنی صدور امور کائنہ اور ظہور جمیع اوس چیز کا جو
عالم وجود مین خدا تعالی سی صادر و واقع ہوتی ہی حقیقت مین اس مرتبہ ثالثہ توحید کا نام توحید الافعال
فی المصنوعات ہی یہ توحید جو عبارت ہی ظہور جمیع مایقع فی الکون من اللہ تعالی سی بطریق کشف بواسطہ نور
حق کی حاصل ہوتی ہی یہ مقام مقربین و ابرار کا ہی یہی ہمارا مقصود اس محل مین ہی کہ اہل حقیقت کو توحید الافعال
فی المصنوعات حاصل ہوتی ہی اور مشاہدہ جمیع چیزونکی ظہور کا جو خدا تعالی سی واقع ہوتی ہین کرتے ہین جب علامہ قاریؒ
عبارت شرح شفا مین احوال حقیقت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہونا فرماتی ہین اور حقیقت مین یہہ
توحید الافعال حاصل ہونا یعنے ظہور جمیع مایقع فی الکون حاصل ہونا فرماتی ہین اس شرح عین العلم مین تو
اونکی قول شرح شفا والی سی ہی یہ امر ثابت ہوا کہ ظہور جمیع مایقع فی الکون من اللہ آپکو حاصل ہی یہ جمیع ماکان
ومایکون کا علم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا نہین تو اور کیا ہی کیا مشاہدہ و ظہور جمیع مایقع فی الکون
من اللہ بدون علم جمیع مایقع فی الکون رانديری صاحب کے نزدیک ہو سکتا ہی اور کیا علم ماکان ومایکون علم
جمیع مایقع فی الکون سی خارج ہی کوئی ادنی عقل والا منصف مزاج بھی خارج نہین کہہ سکتا ہی ہان رانديری
صاحب تعنتاً خارج کہین تو کیا عجب ہی انصاف و تدبر اختیار کرین تو معلوم کرلین کہ علامہ علی قاریؒ احوال
الحقیقہ فرماکر علم ماکان ومایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا فرما رہے ہین پس شرح کرنا علامہ قاریؒ
کا موافق ماتن کی فرمانیکی ہی اسکو تعرض وانکار وہی شخص قرار دیگا جو سفیہ یا معاند و متعنت ہوگا راقم اپنے فتوے
اولیٰ مین کچہ عبارت شرح عین العلم للملا علی القاری کی نقل کرچکا ہی اس بارہ مین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت حارث صحابی رضؓ سی اونکی ایمان کی حقیقت دریافت کی تو انھون نی اپنے ایمان کی حقیقت
یہ بیان کی کہ مین گویا کہ عرش خدا تعالی اور اہل جنت و اہل نار کو دیکھتا ہون جسکا جواب رانديری صاحب
سی کچہ نہوا اور بنائی کی وہی اور اکی سی فقط اسیقدر ان اوراق مین کہدیا کہ اونکو کشف تہا چنانچہ اقوال آئندہ مین
انشاء اللہ تعالی اسکا ذکر آویگا یہان وہ عبارت مع زیادت پہر نقل کیجاتی ہی جلد اول صفحہ ۲ (اصبحت)
ای دم اصبت (والزم حین اخبر حارثۃ رضی اللہ عنہ بانکشاف الغیب) من احوال العقبی)

(بعد غروفہ) ای بعد صرف السالک قلبہ واعراضہ (عن الدنیا) والحدیث فی الجامع الکبیر لشیخ مشائخنا
المرحوم جلال الدین السیوطی عن الحارث بن مالک وحارثۃ بن النعمان الانصاری ففی روایۃ الطبرانی
وابو نعیم عن الحارث بن مالک الانصاری قال مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف اصبحت یا
حارث قلت اصبحت مؤمنا حقا فقال انظر ما تقول فان لکل شیئ حقیقۃ وما حقیقۃ ایمانک قلت قد
عزفت نفسی عن الدنیا واسہرت لذالک لیلی واظمأت نہاری وکانی انظر الی عرش ربی بارزا وکانی
انظر الی اہل الجنۃ یتزاورون فیہا وکانی انظر الی اہل النار یتضاغون وفی روایۃ یتعادون فیہا
فقال یا حارث عرفت فالزم قالہا ثلاثا وفی روایۃ ابن عساکر قال لہ علیہ السلام وانت امرأ نور اللہ
قلبہ عرفت فالزم وفی روایۃ العسکری فی الامثال عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لحارثۃ
بن النعمان کیف اصبحت الی ان قال ابصرت فالزم ثم قال عبد نور اللہ الایمان فی قلبہ اس سے ثابت
ہے کہ حقیقت ایمان کا حاصل ہونا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ ایمان کو دل
مین ایسا روشن و منور کردے کہ اوس سے انکشاف غیب کا ہووے اور عرش کو اور اہل جنت واہل دوزخ کے حالات و
افعال کو مشاہدہ کرے پس اس سے یہی واضح ہے کہ خود شارح علیہ السلام وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک
حصول حقیقت سے انکشاف غیوب کو اثر حاصل ہوتا ہے اور خود ملا علی قاری رح اسکے ناقل ومبین وشارح
ہین پس ملا علی رح نے جو شرح شفا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال حقیقت خدا تعالیٰ کیطرف سے حاصل
ہوتا ہے بیان کیا ہے تو اسیواسطے بیان کیا ہے کہ موافق فرمانے ماتن کے علم ماکان ومایکون کا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو حاصل ہونا معلوم ہوجاوے پس شارح ملا علی قاری رح کے قول کو تعرض وانکار قول ماتن بتانا راندیری
صاحب کا بالضرور یا اس سبب سے ہے کہ شارح کی مراد راندیری کے فہم مین نہین آئی یا اس سبب سے کہ دیدہ دانستہ
شارح کی غیر مراد کو مراد شارح قرار دیا اور تاویل الشیئ بما لا یرضی بہ قائلہ کے مرتکب ومکابر ہوے اگر راندیری
صاحب کو یہ وسوسہ ہو کہ مسئلہ کہ واصل الی الحقیقۃ کو کشف کونی ہوجاتا ہے یہ مسئلہ طریقت حقیقت کا ہے
نہ شریعت کا اگرچہ طریقت وحقیقت مین کشف الغیوب کا ثبوت ہے لیکن شریعت مین نہین ہے کیونکہ شریعت کی
حقیقت مخالف ہے تو اوسکا جواب بھی راندیری صاحب کو ملا علی قاری رح کے ہی قول سے ہم دیتے ہین
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی جلد خامس کی صفحہ ۳۳ مین فرماتے ہین لامخالفۃ بین الشریعۃ والحقیقۃ
فی احکام الطریقۃ ومن فرق بینہما ممن لم یصل الی مرتبۃ الجمع نسب الی الزندقۃ اس سے ثابت ہے

عرفت

کہ ملا علی قاری فرماتے ہین کہ شریعت و حقیقت مین مخالفت نہین ہے فرق کرنیوالا منسوب طرف زندقہ یعنی کفر و الحاد کی ہے پس
وسوسہ مذکور مدفوع ہوا اور جب حدیث مروی حارث و حارثہ رضی سے کشف کونے حقیقت ایمان سے ہونا ثابت ہوا
تو یہ شریعت نہین تو اور کیا ہے پس بلاشبہہ شریعت سے کشف کونے اور ظہور مغیبات اہل حقیقت کو ثابت ہوا اور
ظہور جمیع مایقع فی الکون من اللہ تعالے شرح عین العلم جلد ثانی کے صفحہ ۲۳۲ سے اوپر گذر چکا ہے جب یہ ظہور
جمیع مایقع فی الکون اولیا کے حقمین ثابت ہے تو حضرت خاتم الانبیاء علیہ و علیہم السلام کے حقمین اسکا انکار کرنا
بڑی جرأت و بیباکی و گستاخی ہے نعوذ باللہ من ذلک اور یہ کہنا رانڈیری صاحب کا کہ (اگر مراد جمیع جزئیات
ماکان و مایکون ہونا الخ) سفاہت یا تعصب سے ہے قید جمیع ماکان قید جمیع جزئیات ماکان و مایکون اس محل مین راقم
نے کہان ذکر کی ہے اس سے پہلے ہی ذکر نہین کی یعنی اپنے فتوے اولی مین جسکے قول کا رانڈیری بزعمہ رد کرتے ہین ہان
بعد کو جہان علما کی عبارت مین جمیع احوال مخلوقات بالکل واقع ہوا ہے اسکے بعد راقم نے جمیع و کل کا ذکر کیا ہے
یہان جیساکہ عبارت شفا رمین ماکان و مایکون ثابت ہے ویسا راقم نے ذکر کر دیا ہے اور یہ جمیع جزئیات اور زیادہ کرنا
اس محل مین خود رانڈیری صاحب کیطرف سے ہے جو امانت و دیانت کے خلاف ہے یہ قید جمیع جزئیات ماکان و ما
یکون پر اسواسطے رانڈیری نے بڑھائی ہے تاکہ ناقصین فی العلم و غیر متدبرین کو دھوکہ دین کہ علم جمیع ماکان و
مایکون جمیع معلومات الٰہیہ ہین جس سے خدا و رسول کے علم مین مساوات کا لزوم بتا کر جمیع ماکان و مایکون کے علم کا
اعتقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین کفر ٹھہرا دین چنانچہ رانڈیری نے اسی رسالہ کے آخر مین اور اوسکی طرف اد
نے جسکا آخر مین رد انشاء اللہ آویگا ایسا ہی کیا ہے و حال آنکہ نہ ماکان و مایکون سے جمیع معلومات الٰہیہ مراد ہین اور نہ
جمیع جزئیات ماکان و مایکون سے جمیع معلومات الٰہیہ مراد ہین اسیواسطے راقم نے اپنے دونون فتوؤن مین اسکی
تصریح کر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو غیوب کا علم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو وہ غیوب جمیع معلومات الٰہیہ
نہین ہین اسواسطے وہ علم بعض غیوب کا ہے نہ کل غیوب کا جو جمیع معلومات الٰہیہ کو بھی شامل ہووے پس رانڈیری
صاحب یا تو بالکل راقم کی تحریر کو سمجھتے ہی نہین یا دیدہ و دانستہ یہان جمیع جزئیات ماکان و مایکون
کی قید عناداً زیادہ کر دی ہے انبیٹھوی و گنگوہی کا یہی قاعدہ ہے کہ اپنی طرف سے قیود بڑھا کر علماء اہلسنت و
جماعت کے اقوال حقہ کو رد کیا کرتے ہین میلاد شریف کے قیام مین قید واجب جاننے کی اور ایسے ہی مجلس میلاد
شریف مین قید وجوب و تقیید کی فتوی میلاد مین زیادہ کر کے رد کیا ہے انبیٹھوی نے یا رسول اللہ کہنے و خطاب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرنیکی بارہ مین براہین مین یہ قید لگائی کہ یہ کہنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو عالم بالعلم استقلالی جانکر کہتے ہین نعوذ باللہ من ذلک ایسے ہی راندیری صاحب نے اونکی اتباع سے راقم کے کلام مین اس محل مین قید جمیع جزئیات کے قبل ماکان ومایکون کے زیادہ کردی ہے تاکہ اوسپر مبنی کر کے جواب غیر صواب کا ارتکاب کرین اور جمیع جزئیات سے جو مراد راقم کی ہے جہان اوسکا ذکر راقم نے کیا ہے کہ وہ جمیع جزئیات ہین جو غیر اللہ کو معلوم ہو سکتے ہین اور کسی نہ کسی طریقہ سے اونکی خبر اپنے خواص عباد کو اللہ دیتا ہے نہ وہ جمیع معلومات الٰہیہ ہین یا اور اونکے علم کا حصول بغیر اطلاع الٰہی ہے اس مراد کو بھی راندیری صاحب نے اسواسطے ظاہر نہ کیا کہ ظاہر کر دینگے تو راندیری صاحب جو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا انکار اوسی مراد جمیع معلومات الٰہیہ لیکر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین کرتے ہین وہ باطل ہو جاویگا اور بعض جزئیات ماکان ومایکون کے اقرار کے اقرار سے تو راندیری صاحب کو چارا ہی نہین ہے ورنہ بہت جزئیات برزخ و دوزخ و جنت کا جو حال آپنے بیان فرمایا ہے اوسکا منکر ہونا ظاہر ہو جاویگا اور مراد راقم کی ظاہر کرنیکی حالت مین یہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون وہ ہوتے ہین جو جمیع معلومات الٰہیہ نہین ہین اور جنکے ادلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل اور جو خاصہ خدا تعالے کا نہین ہے اور غیر اللہ کو اونکا علم ممکن ہے یہ فی الواقع جمیع معلومات الٰہیہ نہین ہین بلکہ بعض جمیع معلومات الٰہیہ کے ہین اس مراد راقم سے وہی علم ماکان ومایکون کا ثابت ہوتا ہے جسکے انکار کی گنجایش چار ناچار راندیری صاحب کو نہین ہے اسمین انصاف دیکھئے سے نزاع مرتفع ہو جاتا ہے اور راندیری صاحب کو نزاع ہی مقصود ہے اسلئے یہ مراد واقع نزاع ظاہر نکی اور اگر راندیری صاحب یہ کہین کہ اون جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا بھی علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نہین ہے جنکے ادلہ آپکے پاس موجود ہین اور خاصہ خدا تعالی کا نہین اور غیر اللہ کیواسطے بھی اونکا علم ہونا جایز ہے اور وہ بہ نسبت معلومات الٰہیہ کے بعض جزئیات ہین نہ جمیع تو راندیری صاحب کا سراسر مکابرہ و وفور علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے جسکے کفر ہونیکی تصریح شفاء قاضی عیاض و شرح ملا علی قاری سے فتوی ثانیہ مین راقم نقل کر چکا ہے اس سے توبہ و استغفار راندیری صاحب کو لازم ہے اگر راندیری صاحب کہین کہ ایسے تمام جزئیات کا علم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کتب دینیہ سے ثابت نہین ہے گو ممکن ہو تو اس قول راندیری صاحب کا بطلان حدیث فتجلی لی کل شیء سے واضح ہے جسکی تحت مین جلال الدین سیوطی رح سے منقول ہو چکا ہے کہ ذوات و صفات و ظواہر و بواطن زمین و آسمان کا علم آپکو حاصل ہو گیا بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ یہ قبل مدت مدید آپکو حاصل ہو چکا تہا اور دوسرے قول جلال الدین سیوطی رح مین بھی اوپر گذر چکا ہے کہ جو جو چیزین آپکے وقت مین موجود نہین بعد کو پیدا ہونیوالی تہین اون کل کو آپ جانتے تہے ایسے ہی

تمام دنیا کا حال آپکو معلوم ہونا اور دنیا کا آپکے سامنے بمنزلہ کف ہونا حدیث طبرانی سے جو بحوالہ مواہب و شرح زرقانی
اوپر گذرا ہے ثابت ہے اور شیخ اکمل الدین سے اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ آپکو ملک و ملکوت و عالم ارواح و غیب اضافی و غیب حقیقی
سب روشن تہا اور دوسرے اس قسم کے عبارات اوپر مذکور ہوے ہیں اور باقی آتے ہیں اب کتب دینیہ سے جمیع جزئیات ماکان ومایکون
بالمعنی المذکور کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے یا نہیں اگر انذیری صاحب یہ کہیں کہ کل شے مخصوص البعض
ہے یا بمعنی کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون بالمعنی المذکور کل اس سے مراد نہیں تو انذیری صاحب کا یہ کہنا جبتک
کوئی مخصص خاص جو اس حدیث کے بعد نازل ہوا ہو انذیری صاحب پیش نکریں باطل و مردود ہے و غیر قابل
اصغا بغیر پیش کرنے مخصص کے کوئی عاقل دعوی تخصیص انذیری قبول نہیں کر سکتا ہے اور ایسے حیلہ بہانہ و مکابرہ
سے انذیری صاحب کے اصل گنگوہی و انبیٹہوی کا عقیدہ فاسدہ کہ شیطان لعین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی بہ نسبت علم زیادہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکے برابر علم تہا نا شرک ہے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا ہے اور کوئی
دیندار اس عقیدہ کے صحت کا اعتقاد ہرگز نہیں کر سکتا ہے اب یہ امر اور سمجھہ لینا چاہیے کہ جیسے علامہ ملا علی قاری کے شارح
شفا روما تن کے قول سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرف سے اسقدر علم کثیر عنایت ہوا ہے کہ اسکے
تقریر و بیان سے عقول حیران و پریشان ہیں اور زبانیں گونگی ہیں یہ علامہ قاری نے آیت علمك مالم تكن تعلم
وكان فضل الله عليك عظيما کے تحت میں فرمایا ہے جسکو دلیل ماکان ومایکون کے علم کے ماتن نے ٹھہرایا ہے اور علامہ
قاری ہرو نے اس تقریر سے صحت استدلال کیطرف اشارہ کیا ہے جسکو انذیری صاحب نے برعکس اوسکے علامہ موصوف
کی عبارت میں قطع کر کے اونکے شرح کے موافق دعوی و دلیل میں مطابقت ہونیکا گمان باطل کیا ہے ایسے ہی دوسرے
علماء نے بہی اس آیت کریمہ علمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے غیوب دانی کی تصریح کی ہے چنانچہ تفسیر مدارک میں ہے علمك مالم تكن تعلم من امور الدين
والشرائع او من خفيات الامور وضمائر القلوب اور تفسیر بیضاوی میں ہے من خفيات الامور او
من امور الدين والشرائع اور تفسیر حسینی میں ہے وعلمك مالم تكن تعلم آنچہ نبودی کہ بخود بدانی از خفیات
امور و مکنونات ضمائر و جمہور گفتہ اند کہ آن علم است بربوبیت حق و جلال او شناختن عبودیت نفس و قدر حال او و
در بحر الحقائق میفرماید کہ ان علم ماکان وما سیکون است کہ حق سبحانہ و تعالی در شب اسری بدان حضرت علیہ السلام
عطا فرموده چنانچہ در احادیث معراجیہ آمده است کہ در زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند فعلمت بها ماكان
وما سيكون پس دانستم آنچہ بود و آنچہ خواہد بود اور تفسیر خازن میں ہے وعلمك مالم تكن تعلم يعني من

احکام الشرع وامور الدین وقیل علمك من علم الغیب مالم تکن تعلم وقیل معناہ وعلمك من خفیات الامور واطلعك علی ضمائر القلوب علمك من احوال المنافقین وکیدھم مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیك عظیما یعنی لم یزل فضل اللہ علیك یا محمد عظیما انتہی اور تفسیر عزیزی میں شاہ عبد العزیز صاحب بحث تعلیم اسماء الاشیاء لآدم علیہ السلام میں یہ فرماتے ہیں ہفت کس را از انبیاء ہفت علم صراحۃ تفضیل دادہ حضرت آدم را بعلم لغت وعلم آدم الاسماء کلہا وحضرت خضر را بعلم فراست کہ وعلمناہ من لدنا علما وحضرت یوسف را بعلم تعبیر وعلمتنی من تاویل الاحادیث وحضرت داؤد را بعلم صنعت کہ وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم وحضرت سلیمان را بدانستن زبان جانوران کہ وعلمناہ منطق الطیر وحضرت عیسی را بتوریت وانجیل کہ ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوریۃ والانجیل وحضرت محمد صلی اللہ علیہ واخوانہ وآلہ وسلم علم اسرار وعلمك مالم تکن تعلم ان عبارات تفاسیر سے واضح ہی کہ آیت علمك مالم تکن تعلم الآیۃ سے جیسے احکام مراد لیتے ہیں ایسے ہی یہ بھی مراد لیتے ہیں کہ خفیات الامور وضمائر القلوب کا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم دیا ہی چنانچہ تفسیر مدارک وبیضاوی وکشاف وخازن وحسینی میں لفظ خفیات الامور مذکور ہی اور جلالین کی عبارت میں والغیب کا لفظ واقع ہی اور الاحکام کے اوپر عطف کیا ہی اور شاہ عبد العزیز صاحب نے آیت سے علم اسرار بہت اعلی درجہ کا مراد لیا ہی جسکے سبب سے تفضیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہوتی ہی کہ شفاعت کبری وغیرہا ہی پس رانڈیری صاحب کا معنی ومراد آیت کو فقط امور دینیہ وطریقت وحقیقت میں منحصر جاننا اور زائد کا انکار کرنا مخالف علماء دین کے ہو کر باطل ومردود ہی اگر رانڈیری صاحب ان عبارات تفاسیر میں پھر وہی پرانہ بوسیدہ حیلہ جاری کریں کہ انمیں جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا ذکر نہیں ہی تو اوس حیلہ بوسیدہ کہنہ کا دفع یہ ہی کہ کلام اون جمیع جزئیات ماکان ومایکون غائبہ عنا کے حصول علم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی کہ جو خاصہ اللہ تعالی نہیں ہی اور غیر اللہ کو اونکا جاننا جائز ہی اور انکا ثبوت ان عبارات سے اسپر موقوف جاننا کہ لفظ جمیع جزئیات ہی انمیں موجود ہو کسی سفیہ وبے علم وغافل یا معاند ومکابر ہی کا کام ہی نہ عاقل وعالم ومنصف ومتیقظ کا کام کیونکہ لفظ جمیع جیسے استغراق کیواسطے مستعمل ہی ایسے ہی المحلی باللام بھی استغراق کیواسطے ہی مستعمل ہی اور جہاں عہد نہو تو استغراق ہی مراد ہوتا ہی چنانچہ مسلم الثبوت وشرحہ بحر العلوم کے صفحہ ۱۵۱ میں ہی (والجمع المحلی) باللام (و) والجمع المضاف واسم الجنس کذلک ای المحلی والمضاف لکن لا مطلقا (بل حیث لا عہد) فان العہد مقدم علی الاستغراق فی الجمیع (وان کان بعضہا اقوی) فی الدلالۃ علی العموم عن بعض کالجمع والمضاف فانہما اقوی من المفرد

كذلك انتہی اس سے واضح ہی کہ جیسے جمع معرف باللام واسطے استغراق کے مستعمل ہی ایسے ہی جمع مضاف اور اسم
جنس مضاف ومعرف باللام بھی استغراق کیواسطے مستعمل ہوتے ہین جہان عہد نہو پس لفظ خفیات الامور وضمائر
القلوب جو عبارت تفاسیر مین واقع ہی جمع مضاف ہی اور عہد موجود نہین ہی کیونکہ معہود نہ تو ماسبق مین مذکور
نہ مشہور ومعروف اسطرحسے ہی کہ مخاطب ومتکلم کے نزدیک متعین ومعلوم ہو اور کوئی استحالہ استغراق لینے پر قایم نہین
ہی پس استغراق ہی یہان مراد ہی اور علم جمیع خفیات وجمیع ضمائر قلوب دیدینا واضح ہی پس جمیع جزئیات وکلیات کا
علم بالمعنی المذکور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا آیت کریمہ علمك مالم تكن تعلم الآية سے
موافق عبارات تفاسیر ثابت ہی ایسے ہی عبارت جلالین والغیب مین الف ولام استغراقی ہی پنا بر بیان مذکور
بالا کے پس اس سے بھی جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کا علم آیت مذکورہ سے مراد ہونا واضح ہی اور تفسیر
عرائس البیان مین آیت کریمہ وانزل الله علیك الكتاب والحكمة وعلمك مالم تكن تعلم کے تحت
مین ہی ای انزل علیك الكتاب شاهدا على ما كوشف لك قبل نزول الكتاب من احكام المشاهدة
والمعرفة وما استأثرك من علوم الغيبية لتثبت فؤادك بما وجدت منا قبل نزول الكتاب كقوله نحن
نقص عليك من انباء الرسل لنثبت به فؤادك (والحكمة) احكام الطريقة وآداب القربة ونوادر
علوم الالهية (وعلمك مالم تكن تعلم) اى علوم عواقب الخلق وعلم ما كان وما سيكون اس سے بھی ثابت
ہی کہ آیت مذکورہ سے یہ مراد ہی کہ علوم غیبیہ اور نوادر علوم الہیہ اور علوم عواقب خلق وعلم ماکان وماسیکون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے عنایت فرمای تہی اس عبارت مین بھی وہی تقریر سابق جاری ہی کہ اسمین علوم کو
جمع ہی مضاف بیان کیا ہی تو ثابت ہوا کہ جمیع علوم الغیبیہ وجمیع علوم الہیہ بالمعنی المذکور اور جمیع علوم عواقب
الخلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرف سے عنایت ہوے تہے پس بخوبی ثابت ہی کہ آیت وعلمك مالم تكن
تعلم سے جمیع غیوب ماکان ومایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا مراد ہی کسی مفسر نے اگر اسکے تحت مین
اسکی تصریح نہین کی تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ آیت سے یہ مراد ہونا ممنوع وناجایز ہی اور جس امر کی تصریح فرمائی اوسمین
مراد علمك مالم تكن تعلم منحصر ہی آیت کریمہ فان العزة لله جميعا سے کوئی عاقل یہ گمان نہین کرسکتا کہ فقط اللہ تعالی
کے ہی واسطے عزت کا انحصار ثابت ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ومومنین کیواسطے اس آیت سے عزت کا سلب ثابت ہے
ایسا گمان وہی ملحد کرسکتا ہی جو آیت کریمہ ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين الآية کا منکر ہو غایت یہ کہ فہم مین
وہ مراد نہ آئی ہو تو اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ دوسرونکی فہم مین جو وہ مراد آگئی تو وہ قابل اعتبار نہین ایسا

گمان کوئی عاقل منصف ہرگز نہین کرسکتا ہی بلکہ طالب العلم ذی شعور منصف بہی نہین کرسکتا ہی پس راندیری
صاحب اپنے قول کی بطلان سے واقف ہوکر انصاف اختیار کرکی ایسے قول سی باز آئین کہ اسمین بہبودی دنیا
و آخرت کی متصور ہی **قولہ** و ایضاً آیت کریمہ وعلمك مالم تكن تعلم سے مراد جزئیات ماکان و مایکون کا علم
ہونا ماتن لیسکتے ہین اور نہ کوئی اور کیونکہ اگر اس آیت کی یہ معنی لئی جاوین تو یہ آیت کی نزول کی وقت تمام جزئیات
ماکان و مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا چاہیے جیسا کہ مقتضی وعلمك کا ہی اور یہ آیت کریمہ
سورۂ نساء مین واقع ہی اور اس سورہ کی بعد توبہ سورۂ تحریم وغیرہا اوتری ہین اور آیت لا تعلمہم نحن نعلمہم
مندرجہ سورۂ توبہ سی معلوم ہوتا ہی کہ اون منافقون کی خبر جو ضمیر ہم سے مراد ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
آیت کی اوترنی تک نہ تہی جیسا کہ خان صاحب بہی اقرار کرتے ہین **اقول** وباللہ التوفیق علمك مالم تكن
تعلم سے مراد جزئیات ماکان و مایکون کا علم ثابت ماتن کا لیسکنا نہ کسی اور کا راندیری صاحب تبارہے ہین تو
انکا خیال پر اختلال ہی راندیری صاحب کی عقل مین یہ مراد نہین آسکتی تو اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ
ماتن شفاء قاضی عیاض ہی اور کسی محقق کی عقل مین بہی نہ آسکے راقم نی اپنے فتوی اولی مین یہ عبارت
شفاء قاضی عیاض اطلعہ علیہ من علم ماکان و مایکون مع شرح علامہ علی قاری نقل کی تہی
اوسکو راقم کی قول مین یہ راندیری خود نقل کر رہے ہین اور یہ نقل جس صفحہ سی اپنے اوراق مین کر رہے ہین اوسی
صفحہ مین بعد چند سطور کی اس مراد لیسکنے کی نفی بہی راندیری صاحب کر رہے ہین عجب بات ہی کہ ماتن
تو تصریح علم ماکان و مایکون کی کری اور راندیری صاحب نفی کرین اوسکی یہ مراد ہونیکی اگر کہین کہ
ماتن نی ماکان و مایکون کہا ہی جزئیات مایکون و ماکان نہین کہا اور اوسکی تصریح نہین کی ہی اور ہم نفی اسکی
کرتے ہین تو راندیری صاحب کو ہر ادنی طالب علم بہی کہہ سکتا ہی کہ جب اسکے عدم تصریح پر نفی کا مدار کہتے
ہو تو ماتن نی جیسے جزئیات کو ذکر نہین کیا ہی ایسے کلیات جمیع یا بعض جزئیات کو بہی نہین ذکر کیا ہی پہر تو
راندیری صاحب کو چاہیے اسطرح بہی کہدین کہ اس سے نہ علم بعض جزئیات نہ کل جزئیات نہ جمیع کلیات
نہ بعض کلیات کسیکا بہی ماتن مراد نہین لیسکتا ہی پہر یہی کہنا ٹہہریگا کہ نعوذ باللہ من ذلک کلام ماتن لغو
و بیمعنی ہی اور بیمعنی و لغو کلام ماتن کو بتانیوالا کوئی ایسا ہی شخص ہوگا جو خود لغو و بیمعنی ہوگا اور ماتن کی کلام
علم مایکون و ماکان مین لفظ ما عام ہی اور کوئی مخصص موجود ہونا مسلم نہین ہی تو جمیع وہ اشیاء جنپر دلیل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرف سی حاصل ہی مراد ہونی پر کونسا استحالہ ہی اور جب آیت علمك مالم

تکن تعلم کی تفسیر مین اہل تحقیق خفیات الامور وضمائر القلوب واسرار وغیرہا ہی فرماتی ہین جنسے مراد استغراق بقاعدہ
اصول اوپر معلوم ہوچکا ہی تو آیت کریمہ علمك ما لم تكن تعلم سے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم مراد ہونا واضح
ولائح ہی اور رانديری صاحب کا اس آیت سے یہ مراد نہ لی سکنے کا خیال خام وسودای ناسرانجام ہی اور
رانديری صاحب نے جو آیت علمك ما لم تكن تعلم سے مراد جزئیات ماکان ومایکون کا علم نہ لی سکنے کی یہ دلیل
بتائی کہ اگر اس آیت کی یہ معنے لئے جاوین تو یہ آیت کے نزول کی وقت تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا چاہئے الخ تو یہ دلیل رانديری اوسپر پیش کرین جو تمام جزئیات ماکان ومایکون کا
علم جنکی علم کی ادلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہین آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حقمین تسلیم کرتا ہے
اوپر خود عبارت شفا اور دیگر تفاسیر سے جمیع غیوب وجمیع خفیات الامور وضمائر القلوب کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو حاصل ہونا مذکور ہوچکا ہی اور اوپر تفسیر خازن سے علمك من احوال المنافقين وكيدهم ما لم
تكن تعلم بہی مذکور ہوچکا ہی پس مفسرین تو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم واحوال کا جاننا آیت ما لم تكن تعلم
سے ہی مراد ہونا فرماتی ہین لیکن رانديری صاحب اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ ہی بناتی ہین اور خواہ مخواہ
انکار کرتی چلے جاتی ہین تاکہ نعوذ باللہ من ذلک دعوی گنگوہی وانبیٹھوی کا کہ شیطان لعین کی علم سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی علم کو کم بتاتی ہین اور برابر زیادہ کی اعتقاد کو شرک ٹھہراتے ہین باطل نہو جاوی جب مفسرین نے
آیت علمك ما لم تكن تعلم کی تحت مین خفیات الامور وضمائر القلوب واسرار واحوال منافقين کا جاننا فرمادیا
تو رانديری صاحب واونکی اساتذہ کی ہی لائق یہ امر ہوگا کہ نعوذ باللہ من ذلک مفسرین محققین کو غلط تفسیر
کرنیوالی ٹھہرادین اور آیت لا تعلمهم نحن نعلمهم کو دلیل اس امر کی بناکر کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو منافقین
کی حال کی خبر نہ تہی مفسرین کی فرمانی کو رانديری صاحب نے غلط بتادیا بندہ راقم مین یہ جرات نہین کہ چھوٹا
منہ بڑی بات کرے اور مفسرین کو آیت لا تعلمهم نحن نعلمهم سے جاہل یا غافل بناکر اونکو آیت لا تعلمهم کی خلاف
علمك ما لم تكن تعلم کی معنی بیان کرنیوالا اور اونکو اپنی اقوال مین متناقضین گمان کرے رانديری صاحب و
انکی اساتذہ کو ہی یہ مبارک رہی رانديری اور اونکی اصل گنگوہی وانبیٹھوی پر آیت لا تعلمهم نحن نعلمهم سے
اسپر استدلال کرنہین کہ آپکو حال منافقین کی خبر کسیطرح وکسیوجہ سے نہ تہی تاکہ یہ ثابت ہو تو آیت علمك سے جو ثابت
ہی وہ غلط ہوجاوی بندہ راقم یہ اعتراض کرتا ہی کہ یہ تو مانا کہ اس سے یہ مفہوم ہوا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تم ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ان منافقین کو نہین جانتے ہو ہم جانتے ہین لیکن اس سے یہ مراد لینا کہ اس آیت کی تنزل تک آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو کسیطرح و کسیوجہ سی خبر حال منافقین نتھی ممنوع ہی کیون نہین جایز ہی کہ اول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اونکی حال کی خبر ہوگئی ہو جیسا کہ آیت علمك ما لم تكن تعلم کی تفسیر سی ثابت ہی بعد کو نسیان ہوگیا
ہو جیسی علم شب قدر کی تعیین مین آپنی اپنا نسیان ظاہر فرمایا گو اس سی کچھ ہی مراد ہو پس ایسی ہی لا تعلمہم مین
نسیان و ذہول کی علم نہ رہنا فرمایا ہو و نسیان بعد علم مراد ہو ایسی حالت مین کہ اول علم ہو بعدہ نسیان ہو جاوی علم
کی نفی کرنا قرآن سی ثابت ہی جیسے کیلا یعلم بعد علم شیئا مین ہی اور کیون نہین جایز ہی کہ لا تعلمہم نحن نعلمہم
سی مراد یہ ہو کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی فراست و صفائی قلبی کی سبب سے اون منافقین کی حال کو نہین پہچان
سکتے ہین اور اسوجہ و طریق سی پایا نہ اونکو اونکی حال کا علم آپکو نہین ہی چنانچہ **بیضاوی** مین ہی خفی علیك
حالهم مع كمال فطنتك وصدق فراستك پس اسمین نفی اسوجہ فراست و فطنت سی جان لینے کی مراد ہونا اسکی
کہ ہمنی تمکو اونکی حال کی تعلیم نہین کی ہی پس من وجہ علم کی نفی اس آیت مین ہوا اور آیت علمك مین اثبات علم اونکے
حال کی ساتھ تعلیم الٰہی کی مراد ہو پس آیت مذکورہ سی اوسکی نفی نہین ہوئی جسکا اثبات آیت علمك مین ہی
اور لتعرفنهم فی لحن القول مین خود اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہی کہ ای محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم منافقین کی حال کو پہچان
لیتی ہو اونکی قول و فحوی کلام سی اس آیت کی تحت مین **جمل** کی جلد رابع کی صفحہ ۱۶۸ مین ہی معنی الآیة ولنك یا
محمد لتعرفن المنافقين فيما يعرضون به من القول من تهجين امرك وامر المسلمين وتقبيحه والاستهزاء
به فكان بعد هذا لا يتكلم منافق عند النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الا عرفه بقوله ويستدل
بفحوى كلامه على فساد باطنه ونفاقه اس سی واضح ہی کہ ہر منافق کا حال باطنی اوسکے مضمون کلام سے
آپ پہچان لیتی ہی اور آیت لتعرفنهم سورۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مین ہی جسکو سورۃ قتال بھی کہتی ہین اور یہ
سورۃ قتال سورۃ برات سی قبل نازل ہوئی ہی **تفسیر اتقان** مین بحث ترتیب نزول سورہ مین ہی ثم القتال
ثم الرعد ثم الرحمن ثم الانسان ثم الطلاق ثم لم يكن ثم الحشر ثم اذا جاء نصر الله ثم النور ثم الحج ثم
المنافقون ثم المجادلة ثم الحجرات ثم التحريم ثم الجمعة ثم التغابن ثم الصف ثم الفتح ثم المائدة ثم
براۃ الخ اب بہی آپ آیت لا تعلمہم سے اسپر دلیل پکڑتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس آیت کے
نزول تک منافقین کی حال کی خبر نہ تہی تو آیت سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی آپکے استدلال کا بطلان واضح ہی
کیونکہ بطریق فحوای کلام خبر ہونا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ صراحۃً فرماتا ہی پس آیت لا تعلمہم
کے نزول سی پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کی حال کی خبر ہونا بعض وجہ و بعض طریق سی ثابت

ہی پس بالضرور لا تعلمھم سے نفی علم حال منافقین کی بعض وجہ سے ہی مراد ہی پس جیسی آیت لا تعلمھم سے نفی بعض وجہ
علم کی اسطرحسے ہوئی کہ وہ منافی اسکے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کی حال باطن کو اسکے نحوی الکلام
سے جان لیتے تہے ایسی ہی آیت علمک سے جو احوال منافقین وغیرہا جزئیات ماکان ومایکون کا جاننا ثابت ہی دوسری وجہ
سے ہو کہ وہ تعلیم الہی ہی یا مثل اوسکی کیون جایز نہیں ہی کہ اسکے رفع پر اقامت برہان کرنا **راندیری صاحب**
اور انکی اصل اصول کو ضرور ولازم ہی بغیر اسکے استدلال باطل ہی اور آیت علمک سے تمام جزئیات ماکان ومایکون
مراد لینے مین کوئی قباحت نہیں ہی اور ہرگز آیت لا تعلمھم سے اوسکا رد ہونا مسلم نہیں ہی اور **راقم** ذرا خارعنان و
تنزل کرکے یہ تسلیم بھی کرلیا تہا کہ بعد کو احوال منافقین کی تو خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی اگرچہ قبل اس آیت
کے ہوئی تو اوسکو **راندیری صاحب** نے پسند نہ کیا کیونکہ عناد ومکابرہ غرض تہا **راندیری صاحب** کو نہ استرشاد
پہر **راقم** سے یہ خیال کرنا کہ کسی وجہ سے آپکو خبر حال منافقین کی قبل نزول آیت لا تعلمھم کی نہ تہی یہ بہی خیال پرانحلال
ہی ہان من وجہ علم کی نفی راقم کے قول مین تہی وہ **راندیری صاحب** کو مفید نہین اور راقم کا اقرار ہرگز
نافع **راندیری صاحب** کو اس مقصود فاسد کی اثبات مین نہیں ہی **قولہ** اور اتنا تو طالب علم بہی جانتا ہی
کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہی پس اگر علمک مالم تکن تعلم سے مراد جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم لیا جاوی تو
لا تعلمھم نحن نعلمھم کیسا صادق آوی حالانکہ وہ منافق بہی جزئیات ماکان ومایکون سے ہین **اقول وباللہ**
التوفیق راندیری صاحب کو مکابرہ کرنا منظور ہی جب ہی ایسی باتین کرتی ہین ایجاب کلی کہ جسمین جمیع معلومات
الہیہ داخل ہون اوسکا دعوی کسنے کیا ہی دونون فتوونمین بہی تصریح کردی تہی اور ان اوراق مین بہی **راقم** تصریح کرچکا
ہی کہ جمیع جزئیات سے مراد وہ جمیع جزئیات ہین جنپر ادلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرفسے حاصل ہوئے
ہین اور اونکا جاننا غیر اللہ کو جایز وممکن ہی باین وجہ وہ جمیع ہین اور بہ نسبت معلومات الہیہ وہ بعض جزئیات ہین جب
ہمارا دعوی من وجہ ایجاب جزئی کا ہی تو اوسکا نقیض **راندیری صاحب** سالبہ کلیہ پیش کرین ہر ادنی طالب علم
بہی جانتا ہی کہ موجبہ جزئیہ کا نقیض سالبہ جزئیہ نہیں ہی پس آپکی سلب جزئی سے ہمارا دعوی مرتفع ہرگز نہیں ہوسکتا ہی
یہ جواب اس تقدیر پر ہی کہ راندیری کی زعم فاسد کی موافق تسلیم کرلیا جاوی کہ جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون
جمیع معلومات الہیہ ہین۔ جیساکہ راندیری کی قول آیندہ مین موجود ہی کہ کل شی کل معلومات الہیہ پر صادق ہی اور
اگر یہ تسلیم نہ کیا جاوی اور جیساکہ واقعی امر ہی کہ ماکان ومایکون فقط اونہین امور کو شامل ہی جو عدم سے وجود مین
آچکی ہین اور قیامت تک آوینگی مثلا تو اس جواب کی حاجت نہیں جمیع ماکان ومایکون کا علم اونکے واسطے ثابت

ہی اور حال منافقین کا علم بہی اوسمین داخل ہی پس موجبہ کلیہ برحال باقی اوسکا نقیض سالبہ جزئیہ غیر موجود بالوجود المذکور پس جواب تام ہی پس علمك مالم تکن تعلم سے مراد من وجہ جمیع جزئیات و من وجہ بعض جزئیات مین ایک تقدیر پر اور دوسری تقدیر پر من کل الوجوہ کل جزئیات ماکان و مایکون ہین اور آیت لا تعلمھم سے مراد علم کا رفع نہونا بہی معلوم ہوچکا ہی اور **حمل** مین تحت آیت لا تعلمہم کے ہی فان قلت کیف نفی عنہ علمہ بحال المنافقین واثبتہ فی قولہ ولتعرفنھم فی لحن القول فالجواب ان آیۃ النفی نزلت قبل آیۃ الاثبات فلا تنافی اھ کرخی انتھی اس سے واضح ہی کہ لا تعلمھم اول نازل ہوئی ہی اور لتعرفنھم اوسکے بعد نازل ہوئی اور اتقان کی عبارت سے ثابت ہی کہ سورہ قتال اول نازل ہوئی اور چند سورتوں کے بعد براءت نازل ہوئی اور سورہ براءت مین لا تعلمھم ہی تو آیت لا تعلمھم لتعرفنھم سے بعد کو نازل ہوئی ہی اس سے ثابت و معلوم ہوتا ہی کہ ان سورتون کی نزول کے تقدم و تاخر مین بہی اختلاف ہی پس لتعرفنھم اول اور لا تعلمھم بعد نازل ہوئی تو اوسی قسم کی تقریر جیسے کہ راقم نے بیان کی ہی لتعرفنھم مین معرفت احوال منافقین او روجہ سے ہی لا تعلمھم مین دوسری وجہ سے ہی بیان کرنا ضرور ہی پس جیسی آیت لتعرفنھم کے بعد لا تعلمھم فرمانا اوسکی منافی نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجہ احوال منافقین جانتے تہے ایسے ہی علمك مالم تکن تعلم کے بعد بہی لا تعلمھم فرمانا بہی اس قسم کی تقریر سے منافی نہین ہے پس علمك سے بوجہ تعلیم جاننا جمیع جزئیات و احوال منافقین کا ثابت ہونا اور لا تعلمھم سے باوجود اپنی فطنت و فراست و نحوہا سے بلا تعلیم خاص جاننے کی بوجہ دیگر یہ علم احوال منافقین حاصل ہونیکی نفی مراد ہونا کیون جائز نہین ہی اسکے رفع پر کوئی دلیل قاطع اور برہان ساطع قایم کرنا ضرور ہی بغیر اسکو لا تعلمھم سے یہ جزم کر لینا کہ اسکے نزول کے وقت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال منافقین کا علم کسی طرح سے نہ تھا خیال پر اختلال ہی پہر اسپر یہ مبنی کرنا کہ علمك سے جمیع جزئیات مراد نہین ہوسکتے مین بنا رفاسد علی الفاسد ہی پس آیت علمك سے جمیع جزئیات بالمعنی المذکور مراد ہونا اور لا تعلمھم کو منافی نہونا بخوبی صادق ہی اور احوال منافقین کا علم علمك سے ثابت ہی اختلاف جہات سے منافات مرتفع ہی جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سنگریزہ کفار کو مارنیمین اور اللہ تعالی کی نفی کرنے مین بقولہ تعالی وما رمیت اذ رمیت منافات نہین ہی اختلاف جہات کی سبب سے پس اس احتمال کو رفع پر اندیری صاحب کو برہان قایم کرنا ضرور ہی **قولہ** علی ہذا القیاس آیت کریمہ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لك کا قصہ کہ وہ بعد نزول و علمك مالم تکن تعلم کے ہوا ہی پس اگر علمك مالم تکن تعلم سے جمیع جزئیات ماکان و مایکون لیا جاوی تو اس قصہ سے چند چیزونکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تھا یہ کیونکر صادق آوے حالانکہ جو

کلیہ معروض الصدق کی نقیض ہی **اقول** وباللہ التوفیق اوپر بحوالہ مدارج وغیرہ گذر چکا ہی کہ شب معراج مین آپکو تین قسم کی علوم عنایت ہوئی ایک وہ کہ جسکی تبلیغ کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا دوسری وہ کہ اونکی پوشیدہ کرنی اور ظاہر کرنیکا اختیار آپکو دیا تیسری وہ کہ اونکی پوشیدہ ہی کرنیکا حکم آپکو ہوا پس **راندیری صاحب** جو لیحرم ما احل اللہ لك کی قصہ کو دلیل اوسکی بناتی ہین کہ چند چیزونکا علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نہ تھا تو اس دلیل مین یہ احتمال ہی کہ جن چیزونکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہونا تم اس قصہ سی گمان اپنی فہم کی موافق کرتی ہو تو کیون نہین جایز ہی کہ آپکو اون چیزونکا علم تو اللہ تعالی نی عنایت کردیا ہو لیکن وہ اوس قسم مین سی ہو کہ جسکی پوشیدہ کرنی و ظاہر کرنیکا آپکو اختیار ہو اسیواسطی آپنی اون چیزونکی ساتہ معاملہ عدم علم کا سا کیا ہو اور ایسا برتاو کیا ہو کہ دوسرونکو گمان آپکی عدم علم کا ہو **شرح صحیح بخاری جلال الدین سیوطی** کی مختصر **روح التوشیح** مطبوع مصر کی صفحہ ۱۰۴ مین لیلۃ القدر کی علم کے بارہ مین آپنی جو یہ فرمایا انسیتہا اوسکی تحت مین ہی قلت انما عبر بالنسیان عن نسخ بیانہا وذکرہ ما ذکرہ کنایۃ عن کتم الاسرار وکیف تعبر امتہ الوارثۃ ذلك عن مثلہ فلا تری منہم الا لمزشا اۃ محتملۃ کالمنام ھکذا اس سی واضح ہی آپکا بعض امور کو پوشیدہ کرنا پس ایسے ہی قصہ مذکورہ کہ جن باتونکا علم نہونا **راندیری صاحب** بتاتی ہین اومین یہ احتمال ہی ہی کہ آپکو علم ہو لیکن آپنی ایک مدت تک یا ہمیشہ اونکو پوشیدہ رکھا ہو جبتک اس احتمال کی رفع پر **راندیری صاحب** برہان قایم نہ کرین یہ دعوی عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی تقریر سی ہرگز ثابت نہین ہوسکتا ہی پس علم تمام جزئیات ماکان ومایکون بالمعنی المذکور مع قصہ مذکورہ صادق ہونا مرتفع نہوا اور اس کہنی سی کہ موجبہ کلیہ معروضۃ الصدق کی نقیض ہی **راندیری صاحب** کو نفع اور ہمکو کچہ ضرر نہوا نقیض کا صدق رفع احتمال پر دلیل ساطع غیر محتمل قایم کرنے پر موقوف ہی جب تک او نکرین تو نقیض صادق نہین پس ایجاب کلی مرتفع نہوا

قولہ جناب من علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالی ایسی خرافات کو کیونکر قبول رکھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تمام ماکان ومایکون کا تہا حالانکہ اونکی تحریر ہی اوسکے رد مین کافی ووافی ہی دیکہو موضوعات کبیر مطبوعہ مطبع محمدی لاہور صفحہ ۱۱۸ سی ۱۲۰ تک پس واضح ہی کہ نہ ماتن علم ماکان ومایکون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کرتی ہین نہ شارح **اقول** وباللہ التوفیق سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون اللہ تعالی کیطرف سی عنایت ہونیکو خرافات ٹھہرانا اور کہنا کہ ایسی خرافات کو کیونکر قبول رکہی الخ یہ **راندیری صاحب** و **انبیٹہوی** و **گنگوہی** کی سوا کسی محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جرأت نہ **راندیری صاحب** آپکی **گنگوہی** و **انبیٹہوی**

ف ملا علی قاری رہ تمام جزئیات ماکان ومایکون کی علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونیکے قائل ہین

شیطان لعین کو جو علم محیط زمین کا ہونا اعتقاد کرتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم محیط زمین کا ہونیکو شرک
ٹھہراتے ہین تو یہ خرافات وخزعبلات سے کیا نہین ہے کہ آپ کے گنگوہی و انبیٹوی جو محیط زمین کے علم کے حصول کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین شرک ٹھہراتے ہین بھلا کوئی اسکا قائل آجتک ہوا ہے اور کسی عالم معتبر کی کتاب
مین یہہ لکہا ہے اور علامہ علی قاری وغیرہ کے نزدیک کیا اسکو شرک ہونیکا ثبوت مسلم ہے اگر آپکو یا انبیٹوی و گنگوہی
کو دعوی ہے تو اسکا شرک ہونا کسی معتبر کی کتاب مین دکھا دین ورنہ اسکا خرافات وحماقات وعناوات سے ہونا واضح
ہے اور عار اسلام وامت محمدیہ سے ہونیکا اور آپکے وفور علم کے رفع مین یہ کوشش ہے کوئی مسلمان آپکے وفور علم کو خرافات
نہین کہہ سکتا ہے چہ جائیکہ ملا علی قاری رح اسکو خرافات مانین یہ ہرگز نہین راندیری صاحب نے اپنی اصل کی
اتباع سے یہی گمان کیا ہے کہ جو خود کے فہم و اعتقاد مین ہے وہ علماء ربانین کا ہی نعوذ باللہ من ذلک اعتقاد ہے ملا علی
قاری وماتن کی قول شفاء اور شرح شفاء کی نقل اوپر گذر چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم وفضل کی تقریر
وبیان سے عقول حیران وپریشان ودہشت ناک ہین آمین علم ماکان ومایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اشارہ
ہونا کیون جایز نہین ہے اس احتمال کے جواز ورفع پر کوئی دلیل قاطع وبرہان ساطع قایم کیجے اوسکے بعد آپکے وفور
علم کی قلت بیان کرنیکا نام لیجے یونہین اپنے جیسا اعتقاد ماتن وشارح کا نہ قرار دیجے اور اتہام نا فرجام کہ (نہ ماتن علم
ماکان ومایکون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کرتے ہین اور نہ شارح) ماتن اور شارح پر نہ لگاو ماتن کا
قول من علم ماکان ومایکون جو راقم نے اپنے قول مین نقل کیا ہے اوسکو راقم کے قول مین خود نقل کرتے ہو اور باوجود
اس نقل کرنیکے یہہ ماتن کو ایسا کہنے سے انکار کرتے ہو یہ مکابرہ نہین تو اور کیا ہے اور شرح مین علامہ علی رح کا یہ فرمانا
من تفاصیل الشریعۃ وآداب الطریقۃ واحوال الحقیقۃ خود نقل کرتے ہو جس سے جمیع مایقع فی الکون کا
ظہور ہوا اوسکو شرح عین العلم اوپر معلوم ہو چکا ہے اور یہہ جمیع احوال مخلوقات کی خبر ایک مجلس مین دینا ہی اونکے قول
مین اوپر گذر چکا ہے پہر شارح علامہ قاری کو حصول علم ماکان ومایکون کا منکر بتانا اور اونکے نزدیک یہ خرافات ٹھہرانا
سراسر بہتان وافترا ہے علامہ علی قاری رح قصیدہ بردہ کے اس شعر کے تحت مین فان من جودک الدنیا
وضرتها ٭ ومن علومک علم اللوح والقلم یہ فرماتے ہین وکون علومہما من علومہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقایق ودقایق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات
والصفات وعلمہما یکون سطرا من سطور علمہ ونہرا من بحور علمہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس عبارت مین
ملا علی قاری رح کو صاف اقرار ہے کہ لوح وقلم مین جو کچہ مسطور ومکتوب ہے وہ آپکے سطور علوم کی ایک سطر اور آپکے بحور علم کی

بہر

ایک نہر ہی اور لوح محفوظ مین تمام جزئیات ماکان ومایکون جو قیامت تک ہونیوالی ہین اون تمام کا علم اور اوسی بہت زائد چیزونکا علم ہی علامہ علی قاری کی قول سی ثابت ہوگیا اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول کی صفحہ ۴۳ مطبوعہ مصر مین ہی فلان للغیب مبادی ولواحق فمبادیہ لا یطلع علیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل واما اللواحق فھو ما اظھر اللہ علی بعض احبائہ لوحۃ علمہ وخرج ذلک عن الغیب المطلق وصار غیبا اضافیا وذلک اذا تنور الروح القدسیۃ وازداد نورینھا واشراقھا بالاعراض عن ظلمۃ عالم الحس وتحلیۃ مرآۃ القلب عن صداء الطبیعۃ والمواظبۃ علی العلم والعمل وفیضان الانوار یقوی النور وینبسط فی فضاء قلبہ فتنعکس فیہ النقوش المرتسمۃ فی اللوح المحفوظ ویطلع علی المغیبات ویتصرف فی اجسام العالم السفلی بل یتجلی حینئذ الفیاض الاقدس بمعرفتہ التی ھی اشرف العطایا فکیف بغیرھا اس سی واضح ہی کہ ملا علی قاری رحمہ کو مسلم ہی کہ اللہ تعالی اپنی علم کی لوح اپنی بعض دوستونپر ظاہر کردیتا ہی اور روح قدسیہ جب متنور وروشن ہوتی ہین اور نور اونکا قوی ہوتا ہی اور دلمین پھیلتا ہی تو اوسمین تمام نقوش مرتسمہ لوح محفوظ کی منعکس وظاہر ہوجاتی ہین اور تمام غیوب پر جو اوسمین مستور ہوتی ہین اوسکی اطلاع ہوجاتی ہی بلکہ اوسوقت مین فیاض اقدس اپنی معرفت کی ساتھ تجلی فرماتا ہی قلب پر اس عبارت مین لفظ النقوش والمغیبات جمع محلی باللام ہی جو غیوب ونقوش لوح محفوظ مین ہین اونمین سی بعض معلوم کا ذکر او پر نہین ہوا ہی جو عہد مراد ہو اور لوح محفوظ کی جمیع نقوش وغیوب مراد لینا ممتنع نہین ہی پس تمام وجمیع نقوش وغیوب لوح محفوظ پر اطلاع روح قدسیہ کو حاصل ہونا علامہ علی قاری رحمہ نے تسلیم کیا انکار نہ کیا بلکہ پہلی عبارت مین لوح وقلم کی علم کی اطلاع کی علاوہ اور کلیات وجزئیات وحقایق ودقایق وعوارف ومعارف متعلقہ ذات وصفات باریتعالی پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا علامہ علی قاری رحمہ نے خود بیان کیا ہی پس یہی تمام ماکان ومایکون بالمعنی المذکور کا علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حاصل ہونا مراد ہی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی جلد اول کی صفحہ ۱۲۹ مین ہی رأیت فی الدر المنثور نقلا عن ابن عباس ان اول شئ خلقہ اللہ القلم فقال لہ اکتب فقال یا رب وما اکتب قال اکتب القدر یجری من ذلک بما ھو کائن الی ان تقوم الساعۃ ثم طوی الکتاب ورفع القلم رواہ البیہقی وغیرہ والحاکم وصححہ وفی الدر ایضا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول ان اول شئ خلق اللہ القلم ثم النون وھی الدواۃ ثم قال لہ اکتب قال وما اکتب قال ما کان وما ھو کائن الی یوم القیمۃ من عمل واثر واجل فکتب ما یکون وما ھو کائن الی یوم القیمۃ ثم ختم علی فم القلم فلم ینطق ولا ینطق الی یوم القیمۃ اخرجہ الحکیم الترمذی

هذا انتهی ان حدیثون سے واضح ہے کہ ماکان وما ہو کائن یعنی جو جو ہو چکا ہے اور جو روز قیامت تک ہونیوالا ہے وہ تمام قلم نے لوح محفوظ مین لکھدیا ہے اسکو ملا علی قاری نے قبول کرلیا اول عبارتون سے اونکے یہ ثابت ہے کہ لوح محفوظ مین جو کچھ مکتوب ہے اوسکا علم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا ہے اور اس عبارت حدیث سے ثابت ہے کہ جو کچھ قیامت تک ماکان وما ہو کائن ہے وہ تمام لوح محفوظ مین مکتوب ہین اور **مرقاۃ شرح مشکوٰۃ** کی جلد اول صفحہ ۱۲۲ مین تحت حدیث کتب اللہ تعالیٰ مقادیر الخلق قبل ان یخلق السموٰت والارض کے ہے اثبت فیہ مقادیر الخلق ماکان وماہو کائن الی الابد علی وفق ما تعلقت بہ ارادتہ ازلا کاثبات الکاتب ما فی ذہنہ بقلمہ علی لوحہ وقیل امر اللہ القلم ان یثبت فی اللوح ما سیوجد من الخلایق ذاتا وصفتا وفعلا وخیرا وشرا علی ما تعلقت بہ ارادتہ وحکمۃ ذلک اطلاع الملائکۃ علی ما سیقع لیزدادوا بوقوعہ ایمانا وتصدیقا ویعلموا من یستحق المدح والذم فیعرفوا الکل مرتبۃ اوقدرہ وعین مقادیرہم تعیینا بتا لایتأتی خلافہ بالنسبۃ لما فی علمہ القدیم المعبر عنہ بام الکتاب اھ پس اول وآخر دونون عبارتونکے مفاد کو ملاکر اسطرح تقریر کیجاوے کہ تمام ماکان ومایکون مکتوب فی اللوح المحفوظ ہے اور تمام مکتوب ما فی اللوح المحفوظ کا علم آپکو ہے تو نتیجہ یہی نکلیگا کہ تمام ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے پس جمیع ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا ملا علی قاری رح کی قول سے ثابت ہے پس علامہ علی قاری کی حق مین یہ کہنا اندیری **صاحب** کا علم ماکان ومایکون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نہین کرتے مکابرہ بحت ہے اور **مرقاۃ** کی جلد ثانی مین اس حدیث کی تحت مین ہے وصلوا علی فان صلوٰتکم تبلغنی حیث کنتم صفحہ مین ناقلا عن القاضی علامہ علی قاری رح یہ فرماتے ہین وذلک ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت عن العلایق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملأ الاعلی ولم یبق لہا حجاب فتری الکل کالمشاہد بنفسہا او باخبار الملک لہا وفیہ سر یطلع علیہ من تیسر لہ اھ فیکون نہیہ علیہ السلام لدفع المشقۃ عن امتہ رحمۃ اللہ علیہم انتہی اس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ جہانسے درود بھیجو گے مجھکو پہنچینگے جس سے مراد یہ ہے کہ تمکو بار بار تکلیف میری قبر پر آنیکی اوٹھانا کچھ ضرور نہین ہے جہانسے درود بھیجوگے پہنچینگے اس سے درود کے پہنچنے کی وجہ قاضی سے ملا علی قاری رح یہ نقل کرتے ہین کہ نفوس زکیہ قدسیہ جب علایق بدنیہ سے مجرد وخالی ہو جاتے ہین تو عروج کرکے ملاء اعلیٰ فرشتون سے ملجاتے ہین اور اونکے اور کل کے درمیان کوئی حجاب وپردہ نہین رہتا ہے پس کل مخلوقات کو ایسے دیکھتے اور جانتے ہین جیسے بذاتہا اونکو مشاہدہ ہو رہا ہے یا بسبب اخبار ملک کے جانتے ہین اور اسمین ایک ایسا بھید ہے

کہ جسکو میسر ہو وہی اوسکو جانتا ہی یہ قاضی کا قول نقل کرکے علامہ علی قاری رح فرماتی ہین کہ منع فرمانا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکی قبر شریف پر آنیسے بطور رحمت اور شفقت کی ہی پس قول قاضی رح کو کہ نفوس زکیہ کل
کا مشاہدہ کرتی ہین علامہ علی قاری رح نے قبول کرلیا انکار نہ کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کل کو مشاہدہ
کرنا اور جاننا ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی کے اس قول منقول سے بہی ثابت ہوا پس اونکی طرف اسکے انکار کی نسبت
کرنا مکابرہ صرف ہی اور کل سے کل جزئیات مراد نہ لینا اور تخصیص بلا مخصص کرنا بہی راندیری صاحب کا
باطل و مردود ہی اسپر کوئی دلیل قاطع قایم کرنا ضرور ہی اگر ادعا اسکی حقیقت کا ہی اور یہجو راندیری صاحب
نے کہا کہ ا دونکی تحریر اسکے رد مین کافی وافی ہی دیکہو موضوعات کبیر مطبوع مطبع محمدی لاہور صفحہ ۱۱۸ اگر راندیری
صاحب اپنے اس ادعا مین کہ علامہ علی قاری رح کی تحریر رد مین کافی وافی ہی اور اس تحریر کافی وافی کا حوالہ موضوعات
کبیر کے صفحہ ۱۱۸ پر کرتی مین صادق تہی تو صفحہ مذکورہ کی عبارت کیون نقل نہ کی نقل کرتی تو ہر ذی شعور دیکہکر جان
لیتا کہ اس تحریر ملا علی قاری سے آپکے علم ماکان ومایکون کا رد ہرگز نہین ہوتا ہی اس ادعا مین بالکل راندیری
صاحب غیر صادق و مرتکب عناد ومکابرہ کی ہین منصفین صفحہ مذکورہ کی عبارت کو ملاحظہ فرماوین وہ یہ ہی منہا
مخالفۃ الحدیث الصریح القرآن کحدیث مقدار الدنیا وانہا سبعۃ آلاف سنۃ ونحن فی الالف السابعۃ
وھذا ابین الکذب لانہ لو کان صحیحا لکان کل احد علم انہ بقی للقیامۃ من وقتنا ھذا مأتان واحد
وخمسون سنۃ واللہ تعالی یقول یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسہا اس عبارت سے جو صفحہ مذکورہ
مین موجود ہی اسیقدر ثابت ہی کہ یہ حدیث دنیا کی عمر فقط سات ہزار سال ہی اور ہم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وصحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم ساتوین ہزار مین ہین اسکا کذب روشن تر و واضح تر ہی اسلیے کہ اگر یہ حدیث صحیح
ہو تو لازم آتا ہی کہ ہر ایک جان لے کہ وقت قیامت آنیکے واسطے ہمارے اسوقت یعنی زمانہ علامہ قاری کے سے دو سو اکاون
سال باقی ہین اور یہ ہر ایک کا وقت قیام ساعت کو جان لینا مخالف آیت یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسہا
کے ہی اب اسمین یہ کہان ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون کا نہ تہا اس تحریر ملا علی قاری رحمہ اللہ
تعالی سے جو یہ ثابت ہی کہ ہر ایک وقت قیامت کو نہین جانتا اس سے یہ کہان جانا گیا کہ کوئی بہی نہین جانتا اور کسیکو
خصوصًا اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی وقت قیامت کی خبر آخر تک اللہ تعالی نے نہین دی اس تحریر ملا علی
قاری رح سے ہر ایک فرد کے جاننے کی نفی ہی جو سلب ایجاب کلی ہی نہ السلب الکلی کہ کوئی فرد بہی نہین جانتا اب یہ
راندیری صاحب کا معاندہ ومکابرہ وتغریر عوام دیدہ ودانستہ نہین تو اور کیا ہی اگر راندیری صاحب

صفحہ ۱۱۸ کو چھوڑ کر اب صفحہ ۱۱۹ کا حوالہ دین تو صفحہ ۱۱۹ سے بھی یہ مقصود فاسد راندیری صاحب کا حاصل نہین
ہو سکتا ہے کیونکہ صفحہ ۱۱۹ مین تو جلال الدین سیوطی سے حدیث سات ہزار سال والی و آیت ایان مرسٰہا مین تطبیق کا
ذکر ہے اور اسکا ثبوت ہے کہ پندرہ سو سال سے وقت قیامت تجاوز نکریگا اور یہ ذکر ہے کہ جلال الدین سیوطی رح کے زمانہ مین
کسی شخص نے یہ کہا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جانتے تہے کہ قیامت کب قایم ہوگی اوسپر کسینے یہ اعتراض کیا کہ
حدیث جبرئیل علیہ السلام مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ عالم نہین ہے تو
اوسنے سائل کے جواب مین یہ کہا کہ اسکے کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ عالم نہین ہے یہ معنی ہین کہ آپنے سائل سے فرمایا کہ
ہم اور تم قیامت کو جانتے ہین اس معنی بیان کرنیوالے پر جلال الدین سیوطی نے تشنیع وطعن کیا کہ یہ اعظم جہالت و
اقبح تحریف ہے اسلئے کہ اوسوقت جبرئیل علیہ السلام ایک اعرابی کی صورت مین ہوکر سائل ہوئے تہے اور بوقت سوال
و جواب آپنے اونکو جبرئیل علیہ السلام نہین جانا تہا یہ نہ جاننا ممکن ہے کہ بسبب استغراق بحر وحدت ونحوہ ہو چنانچہ اسکا
حال آگے آویگا بعد کو جب چلے گئے تو جانا جب آپنے نہ پہچانا اور اعرابی خیال فرماتے تہے تو اعرابی کو کسطرح فرماتے کہ ہم اور تو
قیامت کو جانتے ہین پس جلال الدین سیوطی نے اوس شخص کی ایسی مہمل جواب کو کہ جس سے اعرابی کا جاننا بھی وقت
قیامت کو ثابت ہوتا ہے رد کیا ہے اور یہ رد کرکے پہر جلال الدین سیوطی نے ان غلاۃ لوگونکے نزدیک جو علم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالی کے علم سے برابر ہے یعنی بلاکم وکاست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو اللہ تعالی کے علم
سے برابر جانتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ جو کچہ اللہ تعالی جانتا ہے وہ تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے
ہین اوسکو رد کیا اوسکے بعد جلال الدین سیوطی رح آیت ممن حولکم من الاعراب منافقون تحریر کرکے یہ کہا کہ
آیت سورہ برأت مین ہے اور یہ اواخر ما نزل من القرآن ہے علامہ علی قاری رح یہ کلام جلال الدین نقل کرکے
یہ فرماتے ہین کہ جو کوئی معتقد برابری علم اللہ تعالی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو وہ اجماعًا کافر ہے پہر عدم
مساوات علم اللہ تعالی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثبوت کے واسطے قصہ گم ہو جانے ہار حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا کا ذکر کیا اور صفحہ ۱۲۰ مین تلقیح تمر کی حدیث اور حدیث افک کا ذکر کیا ہے اسمین علم ماکان ومایکون کی نفی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہان ہے اور علم ماکان ومایکون سے یہ مراد کسنے لی ہے کہ تمام معلومات الٰہیہ کا علم آپکو
تہا اور آپکا علم اللہ تعالی کے علم کے برابر ہے اور غفلت و ذہول ونسیان جیسے خدا تعالی کو عارض نہین ہے ایسے ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی عارض نہین ہوتا ہے بلکہ راقم نے فتوے مین ہے یہ تصریح کردی کہ دنیا وآخرت کے تمام جزئیات
کو جاننا بہی تمام معلومات الٰہیہ کا احاطہ کرنا نہین ہے اور یہ عبارت حاشیۃ الشہاب علی البیضاوی وطیبی سے نقل

کردی تہی لان معلوماتہ تعالی لانہایۃ لہا وغیب السموٰت والارض وما یبدونہ وما یکتمونہ قطرۃ منہا
پس علم ماکان ومایکون راقم کے یا دوسرے عالم متقدم یا متاخر یا معاصر کے کلام مین جو واقع ہے اوس سے مساوات
علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اللہ تعالی کے ساتہ گمان کرنا راندیری کا افترا کرنا اور بہتان لگانا ہے اور علامہ
علی قاری رح کے اور جلال الدین سیوطی کے کلام مین جو ذکر مساوات علم خدا تعالی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رد
ہے اوس سے علم ماکان ومایکون کا رد گمان کرنا سراسر تعصب و عناد و مکابرہ ہے الغرض جو کچہ موضوعات کبیر مین مذکور
ہے اوس سے ہرگز ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا رد نہین ہوتا ہے یہ ادعا تعصب و
عناد یا سفاہت ہے اور جو کچہ اوسمین مذکور ہے وہ فقط اسیقدر کی دلیل ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
علم اللہ تعالی کے علم کے مساوی نہین ہے ایک چیز اول ہو بعد کو حادث ہوا اور جس سے غفلت و ذہول ہو وہ اوس چیز
کے جو ازلی و قدیم ہو اور غفلت و ذہول و نسیان سے پاک ہو مساوی کیونکر ہو سکتی ہے اسکے جواز و اثبات کیواسطے قصہ ارد ملقیح
وغیرہ ذکر کیا ہے یہ مراد ہونا اوس سے کہ احوال منافقین وغیرہم کا علم آپکو نہ تہا ہرگز مسلم نہین ہے اس موضوعات کبیر
مین بہت خدشات ایسے واقع ہوے ہین جو دلیل اس امر کی بن سکتے ہین کہ اوسمین وہابیہ و نحوہم نے ایسے امور داخل
کردیے ہون تو کچہ تعجب نہین ہے **جلال الدین سیوطی** رح کے قول مین اوسمین یہ منقول ہے اونہون نے فرمایا کہ ممن
حولکم من الاعراب منافقون الآیۃ یہ سورہ برأت مین ہے اور یہ اواخر ما نزل من القرآن ہے جس سے یہ غرض ہے کہ
آخر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال منافقین کی بالکل خبر نہین ہوئی اسمین یہ خدشہ ہے کہ جلال الدین
سیوطی رح اپنی **تفسیر اتقان** مین یہ تصریح فرماتے ہین ثم انزل بالمدینۃ سورۃ البقرۃ ثم الانفال ثم آل عمران
ثم الاحزاب ثم الممتحنۃ ثم النساء ثم اذا زلزلت ثم الحدید ثم القتال ثم الرعد ثم الرحمن ثم الانسان ثم الطلاق
ثم لم یکن ثم الحشر ثم اذا جاء نصر اللہ ثم النور ثم الحج ثم المنافقون ثم المجادلۃ ثم الحجرات ثم التحریم ثم الجمعۃ ثم التغابن
ثم الصف ثم الفتح ثم المائدۃ ثم برآۃ اس سے ثابت ہے کہ سورہ احزاب سے ۲۳ سورے بعد برات نازل ہوئی اور
سورۂ احزاب مین یہ آیت ہے لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبہم مرض والمرجفون فی المدینۃ لنغرینک
بہم الآیۃ اسکے تحت مین **جمل حاشیہ جلالین** کی جلد ثالث مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۴۶۵ مین ہے وقد امر اللہ
ایضا بلعنہم وہذا ہو الاغراء بہم قولہ اغراہم ایضا فی قولہ اینما ثقفوا اخذوا الخ الحاصل ان معنی
الآیۃ انہم ان اصروا علی النفاق لم یکن لہم مقام بالمدینۃ الا وہم مطرودون ملعونون فقد فعل
بہم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہذا فانہ لما نزلت سورۃ برأۃ جمعوا فقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

یا فلان قم فاخرج فانك منافق ویا فلان قم فقام اخوانهم من المسلمین تولوا اخراجهم من المسجد ام

قرطبی پس واضح ہی کہ اسمین اللہ تعالی نے اس امر کا وعدہ فرمایا کہ منافقین اصرار علی النفاق سے باز نہ رہینگے تو انپر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلط اللہ تعالی کر دیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے مسلط کر بہی دیا

جب سورہ برأت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لیکر انکو مسجد سے نکالا پہر سورۃ قتال جو سورۃ

احزاب سے چار سور تونکے بعد ہی اور سورہ براۃ سے اٹھارہ سورت قبل نازل ہوئی اوسمین آیت لتعرفنهم فی

لحن القول الآیة۔ موجود ہی جس سے واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم منافقین کو انکے فحوای کلام سے

پہچان لیتے تہے اور اوپر عبارت جمل مین گذر چکا ہی کہ ہر ایک منافق کو اوسکے فحوای کلام سے آپ پہچان لیتے تہے اس سے

انکا احوال منافقین کے پہچاننا ثابت ہی باوجود اسکے جلال الدین سیوطی کسطرح یہ کہہ سکتے ہین کہ منافقین کے احوال

کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتے تہے پہر طرہ یہ کہ کبہی نہین جانتے تہے باوجودیکہ نام لیکر انکو آپنے مسجد

سے نکالا چنانچہ ابہی جمل کی عبارت مین امام قرطبی سے منقول ہوا اور فتوی اولی مین عینی شرح بخاری

جلد رابع صفحہ ۲۲۱ سے یہ عبارت عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم یوم الجمعہ فقال اخرج یا فلان فانك منافق اخرج یا فلان فانك منافق فاخرج منهم ناسا فضحهم الخ بندہ

راقم نقل کر چکا ہی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منافقین کو مسجد سے نکال دینا ثابت ہی اور اوسی فتوی اولے

مین شرح شفا ملا علی قاری کی جلد اول کی صفحہ ۱۴۱ کی یہ عبارت قال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ

کان المنافقون من الرجال ثلثمائة من النساء مائة وسبعین اوسکو بہی راقم نقل کر چکا ہی جس سے

واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کی اعداد تک کی بہی خبر تہی بلکہ اوسی فتوی اولی مین یہ عبارت

عینی شرح بخاری کی جلد سابع صفحہ ٦٥٢ سے یہ عبارت اراد حذیفة لانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

اعلمہ من احوال المنافقین وامورا من الذی یجری بین هذه الامة فیما بعد وجعل ذلك سرا

بینہ وبینہ لایعلمہ غیرہ وان عمر رضی اللہ تعالی عنہ اذا مات واحد یتبع حذیفة فان صلی

علیہ صلی عمر ایضا والا فلا انتہی مختصرا جس سے واضح ہی کہ بہت امور احوال منافقین سے حذیفہ رضی اللہ تعالی

عنہ کو بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کی تہی جس سے واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر احوال منافقین

کی تہی جب ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اونکی بہت سے امر کی خبر آپنے دی تہی یہ تمام ادلہ قرآن وحدیث و اقوال

صحابہ کرام کو چہوڑ کر جلال الدین سیوطی رح کیونکر یہ کہہ سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال منافقین کی خبر

۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] تمام منافقین کا علم تہا

نہی ۱۰

نہ تہی جلال الدین سیوطی کو حقیقین یہ گمان کہ انھون نے یہ تمام ادلہ کو چھوڑا ایسا کہا ہو وہی کرسکتا ہو کہ جو جلال الدین
سیوطی رح کو ان ادلہ سے جاہل یا انکا مخالف دیدہ دانستہ گمان کرتا ہوگا چند اقوال جلال الدین سیوطی رح او پر گذر
چکی ہین کہ جنمین اونکی یہ تصریح موجود ہو کہ جو کچہہ اونکے زمانہ کے بعد حادث ہوا ہو وہ بہی آپ جانتے تہے اور زمین و آسمان
آسمان کی ذوات وصفات ظواہر و بواطن کا ادراک اس سے بہی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا اونکی قول مین
گذر چکا ہو اور علامہ اکمل الدین سے بلا انکار وہ نقل کر چکے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ارواح و غیب
اضافی و غیب حقیقی کی بہی خبر تہی با وجود اسکے یہ کیونکر کہہ سکتے ہین کہ احوال منافقین جو آپکے زمانہ اور آپکے جوار
مین تہے اوسکا حال آپکو معلوم نہ تہا پس یہ تمام امور اس امر کی دلیل ہین کہ یہ کسینے اونکی طرف نسبت جہوٹی کردی
ہو اور علامہ علی قاری رح کی عبارت ابہی چند سطور قبل شرح شفا سے منقول ہوئی ہو کہ اوسمین منافقین کی
تعداد تین سو ستر مرد اور عورتون کی ایک سو ستر ابن عباس سے نقل کی ہو جس سے واضح ہو کہ علامہ علی قاری رح
کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال منافقین کی اور اونکی تعداد کی خبر تہی اور **مرقاۃ شرح مشکوۃ**
کی جلد خامس صفحہ ۱۸۱ مین ہو (اولیس فیکم صاحب السر) ای صاحب سر النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم (الذی لا یعلمہ) ای ذلک السر (غیرہ) ای غیر حذیفہ قیل من تلک الاسرار اسرار المنافقین
وانسابہم اسر بہا الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما دل علیہ حدیثہ المذکور قبل ہذا اس سے
بہی واضح ہو کہ علامہ علی قاری رح کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے احوال اسرار و انساب کی
خبر تہی پس جلال الدین سیوطی اور ملا علی قاری رحمہما اللہ تعالی کے اعتقاد کے یہ خلاف ہو کہ آپکو منافقین کے احوال
کی خبر نہ تہی تو بلاشبہ اونکی طرف احوال منافقین کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہونیکی نسبت کرنا محتمل باحتمال
قوی ہو کہ اونپر کسینے افترا کر دیا ہو پہر علامہ علی قاری رح کیطرف تلقیح نخل کی جو نسبت کی ہو اوسکو انھون نے
عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل بنایا ہو تو اوسکا حال معلوم کرنا چاہیے **شفا** اور **شرح ملا
علی القاری** کی جلد اول صفحہ ۴۰۲ مین ہو (خصہ من الاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا والدین)
ای ما یتم بہ اصلاح الامور الدنیویۃ والاخرویۃ واستشکل بانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
وجد الانصار یلقحون النخل فقال لو ترکتموہ فترکوہ فلم یخرج شیئا او اخرج شیصا فقال انتم
اعلم بامر دنیاکم واجیب بانہ انما کان ظنا منہ لا وحیا وقال الشیخ سیدی محمد السنوسی اراد انہ
یحملہم علی خوق العوائد فی ذلک الی باب التوکل وما ہنالک فلم یمتثلوا فقال انتم اعرف بدنیاکم

ولو امتثلوا وتحملوا فی سنۃ او سنتین لکفوا امر ہذہ المحنۃ انتہیٰ وہو فی غایۃ اللطافۃ انتہیٰ قاضی
ماتن نے جو یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع جمیع مصالح دنیا ودین کو ساتھ خاص کیا
ہے گو شارح علامہ علی قاری رح نے اسپر یہ اشکال کیا جاتا ذکر کیا کہ تلقیح نخل کو ترک کردینے کو آپنے فرمایا اور صحابہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہم نے ترک کیا تو پھل نہ نکلا یا تھوڑا ہوا اور برے نکلے تو آپنے فرمادیا کہ دنیا کے کام کو تم جانتے ہو جس سے غرض یہ
ہے کہ اس امر دنیا کو آپنے نہ جانا تو اوسکا جواب شارح نے شیخ سنوسی رح سے یہ نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو خرق وخلاف عوائد کے برانگیختہ کرنیکا اور باب توکل کیطرف منتہی ہونیکا ارادہ کیا تھا اونھوں نے فرمانبرداری
نہ کی اور جلدی کی تو آپنے فرمادیا کہ اپنے دنیا کے کام کو تم خوب جانتے ہو اگر وہ سال دو سال تلقیح نکرتے اور ترک تلقیح میں
امتثال امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار کرتے تو اس محنت تلقیح سے چھوٹ جاتے یہ جواب ذکر کرکے شارح
علامہ قاری رح نے اس جواب کی غایت ونہایت درجہ کی لطافت کی تصریح کی اس سے اپنا پسند وقبول
کرنا ظاہر کیا اور بھی شارح **شرح شفا** کی جلد ثانی کے صفحہ ۳۳۸ میں یہ فرماتے ہین (انتم اعلم بامر دنیا
کم) ان اردتم اتبعونی وان اردتم اخترتم رأیکم (وفی حدیث آخر) رواہ مسلم عن طلحۃ
(انما ظننت ظنا فلا تواخذونی بالظن) ان لم یکن مطابقا لظنکم وموافقا لرأیکم ہذا وعندی
انہ علیہ السلام اصاب فی ذلک الظن ولو ثبتوا علی کلامہ لفاقوا فی الفن ولارتفع عنہم
کلفۃ المعالجۃ فانما وقع التغیر بحسب جریان العادۃ الا تری ان من تعود باکل شیٔ او شربہ
یتفقدہ فی وقتہ اذا لم یجدہ یتغیر عن حالہ فلو صبروا علی نقصان سنۃ او سنین لرجع النخیل
الی حالہ الاول وربما انہ کان یزید علی قدرہ المعول فی القضیۃ اشارۃ الی التوکل وعدم
المبالغۃ فی الاسباب وقد غفل عنہا ارباب المعالجۃ من الاصحاب واللہ اعلم بالصواب انتہی
اس سے واضح ہے کہ علامہ علی قاری رح شارح شفا خود فرماتے ہین کہ تلقیح نخل سے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا تو آپ اسمین مصیب تھے اگر اوس زمانے کے صحابہ کرام قایم وثابت رہتے تو اونسے تکلیف تلقیح
کی مرتفع ہو جاتی سال دو سال تک ثمر مین نقصان وکمی ہوتی پھر جیسے اول بوقت تلقیح کثرت سے پھل آتے
تھے ویسے ہی بعد سال دو سال کے بغیر تلقیح کے آتے اب راندیری صاحب اور لونکے موافقین کہین کہ ملا علی
قاری تو یہ فرماوین کہ تلقیح کی منع کرنے مین آپ مصیب تھے اور جیسے آپنے فرمایا تھا ویسا ہی ہوتا اگر حضرات صحابہ کرام
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سال دو سال تک صبر کرتے باوجودیکہ ملا علی قاری یہ فرماوین اور یہ اونکا عقیدہ صبر دہ

موضوعات کبیر مین سب کچھ چھوڑ کر تلقیح بخل کو اس امر کی دلیل بناوین کہ خبر نہ تھی کیا **راندیری صاحب**
کا یہ عقیدہ ہی کہ جلال الدین سیوطی وملا علی قاری اپنے اقوال مین متناقض ہین اور کیا اونکو یہ خبر نہین کہ ہمنے
اول کیا کہدیا ہی اور آخر مین کیا کہتے ہین جب عقیدہ **راندیری صاحب** اونکے حقمین یہ ٹھہراوین تو اونکے
قولونکو جو موضوعات کبیر مین مذکور ہین دلیل اپنے مقصود کی **راندیری صاحب** کیونکر بنا سکتے ہین اور
راقم کے نزدیک تو موضوعات کبیر والے اقوال تمام اونکے ہوناہی مسلم نہین ہی بدلیل اونکے دوسرے کتب معتبرہ کے اقوال
کے اور باعتبار اونکے جلالت شان وتبحر وتیقظ کے اونکے حقمین اقوال متناقضہ کہنے کا کوئی عاقل منصف قایل نہین
ہوسکتا ہی پس یہ ہرگز مسلم نہین ہوسکتا ہی کہ علامہ علی قاری کی تحریر سے جو موضوعات کبیر مین اونکی طرف کسینے
منسوب کردی ہی اوس سے رد اس امر کا ہوجاوے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے جمیع ماکان
ومایکون کا علم دیا تہا واضح ہو کہ شرح فقہ اکبر جو دہلی کی چھپی ہوئی پرانی ہی اوسکے صفحہ ۸۵ مین ہی ان الانبیاء
علیهم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم اللہ تعالی اور شرح فقہ اکبر مطبوع مطبع محمدی لاہور
کے صفحہ ۸۵ مین عبارت اسطرح ہی ان الانبیاء علیهم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم
اللہ تعالی احیانا یعنی اوسمین لفظ احیانا آخر مین زیادہ کردیا ہی تاکہ معلوم ہو کہ خدا تعالی نے ہمیشہ یا اکثر اوقات
انبیا علیهم السلام کو مغیبات کی خبر کبھی نہین دی ہی پس کیون نہین جایز ہی کہ ایسی ہی مطبع محمدی والے نے یا ایسی ہی
کسی دوسرے نے جیسے لفظ زیادہ کردیا ہی موضوعات کبیر مین اونکے دوسری کتب کے خلاف وہ امور مذکورہ بالا داخل
کردیے ہون اور مطبع مجتبائی مین یہ لفظ موجود ہی تو وہ مطبوع مطبع محمدی لاہور سے منقول ہوا ہی غالبا پس مطبع
مجتبائی کی مطبوع مین ہے جیسی مطبع محمدی لاہور کی صحت ووثاقت ثابت نہین ہوتی ہی **قولہ** اور کیونکر ماتن
ایسی نسبت کرنیوالا ہو وہ تو خود فرماتے ہین من علم مایکون وماکان جناب تمام جزئیات ماکان ومایکون تو
درکنار ایک ذرہ کے تمام حالات جو قیامت تک اوسکو عارض ہونیوالے ہین لا تعد ولا تحصی ہین اوسکو بھی سوائے
پروردگار کے کوئی جاننے والا نہین ہی جیسا کہ تفسیر کبیر سورہ لقمان مین ہی **اقول** وباللہ التوفیق ماتن جو
من علم مایکون وماکان فرماتے ہین یہ ہمکو مفید ہی نہ مضر بلکہ **راندیری صاحب** کو مضر ہی کہ وہ علم ماکان
ومایکون کا انکار کرتے چلے آتے ہین اور فقط امور دینیہ مین ہی منحصر کردیتے ہین بدون آلہ انحصار کے ماتن کے اس قول
مین **راندیری صاحب** کے اس مدعی پر کہ علم ماکان ومایکون کا منحصر امور دینیہ مین ہی ہی چنانچہ اوپر
ایسے اقوال **راندیری صاحب** کے گذر چکے ہین دلالت کہان ہی اور من علم مایکون وماکان جو لفظ

من واقع ہی اوسمین احتمال بیانیہ ہونیکا بہی ہی جیسی احتمال تبعیض کا ہی اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال دوسری من تبعیض کیواسطی ہونا ہمکو مضر اور راندیری صاحب کو مفید نہین ہی کیونکہ یہ بنسبت جمیع معلومات الہیہ تمام ماکان ومایکون الی یوم القیمۃ بعض ہین بلکہ یہ بنسبت تمام ماکان ومایکون فی الآخرۃ بہی بعض ہین پس من واسطی تبعیض کی یہان مستقیم ہی اور ہمکو مضر اور راندیری صاحب کو مفید نہین ہی ہان راندیری صاحب کی اساتذہ کی غرض یہ ہی کہ آپکو علم محیط زمین حاصل ہونا شرک ہی اور ملک الموت علیہ السلام و شیطان لعین کو علم محیط زمین بنص قطعی حاصل ہی وہ شرک نہین ہی وہ اس کلام ماتن سی ہرگز ثابت نہین ہی وہ راندیری صاحب واونکی اساتذہ مدعین اس امر کو ثابت کرین ورنہ ایسی حیلون بہانون سی کیا ہوتا ہی پہر یہ ترقی کرنا کہ تمام جزئیات ماکان ومایکون تو درکنار ایک ذرہ کی تمام حالات جو قیامت تک اوسکو عارض ہونیوالی ہین لاتعد ولاتحصے ہین اوسکو بہی سوای پروردگار کی کوئی نہین جانتی والا ہی) اس سی غرض راندیری صاحب کی یہی ہی کہ نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ذرہ کی حالات بہی خداتعالی نی نہین بتائی معلوم نہین راندیری صاحب اور اونکی انبیٹہوی وگنگوہی کو کونسی دلیل ہاتہ لگی ہی کہ جس سی ایسی امور کا جزم ویقین کرلیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایک ذرہ کی حالات کا بہی علم نتہا غایت یہ ہی کہ راندیری صاحب اور اونکی اصل کو نص ثبوت علم کی معلوم نہین اور نص ثبوت معلوم نہونیسی ثبوت عدم علم وہ بہی جزما ویقینا کسطرح حاصل ہوگیا عدم ثبوت سی ثبوت عدم خیال کرلینا خیال خام ہی اور یہ کون مسلمان نہین کہتا ہی کہ ایسی غیوب کی خبر خداتعالی کو ہی نہ غیر کو لیکن بعض معظم مکرم کالعلۃ الغائیۃ لایجاد العالم یعنی حضرت محمد رسول اللہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی تمام مایکون وماکان دنیا وآخرت کی خبر دیدی تو اور تمام حالات ذرہ ذرہ قیامت کی بتا دی تو کیا کوئی اللہ تعالی کو اس سی مانع ہی اور اسکی استحالہ پر کوئی دلیل موجود ہی اور کیا اللہ تعالی کو یہ تمام حالات قیامت بلکہ آخرت تک کی بتا دینی کی قدرت ہی یا نہین راندیری صاحب اسکی استحالہ پر اور اللہ تعالی کو قدرت نہونے پر کوئی دلیل پیش کرین اوسوقت جزما ویقینا ان حالات کی علم کی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کرین اگر یہ اعتقاد راندیری صاحب کا ہی کہ ثبوت علم ان حالات پر اقامت دلیل ضرور ہی اور یقین وجزم عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی دلیل قاطع ضرور نہین ہی تو اس تفرقہ پر دلیل قاطع وبرہان ساطع قایم کرین اور جن امور اقوال علماء وغیرہا کو اس جزم ویقین عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادلہ زعم کرتی ہو جیسی قول تفسیر کبیر کا کہ جسکا حوالہ یہان دیتی ہو چنانچہ اس سی متعلق عبارت یہ ہی لان اللہ تعالی

م ۳ ، ۲ علم

یعلم الجوهر الفرد الذی کان فی کثیب رمل فی زمان الطوفان ونقلته الریح من المشرق الی المغرب کم مرة یعلم
انه این هو ولا یعلمه غیره ولانه یعلم انه یوجد بعد هذه السنین ذرة فی بریة لا یسکنها احد ولا یعلمه
غیره اس سے ذره کی حالات کی خبر و علم الله تعالی کو ہونا ثابت ہے یہ مسلم ہے اور غیر سے اسکی نفی ہونا بھی ثابت ہونا مسلم مگر
لکن جیسی آیت سوره جن مین ہے لا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول مین غیب کا اظہار کسی پر کرنیکی نفی
ہے لکن مرتضی و پسندیده رسول علیه الصلوة والسلام کو اس سے مستثنی کرلیا ہے اور مخصوص ہوگئے ہین اس نفی سے ایسی ہی
ذره کی حالات مذکوره کی جاننے کی نفی اس قول تفسیر مین غیر الله سے ہے تو اوس غیر الله سے مرتضی اور پسندیده رسول مستثنی
و مخصوص ہون یہ کیون جایز نہین ہے اور کونسی دلیل اسکی رفع پر قایم ہے کہ الله تعالی نے ایسی برگزیده رسول صلی الله
علیه وسلم کو ذره کی حالات مذکوره کی خبر دی ہو لکن اظہار و عدم اظہار کا اختیار دیا ہو یا اظہار سے منع کیا ہو پس
آپکی عدم اظہار سے عدم علم ثابت نہین ہوتا ہے کیون جایز نہین ہے کہ غیر سے حالات ذره کی نفی اوسکے ہی حق مین منحصر
ہو جسکو وحی و الہام و کشف کی ذریعہ سے خدا تعالی نے اطلاع ندی ہے اور مراد یہ ہو کہ بغیر ایسی طرق علم کے کسیکو علم
اون حالات ذره کا نہین ہے اسکے رفع پر دلیل قایم کرنا رانذیری صاحب کو ضرور ہے ورنہ یہ تقریر و
تحریر غیر مقبول و نامنظور ذوی الشعور ہے اور اسکی ہی تصریح ملا علی قاری وغیرہ سے ہمنے اوپر نقل کردی کہ علم لوح محفوظ
کا ظہور آنحضرت صلی الله علیه وسلم پر الله تعالی نے کردیا اور جو کچھ لوح علم مین مکتوب ہے اوسکا علم آپ کو حاصل ہے
اس سے رانذیری صاحب کا جواب واضح ہے کہ جب لوح کا علم آپ پر ظاہر ہوگیا تو لوح محفوظ مین حالات
ذره ذره کی مکتوب ہین یا نہین اگر مکتوب ہونا اعتقاد کرتے ہین تو جن احادیث سے ثابت ہے کہ قلم نے ماکان و مایکون لکھدیا
اوس سے ذره کی حالات کی تخصیص کیواسطے کوئی حدیث مخصص پیش کرین ورنہ ذره کی حالات مذکوره کا بھی
لکھدینا جب ثابت ہے اور اس لکھی ہوئی کا علم آنحضرت صلی الله علیه وسلم کو الله تعالی نے دیدیا ہے تو یہ انکار کہ ذره
کی حالات کو آنحضرت صلی الله علیه وسلم نہین جانتے تھے سفاہت یا تعصب و عناد سے ناشی نہین تو اور کیا ہے **قوله**
آپکا مفید مدعی نہین ہے کیونکہ بیان تعمیم نہین ہے اور کیونکر مفید مدعی ہو دو سطر چلکر شارح صاحب کیا فرماتے
ہین ملاحظہ فرماوین ای علی اطلاعه صلی الله علیه وسلم علی بعض المغیبات عنا **اقول** وبالله التوفیق واضح
ہو کہ راقم نے شفاء و شرحه لعلی القاری کی جلد اول صفحه ٦٦٠ کی یہ عبارت (ما اطلع علیه من الغیوب
ای الامور المغیبة فی الحال (وما یکون) ای سیکون فی الاستقبال نقل کی اسکے جواب مین رانذیری یہ
فرماتے ہین کہ دیہان تعمیم نہین ہے) ادنی طالب العلم بھی جانتا ہے کہ لفظ ما جو متن کی عبارت ما اطلع علیه مین

واقع ہی الفاظ عامہ مین سے ہی جسکا بیان خود ماتن نے من الغیوب کے ساتھ فرمایا ہی جو جمع باللام ہی جسکا استغراق
کیواسطے ہونا اوپر کتب اصول سے معلوم ہو چکا ہی پھر شارح رحمہ اللہ تعالی نے الامور المغیبۃ کہ جمع محلی باللام ہی فرمایا ہے
اور اسمین قید بعض کی بھی نہین لگائی نہ بعض معین نہ غیر معین کچھ بیان نہ فرمایا جس سے واضح ہی کہ استغراق
کا انکار شارح کو بھی نہین ہی منصفین غور کرین کہ باوجودیکہ کلمات عموم و استغراق عبارت ماتن و شارح مین
موجود ہین اور راندیری صاحب فرماتے ہین کہ (یہان تعمیم نہین ہی) مکابرہ و عناد و تعصب کا برا ہو
یا سفاہت و جہالت کا ستیاناس ہو کہ جسنے باوجود ایسے کلمات عموم و استغراق موجود ہونیکے راندیری کو انکار
پر برانگیختہ کیا اور اتنا بھی راندیری صاحب کو خیال نہ آیا کہ کوئی ادنی طالب العلم بھی دیکھیگا تو کیا کہیگا ۵
چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد کا مصداق بتاویگا اور کہیگا الغیوب و الامور المغیبۃ جو ماتن
و شارح کے کلام مین واقع ہین اونکو کس کتاب مین الفاظ خصوص سے ہونا راندیری صاحب ثابت کرتے ہین
جو ایسے تعمیم کے نافی ہین اور مخصوص البعض ہونا مراد لین تو مخصوص البعض ہونیسے تعمیم کی نفی کر دینا کسکا مسلک ہی کیا مخصوص
البعض ہونیسے تعمیم مرتفع ہو کر جمع محلی باللام خاص ہو جاتی ہی عام نہین رہتی اور کیا نام اوسکا عام مخصوص البعض
نہین ہوتا جب اسمین تعمیم نہین تو نام اوسکا عام مخصوص البعض اور اطلاق عام کا اوسپر کسطرح درست ہوا
فاقتلوا المشرکین الآیۃ مین مشرکین کو راندیری صاحب خاص کہتے ہونگے اور تعمیم کی نفی کرتے ہونگے باینہمہ
ادعاء تخصیص کی حالت مین دلیل مخصص بھی تو پیش کی ہوتی کہ جس سے تخصیص معلوم ہوتی دو سطر چلکر جو
شارح کا یہ قول رای علی اطلاعہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علی بعض المغیبات عندنا بتاتے ہین اوسکو دلیل تخصیص
قول سابق و عدم تعمیم خیال کرتے ہین تو اوسکو خیال خام و سوداء ناسر انجام خیال کرنا چاہیے بچند وجوہ اول یہ کہ
تخصیص مین اخراج بعض افراد عام کا حکم عام سے ساتھ دلیل لاحق مستقل متصل کے ہوتا ہی چنانچہ کتب اصول مین
مصرح ہی یہان اس تعریف کا صدق ثابت کرنا راندیری صاحب کو اول ضرور ہی پھر تخصیص کا نام لینا
چاہیے اور تعمیم کی نفی زبان سے نکالنا چاہیے دوسری تخصیص فرع شمول و دخول کی ہی جب الغیوب و الامور المغیبۃ
و لفظ ما سے وہ غیوب و امور مغیبہ مراد ہونا کہ جنکی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے دیدی تھی جنکا
جاننا غیر اللہ کو جائز و ممکن ہی اور جو مکتوب لوح محفوظ وغیرہ مین ہین نہ جمیع معلومات الہیہ اور نہ وہ جنکی اطلاع نہین
دی کہ وہ وہ ہین کہ اونکا جاننا غیر اللہ کو ممکن نہین کہ وہ جمیع ما کان و ما یکون سے سوا ہین تو اونکا خارج ہونا
اول ہی سے معلوم ہی پھر تخصیص اونکی ایسی تعمیم سے کیونکر متصور ہی جب داخل ہی نہین مانی جاتی تو دلیل مخصص

سے خارج ہونیکی کیا معنی پھر شارح کی دوسری عبارت جسمین علی بعض المغیبات عناہے رانديری صاحب
پیش کرکے اوسکو دلیل اس امر کی بتاتے ہین کہ شارح کے قول اول مین جو راقم نے فتوے مین نقل کیا تھا الامور المغیبۃ
اوس سے مراد بھی بعض مغیبات ہین پس تو یہ تقریر رانديری صاحب مثل سابق کے مکابرہ وعناد و فقط نزاع
لفظی ہے کیونکہ راقم تصریح کرتا چلا آتا ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین وہ من وجہ جمیع جزئیات و جمیع مغیبات
ہین اور من وجہ بھی بعض جزئیات و بعض مغیبات ہین باعتبار اسکے کہ جو کچھ لوح محفوظ مین ہے اور جو جو ابواب غیوب
کا کشف خدا تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ پر کیا ہے کہ وہ جمیع ماکان جو عدم سے وجود مین آچکے ہین اور جمیع مایکون ہین
جو عدم سے وجود مین آوینگے باعتبار اسکے یہ جمیع غیوبات ہین اور بہ نسبت معلومات الٰہیہ کے بعض غیوبات ہین پھر جمیع مغیبات
کی نفی سواے مکابرہ وعناد یا نزاع لفظی کے اور کیا خیال کیا جاوے عبارت شفاء و شرح شفا مفید مدعی راقم کے ہونا
واضح ہے اور انکار رانديری لغو و باطل ہے اگرچہ رانديری صاحب کے کلام مین اور بھی قباحت و شناعت موجب
تعصب یا سفاہت باقی ہے لیکن ہم اسیقدر پہ کفایت کرتے ہین **قولہ** ایک بات قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ بعض
مقام مین شارح ایسے الفاظ سے بیان کرتے ہین کہ بظاہر تعمیم معلوم ہوتی ہے لیکن بلحاظ قرینہ وہان تعمیم مقصود نہین
ہوتی مثلا شرح شفا صفحہ ۳۳ مین وعلمہ ای مالم تکن تعلم واقرأہ ای لم یکن یقرأ ویتعلم کما قال
سبحانہ وتعالی فی مبدأ وحیہ اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم ملاحظہ فرماوین
کہ وعلمہ واقرأہ کی شرح مالم یکن یعلم اور مالم یکن یقرأ ویتعلم کی اب اگر اسکے معنی یہ کئے جاوین کہ جو چیز آپ نے
نجانی تھی اور جو چیز کہ نہ پڑھی تھی اور نہ سیکھی تھی وہ سکھلایا اور پڑھایا اور تعمیم مراد لیجائے تو لازم آتا ہے کہ قصہ نوح
علیہ السلام اور قصہ یوسف علیہ السلام سے اس آیت کے اترنے کے وقت واقف تھے حالانکہ بعد اس آیت کے دوسرے وقت
فرمایا گیا وان کنت من قبلہ لمن الغافلین **اقول** وباللہ التوفیق رانديری صاحب پر لازم و واجب
تھا کہ شارح کے اس کلام مین تعمیم مقصود نہونی شارح کی کلام کے قرینہ سے ہے تعمیم مقصود نہونا ثابت کرتے اپنے اس توہم
سے کہ تعمیم مراد لیجاوے تو لازم آتا ہے کہ قصہ نوح علیہ السلام وقصہ یوسف علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
واقف ہون اس آیت کے اترنے کے وقت عدم تعمیم کا جزم کر لینا کسی ذی شعور کا کام نہین ہے ہم کہتے ہین کیون جائز
نہین ہے کہ آیت اترنیکے وقت بھی آپکو ان قصونکی خبر دوسری وجہ وحی خفی وغیرہ سے خدا تعالی نے دیدی ہو اور ان
کنت من قبلہ لمن الغافلین مین نفی تفصیل کی وحی جلی کے ساتھ جاننے کی ہے خود ملا علی قاری رح شارح شفا ر
اپنی کتاب مرقاۃ شرح مشکوۃ کے جلد اول کی صفحہ ۵۰ مین بعد ذکر کرنے اس حدیث ابی ذر کے فرماتے ہین قلت

یارسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلثمائۃ
وخمسۃ عشر دو تین سطر کے بعد فرماتے ہیں وھذا لاینافی قولہ تعالی ولقد ارسلنا من قبلک منھم
من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک لان المنفی ھو التفصیل والثابت ھو الاجمال
او النفی مقید بالوحی الجلی والثبوت متحقق بالوحی الخفی انتہی اس کلام علامہ علی قاری سے بھی واضح
ہے کہ ایک چیز کا علم ایک وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور قرآن شریف سے اوسکی نفی بوجہ دیگر
ثابت ہے چنانچہ بعض انبیاء کے قصہ کو آپ بوجہ اجمال یا وحی خفی کے آپ جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اوسکی نفی بوجہ
تفصیل یا بوحی جلی جانتے کی کی ہے پس اسیطرح یہاں بھی جایز و محتمل ہے پس اس جواز و احتمال کی رفع پر برہان
ساطع قایم کرنا راندیری صاحب کو ضرور ہے ورنہ راندیری صاحب کی مقصود کا حصول و ثبوت
سے نفور اور تحقق سے دور ہے **قولہ** دیکھو سورہ یوسف اور فرمایا گیا تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک
ماکنت تعلمھا انت ولا قومک من قبل ھذا پس واضح ہو گیا کہ یہاں گو بظاہر تعمیم معلوم ہوتی ہے لیکن بلحاظ
قرینہ مانعہ تعمیم نہیں لے سکتے ہیں یہی حال نصوص کا بھی ہے کما لا یخفی **اقول** وباللہ التوفیق جی راندیری
صاحب جیسے رسل کے قصہ کے نیکی نفی سے مراد وحی جلی کے ساتھ قصہ کرنیکی نفی ہے یا تفصیل خاص کی نفی مراد ہے
ایسے ہی اس آیت سورہ یوسف والی میں بھی مراد ہونا محتمل ہے کہ وحی جلی اور تفصیل خاص کے ساتھ نجاننا مراد
ہے اور وحی خفی واجمالا جانتے کی نفی مراد نہو اسکے رفع پر دلیل قاطع و برہان ساطع قایم کرنا آپکو ضرور تھا اور
اب بھی ضرور ہے ورنہ الاحتمال یفسد الاستدلال قضیہ مشہورہ و معروفہ ہے پس آپکا استدلال فاسد ہے اور
یہاں تعمیم کے قرینہ مانعہ کوئی موجود ہونا مسلم نہیں ہے اسیطرح اقامت برہان کیجیے ایسے دعوی بلا دلیل کے نفیسے کوئی
مبطل عاجز نہیں ہے یہ آپکو مفید اور ہمکو مضر نہیں ہے پس آپکا ادعا کہ تعمیم نہیں لے سکتے ہیں اور یہاں تعمیم نہیں
ہے غیر مسموع ہے بحوالہ تفسیر عرایس آگے آویگا کہ مراد ماکنت تعلمھا انت کی یہ ہے کہ قبل کون روح مبارک آپ نہیں
جانتے تھے پس اس سے مدعی راندیری ثابت نہوا **قولہ** خان صاحب الفاظ فما ترک فی مقامہ الی قیام الساعۃ
سے غلطی کھاگئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے قیامت تک کے غیوبات کی خبر دینا ثابت ہے جناب من قام فینا کی شرح کیا
چھوڑ دی ہے وہ یہ ہے (قام فینا) ای خطیبا او معناہ مخطبنا یہاں سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ
فرماتے تھے یا خطبہ پڑھتے تھے اور یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ وعظ میں نصایح و دقائق اور متعلقات امور دین بیان کیا جاتا ہے
یہ نہیں بیان کیا جاتا ہے فلاں فلاں شہر میں اتنے مکان ہونگے جنمیں اتنی اینٹ ہوگی اتنا چونا اتنے درخت فلاں

سال اتنی گیہون ہونگی اور فلان سال اتنی باجری اور اتنی جواری وغیر ذلک لاتعد ولاتحصی اگر ایک ہی شہر کی جزئیات
بنین نہین اگر ایک ہی مکان کی جزئیات بیان کیے جائین تو ایک زمانہ چاہیے اور دنیا کی جزئیات کو بیان کرو تو
غیر متناہی زمانہ چاہیے اور بیان موضوعہ خطبہ سے باہر ہو جائے **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری صاحب**
کا ادعا کہ الفاظ فما ترك فی مقامہ الی قیام الساعۃ سے غلطی کہا گیا ادعا محض بلا دلیل غیر مقبول و غیر
مسموع ہے **راندیری صاحب** ادعا غلطی مین صادق تھے تو دلیل قابل قبول پیش کرتے دلیل اثبات غلطی
کی **راندیری صاحب** وانکے مقتدی کہان سے لاسکتے ہین سوائے تقول باطل کے بلاشبہ قیامت تک کے
غیوب کی خبر دینا اس حدیث سے موافق شرح حدیث کے ثابت ہے **مجمع البحار** جلد ثالث صفحہ ۱۸۳ مین ہے
ای ما ترك مما یحدث الی الساعۃ الا حدث بہ دیکہو **راندیری صاحب** مجمع البحار آپکی مقبول کتاب سے قیامت
تک کے محدثات کا بیان فرما دینا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین غیوب تھے اور مین ثابت ہے اب شاید
راندیری صاحب علامہ طیبی کو جنسے صاحب مجمع البحار ناقل اور خود صاحب مجمع البحار کو بھی جنہون نے یہ
کلام طیبی قبول فرمایا یہ اپنے عناد و مکابرہ سے نہ کہدین کہ فما ترك فی مقامہ الی قیام الساعۃ سے غلطی کہا گیا
ہین اور قام فینا کی شرح بھی ان دونون نے چہوڑدی ہے راقم نے اپنی اول تحریر فتوی اولی وثانیہ مین بھی
یہ عبارت **عینی شرح بخاری** کی جلد سابع صفحہ ۱۴۱ کی نقل کی تھی والغرض انہ اخبر عن المبدأ
والمعاش والمعاد جمیعاوفیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات
من ابتدائھا الی انتہائھا وفی ایراد ذلك كلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ
وکیف وقد اعطی جوامع الکلم مع ذلك اور **عینی** مذکور کی جلد گیارہوین صفحہ ۹ کی یہ عبارت بھی
نقل کی تھی ما ترك شیئا ای من الامور المقدرۃ من الکائنات جس سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جمیع احوال مخلوقات کی خبر ابتدا سے لیکر انتہا تک ایک مجلس مین دی اور کائنات ومخلوقات کے امور مقدرہ
مین سے کسی چیز کو ترک نہین کیا یعنی تمام کو بیان فرما دیا الغ دونون عبارتون کو جو اس مقام مین تہین راندیری
صاحب نے عوام کو دھوکہ دینے کو اور لبس الحق باطل کرنیکو دیدہ دانستہ چہوڑ دیا ہے اسی مضمون کی عبارت
مرقاۃ علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالی سے بھی اوپر گذر چکی ہے اور علامہ طیبی بھی اسکے قائل ہین اور علامہ
ابن حجر وعلامہ قسطلانی نے بھی اسکو مقرر اور کرمانی اور خیر جاری مین بھی یہ مضمون موجود ان تمام متبحرین کو
راندیری اپنے توہم باطل کے باعث غلطی کہا جانیوالی کہین نہ کہدین اور ان تمام کو قام فینا کی شرح

چھوڑ دینے والا نہ بتاویں جیسے نانوتی ملانے خاتم النبیین کے معنے تحذیر الناس میں گھڑے اور تمام مفسرین کو در پردہ خاتم النبیین کے معنی نہ سمجھنے والے بتایا اور جیسے سید احمد خان نیچری نے معانی قرآنیہ میں ایجاد بندہ کیا اور ایمان جانیکا کچھ خیال نہ کیا اور تمام علماء متقدمین و متاخرین کے خلاف معانی اختراع کئے اور یہی خرعبیلا ہر لوگونکو چلانا چاہا راندیری صاحب نے یہ معنی و یہ دلیل علیل بیان کی تو کیا ہوا مگر یہ یاد رہے کہ راندیری صاحب کے مطلب و مدعی و دلیل علیل کو تسلیم وہی شخص کرسکتا ہے کہ جو ملا قاسم نانوتی کا معنی مذکور میں اور سید احمد خان کا اوسکے خرعبیلات میں معتقد و مقلد ہوگا اہل اسلام و اہل سنت و جماعت سے اسکی قبولیت کی امید نہ رکھئے پھر راندیری صاحب نے قام فینا کے معنی ای خطیبا او واعظا او معناہ خطبنا بیان کرکے جو یہ کہا ہے کہ (یہان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرماتے تھے یا خطبہ پڑھتے تھے الخ) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیب ہونا اور خطبہ پڑھنا قبول کرکے اوسپر یہ متفرع کرنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے محدثات کا حال بیان نہیں فرمایا عجب فہم ہے کیا خطبہ ہونا منافی و نقیض و ضد اوسکی ہے جو اجتماع ممکن نہیں ہے جلد اول مجمع البحار صفحہ ۳۵۳ میں ہے خطب خطبة بالکسر والاسم ایضا بالکسر فاما بالضم فمن القول والکلام اس سے واضح ہے کہ خطبہ ساتھ ضم کے قول و کلام ہے جب خطبہ قول و کلام ہے تو قیامت تک کے محدثات کے بیان کو کون عاقل قول و کلام سے خارج جان سکتا ہے قاموس میں ہے خطب الخاطب علی المنبر خطابة بالفتح وخطبة بالضم وذلک الکلام خطبة ایضا وهو الکلام المنثور المسجع ونحوه اس سے بھی واضح ہے کہ خطبہ کلام منثور و مسجع و نحوہ کا ہی نام ہے پس خطبہ کو منافی و مناقض بیان جزئیات قیامت تک کی جاننا راندیری صاحب کے علم و فہم یا دیدہ و دانستہ عناد و مکابرہ پر دال ہے ایسے ہی اگرچہ الوعظ هو التذکیر بالخیر فیما یرق القلب کا نام ہے جیسا کہ عینی شرح بخاری کی جلد اول ۵۵ میں ہے لیکن اوسمیں ضمناً ذکر دیگر امور کا کر دینا منافی اوسکے جاننا مکابرہ صرف ہے یہ جو کہا کہ (یہ نہیں بیان کیا فلانے شہر میں اتنے مکان ہونگے جسمیں اتنی اینٹ ہوگی اتنا چونہ اتنے درخت فلان سال میں اتنے گیہوں ہونگے الخ) اس قول بیہودہ کو راندیری صاحب بہت بڑی دلیل اپنے مدعی فاسد کی وہم کرتے ہیں اور یہ خیال یہ اختلال کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کا طرز و طریقہ بھی اسمیں منحصر ہے کہ علیحدہ علیحدہ ایک ایک چیز کا نام لیکر منبر پر آپ بیان فرماویں جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صفت جوامع الکلم کی عنایت فرمائی تو آپ کلمات جامعہ میں بہت سے امور فرما سکتے ہیں اور ایک کلام مختصر میں بہت سے امور کی خبر

(۱) راندیری کی طرح حضرت [illegible] سید احمد خان نیچری [illegible]

تہوڑیسی عرصہ مین دیسکتی ہین یہہ بطور خرق عادت ہونا مزید برآن ہی یہی وجہ جمیع احوال مخلوقات کی بیان کرنیکی
کی علما رمانند طیبی و کرمانی و خیر جاری قسطلانی و فتح الباری و عمدۃ القاری و مرقاہ بیان فرماتی مین چنانچہ
اوپر مذکور ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام جامع دمشق
کی منارہ ابیض پر نزول فرماوینگی اسمین ادنی تامل سی چند امور کا ثبوت معلوم ہوتا ہی اول یہ کہ دمشق جو آپکی بیان
کی وقت فتح نہوا تہا وہ بعد کو فتح ہوگا اور وہان اسلام کا چرچا ہوگا اور وہان جامع مسجد بنائی جاویگی اور اسکا
اور اوسکا منارہ بہی ہوگا اور اوسکا رنگ سفید ہی ہوگا اور اوسی پر حضرت عیسی علیہ السلام نزول فرماوینگے
مکہ شریفہ یا مدینہ منورہ یا بیت المقدس یا روم یا شام وغیرہا بلاد مین نزول مذکور نہ فرماوینگی ان تمام امور کا
بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کلام مختصر مین فرمادیا پس ایسی ہی **راندیری صاحب** کی اینٹ مٹی گیہون
وغیرہا کا بیان بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کلام جامع مین فرمادیا ہو جسکا بیان ہمسی نہین ہوسکتا ہی نہ ایسی
کلام مین جیسی **راندیری** نی تطویل بلاطائل کی ہی اور اپنی فہم شنیع کی موافق اوسکی صورت قبیح دکہائی ہی یہ
نتیجہ اسکا ہی کہ **راندیری** و اونکی مقتدی و پیشوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رتبہ و قدر کو نہین پہچان سکتی ہین
جو چیز اپنی نسبت غیر ممکن جانتی ہین اور اوسکی بیان مناسب سی عاجز ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بہی
وہ غیر ممکن اور اوسکی بیان مناسب سی عاجز جانتی ہین نعوذ باللہ من ہذا الفہم السقیم **راندیری صاحب**
نی یہ جو کہا کہ (ایک مکانکی جزئیات جو بیان کیا جاتی تو ایک زمانہ چاہیی اور دنیا کی جزئیات کو تو غیر متناہی زمانہ چاہیی
اور بیان موضوع خطبہ سی باہر ہو جاتی) سبحان اللہ علما رباندر مانند علامہ عینی و ابن حجر و علامہ علی قاری وغیرہم
رحمہم اللہ تعالی جنکی اسامی گرامی اوپر مذکور ہوئی جمیع احوال مخلوقات مبدا و معاش و معاد بیان فرمانیکو قبول
فرمادین اور اوسکی دلیل خرق عادت عظیم و اعطاء جوامع الکلم معرض بیان مین لاوین اور یہ جو آجکل کی **راندیری**
ایسی تقریر و تحریر سی ناجایز و غیر ممکن ٹہہرادین **راندیری صاحب** ذرا آپ اور آپکی اساتذہ جو اس امر مین
آپکی پیشوا ہین تحریر فرمادین کہ ایک مکان کی جزئیات کیواسطی ایک زمانہ آپ جیسون اور **راقم** جیسون کو چاہیی کہ
جنکو معجزۃ و کرامۃ و معونۃ نکیا بلکہ استدراجا بہی خرق عادت حاصل نہین اور جوامع الکلم ہونیکا تو ذکر
ہی کیا ہی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب معجزات باہرہ و معطی جوامع الکلم کو بہی ایک مکان کی جزئیات کو
بیان کیواسطی ایک زمانہ چاہیی نعوذ باللہ من ذلک یہ تو وہی اپنی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیاس کرکے
اپنی آخرت خراب کرنا ہی آپکی قیاس سی تو ایک شب مین ہفتم آسمان بلکہ عرش تک جاکر لوٹ آنا ہی کہ جسمین اس

زمانہ قلیلہ مین چند ہزار سال کی راہ طی کرتا ہی کیونکر ممکن وجایز ہوگا پہر معراج کا بہی انکار کرجائی اور انکار لزومی ہی
التزامی کا اظہار کردیجی اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پر قیاس کرینگا راندیری انکار کرین اور تصریح
کرین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اور ہم مین فرق ہی ایسی بعض امور کا صدور بطور خرق عادت یعنی معجزہ
کی ہوا ہی ہمسی نہین ہوسکتا ہی تو ایسی ہی یہان جاننا چاہی کہ بطور عظیم خرق عادت مع اعطا جوامع الکلم
اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جمیع احوال مخلوقات کی بیان کو ایک مجلس مین تمام کرادیا ہی علمای
نامدار جنکی اسامی گرامی اوپر مذکور ہوی فرماتی ہین اوسکو قبول کریجی اور اونکی طرف رجوع کیجی اپنی تقریر و تحریر کو لچر و
ہذیان خیال کیجی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کی
حق مین اپنی وسوسہ باطلہ کی باعث ایک مجلس مین بیان جمیع احوال مخلوقات قبول نہین کرتی یا تو احوال صالحین
سی ناواقف محض ہین یا عناداً پوشیدہ کرتی ہین کہ اللہ تعالی کیطرف سی اونکو واسطی بہی طی اللسان وبسط الزمان
بطور خرق عادت حاصل ہوتا ہی چہ جائیکہ سید المرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰت والسلام کیواسطی جلد ثانی
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۶ مین ہی قال النووی کان السید الجلیل بن کاتب الصوفی یختم
بالنہار اربعاً وباللیل اربعاً اقول یمکن علی مبادی طی اللسان وبسط الزمان وقد روی عن
الشیخ موسی السدرانی من اصحاب الشیخ ابی مدین المغربی انہ کان یختم فی اللیل والنہار
سبعین الف ختمۃ ونقل عنہ انہ ابتداء بعد تقبیل الحجر وختم فی محاذاۃ الباب بحیث سمعہ
بعض الاصحاب حرفاً حرفاً وبسط ھذا المبحث فی کتاب نفحات الانس فی حضرات القدس
انتھی اس سی واضح ہی کہ حضرت شیخ موسی سدرانی ایک رات دن مین ستر ہزار ختم کیا کرتی تہی تین ہزار قرآن سی
کچہ کم ایک گھنٹہ مین ہوی جب آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی امت مین بعض اولیاء کو یہ رتبہ طی اللسان حاصل
ہوا بطور خرق عادت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدرجہا بڑھکر رتبہ طی اللسان کا ایسا حاصل ہونا ایک
دن مین جمیع احوال مخلوقات بیان فرماوین عاقل منصف کی نزدیک کونسی تعجب کی بات ہی ہان مانند راندیری کی
جو مصداق آیت اتخذ الٰھہ ھواہ ہی اوسکی نزدیک تعجب ہونا بلکہ محال ہونا تعجب نہین ہی جس چیز کا یعنی اسکا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مجلس واحد مین مبدأ و معاش و معاد و جمیع احوال مخلوقات کی خبر دیدی
ثابت ہونا حدیث صحیح سی علمای نامدار فرماتی ہین اور حدیث مذکور اسکو ثبوت کی دلیل جانتی ہین وہ حدیث دلیل
اس امر کی **بخاری شریف** مین ہی اور **مشکوٰۃ شریف** مین بہی ہی عن عمر رضی اللہ تعالی عنہ

قال قام فينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل اهل
الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه یہان راندیری کو یہ
گمان ووہم فاسد ہی کہ میری یعنے راندیری کی تقریر پر تزویر سے حدیث صحیح اس امر کی دلیل نرہنا اور علمار
نامدار کا اسکی دلیل حدیث مذکور ٹھیرانا لوگ باطل جان لینگے اور راندیری کی مزخرفات کو حق جانکے یہ قبول کرینگی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات مبدأ و معاش و معاد کی خبر دی ہی اور نہ یہ ہوسکتا ہی اگر یہ
گمان فاسد ووہم کاسد راندیری کا ہوتا تو خلاف مراد حدیث وخلاف بیان علمار کیون یہ تقریر پر تزویر کرتے
میان راندیری یہ یاد رکھین کہ جب تمہارے مقتداؤن نے بہت سے سر پٹکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم
غیب کے عدم ثبوت یا تقلیل مین کوشش کی اور خائب اور خاسر رہے علمار عرب و عجم نے اونکے کلام کو مردود فرمایا تو بیچارے
راندیری کس گنتی و شمار مین ہین جو اس سنتِ سیئہ مقتدایہ کے اجرا کیواسطے یہ تقریر بےہودہ پیش کرتے ہین اور راندیری
نے یہ جو کہا کہ (دنیا کی جزئیات کے بیان کیواسطے تو غیر متناہی زمانہ چاہیے) ہان دنیا کے جزئیات کے بیان کیواسطے غیر متناہی
زمانہ جب ہی چاہیے کہ جب آپکے عقیدہ مین دنیا کے جزئیات غیر متناہیہ ہین اگر غیر متناہی نہین متناہی ہین تو غیر متناہی زمانہ
کیون چاہیے متناہی کا ظرف بھی متناہی چاہیے نہ غیر متناہی اور جب آپکے عقیدہ جدیدہ مین جزئیات دنیا غیر متناہی ہین
جنکے بیان کیواسطے زمانہ غیر متناہی چاہیے تو دنیا کا وجود بھی زمانہ غیر متناہی سے آپکے عقیدہ جدیدہ مین ہوگا اور زمانہ
غیر متناہی تک رہیگا پھر یہ عقیدہ جدیدہ آپکا موافق حکمار کفار کے جو عالم کے قدم زمانی کے قائل ہین ہوا یا نہین اگر دعوی
ہی کہ یہ عقیدہ اہل اسلام کا ہی تو علم کلام وعقائد کے کتب معتبرہ سے ثابت کیجے ورنہ اپنے ایمان کی خبر لیجے اس قسم کی تقریر سے
موافق حکمار سے حشر اجساد و خرق والتیام آسمان کا محال ہونا بھی آپ بمقابلہ اہل اسلام ثابت کرنے لگین تو کیا عجب ہے
ایسے شبہات باطلہ سے ملاحدہ و فلاسفہ جیسے علم غیب صاحب عالم غیب صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہین چنانچہ علامہ
تورپشتی اپنی کتاب عقائد معتمد مین فرماتے ہین بدعوی تناقض و علت شبہت غیب را کہ صاحب خیر عالم غیب
صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ رسانیدہ است ردنکند کہ ملاحدہ کہ دشمنان دین اند و فلاسفہ کہ منکران اخبار غیب اندرین
چنین مواضع فرصت طلب باشند انتہی خرق والتیام آسمان وحشر اجساد وغیرہ کا بھی انکار کرتے ہین پھر میان
راندیری ایسے شبہات سے امور مذکورہ کا بھی انکار کرین تو کیا بعید ہی وہابیہ مین سے ایک فرقہ نیچریہ بھی ہی وہ ایسے
ہی شبہات سے وجود ابلیس و آسمان وحور وغلمان کا منکر ہی اس عمل داری مین کون پرسان ہی جو چاہے کرے یہ جو کہا
کہ (بیان موضوعہ خطبہ سے باہر ہو جاے) یہ فرمائے کہ آپنے اپنے گمان مین کیا موضوع خطبہ وہی قرار دیا ہی جو راندیر وغیرہ

دینیات مین موضوع ٹھہرایا گیا کہ تھوڑی دیر مین چند امور وعظ ونصیحت وغیرہا مقررہ منبر پر خطبہ مین پڑہکر اوتر آتی ہین اور اکثر
مسائل عقائد واعمال منبر پر ذکر نہین کرتی ہین بلکہ کتب مین لکہا ہوا کافی جانتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کیواسطی ہی موضوع آپ وہی جانتی ہین اور اون امور مذکورہ کا بیان فقط تھوڑی دیر تک ہی ہونا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی ضروری مانتی ہین تو یہ عقیدہ ہی مخالف حدیث صحیح مسلم کی جو مشکوہ مین ہی مذکور
ہی باطل ہی عن عمرو بن اخطب الانصاری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یوما
الفجر وصعد علی المنبر فخطبنا فحضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا ہو کائن
الی یوم القیمۃ جس سی تمام دن فجر سی لیکر مغرب تک خطبہ و وعظ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ہی اور
علامہ قاری اسکی شرح مرقاۃ مین فرماتی ہین فاخبرنا کی تحت مین ای مجملا او مفصلا وفیہ الاعجاز
الکثیر ماہو کائن الی یوم القیمۃ کی بیان مفصلا مین اعجاز اکثر ہونا بیان کرکی اوسی تفصیلا بیان کی راجح
ہونیکیطرف اشارہ کرتی ہین اب راندیری صاحب یہ کہدین کہ یہ تمام دن خطبہ و وعظ فرمانا ہی بیان
موضوع خطبہ سی باہر ہونیکی سبب سی ناجائز ہی اور حدیث صحیح مسلم ہرگز قابل اعتبار نہین ہی کیونکہ ہماری رای مین
بیان موضوع خطبہ کی خلاف ہی الغرض ایسی تقریر پر تزویر راندیری کو کوئی زندیق یا مجنون ہی پسند کریگا
نہ کوئی مسلمان وعاقل ایسی زبانی لغو ولچر تقریرین راندیری کی نیاچرکو ہی پسند ہونگی اونکی کانفرنس مین راندیری
اپنی تقریر پاس کراکی خوش ہوجاوین ہان بعض ندوہ یہ جنکو اپنی تمام شرکا کی طرفداری منظور ہی حق ہی یا باطل
وہ پسند کرین تو کچھ تعجب نہین ہی **قولہ** اب باوجود اسکی کہ یہ تمام جزئیات شئیا یکون الی قیام الساعۃ
ہونیکی بیان نہین ہوئی اور نہ ہوسکتی ہی **اقول** وباللہ التوفیق اگرچہ راندیری کی لغو ولچر تقریر اور
وہم فاسد کی موافق شئیا یکون الی قیام الساعۃ کا بیان تمام جزئیات نہین ہوسکتی ہین اور راندیری
اسکی فہم سی عاجز ہین یا عناد وانکار ومکابرہ کی عادت کا ترک راندیری کو دشوار ہی لیکن اہل فہم مقام
مدح نبوی مین ہی جان سکتی ہین کہ شئیا یکون الی قیام الساعۃ تمام جزئیات پر جو قیامت تک ہونگی صادق
ہی اور جس پر یہ صادق ہی وہ تمام ہی مراد ہون جب ہی مقام مدح مین اسکی بیان کا موقع ہی ورنہ بعض
جزئیات کی بیان مین کیا مدح ہی اب ہی مرقاۃ سی تحت حدیث مسلم کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فجر سی ظہر
تک وظہر سی عصر تک اور عصر سی مغرب تک خطبہ فرمایا پس خبر دی ماہو کائن الی یوم القیمۃ کی علامہ
علی قاری رح ماہو کائن الی یوم القیمۃ کی تفصیلا بیان کرنی مین اعجاز اکثر ہونا فرماتے ہین

جب تمام جزئیات قیامت تک بیان نہ فرمایا بلکہ بعض ہی کا فقط امور دینیہ کا تو اوسمین اعجاز اکثر و مدح ہی کیا
ہوئی ہان رانديري صاحب کو مقام مدح اعظم بیان ہونا اور ایسی امر کا بیان جسمین اعجاز اکثر ہو پسند
نہین ہی اور **رانديري** اور اونکی مقتدا اونکی تمام کوشش انتہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوصاف کمالیہ کی تقلیل
وتنقیص مین ہی تو **رانديري** اور اونکی مقتدی تمام جزئیات کیونکر مراد لین کہ جس سی وصف کمال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ثابت ہو کر مقام مدح کی مناسب ہو جاوی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی وہ امر جسمین اعجاز اکثر
ہو ثابت ہو جاوی **قولہ** پھر خانصاحب کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہو کہ اس سی قیامت تک کی غیوب کی خبر دینا ثابت
ہی اور جزئیات ما یکون اور ما کان کو آپ جانتی تہی **اقول** وباللہ التوفیق جسکو اللہ تعالی نی فہم اور انصاف
دیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر و عظمت و محبت و اخلاص کو اوسکی دلمین جگہ دی ہی اور وہ گستاخیون
سی بیزار ہی جیسی کہ **تقویۃ الایمان** مین ہی کہ اکرموا اخاکم کو جسکا بطور تواضع فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا علماء معتبرین ذکر کرتی ہین چنانچہ **مرقاۃ شرح مشکوۃ** جلد ثالث صفحہ ۱۷۴ مین **علامہ علی قاری** رح
فرماتی ہین قال الطیبی قالہ تواضعا وھضما للنفس یعنی اکرموا من ھو بشر مثلکم ومفرع من
صلب ابیکم آدم واکرموہ لما اکرمہ تعالی واختارہ واوحی الیہ کقولہ تعالی قل انما انا بشر مثلکم
اس سی واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرموا اخاکم فرمانا بطور تواضع و کسر نفسی کی ہی اور اسی
حدیث کی تحت مین مشکوۃ مطبوعہ دہلی کی جلد ثانی صفحہ ۵۲۷ کی بین السطور مین **لمعات شیخ عبد الحق** رحمہ اللہ
سی یہ منقول ہی یرید نفسہ الکریمۃ تواضعا وتنبیہا علی انہ بشر مثلھم فی عدم جواز السجدۃ
والعبادۃ اس سی بہی ثابت ہی کہ اخاکم فرمانا تواضعا ہی اور بشر مثلہم ہونا عدم جواز سجدہ و عبادت مین ہی
مجمع البحار جلد اول صفحہ ۲ مین ہی اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم اراد نفسہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
ھضما للنفس ای اکرموا من ھو بشر مثلکم لما اکرمہ اللہ تعالی بالوحی اس حدیث مذکور کا بطور ہضم
نفس و کسر نفسی کی ہونا واضح ہی اس حدیث تواضعا کو **مولانا اسمعیل دہلوی** نی دلیل اثبات کی ٹھہرا لیا کہ انبیاء
علیہم السلام سب انسان ہین اور بندی عاجز اور ہماری بہائی ہین اور اونکی تعظیم بڑی بہائی کی سی کیجیو چنانچہ
تقویۃ الایمان مین اس حدیث مذکور بالا کی تحت مین بعد فای فائدہ کی جو فی الواقع فساد و افساد و ضلال
و اضلال ہی یہ عبارت بعینہا ہی صفحہ ۸۰ مین (یعنی انسان سب آپسمین بہائی ہین جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بہائی ہی
سو اوسکی بڑی بہائی کی سی تعظیم کیجیو اور مالک سب کا اللہ ہی بندگی اوسیکو چاہیئی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اولیاء

انبیاء امام امام زادہ و پیر و شہید یعنی جتنی اللہ کی مقرب بندی ہین وہ سب انسان ہی ہین اور بندی عاجز اور ہماری
بہائی مگر اونکو اللہ نی بڑائی دی ہی وہ بڑی بہائی ہوئی اسمین انبیاء علیہم السلام کو نعوذ باللہ من ذلک بہائی
بنایا اور اونکی تعظیم بڑی بہائی کی سی ٹھہرائی تو اوسکی نزدیک جب عظمت و تعظیم و تکریم انبیاء علیہم السلام بالخصوص
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت شرعیہ بہی بڑی بہائی جیسی ہی اس ملا کی نزدیک چاہیئی نہ اس سے
زیادہ اور حال آنکہ بڑی بہائی سی زیادہ تعظیم منع بتایا نص قرآنی جس سی واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک
آواز بلند کرنا ممنوع و موجب حبط اعمال ہی خلاف ہی اگر بڑی بہائی کی بہی ایسی تعظیم سمجہا جاتا ہی کہ بڑی بہائی غیر نبی کے
سامنی آواز بلند کرنا بہی حرام و موجب حبط اعمال ہی تو کوئی بہی تہتر فرقونمین اسکا قائل نہین فمن ادعی فعلیہ البیان
ورنہ یہ قول مخالف اجماع کی اور باطل اور ضلال و اضلال ہی پہر بڑی بہائی کیسی تعظیم کیسی اور ایسی ہی صلح حدیبیہ کی
حدیث سی ثابت ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضل وضو اور تہوک اور رینٹ
کو زمین پر نہین گرنی دیتی تہی بطور تبرک کی اپنی بدن پر مل لیتی تہی یا تو اس ملا کی نزدیک بڑی بہائی کی ساتہ بہی یہی معاملہ
کرنا چاہیئی نہ کرنی والا مخالف فعل صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم و مخالف تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگا اس ملا
نی اپنی بہائی کی ساتہ یہ معاملہ کیا اور نہ کرایا تو حدیث تقریری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عادت صحابہ رضی اللہ
تعالی عنہم پر نہ خود چلا اور نہ اپنی تابعین کو چلایا یہ بہی ضلال و اضلال ہی پہر جب محبت شرعیہ موافق رتبہ و تعظیم و
تکریم کی چاہیئی تو عظمت و تعظیم جب بڑی بہائی کیسی چاہیئی نہ زیادہ تو حدیث نبوی لا یؤمن احدکم حتی اکون
احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین جس سی مومن مسلمان کامل ہونیکی واسطی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی محبت والد و ولد و تمام لوگونسی زیادہ ہونا ثابت ہی یا تو اس ملا اور اسکی معتقدین کی نزدیک بڑی بہائی
سی محبت والد سی اور تمام لوگونسی زیادہ چاہیئی یا نعوذ باللہ من ذلک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بہی
محبت والد سی زیادہ نچاہیئی ورنہ بڑی بہائی کی سی محبت و تعظیم کرنیکی کیا معنی الغرض یہ سراسر گستاخی و ڈہکوسلہ اس
ملا کا ہی مخالف نصوص و اجماع امت کی اور یہ نادانی ہی کہ اسقدر نہ سمجہا کہ جو بطور تواضع کی ہو اوسکو دلیل ٹھہرا
لینا کہان درست ہی ورنہ مثلا کوئی استاد اپنی شاگردونکو خط وغیرہ مین خود کو احقر الناس لکہی تو اوسکی معتقدین
و شاگردونکو اوسکو احقر الناس لکہنی کو دلیل بناکر تمام لوگونسی زیادہ حقیر اوسکو جاننا درست ہو جاوی الغرض
جو بطور تواضع کہا ہو جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خود کو اخاکم فرمایا دلیل اخوت بنانا اور یہ سمجہنا کہ تعظیم
مثل اخ کی چاہیئی سراسر گستاخی و بی ادبی ہی جب اس ملا پر ایسی اسکی قول باطل کی گرفت کیگئی تو اوسکی بعض

معتقدین گستاخون نے آیت کریمہ انما انا بشر مثلکم کو اس اخوت کی اور اسکی کہ بڑے بہائی کی سی تعظیم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہیے بنایا اور اسی سنت سیئہ اپنی مقتدی اسمٰعیل کا اتباع کیا کہ جس آیت کا نزول اسواسطے
تفکیم بعض تفاسیر مانند معالم التنزیل مین مصرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور تواضع کے انا بشر مثلکم فرماوین
اوسکو دلیل بنایا اور ادنی ادنی کو بہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہدینا اس دلیل سے جائز بتایا باوجودیکہ
ہر عاقل منصف جانتا ہے کہ جو قول بطور تواضع صادر ہوا اوسکو دلیل اوسکے ظاہری معنی کی اثبات بنانا درست نہین
اور اوسکے موافق قول و اعتقاد درست نہین ہے اور اوسکو دلیل اس امر کی ٹھہرانا کہ بڑے بہائی کی سی تعظیم حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ان متبوع و تابعین مانند **گنگوہی و انبیٹہوی** کے کیونکر جائز ہے ہرگز نہین بلکہ یہ ایک
نوع کی شبہ اندازی و اضلال صرف ہے یہ انکے استدلالات باطلہ موافق دیگر اہل ہوی و الحاد و ارتداد کے ہین کہ وہ شبہ
اندازی کیواسطے ایسے استدلالات قرآن و حدیث سے پیش کرتے ہین غیر محل پر محل کرکے اوسی **تقویۃ الایمان** مین
ہے (ہر مخلوق بڑا ہو یا چہوٹا وہ اللہ تعالی کی شان کے آگے چمار سے بہی ذلیل ہے) عبارت تقویۃ الایمان جو ابہی
سابق مین اوپر گذری اوسمین بڑے سے مراد انبیا و اولیا و شہدا لئے ہین اس **ملا اسمٰعیل** نے تو اوسکے نزدیک
یہان بہی بڑے سے مراد وہی انبیا علیہم السلام وغیرہم ہین پس اس ہذیان مین کہ چمار سے بہی ذلیل ہین نعوذ باللہ
من ذلک انبیا و اولیا و شہدا پر اطلاق چمار سے ذلیل ہونیکا کیا ہے کوئی محشی حاشیہ مین اپنا ایمان ظاہر کرتا ہے
اور اس قول کی تفسیر کرتا ہے (یعنی شان بادشاہی سے جو شان چمار کو لگا دیتے) ہان مؤلف جی و محشی جی آپکا یہی تو
مطلب ہے کہ انبیا علیہم السلام کو تشبیہ چمار خبیث ظاہری و باطنی سے دیکر جسکو پادشاہ حقیقی کے نزدیک کچہ عزت
ظاہریہ و باطنیہ نہو گستاخی انبیا علیہم السلام کے حقمین کرکے اپنا ایمان خراب کر دیا یہ آیت کریمہ لا تشرک باللہ ان
الشرک لظلم عظیم کے فائدہ مین جو در اصل فساد و افساد ہے لکہا ہے تشبیہ چمار سے دینا اس ملا نے اس آیت سے جائز
ہونیکا شبہ عوام کو ڈالا یہی ضلال و اضلال ہے اس آیت کی کونسی دلالت سے یہ تشبیہ خبیث ثابت ہوتی ہے ذرا کوئی چیلہ
چانٹا ثابت تو کرے اور اپنے ایمان کی خبر دے اور دلیل اسپر قایم کرے کہ ایسی تشبیہ دینا گستاخی نہین ہے ابہی اور تقویۃ الایمان
کی عبارت مین گذرا کہ (انسان آپسمین سب بہائی ہین) اسکے موافق **ملا اسمٰعیل** کو بہی بہنگی چمار کا بہائی کوئی کہے
تو کوئی چیلہ اوسکو **ملا اسمٰعیل** کی گستاخی جانیگا یا نہین جب نہ جانیگا تو اسکا اظہار **میان نذیری** اور
اونکو پیشوا کردین تاکہ یہی لقب اوس ملا کا قرار دیا جاوے اور اگر گستاخی جانین تو اپنے ملا پہ نفرین کرین کہ کہین انسان
آپسمین سب بہائی کہے اور پہر جب ان چیلونکو ملا کے حقمین یہ گستاخی ہے تو انبیا علیہم السلام کے حقمین چمار سے تشبیہ

وینو سی گستاخی ہو کر ایمان گیا یا نہین اگرچہ اس کلام کو کہ جمار سی ذلیل ہی جو لفظ بی ادبی کا ہی کوئی اور مراد لین تو
بقول ملا اسماعیل کی جو تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ مین ہی دیہ بات محض بیجا ہی کہ ظاہر لفظ بی ادبی کا بولئے اور
اس سی اور معنی مراد لیجئے کہ معما اور پہیلی بولنی کی اور جگہ ہین کچہ اللہ کی جناب مین ضرور نہین کوئی شخص بادشاہ سی
یا اپنے باپ سی ٹھٹا نہین کرتا اور جگت نہین بولتا اسکو واسطے دوست آشنا ہین نہ باپ اور بادشاہ) ہم بہی اس ملا
کی قول سی اسکو جواب دینگی کہ لفظ بی ادبی کا جو ملا اسمٰعیل نے بولدیا ہی اُس سی کچہ اور معنی خود یہ ملا یا اسکا کوئی چیلہ
مراد لی تو یہ بات محض بیجا ہی معما اور پہیلی بولنی کی اور جگہ ہین کچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام
کی جناب مین ضرور نہین کوئی شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام سے
ٹہٹا نہین کرتا اور جگت نہین بولتا اسکو واسطے دوست آشنا ہین نہ باپ اور بادشا پس اس ملا اسمٰعیل کی ایسی
کلمات گستاخانہ کی اگر کوئی اور معنی لیئے جاوین تو اوسکا دروازہ خود ملا اسمٰعیل کی قول سی ہی بند ہو گیا اور کچہ معنی
و مراد لینا ناجایز ہو گیا اور جو کلام گستاخی کا ہو وہی گستاخی کا ہی کلام باقی رہا اور آیت فللہ العزۃ ولرسولہ
وللمؤمنین سی اللہ تعالی کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و مومنین کو عزت دار فرمانا ثابت ہی اور مقربین عباد کو
آیت عباد مکرمون مین اکرام والی فرمانا ثابت ہی پس ان دونو آیت کا مضمون اس تشبیہ خبیث چمار سی ذلیل اعتقاد
کرنیکو رد کرتا ہی اور یہ عقیدہ اسکا خلاف ایسی آیات کی ہو کر ایمان کی خیرباد ہونیکی خبر دیتا ہی ایسی بہت سی گستاخیان
ایسی لوگونکی تالیفات مین موجود ہین اسکا درمیان مین ذکر آگیا تو بطور مشتی نمونہ از خروارے کچہ ذکر کردیا ہی پہر
اصل مطلب کیطرف رجوع کیجاتی ہی کہ جو ایسی گستاخیون سی پاک صاف ہی اور ایسونکی کلام کو کفر و ضلال و اضلال
جانتا ہی اور ایسی ضلال و اضلال سی لوح خاطر اوسکا پاک ہی تو بالضرور اوسکے قلب منور مین آسکتا ہی کہ راقم
نے جو عبارت شفاء و شرحہ لعلی القاری فتوی اولی مین نقل کی تہی کہ وہ یہ ہی (و من ذلک ما اطلع
علیہ من الغیوب) ای الامور المغیبۃ فی الحال (و ما یکون) ای سیکون فی الاستقبال اور
یہ عبارت عن حذیفۃ قال قام فینا مقاما فما ترک فی مقامہ شیئا یکون الی قیام الساعۃ الخ
اس سی جمیع امور مغیبہ فی الحال مراد ہین کیونکہ الامور المغیبۃ فی الحال جمع محلی باللام ہی اور ایسی ہی جمیع مایکون
فی الاستقبال مراد ہی اسلئے کہ لفظ ما عام ہی آنحضرت صلعم کو ان جمیع امور مغیبہ فی الحال و جمیع مایکون پر اطلاع
ہونا ثابت ہی اور ایسی ہی فما ترک فی مقامہ شیئا یکون الی قیام الساعۃ سی جو چیز قیامت تک ہونیوالی
ہی اوسمین سی کچہ نہ چہوڑنا سب ہی بیان فرما دینا ثابت ہی اور ایسی ہی دوسری عبارات جو اس رسالہ مین اوپر گذری

مین اوسنے بہی یہ ثابت ہی کہ جمیع جزئیات قیامت تک کا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حدیث حذیفہ رض
فما ترک شیئاً یکون الی قیام الساعۃ کے تحت مین شیئاً یکون کی تفسیر علامہ علی قاری شرح شفا مین یہ کرتے مین
(یوجد من العدم) تو اس سے واضح ہی کہ جو چیز موجد من العدم ہے اوسمین سے کچھ آپنے نہ چہوڑا سب کا بیان
فرمادیا اگر تمام جزئیات قیامت تک مراد اس سے نہون اور بعض ہی مراد ہون تو ما ترک شیئاً یوجد من العدم
کسطرح صادق ہوگا اور یہ فرمانا حضرت حذیفہ رض کا کہ کوئی چیز جو عدم سے موجود ہو اوسمین سے کچھ نہ چہوڑا سب
بیان فرمادیا کیونکر ثابت و درست ہوگا یہ اوسیوقت درست ہوسکتا ہی کہ اس کلام سے مراد تمام جزئیات قیامت تک کے مراد
ہون اور بلا مخصص تخصیص جایز نہین جو مخصوص البعض مان لیا جاوے اور **رانديری** اور اونکے کسی پیشوا
نے کوئی مخصص بیان نہ کیا اور نہ کوئی مخصص قابل قبول بیان کرسکتے ہین پس قیامت تک کے غیوب کا بیان
فرمانا صحیح ہوا اور قول **رانديری** کا کہ (خانصاحب کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہو کہ اس سے قیامت تک کے غیوب
کی خبر دینا ثابت ہے اور جزئیات مایکون وماکان آپ جانتے تہے) ہبار منثورا ہوگیا **قولہ** خانصاحب نے
الی قیام الساعۃ کے بعد کی عبارت چہوڑدی اور الی ان قال لکہکے دوسری عبارت شروع کردی اب میں پوری
عبارت نقل کرتا ہون عن حذیفۃ رض قال قام فینا مقاما فما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ
الا حدثہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی ہؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء فاعرفہ واذکرہ کما
یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا رآہ عرفہ ثم قال ما ادری انسی اصحابی ام تناسوہ واللہ ما
ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الخ یہانسے واضح ہوتا ہی کہ آنحضرت صلعم کے بیان کو صحابہ کرام نے یاد بہی
کیا تہا پس اگر مذکورہ عبارت کی یہ مراد لین کہ قیامت تک کے غیوب کی خبر دی اور جزئیات ماکان ومایکون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جانتے تہے تو لازم آتا ہی کہ صحابہ کرام بہی قیامت تک کے غیوب کو جانتے تہے اور جزئیات ماکان ومایکون کو جانتے تہے حالانکہ اسکا کوئی
قائل نہین **اقول** وباللہ التوفیق ہان **رانديری صاحب** عبارت تو بلاشبہ چہوڑدی لیکن ایسی نہین چہوڑی کہ جس سے
آپکو کچہ فائدہ واقعیہ ہو اگر آپ جانتے یا دیدہ و دانستہ کتمان حق نکرتے تو اس چہوڑ دینے کا ہرگز ذکر نکرتے لیکن آپ دہوکا دینا چاہتے ہین بہاتی
لوگون اپنے معتقدون کو کہ وہ یہ گمان کرین کہ ایسی عبارت چہوڑدی ہی جس سے **رانديری صاحب** کا مدعی حاصل
ہوجاتا ہی حالانکہ کوئی مدعی اپکا اس سے حاصل نہین ہوتا بلکہ آپکے مدعی کا اسمیں تکلنی ہوجاتی ہی لیکن ہم آپکو انصاف
سے اسقدر دور نہین جانتے تہے نہین تو وہ عبارت بہی ہم ذکر کردیتے اور آپ جو اس عبارت کو ذکر کرکے جیسی ابلہ فریبی
کرتے مین اپکا حصین ہم ایسا گمان نہین کرتے تہے اسواسطے اسقدر عبارت پر ہمنے اکتفا کیا تہا اب سنئے یہ آپ جو لکہتے ہین

دیعبد نقل عبارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کو صحابہ کرام نے یاد بھی کیا تھا پس اگر مذکورہ عبارت سے یہ مراد
ہین کہ اتنے ہان لانڈیری **صاحب** صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کو یاد بھی کیا تھا چنانچہ
حفظہ من حفظہ جو قول حذیفہ رض کا ہے اوسمین خود حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ قائل ہین صحابہ رض کے
اس بیان کی محفوظ رکھنے کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا اور آپنے شارح علامہ علی قاری رح
کی عبارت کیون نقل نکی راقم نے تو عبارت شفا نقل کی ہے تو مع عبارت شرح علی قاری رح کی نقل کی ہے بیان
آپکا مقصود باطل ہوتا ہے اسواسطے شرح سے انحراف کیا تھوڑی سی عبارت متن مع شرح یہ ہے (فما ترك شيئا)
اي مبهما (يكون) اي يحدث من العدم (في مقامه ذالك) ظرف لما ترك (الى قيام
الساعة اي حدثه) وفي نسخة حدث به اي حدث بوجوده (حفظه) ماذكره (من حفظه)
اي جميعه حفظه من حفظه کی شرح مین علامہ علی قاری اي جميعه فرماتے ہین تو اس سے واضح ہے کہ
صحابہ رض کی محفوظ رکھنے کی بیان آنحضرت صلعم کو علامہ علی قاری بھی قائل ہین اور یہ جو ملا علی قاری رح فرماتے
فما ترك شيئا کی تفسیر مین اي مبهما اور يكون کی تفسیر مین اي يحدث من العدم اور حدث به کی تفسیر
مین اي حدث بوجوده اس تمام سے واضح ہے کہ جس چیز پر یہ صادق ہے کہ وہ عدم سے وجود مین آویگی اور متصف
بوجود کسیوقت اوقات مین سے قیامت تک ہوگی اوسکو وجود کو آپنے بیان فرمادیا مبہم نچھوڑا اب یہ ہر ایک جزئی پر
جو قیامت تک ہونیوالی ہے عدم سے وجود مین آنیوالی ہونا اور متصف بوجود ہونیوالی ہونا صادق ہے یا نہین اور یہ
صفت يكون اي يحدث من العدم الى قيام الساعة عامہ ہے یا نہین کہ اوسنے شيئا کو جو نکرہ ہے عام کردیا
ہے یا نہین اور آپکو کیا ابھی تک اتنی خبر بھی نہین کہ اصول مین موجود ہے کہ نکرہ صفت عامہ سے عام ہوجاتا ہے اور جس جس
فرد مین وہ صفت عامہ پائی جاتی ہو اونکو وہ شامل ہوتا ہے لیجیے ہم آپکو بتلا دیتے ہین **نور الانوار** مطبوع مطبع
انوار محمدی لکہنو کی صفحہ ۹۰ مین ہے وان وصفت بصفة عامة تعم، هذا بمنزلة الاستثناء مما سبق كانه
قال وفي الاثبات تخص الا اذا كانت موصوفة بصفة عامة فانها تعم لكل ما وجدت فيه هذه الصفة
اور **توضیح محشی** کشوری صفحہ ۸۹ مین ہے وكذا النكرة الموصوفة بصفة عامة عندنا نحو لا اجالس
الا رجلا عالما فله ان يجالس كل رجل عالم كقوله تعالى ولعبد مؤمن خير من مشرك وقول معروف
خير من صدقة الخ ان دونون عبارتون سے ثابت ہے کہ نکرہ تحت اثبات اگرچہ خاص ہوتا ہے لیکن جب موصوف ہو
ساتہ صفت عامہ کے تو عام ہوجاتا ہے اور جس جس مین وہ صفت عامہ پائی جاتی ہو سب کو وہ شامل ہوجاتا ہے

۵/ بی

پس ایسی ہی شئیا جو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قول مین نکرہ موصوفہ ہی ساتہ صفت عامہ کی کہ وہ کون وحدوث الی یوم الساعۃ ہی پس جن جن کلیات وجزئیات پر کونہا وحدوثہا من العدم الی قیام الساعۃ صادق ہی اون تمام کو یہ حکم شامل ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اون تمام کا بیان فرمادیا پس حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قول سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اون تمام کلیات و جزئیات کو تفصیلا بیان فرمانا ثابت ہی اور یہ بہی ثابت ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قول سی اور ملا علی قاری رح کی قول سی کہ بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نی اون جمیع کو محفوظ رکہا تہا پس حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ملا علی قاری رح دونون کی قول سی ثابت ہی کہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تمام کلیات وجزئیات کو یاد رکہا تہا اور اس یاد رکہنی کی قائل حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہی ہین اور ملا علی قاری رح بہی ہین پس **راندیری صاحب** کا یہ کہنا کہ (لازم آتا ہی کہ صحابۂ کرام بہی قیامت تک کی غیوب کو جانتی تہی اور جزئیات ماکان ومایکون کو جانتی تہی حالانکہ اسکا کوئی بہی قائل نہین) تو اسکا جواب یہ ہی کہ ہان ہم التزام کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائی ہوئی غیوب وکوائن کو صحابۂ محفوظ رکہنی والی جانتی تہی اور یہ کہنا کہ اسکا کوئی قائل نہین غلط محض اور دیدہ ودانستہ حقیقت پوشی ہی کیونکہ ابہی عبارت شفاء شرح شفا سی ہمنی ثابت کر دکہایا موافق قاعدہ اصول کی کہ شئیا یکون الی قیام الساعۃ بیان کئی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حذیفہ رض وعلامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری قائل ہین کہ صحابہ نی یاد رکہا تہا اور اوپر عبارت مرقاۃ علامہ قاری رح وغیرہ کی گذر چکی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی احوال جمیع مخلوقات کی ایک مجلس مین خبردی پس صحابۂ محفوظ رکہنی والونکا اون احوال جمیع مخلوقات کو جاننا واضح ہی اور یہ تو بالکل البدیہی ہی کہ کوئی اسکا قائل نہین ہی اور دروغ بی فروغ ہی دو قائل تو ابہی ہمنی بتا دئے آپکی عبارت منقولہ سی ثابت کر کی انکی سوا اور بتائی دیتی ہین **امام عارف شعرانی مختصر تذکرہ امام قرطبی** مین فرماتی ہین (قال الامام القرطبی وفی ہذہ الاحادیث دلیل علی ان الصحابۃ رضی اللہ عنہم کانوا یعلمون الکوائن الی یوم القیمۃ لکنہم لم یشیعوہا کما اشاعوا احادیث الاحکام المتعلقۃ باعمال المکلفین) امام شعرانی وامام قرطبی سی بہی ثابت ہوگیا کہ صحابہ رض کوائن الی یوم القیمۃ کو جانتی تہی لیکن انہون نی کوائن الی یوم القیمۃ ایسا شایع نہ کیا جیسا کہ احادیث اعمال مکلفین کو شایع کیا **راندیری صاحب** اب آپکی مدعی کی خوب بیخکنی ہوگئی اور آپکا یہ کہنا دروغ بے فروغ ہوگیا کہ کوئی صحابہ رض کے جاننے کا قائل نہین اس سے

واضح ہوتا ہے کہ آپ بالکل عبارات علما کو سمجھ ہی نہیں سکتے اور اقوال محققین سے واقف ہی نہیں یا دیدہ و دانستہ تعصباً
عناداً حق پوشی کرتے ہیں **قولہ** ایضاً حضرت حذیفہ رض کی روایت کے شروع الفاظ حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ کی روایت میں آئی ہیں وہ مع شرح نقل کرتا ہوں باب الامر بالمعروف فصل ثانی (وعن ابی
سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قام فینا) ای بینما بیننا او فی حقنا او لاجلنا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطیبا) ای واعظا القولہ بعد العصر (فلم یدع) ای لم یترک (شیئا) ای مما یتعلق بامر
الدین مما لابد منہ (یکون) ای یقع ذلک الشیء (الی قیام الساعۃ) ای ساعۃ
القیامۃ (الا ذکرہ) ای عینہ وبینہ (حفظہ من حفظہ) ای من وفقہ اللہ وحفظہ (ونسیہ
من نسیہ) ای من انساہ اللہ وترک نصرہ الخ دیکھئے شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے مراد
ما یتعلق بامر الدین مما لابد منہ لی ہے **اقول** وباللہ التوفیق حضرت حذیفہ رض کی روایت کے
شروع الفاظ حضرت ابو سعید رض کی روایت میں آئیگی یہی ایک ہی کہی ہے عوام جہال اپنے معتقدین کو ابلہ فریبی کے
واسطے ابو سعید رض کی روایت کے الفاظ حضرت حذیفہ رض کی روایت کے الفاظ ٹھہرا دئے تاکہ ناداں لوگ فریب میں
آویں کہ یہ روایت ابو سعید رض کی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک ہی ہے اور جو مراد ابو سعید رض کی حدیث و
روایت میں شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے لی ہے وہی مراد حضرت حذیفہ رض کی حدیث میں جو شیئا
یکون الی قیام الساعۃ واقع ہے اوسکی بھی مراد یہی ہو نادان لوگ گمان کریں اگر یہ غرض فاسد نہ تھی تو حضرت
حذیفہ رض کی روایت کے الفاظ ابو سعید رض کی روایت میں آنیکی تصریح کیطرف کون امر داعی ہوا تھا سوائے اس
ابلہ فریبی کے روایت حضرت حذیفہ رض میں جو شیئا یکون الی قیام الساعۃ واقع ہے اس سے اگر یہی مراد ہوتی جو
مراد اوس شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے لی ہے جو حضرت ابو سعید رض کی حدیث میں واقع ہے اور حضرت ابو سعید رض
کی روایت شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے ما یتعلق بامر الدین مما لابد مراد لینا اگر مناقض و منافی
سوائے مراد امور دین مما لابد کے ہوتا اور اوس شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے بھی جو حضرت حذیفہ رض کی
روایت میں واقع ہے مراد سوائے امور دین ناجائز ہوتی اور امور دین میں ہی مراد منحصر ہوتی تو علامہ **علی قاری رح**
کتاب الفتن جلد خامس **مرقاۃ** صفحہ ۲۰۱ میں شیئا یکون الی قیام الساعۃ کی تفسیر اسطرح نہ فرماتے والمعنی
قام مقاما ما ترک شیئا یحدث وینبغی ان یخبر مما یظہر من الفتن من ذلک الوقت الی قیام الساعۃ
جس سے دشمن محدث و فتن الی قیام الساعۃ مراد ہونا واضح ہے جو سوائے امور دین مما لابد منہ کے ہے ایسی ہی بیان جو تفسیر

فرمائی ہو وہ بھی انحصار کو مقتضی نہین کہ یہی مراد لینا ضرور ہو امور دین مراد لینا درست نہو پس جیسے ان دونون
مین سے ایک معین مین انحصار ضرور نہین ایسے اجتماع ان دونونکا ہر ایک روایت مین ناجائز عقلاً و شرعاً
نہین اور ایسے ہی یہ بھی ضرور نہین کہ ان دونون تفسیرون مین جو مذکور ہے اوس سے زیادہ لینا درست نہین اور
تمام جزئیات جو قیامت تک ہونیوالی ہین مراد لینے پر استحالہ عقلیہ یا شرعیہ قائم ہو من ادعی فعلیہ البیان وعلیہ اثبات
الاستحالۃ بالبرہان پس رانڈیری صاحب کی یہ ابلہ فریبی بھی واضح ہوگئی اور حدیث ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ اور شرح علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری سے جو دھوکا دینا چاہا تھا اوسمین خائب و خاسر رہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جس امر مین اعجاز اکثر ثابت ہوتا ہے کہ وہ بیان کرنا تمام جزئیات ماکان و
مایکون کا دن قیامت تک ہے اوسکو طرح طرح کی شبہ اندازی سے واسطے اجرا سنت سیئہ استاذ یہ گو کوشش کی تھی اوسمین
ناکام رہے شفاء اور شرح شفاء مین معجزات کے بیان مین حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو ذکر کیا ہے وہان
ماتن و شارح بدل خواہان اسی امر کے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعجاز عظیم ثابت ہو تو اون
دونونکی مراد وہان یہی ہونا ضرور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت تک کی تمام جزئیات بیان
فرمادئے اور نہ کوئی لفظ اس محل مین اس مراد لینے سے مانع ہے نہ کوئی دلیل عقلی و شرعی اسکو رد کرتی ہے پس
ہم تو یہی مراد وہان لینگے اور جب باب الفتن مین ذکر کیا ہے تو باب الفتن مراد لینا وہان اسکے منافی نہین ہے
اور ایسے ہی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مین امور دین مراد لینا اسکے مضاد نہین ایک
حدیث اور آیت کی چند مرادین ہونا اور ہر موقع مین غیر غیر مراد لینا کچہ محال شرعاً و عقلاً نہین فبای آلاء
ربکما تکذبان ایک سورۃ مین چند جا واقع ہے لیکن ہر جگہ مراد ایک ہی نہین غیر غیر ہے نیچری کی سمجھ مین
نہ آیا اسکی ایک ہی مراد ہر جگہ جانکر اسکو مکرر بلا فائدہ قرار دیا ایمان برباد کیا پھر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی حدیث مین عصر سے لیکر مغرب تک خطبہ کا ثبوت ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ وقت کم تھا فقط امور دین مالا بد
منہ کا ہی ذکر فرمایا ہو اور اوپر حدیث صحیح عمر بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گذر چکی ہے اسمین فجر سے
لیکر شام تک خطبہ فرمانیکا ذکر ہے یہ وقت دراز ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مین خطبہ کیواسطے قیام
عظیم فرمانیکا ذکر ہے اور اوسمین یہ ذکر نہین کہ خطبہ کونسے وقت سے کونسے وقت تک فرمایا اسکے تحت مین علامہ علی
قاری رحمہ مرقاۃ مین اور دیگر علما اپنی تصانیف مین جمیع احوال مخلوقات کا ایک مجلس مین فرما دینا امر عظیم
خرق عادت سے فرماتے ہین ایسے ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مین بھی وقت خطبہ کا ذکر نہین

پس محتمل ہی کہ یہ وقت بہی اسقدر ہو کہ جسمین تمام جزئیات ماکان ومایکون ایک مجلس مین فرمائے ہون بطور معجزہ کی پس اسواسطی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث سی فقط امور دین مراد ہنین ہو سکتے اسیواسطی ملا علی قاری رح شیئا یحدث وینبغی ان یخبر الخ جو اوپر مذکور ہوا ہی فرماتی ہین جسمین شیئا نکرہ جملہ یحدث کی ساتھ جو اوسکی صفت ہی عام ہوگیا جس سی تمام جزئیات حادثہ الی یوم القیمۃ اور ظہور فتن کا ثبوت ہی پس حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سی جو مراد ہی وہ مراد حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سی بہی لینا ممکن ہی راندیری اور اونکی مقتدی اس امکان کی رفع پہ برہان قائم کرین شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی ترجمہ فارسی مشکوۃ سی جو راندیری صاحب نے نقل کیا اوسکا جواب بہی اس سی ہو گیا اوسکو نقل کرکی جواب دینی کی ہمکو ضرورت نہین **قولہ** ایضا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث قام فینا مقاما الخ مشکوۃ باب الفتن مین بعینہ موجود ہی اوسکی شرح مین ملا علی قاری رح فرماتی ہین لاجل ان یعظنا یخبرنا بما سیظہر من الفتن لتکون علی حذر منہا کل الزمن **اقول** وباللہ التوفیق ہان راندیری صاحب باب الفتن مین موجود ہی اور ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی کی اس محل مین یہ شرح بہی موجود ہی لیکن اس سی آپکی مقصود فاسد کہ نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم جزئیات ما یکون الی قیام الساعۃ نہتھا کیا علاقہ ہی اس سی تو فقط اسیقدر ثابت ہی کہ اسواسطی آپنی قیام فرمایا تہا کہ ہمکو وعظ کرین اور خبر فتنون کی دیوین اسواسطی قیام کرنیسی یہہ لازم نہین آتا ہی کہ اسکے سوا اور کچہ بیان نہ فرماوین اسکے لازم آئیکا آپکو ادعا ہی تو اثبات بالبرہان کیجیو ورنہ اپنی فہم کی کجی اور اپنی تقریر کا لغو ولچر ہونا قبول کیجی اور ایسی لغویات وساوس سی ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم خدا تعالی کیطرف سی ملنا جزئیات ماکان ومایکون قیامت تک کا قبول کیجی دوسری یہ کہ راندیری صاحب آپنی علامہ علی قاری رح کی جو اسی حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ باب الفتن کی اس لفظ کی تحت مین شیئا یکون الی قیام الساعۃ جو دو سطر کی بعد ہی آپکی عبارت منقولہ سی جو فرمایا ہی اوسکو چھوڑ دیا ہی وہ یہ ہی والمعنی قام مقاما ما ترک شیئا یحدث فیہ وینبغی ان یخبر بما یظہر من الفتن من ذلک الوقت الی قیام الساعۃ اسکو راقم ابھی اوپر قریب ہی ذکر کر چکا ہی جس سی ثابت ہی کہ ایسی شی کہ جسپر یہ صادق ہی کہ کسیوقت مین اوقات سے قیامت تک حادثہ ہونیوالی ہی اور جن فتنون کی خبر دینا چاہی وہ تمام ذکر فرما دیا اور اوسمین سی کچہ بھی نہ چھوڑا اب اس عبارت مین علامہ علی قاری فتنون کی ساتہ شیئا یحدث کا بیان فرمانا بہی ذکر کرتے ہین ابھی راندیری صاحب یہ عبارت دو سطر بعد جو آپکی عبارت منقولہ سی موجود اوسکو آپنی کیون ترک کر دیا اسیواسطی آپنی ترک کیا کہ آپکی مقصود

اکی بخکینی اوس سے ہوتی ہے آپ فقط فتنون کا بیان فرمانا ثابت کرنا چاہتے ہین اور اسی فتنونکے بیانمین انحصار کا
اعتقاد کرتے ہین اور یہ عبارت علامہ علی قاری رحکی فتنونکے سوا دوسرے محدثات کے بیان فرمانیکا بھی اظہار کرتی ہے
اپنے مقصود فاسد کے مخالف جانکر آپنے یہ عبارت چہوڑی یہ چہوڑ دینا معیوب وامانت و دیانت کے خلاف ہے آپ تو چہوڑ
دینا راقم کا بیان کرتے ہے بیان تو آپہی کا ایسا چہوڑ دینا جو معیوب وامانت و دیانت کے خلاف ہے ثابت ہو گیا
یہ وہی مثل ہوئی سے مین الزام اونکو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا **قولہ** پس ان تمام شروح کی عبارت سے
واضح ہوتا ہے کہ شئیا یکون الی قیام الساعۃ سے مراد تمام اشیاء مایکون نہین ہے بلکہ فتن مراد ہین جو قیامت تک
ہونیوالے ہین اور ظاہر ہے کہ تمام فتنونکے علم سے جو قیامت تک ہونیوالے ہین یہ لازم نہین آتا کہ تمام اشیاء مایکون کہ جسمین
گہانس پہونس کنکر وغیرہ بہی داخل ہین اسکا علم بہی سو ہے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تہا اسکے ثبوت مین یہ حدیث لانا کیونکر صحیح ہوا **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری صاحب**
تمام مایکون مراد نہونا اور فقط فتنے ہی قیامت تک کے مراد ہونا آپنے اپنے فہم ناقص پر یا دیدہ ودانستہ کتمان حق کرنے پر
اور شئیا یکون الی قیام الساعۃ کے عموم نہ پہچانتے پر اور فقط بیان فتنونمین بلا دلیل انحصار کر دینے پر اور
علامہ علی قاری کی عبارت چہوڑ دینے پر جسکا ابہی چند سطور قبل ذکر ہو چکا ہے کیا ہے پس یہ بناء فاسد علی الفاسد اور
یہ ابلہ فریبی آپکی ہے آپکی ایسی بناء فاسد علی الفاسد اور ابلہ فریبی کو سوائے آپکے چند دیہاتی ان پڑھ لوگ اور سوائے وہابیہ
گستاخ وبعض غیر متدین وغیر متوقدین کے کوئی دوسرا قبول نہین کرسکتا ہے ایسی ابلہ فریبیان اور سفاہات و
تعصبات وگستاخیان کوئی عالم متوقد دیندار منصف مزاج کیونکر قبول کرسکتا ہے شئیا یکون الی قیام الساعۃ
کا عموم موافق قاعدہ اصولیہ اوپر معلوم ہو چکا ہے اور امور دینیہ اور فتنونمین انحصار بلا دلیل ہونا معلوم ہو چکا ہے
اور علامہ علی قاری رحکی عبارت مین سوائے فتنون ما یحدث کا ذکر ہونا بہی معلوم ہو چکا ہے اور **مسند امام**
احمد رحکی جلد خامس صفحہ ۳۸۱ مین یہ حدیث ہے عن حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مقاما فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمۃ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ اس حدیث
حذیفہ رض مین فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمۃ لفظ بما ھو کائن موجود ہے جسکا عموم مشہور ومعروف ہے
راندیری صاحب کی فہم مین شئیا کا جملہ یکون الی قیام الساعۃ سے عموم نہین آتا تو ما ھو کائن الخ
سے ہی سمجھ لین اور بلا دلیل مخصص تخصیص کا ادعاء باطل ہے پس تمام اشیاء مایکون مراد ہونا صحیح ہوا اور انکار
راندیری صاحب باطل ومردود ومطرود ہوا اور تمام اشیاء جسمین گہانس پہونس کنکر وغیرہ بہی

داخل ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے حاصل ہونیکا انکار کرنا راندیری صاحب کا بدعلمی وصفات
یا تعصب ومکابرہ وعناد سے خالی نہین ہے راندیری نے اپنے مقصود فاسد کے اثبات کیواسطے تو مشکوۃ ومرقاۃ
کو دیکھا جو مقصود کے موافق اپنے زعم مین دیکھا اوسکو نقل کیا اور مخالف کو اگرچہ وہ ہی سطر بعد چھوڑ دیا لیکن حدیث
مشکوۃ اور اوسکی شرح مرقاۃ کو جس سے آپکی یہ گھانس پھونس کنکر وغیرہ کا علم ہونا ہی ثابت ہو جاوے نہ دیکھا کیون
دیکھتے اسلئے کہ گھانس پھونس کا علم نہونا ثابت کر کے تمام جزئیات قیامت تک کا انکار مقصود ہے حدیث حضرت ثوبان
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین اور اوسکی شرح **مرقاۃ جلد خامس** صفحہ ۳۶۱ سے نقل کیجاتی ہے بقدر
ضرورت (عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله زوى لى الارض) اى
جمعها الاجلى قال التوربشتى زويت الشى جمعته وقبضته يريد به تقريب البعيد منها حتى
اطلعه عليه اطلاعه على القريب منها وحاصله انه طوى له الارض وجعلها مجموعة
كهيئة كف فى مرآة نظره ولذا قال (فرأيت مشارقها ومغاربها) اى جميعها اس سے واضح ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ میرے واسطے اللہ تعالی نے تمام زمین کو جمع کر دیا اور دور کو ایسا قریب کر دیا
کہ مین نے دور والی زمین پر ایسی اطلاع پائی جیسی قریب والی پر حاصل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے تمام
زمین مانند ہتیلی کے کر دیگئی اور آپنے اوسکے مشارق ومغارب یعنے زمین پر اطلاع پائی جب جمیع زمین پر اطلاع پانا
آنحضرت صلعم کا حدیث نبوی سے ثابت ہے تو کیا یہ گھانس پھونس کنکر وغیرہ پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
نہوئی اب **راندیری صاحب** اس حدیث صحیح واسکے اس مطلب کا ہی انکار کر جائین اور اپنی جہالت کا اظہار
کر دین ورنہ باوجود قبول کرنیکے کہ جمیع زمین مانند ہتیلی کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی اور آپنے تمام زمین کو
ملاحظہ فرمایا پھر گھانس پھونس کنکر وغیرہ جانے کا انکار کوئی زندیق یا مجنون ہی کرے تو کرے کیا **راندیری صاحب**
کے گمان فاسد مین اوسوقت یہ گھانس پھونس کنکر وغیرہ زمین مین پیدا ہی نہین ہوئے تھے یا زمین سے معدوم کر دئے
تھے **مشکوۃ** اور اوسکی شرح **مرقاۃ جلد خامس** کے صفحہ ۳۴۳ مین ہے (قال النبى صلى الله تعالى عليه
وسلم عرج بى حتى ظهرت لمستوى اسمع فيه) اى فى ذلك المكان او فى ذلك المقام (صريف
الاقلام) اى صوتها عند الكتابة وقيل هو ههنا عبارة عن الاطلاع على جريانها بالمقادير
والاصل فيه صوت البكرة عند الاستقاء يقال صرفت البكرة تصريفا صريفا والمعنى انى
اقمت مقاما بلغت فيه من رفعة المحل الى حيث اطلعت على الكوائن وظهر لى ما يراد من

امر اللہ وتدبیرہ فی خلقہ وھذا واللہ ھو المنتھی الذی لا تقدم فیہ لاحد علیہ کذا حققہ
بعض الشارحین من علمائنا اس سے واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج مین ایسے مقام پر
کھڑے کیے گئے کہ آپنے جمیع کوائن ومقادیر پر کہ جنکو فرشتے قلمون سے لکھتے تھے اطلاع پائی اور خدا تعالی کے امر سے جو مراد لیجاتی ہے اور
تدبیر جو اوسکی مخلوق مین جاری ہے اونکا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہوا **راندیری صاحب** کے نزدیک
گھانس پھونس کنکر وغیرہ شاید کوائن ومخلوقات ومقادیر وغیرہ سے خارج ہونگے اور اللہ تعالی کا امر وتدبیر اونمین
جاری نہوگا اگر **راندیری صاحب** کے گھانس پھونس کنکر وغیرہ کوائن ومخلوقات ومقادیر ومراد امر
الہی مین داخل ہین اور امر الہی اور تدبیر اونمین بھی جاری ہے تو اونکا علم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا ثابت
ہوا گھانس پھونس کا تو علم کیا بلکہ اونمین جو مراد امر الہی اور تدبیر ومقادیر پائی جاتی ہین اوس سے بھی اطلاع ہونا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے شاید **راندیری صاحب** کوائن ومقادیر ومراد امر الہی اور تدبیر فی
المخلوق کو منحصر امور دینیہ اور فتنون مین ہی کرین اور مراد امر الہی اور تدبیر مخلوق ومقادیر بھی امور دینیہ وفتنونکے ہی ساتھ
خاص کرین اور خدا تعالی کے فرشتے فقط دو ہی امر ایک امور دینیہ مما لا بد منہا اور دوسرے فتنونکے ہی لکھنے والے مانین
تو کیا تعجب ہے جب ایسی بلا دلیل تخصیص **راندیری** کی ہے تو ان تخصیصات سے کوئی مانع نہین ہے نعوذ باللہ من
ذلک ایسی ہی بلا دلیل تخصیص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی ملک حجاز کے ہی ساتھ خاص کردین جیسا
کہ ایک فرقہ اہل کتاب کا کرتا ہے بعض بے ایمانون نے عنقریب زمانہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو منحصر
اسی طبقہ زمین کے ساتھ کیا اور دوسرے طبقات کے خاتم دوسرے انبیاء آپکے زمانہ مین ٹھہرا دئے اور اثر ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما فی کل ارض نبی کنبیکم کو دلیل بنا لیا اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین مین تاویل
بالکل خلاف ضروری دین کی اور خرابی ایمانکا کچھ خیال نکیا پھر **راندیری صاحب** ایسا کرین جو نسبت
اوسکے کم ہے بظاہر تو کیا عجب ہے اونکے پیشوا اونمین امکان امثال خاتم النبیین وامکان کذب باری اور شیطان
کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہونیکے قائل ومعتقد ہین اور اونکے نزدیک وہ اولیاء بزرگ ہین تو
راندیری کم علمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت کرنے مین کوشش کرکے اونکے گروہ مین پوری پورے کیون شامل
ہنون اور اونکو کیون خوش نکرین **قولہ** ایضاً خان صاحب نے حضرت حذیفہ رضہ کی حدیث اسطرح نقل
کی ہے قال قام فینا مقاما فما ترک فی مقامہ الی قیام الساعۃ الی ان قال واللہ ما ترک رسول
صلی اللہ علیہ وسلم الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حذیفہ [illegible] کی حدیث بہت بڑی ہے اور الی قیام ساعۃ

کے بعد کی عبارت نہین نقل کی اور واللہ ما ترك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ یہ وہی حدیث کا ٹکڑا ہی
حالانکہ واللہ ما ترك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اس حدیث کا ٹکڑا نہین قال قام کی حدیث کا اختتام
ثم انفاد آہ عرفہ پر ہوتا ہی اور واللہ ما ترك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبداء واللہ ما ادری انسی اصحابی
ہی اور قطع نظر اسکی ما ترك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا الخ
کے پہلی حدیث کے ساتھ ملانیمین کسیطرح مدعی ثابت نہین ہوتا کیونکہ قیامت تک کے فتنہ انگیزونکو جاننے سے یہ لازم نہین آتا
کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم ہو اسواسطے کہ یہ تمام فتنہ انگیزونکی تعداد جمیع مایکون کی جزئیات کی بہ نسبت کہ
جسمین گھانس پات حشرات وغیرہ قیامت تک ہونیوالی اشیا سبہی داخل ہین وہ ایک از لاکہ بہی نہین ہے **اقول**
وباللہ التوفیق اسطرح نقل کرنیسے یہ کہان معلوم ہوا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بہت بڑی ہی
ہان اسقدر معلوم ہوتا ہی اسمین سے قبل قولہ واللہ الخ کی بعض عبارت غیر ضروری جانکر ترک کر دی ہی اسطرح
نقل کرنا عبارت کثیرہ کو ہی ترک کیواسطے معین نہین ہی معین ٹھہرانا بہت بڑی غلطی **راندیری صاحب**
کے فہم کی ہی یہ جو کہا کہ (الی قیام الساعۃ کے بعد کی عبارت نقل نہین کی) تو اجی **راندیری صاحب** کچہ ذرا
سمجھکر کہنا چاہی الی قیام الساعۃ کے بعد عبارت نقل لیجاتی تو الی ان قال کے کہنے کی کیا ضرورت تہی الی ان قال اسیواسطے
کہا جاتا ہی کہ معلوم ہو جاوے کہ الی ان قال کے اول جو عبارت آخر ہوئی ہی اور الی ان قال کے بعد جو شروع ہوئی ہی
ان دونون کے درمیان کی عبارت اختصار کیواسطے نقل نہین کی یہ نقل نکرنا جب آپکو مضر اور **راقم** کو مفید نہین
تو اس نقل نکرنیکی شکایت آپکی بالکل بیجا ہی اور اسپر دال ہی کہ **راندیری صاحب** کو اتنی بہی خبر نہین کہ
ایسے محل مین شکایت بیجا ہی مصنفین ومولفین جو اپنی تحریرات مین عبارات علماء کے کتب کی نقل کرتے ہین اور
درمیان کی عبارات ترک کر دیا کرتے ہین غیر ضروری اپنے حقمین جانکر تو اوسکو کوئی برا نہین جانتا ہی اگر **راندیری**
اس سے واقف ہوتے تو یہ شکایت اونسے صادر نہوتی واللہ ما ترك اگرچہ اوس عبارت کا ٹکڑا بظاہر نہین ہی
لیکن یہان حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا دوسرا قول بہی ذکر کرنا منظور ہی اون دونون قولون کے
درمیان کی عبارت یعنی اول قول کے آخر کی عبارت ترک کرکے دوسرا قول شروع کر دیا اسمین کونسی قباحت ہی
اگر آپکے فہم مین قباحت ہی تو وہ آپ ہی تک ہی ہمپر آپکی فہم حجت نہین ہی قام فینا کا اختتام ثم اذا اسراہ عرفہ پر اور
واللہ ما ترك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبدا واللہ ما ادری انسی اصحابی سے جو **راندیری**
صاحب فرماتے ہین تو اسمعنی یہ فرماتا ہی کہ بعض محدثین نے جنکی روایت ہمکو ملی ہی روایت اسیطرح کیا ہی یا یہ معنی

کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب کبھی اپنے وقت میں واللہ ما ادری انسی اصحابی الخ فرمایا تو
اوس سے قبل اور کچھ یعنے حدیث ماسبق کو ذکر نہ کیا فقط واللہ ما ادری انسی ہی سے ابتدا کی اگر مراد اول ہے تو
مسلم ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی اپنے وقت میں واللہ ما ادری
انسی اصحابی سے قبل حدیث ماسبق ذکر نکی ہو جایز ہے کہ ذکر کی ہو محدثین کو روایت نہ ملی ہو اگرچہ فی الواقع روایت
موجود ہو یا ملی ہو لیکن مدون نہ کی ہو یا مدون ہی کی ہو کسی ایسی کتاب حدیث میں جیسے مختارہ یا رسائل و اجزا
و تواریخ لیکن ہم تک وہ نہ پہنچی ہو اگر مراد ثانی ہے تو اثبات اسکا ذمہ **راندیری** کا ہے اوسمین بھی یہی احتمالات
جاری ہیں پھر جب **راندیری صاحب** کے نزدیک حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واللہ ما
ادری انسی اصحابی سے قبل کبھی حدیث ماسبق کل یا بعض ذکر نکی تو انسی اصحابی میں نسی کا مفعول
کسطرح جانا گیا کہ نسیان اصحاب حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حدیث ماسبق پر واقع ہوا کہ وہ مبین و مذکور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت انسی اصحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بغیر ذکر کرنے حذیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ جانتا بلا قرینہ کیونکر ہو سکتا ہے **راندیری صاحب** اور اونکے مقتدی ضرور
بالتفصیل بیان کریں ورنہ خرط القتاد ہے پھر **راندیری صاحب** کا قطع نظر اس سے کرنا بھی عجب ہے
اجی **راندیری صاحب** قطع کیوں آپ کرتے ہیں آپ خوب بتعمق نظر دیکھیں کہ آپکے مزخرفات کا تانا بانا
نکل آیا اور ملمع جاتا رہا اب قطع نظر حیلہ آپکا نہیں چل سکتا ہے پہلی حدیث ملانیسے جو آپ مدعی ثابت نہ ہونیکا
زعم کرتے ہیں تو اس زعم کا ابطال ہماری تقریر ماسبق میں ہو چکا ہے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ ہمنے شیئا یکون
الی قیام الساعۃ کا عموم اور پھر یہ بطور معجزہ و مدح رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم ہونا جسمین اکثر اعجاز ہو
بیان کر دیا ہے اور جمیع کوائن او رمقدار مخلوقات و مرادات امر الٰہی سب کی اطلاع ہونا بھی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو ذکر کر دیا ہے پس فقط اول ہی حدیث تمام جزئیات ماکان و مایکون کے علم کے ثبوت کیواسطے کافی ہونا واضح
ہے پھر یہ ملانا مزید برآن ہے گو آپکی فہم سے یہ باہر ہے تو یہ آپکا ہی قصور ہے هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون
آپ جاننے والونکے برابر کیونکر ہو سکتے ہیں اور اعمی بصیر کے مانند کسطرح ہو سکتا ہے کسیکا عدم علم و عمی دوسرے کے
حق میں دلیل نہیں ہو سکتا ہے اور آپکی گھانس پھونس وغیرہ کی دلیل علیل کو ہم اول آگ لگاکر جلا چکے ہیں ہماری تقریر ماسبق کو
باربار دیکھیے اور دل خوش یا غمگین کیجیے اور دلیل علیل حشرات کو بھی اوسی پر قیاس کیجیے اب چاہے گھانس پھونس
کی پناہ لیجیے یا حشرات کی امان ڈھونڈھیے آپکے پناہ و امان نہیں رہ سکتے جبتک حضرت رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کو علم اللہ تعالیٰ کیطرف سے تمام جزئیات ماکان و مایکون کا حاصل ہونا تسلیم نہ کرین اور یہ جو کہا
کہ قیامت تک کے فتنہ انگیزونکو جانتے سے یہ لازم نہین آتا کہ جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم ہو) تو اوسکا
جواب یہ ہے کہ بیان فقط فتنہ انگیزونکو جانتے کو ہی دلیل نہین بنایا گیا بلکہ جو اس سے پہلے **شفاء و شرح شفاء** سے
منقول ہوا کہ وہ یہ عبارت ہے واطلعہ علیہ من علم مایکون فی عالم الشہادۃ وماکان فی عالم الغیب
من السعادۃ والشقاوۃ وعجائب قدرتہ وعظیم ملکوتہ اور یہ عبارت ہے (ومن ذلک مااطلع علیہ
من الغیوب) ای الامور المغیبۃ فی الحال (ومایکون) ای سیکون فی الاستقبال جسکی تقریر ان
اوراق مین اوپر گذر چکی اور حدیث حذیفہ رض جسمین فماترک شیئا یکون الی قیام الساعۃ جسکا عام ہونا ان
اوراق مین معلوم ہو چکا ہے اور دوسری ادلہ بھی بہت سے کہ جن سے ثابت ہے کہ جمیع احوال مخلوقات کی ایک مجلس
مین خبر دی اور تقدیرات جو مخلوقات مین جاری ہین اونکا علم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل
ہے اور مکتوب لوح محفوظ مین تمام ماکان و مایکون قیامت تک کے ہین وہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جانتے ہین یہ تمام ملکر دلیل علم تمام جزئیات ماکان و مایکون ہین نہ فقط تمام فتنہ انگیزون قیامت تک کا
جاننا ہی ہماری دلیل ہے معلوم نہین کہ **راندیری** ایسی تقریر بے سمجھے سوچے کیون کرتے ہین یا دیدہ دانستہ
ابلہ فریبی کرنا چاہتے ہین یہ خیال نہین کہ اسمین اپنی ہی پردہ دری ہوتی ہے اس تمام سے قطع نظر کر کے ہم کہتے ہین
کہ **راندیری صاحب** آپکو اسقدر معلوم نہین کہ علماء نے فرمایا ہے کہ استدلال بالشاہد علی الغائب
بھی ایک قسم ہے اقسام ادلہ کا آپکا مذہب اکثر امور مین انکار ہے شاید اس قول علماء کا بھی انکار کر جاوین اسواسطے
ہم آپکو کتاب **تفسیر کبیر جلد اول** مطبوعہ استنبول کے صفحہ ۵۱۰ کی عبارت نقل کر کے دکھاتے ہین وہ یہ ہے
قال العلماء الاستدلال بالشاہد علی الغائب احد اقسام الادلۃ انتہی اور دھوان سے نار پر
دلالت ہو جانا ہر ادنیٰ اعلیٰ جانتا ہے اور مشتے نمونہ از خرواری بھی ہر ادنیٰ علم والیکی زبان زد ہے پس بنا برین
اگر بعض امور کی غیب دانی سے باقیماندہ تمام پر جنکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین جایز ہے استدلال کیا
جاوے اور باقی ایسے غیوب کا جنکا جاننا غیر اللہ کیواسطے ممکن ہے اور استحالہ پر کوئی دلیل قاطع یا برہان ساطع قائم
نہین ہے اوسکا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین مانا جاوے تو اسمین کونسا استبعاد اور کونسی وجہ انکار بیان
موجود ہے **سعدی** ع ما ادعتہ النصاری فی نبیہم ٭ واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم بھی یہیکو چاہتا ہے اور
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کا بھی یہی اقتضاء ہے حضرت خضر علیہ السلام سے تعین غیوب کا ثبوت قرآن سے ہے تو

کیا آپکا یہی گمان ہی کہ فقط تین ہی غیب کی اطلاع اونکو تھی اس سی زیادہ کی نہ تھی بلکہ ہر عاقل منصف جان سکتا ہی کہ اس قسم کی باقی اسرار و غیوب بھی اونکو دی گئی ہین اور فقط ان تین کا ظہور دلیل ہی باقی اس قسم کی غیوب دانی پر آپکی او ستاد مثلاً کسی ایسی ملک مین جاوین کہ اونکو کوئی وہان نہ پہچانی کتب درسیہ مین سی ہر ایک کتاب ہر علم کا ذکر مجلس مین آوی اور ہر ایک کتاب کی مواضع مختلفہ سی چند مقامات بوضاحت تمام بیان کر دین تو چند مقامات ہر ایک کتاب کی بیان کر دینا کیا دلیل اس امر کی نہین ہی کہ کتب درسیہ تمام کی یہ عالم ہین اگر آپ جیسی عقل والی لوگ یہ کہین کہ جن جن مقامات کو ہر کتاب مین سی بیان کیا ہی اونھین مقامات کو وہ جانتی ہین باقی کی وہ جاہل ہین تو ایسی بکواس کو کون عاقل منصف قبول کر سکتا ہی بس ایسی ہی یہان خیال کرنا کیا آپکو دشوار ہی کہ کسی موقع مین بعض غیوب کا ہی اگر ذکر فرمایا ہو تو اس بعض غیوب کی ذکر کو دلیل بنایا جاوی کہ باقی غیوب بھی جو غیر اللہ کو جاننا ممکن ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکی سامنی ہونا غیب حقیقی و غیب اضافی کا جواز اوپر معلوم ہو چکا ہی اوسکو بھی آپ جانتی ہین اور جبتک کسی دلیل قاطع اور برہان ساطع سی باقی کی نفی ثابت نہو اوس باقی کی علم کی حصول کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین آپ قائل ہون تو آپکا کیا حرج ہی اور بعض غیوب کی ذکر فرمانی کو من قبیل مشتی نمونہ از خرواری آپ جان لین تو کون مانع ہی کوئی منصف تو اسمین کلام نہین کر سکتا ہی معاند و متعصب و سفیہ جو چاہی بکی مشکوۃ مین حدیث ہی کہ دجال کی خبر سنکر امام مہدی دس سوارونکو دجال کی آنی نہ آنیکی خبر معلوم کرنیکو بھیجینگی تو اون سوارونکی بارہ مین حدیث مذکور مین ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اسماءھم واسماء آباءھم والوان خیولھم اس حدیث کی تحت مین **علامہ علی قاری مرقاۃ** جلد پانچوین صفحہ ۳۲۱ مین یہ فرماتی ہین فیہ مع کونہ من المعجزات دلالۃ علی ان علمہ تعالی محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات وغیرہا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فرمانی مین کہ امام مہدی سوارونکو بھیجینگی اور اونکی عدد بیان فرما دئی ہین اور اس فرمانی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مین اون سوارونکی نامونکو اور اونکی باپونکی نامونکو اور اونکی گھوڑونکی رنگونکو بھی پہچانتا ہون باوجود معجزہ ہونیکی اس خبر غیب کی فرمانی مین دلالت ہے اسپر کہ علم آپکا محیط ہی ساتہ کلیات و جزئیات مخلوقات وغیرہا کی ظاہر اس عبارت مین جو مرقاۃ مطبوع مصر سی منقول ہی اور راقم کی پاس اسوقت قلمی مرقاۃ موجود نہین ہی ان علمہ تعالی محیط الخ سی علم اللہ تعالی کا محیط بالکلیات والجزئیات وغیرہا ہونا معلوم ہوتا ہی لیکن ادنی تامل سی معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ یہان علم اللہ تعالی کا ذکر کسیطرح سی نہین فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اون امور غیبیہ فرما دینی کا ذکر ہی جسکو معجزات مین سی شمار کیا ہی کہ وہ یہی

بیان امور غیبیہ کا ہی اوسی مین دلالت اسپر بتائی ہی کہ علم محیط ہی ساتھ کلیات و جزئیات مخلوقات وغیرہا کی جس سے
ثابت ہی کہ جس بیان امور غیبیہ کو معجزہ کہا ہی اوسی مین دلالت علم محیط ہونے پر فرمائی ہی علامہ علی قاری نے اللہ
تعالی کے علم کی نسبت معجزہ ہونا ہرگز صادق نہین پس بالضرور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی علم کو
معجزہ ومحیط بالکلیات والجزئیات کہا ہی یعنی علمہ کے بعد تعالی یا تو سہو کاتب ہی کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ تعالی
سہو سے کاتب نے لکھدیا ہی یا ماول باینطور کہ یہ علم محیط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے دیا ہی اور یہ دلیل ہی اسپر کہ
اللہ تعالی کا علم محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات وغیرہا ہی ورنہ اللہ تعالی کیطرف سے یہ آپکو کسطرح حاصل
ہوتا یا از قبیل [illegible] القائل سے ہی الغرض غالب تو یہی ہی کہ تعالی کا لفظ سہو کاتب ہی قلمی چند نسخے نہین دیکھے سے
معلوم ہو جاویگا یا اسمین اسی قسم کی تاویل ہی ورنہ اس محل مین کہ یہان اللہ تعالی کے علم سے کسیطرح بحث نہین
ہی بلکہ اللہ تعالی کے علم کا محیط ہونا از قبیل ضروریات دینیہ و بدیہیات سے ہی اوسکے اثبات کی اس حدیث سے ضرورت
ہی نہین ہی پس بلاشبہ یہ علم محیط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور اس تقدیر پر واضح ہی علامہ علی قاری نے حرف
عدد سواروں اور انکے باپونکے نامون اور گھوڑونکے رنگونکو دلیل اس امر کی بنایا ہی کہ آپکا علم محیط ہی ساتھ کلیات
و جزئیات کائنات کے پس یہی شاہد سے غائب پر دلیل پکڑنا ہی اور یہ بعض غیوب کا بیان فرمادینا اثر ہی صفت
علم غیب کا اور یہ استدلال ہی اثر سے موثر پر جبکہ صفت علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین قائم ہی عدم ظہور اثر یا
قلت ظہور اثر عدم فی الواقع موثر پر دلالت نہین کرتا ہی جسقدر اشیا کو اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی یہ پیدا کرنا اوسکی
صفت خلق کا اثر ہی یہ دال اسپر نہین ہی کہ اس سے زیادہ کے خلق کی صفت اللہ تعالی مین نہین ہان جسپر دلیل
استحالہ قائم ہو اوسکو تحت قدرت و تحت خلق سے خارج مانا جاوے گا ایسے ہی جس علم غیب کے حصول پر
دلیل استحالہ و ممانعت قائم ہی وہ علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہ ہونا قبول ہی اور جسپر دلیل استحالہ
و ممانعت قائم نہین ہی اوسکے حصول کا انکار سفاہت یا تعصب و عناد و مکابرہ سے خالی نہین ہی اور براندیری
کا یہ کہنا ہرگز مسموع نہین ہی بلا دلیل کے جسکا ذکر کیا ہی وہی فقط آپ جانتے تھے باقی نہین جانتے تھے **قولہ**
خانصاحب نے حدیث ابو ذر کی نقل کی ہی لقد ترکنا وما یحرک طائر فی السماء الخ اوسکا حاصل اسطرح
رقم فرمایا ہی اور حدیث صحیح ابوذر سے واضح ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذموده کو پرندونکی حرکت سے
ہم سمجھ جاتے تھے یعنی یہ کہ اس امر کی بھی خبر فرمادی تھی افسوس کہ خانصاحب نے اس حدیث کے مطلب کو کسی
شرح سے بھی نہ دیکھا شرح شفا مین ملا علی قاری نے اس حدیث کے معنے کیطرف ان الفاظ مین اشارہ کیا ہی

الا ذکر منہ علما ای حکما اجمالیا او تفصیلیا لیکن خانصاحب نے لفظ حکما کو نقل نہیں کیا حالانکہ الفاظ
حدیث کے سمجھنے کا مدار اسی پر تہا ہاں اگر شرح نقل کرتے تو اعتراض الزام نہ تہا لیکن اجمالیا و تفصیلیا اسکو تو نقل کیا
پھر لفظ حکما چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی اور یہی وجہ غلط بیانی کا ہے اب میں مجمع البحار سے اس حدیث کے
معنی نقل کرتا ہوں جلد ۲ صفحہ ۳۲ ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما طائر یطیر الا عندنا منہ
علم یعنی انہ استوفی بیان الشریعۃ حتی لم یبق مشکل فضربہ مثلا وقیل اراد انہ لم یترک
شیئا الا بینہ حتی احکام الطیر وما یحل وما یحرم وکیف ینبح وما الذی یفدی منہ المحرم
اذا اصابہ ونحوہ ولم یرد ان فیہ علما سواہ پس ان دو معنی سے ملا علی قاری نے اخیر معنی کیطرف اشارہ
الفاظ حکما اجمالیا او تفصیلیا سے کیا ہے لیکن خانصاحب نے لفظ حکما ہی کو اوڑا دیا اب میں خانصاحب سے
پوچھتا ہوں کہ اس امر سے یہی خبر دی تہی اسکا کیا مطلب ہے کس امر کی خبر دی تہی واضح بیان فرمائیے **اقول**
وباللہ التوفیق ہاں **راندیری صاحب** چوری اور سرزوری اسی کو کہا جاتا ہے کہ ہماری عبارت پوری
نقل نہ کی وما یحرک طائر فی السماء لکھکر اڑا دیا اور الٹا بہتان حکما کا لفظ چھوڑ دینے کا لگا دیا **راندیری**
صاحب آپنے اول رسالہ ہی سے خیانت شروع کی ہے عبارت تفسیر کبیر وبیضاوی چھوڑ دی ہے جسکا ذکر آپکے
اوان قول مثل بول کے جواب میں ہمنے کر دیا ہے دوسرا نمبر ہی ایسے خیانات کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ہمارے پاس اصل
فتوی اول اور دوسرے کے موجود ہے اسمیں لفظ حکما کا موجود ہے ہاں جو نقل **راندیری صاحب** کے پاس
روانہ ہوئی ہے اوسمین کاتب سے شاید رہگیا ہو لیکن ہمسے معلوم ہے ظن غالب یہی ہے کہ اوسمین بھی لفظ ترک نہیں ہوا
اور ترک بالفرض ہو بھی گیا ہو تو لفظ علما سے کہ یہاں بمعنی تصدیق وخبر ہے نہ بمعنی تصور حکما ہی مراد ہے اسیواسطے
علامہ علی قاری رح اے حکما شرح میں فرماتے ہیں جس سے واضح ہے کہ علم سے مراد یہاں خبر دینا ہے نہ تصور شئ بلا حکم اور حکم
وخبر عام ہے خبر مسئلہ شرعیہ اور خبر علم غیب دونو کو شامل ہے یہاں شفا وشرح شفا میں معجزات میں اسکو ذکر کیا ہے اور
وہ خبر غیب تو ہی ذکر کو چاہتا ہے نہ ذکر حکم شرعی کو اسلئے کہ ذکر حکم شرعی معجزات کی بحث سے علاقہ نہیں رکھتا ہے ورنہ باب
معجزات میں تمام مسائل واحکام شرعیہ کو بھی ذکر کر دیا کرتے اور حالانکہ کسی مؤلف نے ذکر نہ کیا پس یہاں حکم سے مراد خبر
غیب ہی ہے نہ حکم شرعی حلت وحرمت ونحوہا پس **میاں راندیری** کو اتنی بھی خبر نہیں کہ جبتک اس حدیث
ابوذر رض سے خبر غیب مراد نہو گی حدیث کی مطابقت باب وبحث سے کیونکر ہوگی باب معجزات میں ماتن کا ذکر کرنا اور شارح
کا انکار نکرنا اور یہ نہ لکھنا کہ اس حدیث کو معجزات سے کچھ علاقہ نہیں ہے اسکا اس محل میں ذکر کرنا ہے دال ہے اسپر کہ

وہ بھی اس جگہ خبر غیب ہی مراد لیتی ہین پس مجمع البحار کی عبارت نقل کرنا اور ملا علی قاری رح کی قول الاذکیو منہ علما ای حکما اجمالیا او تفصیلیا مین اشارہ طرف اخیر یعنی صاحب مجمع البحار کی بتانا جہالت وسفاہت ہی علامہ علی قاری رح کی کلام مین کوئی قرینہ ایسا موجود ہونا ہرگز مسلم نہین کہ جس سی اشارہ فقط حلت وحرمت ونحوہما کیطرف معلوم ہو علامہ کا کلام عام ہی کیونکہ حکما سی عموم مفہوم ہی خواہ حکم شرعی ہو خواہ خبر غیبی ہو رقع معجزات مین خبر غیبی سوای حکم شرعی کی مناسب ہی تو اس محل مین یہی مراد ہی اور صاحب مجمع البحار کو اس سی حکم شرعی حلت وحرمت ونحوہما کا اثبات اور فعل جاہلیت زجر طیر کی نفی مقصود ہی **راندیری صاحب** نے مجمع البحار کی آخری عبارت اور خص ان یتعاطوا زجر الطیر کفعل الجاهلية کو اوڑا دیا ہی ولم یرد ان فیه علما سواہ پر خاتمہ کر دیا تا کہ نفی علم غیب اس حدیث ابی ذر سی ثابت ہو اور لم یرد سی دھوکہ عوام کہا دین کہ خبر غیب اس حدیث سی ثابت نہین ہی **راندیری صاحب** خود خیانت کرتی ہین اور دوسرو پر اتہام خیانت وترک کا لگاتی ہین حضرت **راندیری صاحب** لم یرد حکما سواہ سی مراد اسی قسم کا حکم مانند زجر طیر جو فعل جاہلیت تہا اوسکی نفی ہونا کیون جایز نہین ہی یا لم یرد حکما سواہ سی یہ مراد کہ صراحۃً اس سی دوسرا حکم ثابت نہین آپکو لینا کیون جایز نہین ہی اس سی خبر غیبی کی اشارۃً واستنباطا کی ثبوت کی نفی صاحب مجمع البحار کی نزدیک ہونا مسلم نہین ہی آپ مدعی ہین تو اقامت برہان کیجی **راندیری صاحب** نے یہ جو کہا کہ (لفظ حکما کو نقل نہین کیا حالانکہ الفاظ حدیث کی سمجہنے کا مدار اسی پر تہا) نقل نہ کرنا ہم تسلیم نہین کر سکتی جبتک وہ نقل جو **راندیری صاحب** کو روانہ کی ہوئی تہی اوسکو نہ دیکہا جائے کیونکہ بیان اصل ہماری ہاتہ کی اور اوسکی نقل دوسری کی ہاتہ کی موجود ہی دونو مین لفظ حکما موجود ہی پہر حکما لفظ علماً کی تفسیر ہونا اور معنی حکما علما سی سمجہنا ابہی معلوم ہو چکا ہی الفاظ حدیث کی معنی سمجہنی کا مدار حکما کی لفظ کو ٹھہرانا غلط محض ہی کیا علماً سی حکما نہین سمجہا جاتا اور بغیر ذکر لفظ حکما الفاظ حدیث کو معنی نہین سمجہی جاتی ہین اگر سمجہی جاتی ہین تو مدار ٹھہرانا غلط محض ہوا اور بغیر ذکر لفظ حکما معنی نہین سمجہی جاتی تو کیا آپکی صاحب مجمع البحار معنی الفاظ حدیث نہین سمجہی کیونکہ اونکی عبارت مین بہی تو لفظ حکما نہین ہی کسی سی اونہون نے لفظ حکما نقل نہین کیا **راندیری** کی قول کی موافق وہ بہی معنی الفاظ نہ سمجہی یا یہ مطلب کہ خود **راندیری** نہین سمجہہ سکتی ہین دوسری تو سمجہہ سکتی ہین تو **راندیری** کا نہ سمجہنا دوسرو پر حجت کب ہو سکتا ہی الغرض معنی الفاظ حدیث سمجہنی کا مدار علماً کی تفسیر حکماً ٹھہرانا غلط محض ہی اور مدار ٹھہرانے پر جب یہ متفرع ہی کہ اگر شرح

نقل کرتے تو اونپر الزام نہ تہا) جب مدار ٹہرانا غلط محض ہوا تو شرح لفظ علما یعنی حکما نقل نہ کرنی بہی الزام نہین ہو پھر یہ **راندیری** کا کہنا کہ (لفظ حکما چہوڑنیکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہو اور یہی وجہ غلط بیانی کا ہو اب مین مجمع البحار سے اس حدیث کی معنی نقل کرتا ہون الخ) جب چہوڑنیکی کوئی وجہ **راندیری صاحب** کا اقرار ہو تو اس سے واضح ہو کہ چہوڑنیکی یہ وجہ بہی نہین کہ چہوڑنے مین چہوڑنیوالی کا کچہ فائدہ ہو کہ وہ ذکر کرنے مین فوت ہوتا ہو اور یہ وجہ بہی نہین کہ **راندیری** کو چہوڑنا مضر ہو پہر یہ مفت کی گریہ وزاری **راندیری** کی کیسی اگر بالفرض وہ نقل جو **راندیری صاحب** کے پاس روانہ ہوئی ہو اوسمین لفظ حکماً رہگیا ہو سہو کاتب سے تو جب چہوڑنیکی کوئی وجہ نہونا **راندیری** کا اقرار ہو تو جان لیا ہوتا کہ جب بلا وجہ کوئی فعل و ترک نہین ہوتا ہو کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہو اور اگر اس ترک کی کوئی وجہ نہین تو فقط سہو کاتب سے رہگیا اور اگر اون وجہ مفیدہ مضرہ مین سے کوئی وجہ ہو تو یہ قول **راندیری** کا کوئی وجہ نہین غلط محض ہوا جاتا ہو پہر مجمع البحار سے جو معنی نقل کئے اور الفاظ حدیث کے معنی کا فہم کا مدار لفظ حکما کے ذکر کرنیکو **راندیری** نے ٹہرایا اور لفظ حکما جو علما کی شرح مین ہو مجمع البحار مین موجود نہین جب مدار فہم معنی الفاظ حدیث مجمع البحار مین موجود نہین تو بغیر اوسکے مدار فہم الفاظ حدیث کے **راندیری** کیونکر مجمع البحار سے یعنی الفاظ حدیث سمجہہ سکتے ہین یا **راندیری** یہ کہین کہ لفظ حکما ذکر کرنا مدار نہین ہو پہر یہ **راندیری** کے قول مین تناقض مثبت جہالت نہوگا تو اور کیا ہوگا **راندیری صاحب** نے جو یہ کہا کہ (خانصاحب سے پوچہتا ہون کہ اس امر سے ہی خبر دی تہی اسکے کیا مطلب ہو کہ کس امر کی خبر دی تہی واضح بیان فرمائی) اسکا مطلب ظاہر ہو کہ جو جو امور حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانہ مین موجود نہ تہی اور بعد کو موجود ہوئے اور ہونگے اونمین جو جو زمانہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ مین پائی گئی اوس ہر امر کو دیکہکر ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ جان لیتے تہے کہ اسکی ہی خبر آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دیدی تہی اون امور مین پرندگان و افعال و حرکات پرندگان ہی داخل ہین ایسے پرندگان جو آپکے زمانہ مین موجود نہ تہے اور پرندگان کے وہ حرکات و افعال جو آپکے زمانہ مین نہ تہے اگر یہ مراد نہو اور پرندگان معمولی اور اونکے افعال و حرکات معمولی مراد ہون تو اونکی خبر دینے مین نہ معجزہ نہ علم غیب کا ثبوت اور نہ کوئی دوسرا فائدہ اور پرندگان کی مثال دینے سے ایک مبالغہ خیال کیا جاتا ہو کہ زمین مین جو امور غیبیہ ہین اونکی ہی خبر دی اور آسمان کیطرف پرواز کرنیوالونکی ہی اور اونکے افعال و حرکات کی ہی جسکی طرف اکثر خیال نہین کیا جاتا ہو اوسکی ہی خبر فرما دی تہی وہ تمام ہم دیکہکر جان لیتے ہین کہ ایسے جانور غیر معمولی اگرچہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ

نی یا کسی دوسری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نی اپنی زمانہ مین پایا جانا ذکر نہ فرمایا لیکن ذکر نفرمانی سی نہ پایا جانا لازم
نہین آتا اور نہ یہ لازم آتا ہی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خبر نہ تہی اور نہ یہ
لازم آتا ہی کہ آپنی خبر نہ دی بعض ایسی جانورون غیر معمولی اور اونکی ایسی افعال و حرکات غیر معمولیہ کا حدیث نبوی
مین ذکر آیا ہی **مشکوۃ شریف** اور اوسکی **شرح مرقاۃ** جلد پانچوین صفحہ ۱۹۹ مین ہی (فیرسل اللہ طیرا
کاعناق البخت) ای طیرا اعناقہا فی الطول والکبر کاعناق البخت (فتحملہم) ای تلک الطیر
(فتطرحہم) حیث شاء من البحار او مما وراء معمورۃ الدیار او خلف جبال القاف او الی عالم
الاعدام والافناء اس حدیث نبوی مین خبر ایسی جانورونکی ہی جو آپکی زمانہ مین معدوم تہے اور اونکی ایسی افعال
و حرکات غیر معمولی کی خبر غیب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دی ہی جو مسلمان اوس زمانہ مین حضرت
عیسی علیہ السلام کی ساتہ ہونگی اور ایسی جانورونسی اور اونکی افعال و حرکات سی خبر پاوینگی اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی اس حدیث سی بہی واقف ہونگی تو وہ جان لینگی کہ اس امر کی بہی خبر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے دی ہی ایسی ہی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زمانہ مین کسی دوسری قسم کی
جانور اور اونکی حرکات و افعال جدیدہ جنکی خبر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیدی تہی پائی گئی ہون اونکا
حال اجمالا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگرچہ اونکو تفصیلا معلوم ہوا اوپر بحوالہ مختصر تذکرہ قرطبی مذکور ہو چکا
ہی کہ صحابہ کو بہی کوائن قیامت کا علم تہا اوسکو اونہون نے شائع نہ فرمایا جیسی کہ احادیث احکام و شرایع کو شائع
فرمایا ہی پس حضرت ابوذر و دیگر صحابہ کی بیان و شائع نہ فرمانیسی یہ لازم نہین آتا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم جمیع امور غیبیہ ما کان و ما یکون الی یوم القیمۃ کو نہ سنا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع امور
غیبیہ کا حال نہین فرمایا اور **راندیری صاحب** ومکملین کہ یہ حکم جانور یعنی خبر غیب جو حدیث مشکوۃ
شریف سی ثابت ہوئی سو ہی اوس حکم جانورونکی جو مجمع البحار مین حلت و حرمت و کیفیت ذبح ذکر کیا ہی **در
منثور** جلد تیسری صفحہ ۱۱ مین ہی اخرج ابن جریر عن ابی ذر قال انتطحت شاتان عند النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فقال لی یا اباذر اتدری فیما انتطحتا قلت لا قال لکن اللہ یدری سیقضی
بینہما قال ابوذر لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یقلب طائر جناحیہ
فی السماء الا ذکر لنا منہ علما اور اوسی جلد کی صفحہ ۱۱ مین ہی اخرج الطبرانی واسمعیل بن
عبد الغافر الفارسی فی الاربعین والبیہقی عن الحسن بن علی قال کنا علی مائدۃ انا واخی

محمد بن الحنفية وبنى عمى عبد الله بن عباس وقثم والفضل فوقعت جرادة فاخذها عبد الله بن
عباس فقال للحسين تعلم ما مكتوب على جناح الجرادة فقال سألت ابى فقال سألت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال لى على جناح الجرادة مكتوب انى انا الله لا اله الا انا رب الجرادة ورازقها
اذا شئت بعثتها رزقا لقوم وان شئت على قوم بلاء فقال ابن عباس هذا والله من مكنون العلم
پہلی حدیث ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس دو بکریاں اپنے
سینگوں سے لڑیں یعنے ہر ایک بکری نے دوسری کو سینگ ماری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ
تعالی عنہ سے فرمایا کہ ابوذر تو جانتا ہے کہ کس بارہ میں یہ بکریں سینگوں سے لڑیں ہیں ابوذر رضی اللہ تعالی نے عرض
کی کہ میں نہیں جانتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی جانتا ہے اور قریب ہے کہ فیصلہ کریگا
درمیان ان دونوں کے اسکے بعد ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ چھوڑا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے اس حال میں کہ نہیں دونوں بازو مارتا ہے کوئی پرندہ آسمان میں مگر یاد دلا دیتا ہے اور سمجھا دیتا ہے وہ پرندہ یا
اوسکا بازو مارنا ہمکو علم کو اوپر گذر چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں مقادیر و تدابیر و مراد
امر الہی جو مخلوق میں جاری ہیں اوسکا علم بھی دیا گیا اور ایسے موقع میں کہ جہان صریف اقلام آپ سنتے تھے آپ
علم کے حصول کیواسطے آپ قایم کیے گئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس سبب سے دو بکریوں نے سینگ ماری تھی اوسکا بھی علم
آپکو تھا اگرچہ اس حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ میں اوسکا ذکر نہیں اور اوس سبب کے جاننے کو اللہ تعالی کیطرف
رد کیا ہے لیکن اسکے بعد ابوذر رض کا یہ فرمانا کہ پرندہ کے بازو مارنے سے ہمکو علم یاد آجاتا ہے اس سے بھی یہ دلالت کرتا ہے
کہ پرندوں کے اسباب تحریک کا علم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے روبرو
بیان فرمایا ہے ورنہ بکریوں کے سینگ مارنے کی بابت کے بعد ابوذر رض کے اس ذکر کرنیکو کچھ تعلق نہیں ہے اور محل معجزات وغیرہ
دانی میں ذکر کرنا ماتن قاضی عیاض کا اپنے شفا میں اور شارح علامہ قاری رح کا اوسکو تسلیم کرنا اور کسیطرح انکار
نکرنا اس سے بھی یہ دلالت کرتا ہے کہ یہانسے اسباب تحریک جانوران جو دوسرونکے حواس و بداہت عقل سے غائب ہیں
وہی مراد ہیں نہ فقط احکام شرعیہ حلت و حرمت و کیفیت ذبح جانوروں کیونکہ ایسے امور کو علمانے معجزات وغیرہ
دانی میں نہیں شمار کیا اور دوسری حدیث میں جر لوہ یعنے ٹڈی کا یہ حکم فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اوسکے
بازو پر انی انا اللہ لا الہ الا انا رب الجرادۃ الخ لکھا ہوا ہے صریح ہے اور یہ بھی اوسپر لکھے حرفوں سے ثابت ہے کہ ٹڈی کے آنیکو دو سبب میں
ایک رزق واسطے کسی قوم کے اور ایک بلا واسطے کسی قوم کے اور ابن عباس رض کے قول سے واضح ہے کہ یہ مکنون علم سے ہے پس اس

دوسری حدیث سے سبب حرکت جانور کا جاننا ہی معلوم ہوا پس یہ دلیل ہے اسپر کہ اسباب حرکات جانوروں کی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے اور صحابہ اور اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی بتلاتے تھے گو انھون نے شائع نکئے اب راندیری صاحب آپ ذرا اپنے گریبان مین منہ ڈالکر دیکھیے کہ یہ غلط بیانی اور غلط فہمی آپکی ثابت ہوئی یا نہین اور یہ کچھ عبارت مجمع البحار نے آپکو کچھ فائدہ نہ دیا اب آپ اپنے حال پر افسوس کیجیے کہ آپ کسی عالم کی صحبت مین رہتے تو موقع و محل کلام کو پہچانتے اور ایسی غلط بیانی اور غلط فہمی کے گرداب مین نہ پھنستے آپنے کہا تہا واضح بیان کیجیے تو راقم سے اس حالت بیماری مین اسیقدر وضاحت ہوسکی آپنے اسقدر وضاحت ہی کبھی تمام عمر ایسے مسائل مین اپنے اساتذہ سے سنی ہوگی آپکے اساتذہ اور آپکو پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ایسی غیب دانی کی نفی کا بازار گرم ہی پہر اونسے یہ وضاحت کسطرح ممکن نفی ہر جاہل کر سکتا ہی لیکن اثبات ہر ایک کا کام نہین ہے آپ جیسونکو تو اوسکی تسلیم ہی مشکل کیونکہ فہم مین آنا مشکل پہر تسلیم کیسی اب سوا اسکے اور کیا کہا جاوے کہ خدا تعالیٰ آپکو انصاف اور فہم سلیم عطا فرمائے اور آنحضرت صلعم کے ایسے غیوب دانی کے انکار سے ہمکو اور آپکو اور دوسرے مسلمانونکو بچائے اور شبہات انکار کو آپ لوگونکے دل سے مٹائے اللہم آمین **قولہ** صاحب روح البیان تفسیر عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول سورہ جن مین اسطرح فرماتے ہین الا رسولا ارتضاہ واختارہ لاظہارہ علی بعض غیوبہ المتعلقۃ برسالتہ کما یعرب عنہ بیان من ارتضی بالرسول تعلقا اما لکونہ مبادی رسالتہ بان یکون معجزۃ دالۃ علی صحتہا واما لکونہ من ارکانہا واحکامہا کعامۃ التکالیف الشرعیۃ التی امر بہا المکلفون وکیفیات اعمالہم واجزیتہا المرتبۃ علیہا فی الآخرۃ وما یتوقف ھی علیہ من احوال الآخرۃ التی من جملتہا قیام الساعۃ والبعث وغیر ذلک من الامور الغیبیۃ التی بیانہا من وظائف الرسالۃ واما ما لا یتعلق بہا علی احد الوجہین من الغیوب التی من جملتہا وقت قیام الساعۃ فلا یظہر علیہ احدا ابدا اس بیان سے واضح ہوتا ہی کہ اللہ جلشانہ نے رسولونکو بعض غیوب پر اطلاع دی ہی اور بعض بھی وہی جو متعلق رسالت کے ہی اور جو متعلق رسالت کے نہین ہی اوسکا علم نہین دیا گیا ہی اور جلد سادس کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ جمیع معلومات غیبیہ ملکوتیہ پر آپکا علم محیط تہا اب دونون باتونمین کس بات کو صواب جانتے ہو بیان فرماویں اگر دونون عبارتونمین تطبیق اسطرح دیجائے کہ جمیع معلومات غیبیہ ملکوتیہ سے وہ معلومات مراد ہین جو متعلق رسالت کے تھے اور ان معلومات کے اعتبار سے آپکا علم محیط تہا تو دونون عبارت ٹھیک ہوجاینگی جناب من مین پہلے عرض کرچکا ہون کہ شراح نے بعض مقام مین ایسے الفاظ بیان کئے کہ بظاہر تعمیم معلوم

ہوتی ہو لیکن بلحاظ قرینہ وہان تعمیم مقصود نہین ہوتی ایسا ہی عبارت روح البیان وکذا صلو علمہ محیطا بجمیع
المعلومات الملکوتیۃ کو سمجہین **اقول** وباللہ التوفیق تفسیر روح البیان کی عبارت سو پہلو راقم نو اپنو فتوے
اولی مین یہ لکہا تہا کہ داور **عینی شرح بخاری** کی جلد سابع صفحہ ۱۱۲ مین ہو والغرض انہ اخبر عن المبدأ
والمعاش والمعاد جمیعا وفیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من
ابتدائھا الی انتہائھا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ وکیف وقد
اعطی جوامع الکلم مع ذلک اس سو واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو احوال جمیع مخلوقات ابتدا سو
انتہا تک کا علم تہا اور یہ تمام مخلوقات کو احوال ایک مجلس مین بیان کردینا معجزہ تہا اور عینی مذکور کی جلد گیارہوین
صفحہ ۹ مین ہو مطابقتہ للترجمۃ توخذ من قولہ ما ترک فیہا شیئا ای من الامور المقدرۃ من الکائنات
اس سو بہی تمام امور مقدرہ کائنات کا علم آپکو ہونا ثابت ہو پس اس سو اور بہی قسم کو امور سو واضح ہو کہ جزئیات مایکون
وماکان کو بہی آپ جانتو تہو) اس لکہنو کو بعد راقم نو یہ لکہا تہا (تفسیر روح البیان کی جلد سادس صفحہ ۴۲ مطبوع
مصر مین ہو وکذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الغیبیۃ الملکوتیۃ کما جاء فی حدیث اختصام الملائکۃ
انہ قال فوضع کفہ علی کتفی فوجدت بردھا بین ثدیی فعلمت علم الاولین والآخرین وفی
روایۃ علم ما کان وما سیکون انتہی اس سو ثابت ہو کہ جمیع مغیبات ملکوتیہ کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کو تہا اور آپ فرماتو ہین کہ مجکو علم اولین وآخرین کا دیا گیا اور ایک روایت مین ہو کہ علم ماکان وماسیکون
مجکو دیا گیا) **راندیری صاحب** نے عینی کی دونون عبارتونکو اپنو مدعی فاسد کو مخالف دیکہکر چہوڑ دیا اگر
ان عبارتونکو باقی رکہتو تو انکی ساری تقریر پر تزویر کا قلع قمع ہو جاتا **راندیری صاحب** کو تو عوام
کالہوام اپنو معتقدونکو دلونمین یہ وسوسہ اندازی مقصود تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع احوال
مخلوقات کا علم نہ تہا اور عبارت عینی سو اوسکا صراحۃ ثبوت تہا تو اسواسطو اوسکو اڑا دیا یہ ہٹ دہرمی اور خیانت
فی الدین اور دیدہ دانستہ حق پوشی وضلال واضلال نہین تو اور کیا ہو دوسری عبارتونمین حیلہ وبہانہ کرکو
جمیع ماکان ومایکون کو علم کا انکار کیا اور جہانتک ممکن ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی غیب دانی کی
تنقیص کی لیکن عبارت عینی مین کچہ نہ بن آئی تو اوسمین یہی خیانت کر دکھائی کہ اوسکو چہوڑ دیا اور اوسکو جواب
سو پشت دکہائی کیا **راندیری صاحب** اسی کا نام دینداری ہو اور آپکو اساتذہ سو آپکو یہی میراث ملی ہو
پہر **راندیری صاحب** کی ابلہ فریبی دیکہنا چاہیو تفسیر روح البیان جلد سادس صفحہ ۴۲ کی عبارت

ف راندیری کا اپنی جہالت سے روح البیان کی دونون عبارتون مین تعارض بتانا اور جواب

بعد نقل ہر دو عبارت عینی شرح بخاری کی جسکو **راندیری** نے چھوڑ دیا ہے راقم نے نقل کی تھی **راندیری** **صاحب راقم** کا قول جسمین عبارت روح البیان جلد سادس کی ہی نقل کر کے روح البیان کی اور عبارت تحت آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول والی نقل کر کے یہ کہتے ہین کہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ جلشانہ نے رسولونکو بعض غیوب پر اطلاع دی ہے اور وہ بعض بھی وہی ہین جو متعلق رسالت کے ہے اور جو متعلق رسالت کے نہین ہے اوسکا علم نہین دیا گیا اور جلد سادس کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جمیع معلومات غیبیہ ملکوتیہ پر آپکا علم تہا ان دونونمین سے کسکو صواب جانتے ہو بیان فرمادین الخ) اس قول **راندیری** سے واضح ہے کہ تفسیر روح البیان کے دونون قول مین تناقض کا گمان فاسد اور فہم کاسد کرتے ہین اور دونونمین سے ایک کو غلط ہونیکا خیال خام کرتے ہین یہ نہین جانتے کہ خیال یہ اختلال **راندیری** کا ہی قصور ہے اور صاحب تفسیر موصوف کی قولین مین ہرگز تناقض نہین ہے دونون صواب ہین کیون جایز نہین ہے کہ بعض غیوب متعلقہ بالرسالہ سے مراد جمیع احوال مخلوقات و جمیع ماکان و مایکون مراد لیے ہون کیونکہ انکا علم معجزہ رسالت مین داخل ہے جب انکا متعلقات رسالت سے ہونا واضح ہے اسیواسطے غیوب دانی کو معجزات شفا مین شمار کیا ہے اور جمیع احوال مخلوقات سے ایک مجلس مین خبر دینے کو امر عظیم خرق عادات سے بتایا ہے چنانچہ عبارت عینی سے جو ابھی اوپر مذکور ہوئی جسکو **راندیری** نے چھوڑ دیا ہے اور ایسی ہی عبارت بحوالہ فتح الباری و کرمانی و خیر جاری و قسطلانی و طیبی و مرقاۃ اوپر گذر چکی ہے اوس سے ثابت ہے کہ جمیع معلومات غیبیہ ملکوتیہ سے بھی یہی جمیع احوال مخلوقات مبدا و معاش و معاد مراد ہون اور یہ جمیع احوال مخلوقات مبدا و معاش و معاد اون مخلوقات کلیات و جزئیات کے احوال مراد ہون جو عدم سے وجود مین آچکے ہین اور قیامت تک بلکہ آخرت مین بھی عدم سے وجود مین آوینگے نہ معدومات ممکنہ کہ نہ کبھی وجود مین آئی ہین اور نہ آئینگی اور نہ مستحیلات اور جو اون مستحیلات پر بعد فرض وجود کے مترتب ہون اور یہ جمیع احوال مخلوقات جو موجود ہو چکے ہین اور موجود ہونگے بہ نسبت جمیع احوال مخلوقات مذکورہ مع معدومات مذکورہ و مستحیلات و ما یترتب علیہا کے بعض ہین پس یہی احوال جمیع مخلوقات مذکورہ بلا لحاظ معیت ممکنات معدومہ و مستحیلات و ما یترتب علیہا کے جمیع ہین اور بلحاظ معیت مذکورہ بعض ہین پس من وجہ جمیع اور من وجہ بعض ہوے پس قولین صاحب روح البیان مین تناقض ہرگز نہین ہے اور دونون قول صواب ہین اور **راندیری** کی تطبیق غیر محتاج الیہ ہے اور **راندیری** کا اپنی تطبیق مخترع مین تطبیق کو منحصر جاننا سفاہت ہے اور یہان کوئی قرینہ ایسا موجود ہونا مسلم نہین کہ جمیع احوال مخلوقات جو وجود مین آچکے ہین اور آوینگے وہ مراد نہ ہون اور قرینہ سے ان جمیع احوال

مذکورہ سے بعض ہی مراد ہوں پس تفسیر روح البیان کی عبارت سے یہ مراد لینا **راندیری** کا کہ جمیع معلومات ملکوتیہ
مراد نہیں ہیں بلکہ بعض مراد ہیں ہرگز قابل التفات نہیں ہاں راندیری یہ ثابت کردیں کہ جمیع معلومات ملکوتیہ سے وہاں ممکنہ
و مستحیلات و ما یترتب علیہا کو بھی شامل ہیں ورنہ خرط القتاد **قولہ** ایضا صاحب روح البیان نے اپنی عبارت
مذکورہ کی دلیل حدیث اختصام الملائکہ سے نقل کی جس میں یہ وارد ہوا ہے فعلمت علم الاولین والآخرین وفی روایۃ
علم ما کان وما سیکون اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم ما کان و سیکون معنی ہیں علم الاولین والآخرین کے ہیں کیونکہ ایک سے روایت
دوسری روایت کی بیان ہوتی ہے اور فعلمت علم الاولین والآخرین کے معنے تو یہی ہیں کہ اگلوں اور پچھلوں کا علم میں نے جان لیا
فعلمت علم ما کان و سیکون کے معنے بھی یہی ہونگے اور جب فعلمت علم الاولین والآخرین سے یہی تعمیم نہیں سمجھی جاتی تو فعلمت
ما کان و سیکون سے بھی تعمیم نہیں سمجھی جائیگی پھر اگر روح البیان کی مذکور عبارت سے تعمیم لیجاوے تو ایک تو یہ کہ
دلیل اور مدلول میں مطابقت نہوگی دوسرا یہ کہ خود اونھیں کی عبارت میں جو سورہ جن میں مرقوم ہے تناقض
ہوگا **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری صاحب** کو گمان ہے کہ کوئی ایسی ابلہ فریبیوں کو جیسی **راندیری**
صاحب کرتے ہیں سمجھیگا نہیں اور اہل علم بھی مانند انپڑھ دیہاتیوں کے **راندیری** کی ابلہ فریبیوں میں آجاوینگے حاشا
وکلا بلکہ **راندیری** کی پردہ دری کرینگے اجی **راندیری صاحب** آپکا مذہب کیا ہے ذرہ فرمائے تو آپ
مذاہب اربعہ میں کس مذہب کی تقلید واجب جانتے ہیں اگر کسیکی بھی نہیں تو اوسکا اظہار کیجیے کہ اوسکے موافق آپ سے
کلام کیا جاوے اگر شافعی ہیں اپنے زعم میں تو اوسکا ہی اظہار کیجیے تاکہ معلوم ہو کہ خاص کو تقدم عام پر مذہب شافعیہ
ہے اسلیے آپ ما کان و ما سیکون کو معنے فعلمت علم الاولین والآخرین کے کرتے ہیں اور عام پر خاص کو مقدم
جانکر خاص کے معنے میں عام ما کان و ما سیکون کو لیتے اگر آپکا مذہب حنفی کا ہے تو امام ابو حنیفہ رح کا ظاہر مذہب
یہی ہے کہ عام کو خاص پر ترجیح ہے چنانچہ **عینی شرح بخاری** جلد اول صفحہ ۹۳ میں ہے الظاہر من مذہب
ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ ترجیح العام علی الخاص فی العمل بہ کما فی حرم بیر الناضح
فانہ رجح قولہ علیہ السلام من حفر بیرا فلہ مما حولہا اربعون ذراعا علی الخاص الوارد فی
بیر الناضح انہ ستون ذراعا و رجح قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخرجت الارض ففیہ العشر
علی الخاص الوارد لقولہ لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ و نسخ الخاص بالعام اس سے واضح
ہے کہ ہمارے امام ابو حنیفہ رح کا ظاہر مذہب ترجیح عام کی ہے خاص پر بلکہ ہمارے امام صاحب نے اس حدیث عام
کو کہ جو شخص کنوا کھودے خواہ اونٹنی سے پانی کھینچنے کا ہو یا ہاتھ سے تو اوسکے واسطے گرداگرد اوس کنوے کے چالیس گز

زمین ہی ترجیح دی حدیث خاص کو جو اوس کنوؤین کی حق مین وارد ہی کہ جس سے اونٹنی سے پانی کھینچا جاتا ہی اور اوسکے
واسطے ساٹھ گز زمین گردا گرد کی فرمائی ہی تو ہمارے امام صاحب نے یہ نہ کیا کہ حدیث و روایت عام سے بھی وہی مراد لیا
ہو جو خاص مین وارد ہی ایسے ہی حدیث نبوی عام کو کہ جو زمین نکالی اور اوس سے پیدا ہو اوسمین دسوان حصہ
ہی اسکو ترجیح دی ہی حدیث خاص پر کہ پانچ وسق سے کم مین صدقہ نہین ہی اور حدیث ما اخرجت الارض
مین لفظ ما عام ہی اوس سے ہمارے امام صاحب نے پانچ وسق یا اوسکا مافوق مراد نہ لیا پس ایسے ہی روایت ما کان
وما سیکون مین کلمہ ما عام ہی اوس سے مراد علم اولین و آخرین ہی مراد لینا اور عام کا بیان خاص قرار دینا راندیری
کا خلاف ظاہر مذہب امام ابی حنیفہ رح کی کرنا ہی اور ادعائے تقلید امام ابی حنیفہ رح کی خلاف ہی اور یہ کہنا راندیری
کا کہ (ایک روایت دوسری روایت کی بیان ہوتی ہی) یا توجہات سے صادر ہوا ہی کہ اتنا بھی معلوم نہین کہ ایک
روایت دوسری روایت کا بیان ہونا علی العموم نہین بلکہ جسکا بیان واقع ہوتی ہی وہ مجمل ہو جب بیان واقع
ہوتی ہی اور عام مجمل نہین ہوتا ہی اسیواسطے روایت ما اخرجت الارض کا بیان روایت لیس فیما دون خمسة
اوسق صدقة کو ہمارے امام ابو حنیفہ رح نے نہین ٹہرایا ہی عینی شرح بخاری جلد رابع صفحہ ۲۲۴ مین ہی
بظاہر الحدیث المذکور اخذ ابو حنیفة رضی اللہ تعالی عنہ لانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لم یقدر
فیہ مقدارا فدل علی وجوب الزکوة فی کل ما یخرج من الارض قل او کثر فان قلت ہذا الحدیث
مجمل یفسرہ قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لیس فیما دون خمسة اوسق صدقة قلت لا نسلم
انہ مجمل فان المجمل ما لا یعرف المراد بصیغتہ الا بالتامل لا بغیرہ وہذا الحدیث (ای حدیث
فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر الحدیث) عام فان کلمة ما من الفاظ العموم
فان قلت سلمنا انہ عام ولکن الحدیث المذکور خصصہ قلت اجراء العام علی عمومہ اولی من
التخصیص لان فیہ اخراج ما تناولہ العام ان یکون مرادا ولو صح ہذا الحدیث ان یکون
مخصصا او مفسر الحدیث لصح حدیث ماعز ان یکون مخصصا او مفسر الحدیث انیس فی
الاقرار بالزنا الخ اس سے واضح ہی کہ حدیث نبوی فیما سقت السماء والعیون جو بخاری مین ہی اسمین
کلمہ ما عام ہی یہی دلیل امام ابی حنیفہ رح کی ہی (جیسے ما اخرجت الارض دلیل امام صاحب رح کی ہی)
اس حدیث عام کی حدیث خاص لیس فیما دون خمسة اوسق صدقة نہ تفسیر ہو سکتی ہی اسلئے کہ حدیث
سابق مجمل نہین ہی عام ہی تفسیر و بیان مجمل کا واقع ہوتا ہی نہ عام کا اور نہ مخصص ہو سکتی ہی اسلئے کہ اجراء عام

کاعموم پر ادلی ہر پس ایسی ہی فعلمت علم الاولین والآخرین کا نہ بیان روایت ماکان ومایکون کا
ہوسکتا ہر اور نہ مخصص ہیں راندیری صاحب کی سفاہت وجہالت واضح ہو اگر اس تحقیق وتقریر
سے راندیری صاحب واقف ہین اور پھر ایسا کہا اور بروایت فعلمت علم الاولین والآخرین کو
بیان روایت ماکان ومایکون کا ٹھہرادیا تو یہ دیدہ دانستہ کتمان حق وابلہ فریبی ہر فعلمت ماکان ومایکون
کی تعمیم بلاشبہ باقی ہر نہ اوس سے مراد فقط علم الاولین والآخرین ہر اور نہ علم الاولین والآخرین اوسکا مخصص ہی
اور صاحب تفسیر روح البیان کے دونون قول مین تناقض نہونا اول ہم بیان کرچکی رفع تناقض کیواسطے
اختلاف حیثیات کافی ہر اور صاحب تفسیر روح البیان کی دلیل مدلول مین عدم تطابق کا ادعا جو راندیری
ذکر کیا ہر وہ بہی یا سفاہت ہر یا دیدہ دانستہ ابلہ فریبی ہر عدم تطابق بین الدلیل والمدلول ذکر کیا ہوتا تو اوسکا
جواب بالتفصیل انشاء اللہ تعالی دیا جاتا اب فقط اسیقدر بیان کافی ہر کہ صاحب تفسیر روح البیان دونون
روایتون فعلمت علم الاولین والآخرین وروایت ماکان ومایکون سے دلیل پکڑی یعنی فعلمت
علم الاولین والآخرین جمیع معلومات ملکوتیہ کو شامل ہر کیونکہ اولین مین ملکوت بہی شامل ہین اونکو خارج ماننا
بلادلیل کر جہالت وحماقت ہر پس اونکو جمیع معلومات کا علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہونا ثابت ہر اگر کسی کے
فہم اسکی سمجھنی سے قاصر ہو تو دوسری روایت مین ماکان ومایکون موجود ہر جسکا عموم جمیع معلومات ملکوتیہ
کو شامل ہر اب عدم تطابق بین الدلیل والمدلول کسطرح ہر راندیری اپنی فہم سقیم مین کچھ اور معنی قرار دین
جس سے عدم تطابق بین الدلیل والمدلول کا وہم اونکو ہو تو راندیری کی فہم سقیم کا قصور ہر اونکو اپنی فہم کا
علاج کرانا ضرور ہر **قولہ** ایضا صحابہ اپنی حقیقین فرماتی ہین کہ ہمکو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے علم الاولین ولکن
والآخرین سکھلایا پس اگر فعلمت علم الاولین والآخرین سے تعمیم مراد لیجاے تو لازم آتا ہر کہ صحابہ کو بہی جمیع
جزئیات ماکان ومایکون کا علم تہا حالانکہ اسکا قائل کوئی نہیں ہر **اقول** وباللہ التوفیق اوپر مختصر تذکرہ
قرطبی سے منقول ہوچکا ہر کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو بہی علم کونین تہا لیکن انہون نے اوسکو شائع نہین
کیا پس راندیری کا قول کہ (اسکا قائل کوئی نہین) سراسر نادانی یا دیدہ دانستہ حق پوشی وابلہ فریبی ہر
اور اسباب حرکات جانوران حدیث ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بہی اوپر مذکور ہوچکا ہر پس قول راندیری
باطل ہر اور ابلہ فریبی ہر **قولہ** وایضا لکذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الخ اس عبارت کو روح البیان
مین تاویلات نجمیہ سے نقل کی ہر اور اوسکے قبل کی عبارت سے معلوم ہوتا ہر کہ یہ علم شب معراج مین آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تہا اور اسقدر تو ہر ذی العلم جانتا ہے کہ معراج مکہ شریف مین ہوئی تہی تو لازم آیا کہ بعد
معراج کے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم محیط جمیع معلومات غیبیہ کو تہا حالانکہ اسکے نقیض حدیث
تلقیح تمر کہ جسمین آخر فرمایا انتم اعلم بامر دنیاکم اور حدیث بخاری شریف کہ جسمین یہ بیان ہوا کہ بیدا مین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا عقد گم ہو گیا تہا اور اوسکی تلاش کیواسطے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اونٹ
ٹھہرایا اور آخر مین وہ عقد اونٹ کے نیچے تہا اور آیت کریمہ لا تعلمہم نحن نعلمہم وغیرہ موجود ہین پس اگر
جمیع معلومات پر آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم محیط ہوتا اور یہ موجبہ کلیہ صحیح ہوتا تو اوسکی نقیض سالبہ جزئیہ
صادق نہین آتی حالانکہ صادق آرہی ہے کما مر **اقول** وباللہ التوفیق ہان میانجی **راندیری**
آپ جیسے دیہاتیونکو علم ہو اور صاحب تفسیر روح البیان اور صاحب تاویلات نجمیہ کو علم نہین اور جن شبہات
ضعیفہ کو آپنے ادلہ قویہ عدم احاطہ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بجمیع المعلومات ٹھہرایا ہے اونکا جواب بہلا
صاحب روح البیان و صاحب تاویلات نجمیہ کہان جانتے تہے کیونکہ اونھون نے دیوبند و گنگوہ مین طالبعلمی
کی تھی اور نہ راندیر کے باشندہ تہے نہ یار ان اہل اسلام جہان علوم کی کثرت ہے وہان کی تہی اونکو فہم آپکے جیسی کہان
تہی یہ فہم بغیر طالبعلمی دیوبند اور گنگوہ اور بغیر توطن راندیر کے کہان ہو سکتی ہے یہ فضل اللہ تعالی کا آپ ہی
پر ہوا ہے وہ تو اس سے محروم ہی رہے اسی سبب سے میان **راندیری** اونکے منہ آتے ہین اور اونکے مقابلہ مین یہ
منہ زوری کرتے ہین کبہی اونکی دلیل و مدلول مین عدم مطابقت بتاتے ہین کبہی اونکے قول مین تناقض بتاتے ہین
کبہی اونکے قول کو مناقض قرآن و حدیث ٹھہراتے ہین فی الواقع دیکہو تو سوا سفاہت یا دیدہ و دانستہ حقیقت پوشی و
ابلہ فریبی کی اور کچہہ نہین ہے عدم مطابقت دلیل و مدلول مین اور تناقض بتانا نہین تو میانجی **راندیری**
کی جہالت و سفاہت یا حق پوشی دیدہ و دانستہ وابلہ فریبی کا اظہار ہو چکا اب اونکے قول کو مناقض حدیث و قرآن
فرماتے ہین اسمین میانجی صاحب کی سفاہت یا ابلہ فریبی دیکہنا چاہیے **راندیری صاحب** جو یہ
درفشانی کرتے ہین کہ (تو لازم آیا کہ بعد معراج کے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم محیط جمیع معلومات
غیبیہ کو تہا حالانکہ اسکی نقیض حدیث تلقیح تمر الخ) ہان **راندیری صاحب** تلقیح نخل مین ہی موافق
فرمانے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہی ہوتا بشرطیکہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم امتثال امر کرتے اور ایک
دو برس تحمل کرتے تو موونت و محنت تلقیح سے سبکدوش ہو جاتے شرح شفا جلد اول صفحہ ۲۲۳ کی عبارت اوپر گذری ہے
اوسمین سے تہوڑی پھر نقل کیجاتی ہے ولو امتثلوا و تحملوا فی سنۃ او سنتین لکفوا امر ہذہ المحنۃ

اور اسی شرح شفاء جلد ثانی صفحہ ۳۲۹ کی عبارت اوپر گذری ہے اور اوسمین کی یہی تھوڑی عبارت پھر یاد دہانی کو نقل کیجاتی ہے علامہ علی قاری رح فرماتے ہین وعندی انہ علیہ السلام اصاب فی ذلک الظن ولو ثبتوا علی کلامہ لفاقوا فی الفن ولا رتفع عنہم کلفة المعالجة فانما وقع التغیر بحسب جریان العادة الا تری ان من تعود باکل شئی او شربہ یتفقدہ فی وقتہ اذا لم یجدہ تغیر عن حالہ فلو صبروا علی نقصان سنة او سنتین لرجع النخیل الی حالہ الاول وربما کان یزید علی قدرہ المعول ہ پس تلقیح نخل کو اس امر کی دلیل بنانا راندیری کا کہ آپکو اسکی خبر نہ تھی اور جمیع معلومات کے احاطہ کی یہ نقیض ہے سفاہت یا ابلہ فریبی نہین تو اور کیا ہے اور آپ جانتے تھے کہ بغیر تلقیح ہی نخل مین پھل آویگا لیکن آپ مشروط بتحمل وصبر برس دو برس آنا پھل آنا جانتے تھے عدم وجود شرط کے سبب سے ایسا ہوا اللہ قرآن مین فرماتا ہے اجیب دعوة الداع اذا دعان اور فرماتا ہے ادعونی استجب لکم پھر بہت سے امور کی دعا کیجاتی ہے قبول نہین ہوتی تو نعوذ باللہ من ذلک کیا راندیری صاحب کہینگے کہ یہ آیتین مین فرمانا حق وصدق نہین ہے حق وصدق ہوتا تو اوسکی نقیض عدم قبولیت دعا کیون واقع ہوتی ہم تو یہان یہی کہینگے کہ سبب عدم وجود شرط کے دعا قبول نہین ہوتی ہے اور قرآن مین قبولیت جو فرمائی ہے وہ مشروط بشرط ہے پس ایسی ہم تلقیح مین کہتے ہین ایسے ہی عقد حضرت عائشہ رض گم ہو جانیکے بارہ مین بھی ہم کہتے ہین کہ کیون نہین جائز ہے کہ وہان خاموش رہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بجانیوالونکا سا معاملہ کرنا کسی مصلحت کیواسطے ہو ظاہر کرنا مستلزم عدم علم کو نہین ہے اگر ادعاء استلزام کا ہو تو استلزام دلیل سے ثابت کیجیے اور جواز مذکور کو رفع براقامت برہان کیجیے اور یہ بھی اوپر مدارج سے گذر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض علوم ایسے دیگئے شب معراج مین کہ اونکو پوشیدہ کرنیکا حکم کیا گیا اور بعض ایسے کہ اوسکو پوشیدہ کرنے اور ظاہر کرنیکا اختیار دیا گیا اور بعض ایسے کہ اونکے اظہار کا امر فرمایا پس جائز ہے کہ علم عقد کا اول دو قسمون علم سے ہو پس بمقتضاء اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال جب حدیث عقد جسکو میاں جی راندیری صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احاطہ جمیع معلومات کا نقیض بنایا ہے ایسے احتمالات سے خالی نہین تو اوس سے عدم احاطہ جمیع معلومات پر استدلال اور نقیضیت کا دعوی باطل ہوا اور اس عقد گم جانے اور آپکے خاموش رہنے و معاملہ بجانیوالونکا سا کرنے مین کہ صحابہ رض کو طلب کیواسطے عقد کو بھیجا یہ برکت و مصلحت ظاہر ہوئی کہ آیت تیمم نازل ہوگئی جسمین مسلمانونکے واسطے آجتک آرام ہوگیا اسی حدیث عقد والی مین ہے قال اسید بن الحضیر ما ھی باول برکتکم یا آل ابی بکر قال فبعثنا البعیر الذی کنت

علیہ فاصبنا العقد تحتہ پس آپکی خاموش رہنے مین یہ برکت ہوئی جو حدیث سے ثابت ہے کہ آیت تیمم نازل
ہوئی جس سے قیامت تک کو مسلمانونکو آرام ہوگیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اوسوقت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
استغراق بحر وحدت مین ہون اور کونین وکوائن سے غائب ہون بعضی کوائن کا ایسے وقت استغراق مین معلوم
نہونا یعنی ذہول وغفلت ہونا منافی احاطہ جمیع معلومات ملکوتیہ کو نہیں ہے جیسے سوی کی ایسے وقت استغراق کو بھی لینا
روم ست بادہ قیوم فرماتے ہین جبکہ عقاب نے موزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لیجا کر اوسمین جو سانپ تہا
اوسکو پھینک کر آگر گستاخی کا عذر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مضمون فرمایا سے گرچہ ہر غیبی خدا
ما را نمود ٭ دل دران لحظہ بخود مشغول بود ۔ یہ تیسرے دفتر کا شعر ہے مثنوی مطبوع بمبئی جسکے حاشیہ پر شرح بحر العلوم
ہے دفتر سیوم صـ ۱۱ شرح مین بحر العلوم یہ فرماتے ہین بعضی شارحان گفتہ کہ مقصود آنست کہ من درین وقت در بشریت
بودم از ینجہت مرا غفلت واقع شد و محمد رضا گفتہ ای فکر تن نداشت و از جہت استغراق بعضے مغیبات بر انبیا مستور
میشوند انتہی پس معنی بیت اینچنین ست کہ دل بخود مشغول بود کہ دل نفس دل را مشاہدہ میکرد و ذات با آنحضرت
جمیع اسرار در دل ست پس بسبب استغراق درین مشاہدت توجہ بسوی اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول
عنہ ماندند واین وجہ وجیہ ست الی ان قال بحر العلوم مقصود آنست کہ باز دل بر بشریت دل در تماشای نفس خود بود
والتفات بسوی اکوان کہ غائب از حس بودند نبود و با این تماشا والتفات بآن چون بردن عقاب دیدہ
مزاج بر عقاب برہم شد و این منافی آن تماشا نیست و نیست مرا و از محویہ و با فنا تا در ہم بودن صورت نہ بندد
اس سے واضح ہے کہ بسبب استغراق کے مشاہدہ ذات مین توجہ تام اکوان ومخلوقات کی طرف نہ تہی اور بعض اکوان
مغفول عنہ رہے جبکہ عقاب موزہ مبارکہ لیگیا تہا واسطے دور کرنے سانپ کے شیخ عبد الحق دہلوی مدارج النبوہ
مطبوع نولکشور کے صفحہ ۱۴۱ ج ۲ نماز فجر لیلۃ التعریس مین قضا ہونیکی بارہ مین فرماتے ہین کہ چرا بدل ویکشف ووحی
والہام در نیافت چنانکہ ہمی مثلا درون خانہ بود بحساب ساعات در یابد کہ فجر طلوع کردہ ست جوابش آنکہ حکمت
الہی اقتضا آن کردہ کہ کشف نکرد و وحی بدان نازل نشد تا سبب تشریع قضای فوائت وادراک شرف اتباع
گردد چنانچہ در عروض سہو ونسیان بر حضرت گفتہ اند گفت بندہ مسکین خصہ اللہ بمزید المعرفۃ والیقین کہ نعم دل بیدار ست
وخواب را در وی تاثیری نہ ولیکن تواند کہ او را حالتی وشہودی دست دہد و در آن مستغرق گردد و از ما سوای آن
مشہود از صور و معانی ذاہل وغافل باشد چنانکہ در بعضی احیان در حالت وحی مثل این معنی روی میداد پس
باعث عدم ادراک ونسیان غفلت نوم نباشد بلکہ طریان حالتی عظیم بر دل شریف نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہ

آنحاجز خدا عزوجل نشناسد فافہم وباللہ التوفیق اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۵ مین ہے والاوقات
لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل معلوم لنبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اذ فیہ اشارۃ الی تمکینہ فی وقت کشوف المشاھدۃ واستغراقہ فی بحر الوحدۃ حیث لا یبقی اثر البشریۃ
والکونین وھذا محل استقامتہ فی مشہد التمکین الذی اخبر اللہ عنہ بقولہ فکان قاب قوسین او
ادنی ولیس ھناک مقام جبریل وجمیع الکروبیین ولا مقام الصفی والخلیل ومن دونھم من الانبیاء
وکان اکثر اوقاتہ کذلک لکن یردہ الی تادیب امتہ فی بعض الاوقات لیجری علیہم التلوین ولا یذوب
فی انوار کبریاء الازل اس عبارت سے واضح ہے کہ بوقت مشاہدہ ذات باریتعالی وصفات واسماء اور بوقت استغراق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بحر وحدت مین اثر بشریت کونین نہین رہتا تہا اسی مقام کی اللہ تعالی بقولہ تعالی فکان قاب قوسین
اوادنی خبر دیتا ہے اور اس مقام مین جبریل وجمیع الکروبیین ومقام صفی وخلیل وغیرہم من الانبیا علیہم السلام
کسیکا پتہ نہین اکثر اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی استغراق رہتا تہا بعض اوقات تادیب امت کیطرف
اللہ تعالی رجوع کر دیتا تہا پس واضح ہے کہ بسبب استغراق کے بعض مغیبات وبعض کوائن سے غفلت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہوجاتی تہی جیسے بیت المقدس کے علامات کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کین تو اوسوقت ہی
آنکو اون علامات سے غفلت وذہول ہوگیا تہا خدا تعالی نے کشف کر دیا تو آپنے بیان فرمایا پس ایسے ہی عقد کے حال سے
سے کہ اونٹ کے نیچے تہا غفلت ہو جانا ممکن ہے اور یہ غفلت بسبب استغراق کے منافی نہین ہے اسقدر سے عدم علم قرار دینا
سفاہت یا دیدہ دانستہ ابلہ فریبی ہے اور آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم کا جواب اوپر بالتفصیل گذر چکا ہے کہ یہ آیت بہی
دلیل اس امر کی نہین ہو سکتی کہ آنحضرت صلعم کسیطرح منافقین کا حال نہین جانتے تہے بلکہ بعض وجہ سے جاننے کی
نفی ہے نہ ہر وجہ سے جاننے کی اور آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم سے قبل جانتا حال منافقین کا اونکی تعریض کلام کر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا ثابت ہے پس آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم سے بہی استدلال عدم علم آنحضرت
صلعم پر لانا یا نادانی وجہالت یا دیدہ دانستہ ابلہ فریبی ہے پس موجبہ کلیہ کی صحت واضح ہے اور سالبہ جزئیہ کا صدق
ہرگز ثابت نہین پس قول راندیری کہ دموجبہ کلیہ صحیح ہوتا تو اوسکی نقیض سالبہ جزئیہ صادق نہین آتی حالانکہ
صادق آرہی ہے) مردود وساقط ہے **قولہ** اس عبارت مین دو حصے ہین پہلے کا مفاد تو اتنا ہے کہ یہ حصر
عوام کی بہ نسبت ہے کہین اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ جمیع مفاتیح الغیب کو خواص جاننے والے ہین ہان دوسرے
کا مفاد باعتبار ظاہر کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے ہر ایک شی سے مطلع فرمایا اور اسی

ظاہر کے اعتبار پر خانصاحب بہی فرماتے ہین اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ نکالا جبتک
کہ کل شی کی اطلاع نہ دیدی لیکن ظاہری معنی تو خانصاحب بہی لے نہین سکتے کیونکہ جو معلومات الہیہ ہین
اوسپر شی صادق آتی ہے تو مذکور عبارت کے یہ معنی ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام اشیاء پر مطلع ہوئے
جسمین تمام معلومات باری بہی داخل ہین پس علم باری و علم رسول مین مساوات لازم آئی حالانکہ خانصاحب
بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی بہ نسبت فرماتے ہین کہ لیکن یہ تمام معلومات الہیہ کا احاطہ نہین ہے **اقول**
وباللہ التوفیق **راقم** نے اپنے فتوی اولی مطلوبہ **راندیری** مین یہ لکہا تہا اور حاشیہ شنوانی علی مختصر ابن
ابی جمرہ مطبوع مصر صفحہ ۹ ۳ ۳ مین اس حدیث کے تحت مین مفاتیح الغیب خمس لا یعلمہا الا اللہ یہ ہے ہذا
الحصر ینافی ان بعض الاولیاء لہ الکشف واجیب بان ہذا الحصر بالنسبۃ للعامۃ لا للخاصۃ
وقد ورد ان اللہ لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شیٔ اس سے
واضح ہے کہ آیت مذکورہ مین حصر بہ نسبت عوام کے ہے نہ خواص کے اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دنیا سے نہ نکالا جبتک کہ کل شی کی اطلاع نہ دیدی **عینی شرح بخاری** جلد اول صفحہ ۳۲ مین حدیث
مفاتیح الغیب خمس لا یعلمہا الا اللہ کے تحت مین ہے قال القرطبی لا مطمع لاحد فی علم شیٔ فی ہذہ الامور
الخمس بہذا الحدیث وفسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قول اللہ تعالی وعندہ مفاتیح الغیب لا
یعلمہا الا ہو بہذہ الخمس قال فمن ادعی علم شیٔ منہا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ اس سے واضح ہے کہ پانچ چیز سے کسی چیز کے جاننے کا مدعی کاذب باین شرط ہے
کہ اوس چیز کے علم کی اسناد و نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نکرتا ہو جس سے ثابت ہے کہ اوس چیز کے
جاننے کی اسناد و نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کرنا درست ہے اور **راندیری صاحب** نے
فقط حاشیہ شنوانی کی عبارت ذکر کی اور مطلب جو **راقم** نے اوس عبارت کا ذکر کیا اوسکو بہی چہوڑ دیا بلکہ بعض
مطلب بیان کرنیکو قول **راقم** قرار دیا اور عبارت عینی جو اس عبارت **راقم** مین موجود ہے جسمین قول امام
قرطبی کو بطور سند کے علامہ عینی نے ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہے کہ ان پانچ کے جاننے کا دعوی کرنیوالا باین شرط کاذب
ہے کہ اون پانچون چیز کے جاننے کی اسناد و نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نکرتا ہو جس سے سمجہا جاتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ان پانچون چیز جاننے کی اسناد و نسبت کرنا درست ہے پس اس تمام سے راقم
نے یہ ثابت کیا تہا کہ ان پانچ چیز کو نجاننے کا حصر بہ نسبت عوام کے ہے نہ خواص کے جس سے غرض یہ کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا ان پانچ کو نجاننا آیت سے ثابت ہونا مسلم نہین میان راندیری ذوابلہ فریبی کیواسطے اس تقریر مین قطع وبرید
کی اور صرف عبارت شنوانی کی ذکر کرکے سفاہت وابلہ فریبی کی تقریر شروع کی میانجی راندیری حاشیہ شنوانی کی عبارت ذکر کرکے
فرماتے ہین اس عبارت کے دو حصے ہین (۱) اسمین راندیری دو حصے بناکر اور حصر بہ نسبت عوام مانکر جو یہ فرماتے ہین کہ (اس سے
یہ نہین معلوم ہوتا کہ جمیع مفاتیح الغیب کو خواص جانتے ہین) اجی راندیری صاحب آپنے جب یہ حصر بہ نسبت عوام قبول
کیا تو ان تمام پانچونکا فقط عوام کو ہی نہ معلوم ہونا ثابت ہوا اور یہ عدم معلومیت عوام ہی مین منحصر ہوئی اور یہ عدم معلومیت
عوام مین منحصر ہونا جب ہی صادق آئیگا کہ یہ عدم معلومیت خواص پر صادق نہو جب خواص پر عدم معلومیت بعض
خمس کی صادق ہوگی تو حصر بہ نسبت عوام پانچونکا صادق نہوگا پس بہ نسبت عوام حصر قبول کرنا جب ہی
صادق ہوگا کہ عدم معلومیت ان پانچونکی خواص کی بہ نسبت صادق نہو جب عدم معلومیت کل پانچون کی صادق
نہین اور معلومیت و عدم معلومیت کے درمیان مین واسطہ نہین اور غفلت وذہول منافی معلومیت کی نہین
تو خواص کی بہ نسبت معلومیت ہر ان پانچون کی ثابت ہوگی پہر جب ذکر عبارت حاشیہ شنوانی مین حصر
عدم معلومیت ان پانچونکا بہ نسبت عوام ہے تو اب راندیری کا یہ وہم کہ بعض ان پانچونکو خواص جانتے ہین اور
جمیع کو نہین جانتے معلوم نہین کونسے وسوسہ سے ناشی ہوا اور یہ تفریق کہ بعض کو خواص جانتے ہین اور جمیع کو نہین
جانتے یہ وہم معلوم نہین کہ کونسے خیال خام وسودای ناسرانجام سے پیدا ہوا ہے جب یہ تفریق حق خواص مین اس
عبارت سے کسیطرح لفظ و قرینہ سے مفہوم نہین تو قول راندیری کہ (اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ جمیع مفاتیح
الغیب کو خواص جاننے والے ہین) سوای ایک وسوسہ محضہ کے اور کچھ نہین پہر دوسرے حصہ کا مفاد باعتبار ظاہر کے
یہ معلوم ہونا قبول کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے ہر شے سے مطلع کیا اس قبول کرنیکے بعد یہ ظاہر
معنے لینے کو اس بنا فاسد پر منع کیا کہ (جو معلومات الٰہیہ ہین اوسپر شے صادق آتی ہے) پھر یہ راندیری کی
جہالت و سفاہت تحقیق اہلسنت و جماعت سے ہے یا دیدہ دانستہ ابلہ فریبی ہے کہ معلومات الٰہیہ کہ جنمین معدومات
ممکنہ بہی ہین جو نہ موجود ہوے ہین نہ کبھی ہونگے اور معدوم ممتنع الوجود لذاتہ بہی ہین اور جو بفرض وجود
انپر مترتب ہون ان تمام پر شے کا صادق آنا میانجی راندیری بتاتے ہین اجی حضرت راندیری صاحب
آپنے کیا قصیدہ بدا الامالی جسکو بچے بہی یاد کرلیتے ہین نہین دیکھا اس قصیدہ مین ہے ؎ وما المعدوم
مرئیا وشیئا ٭ لفقہ لاح فی یمن الھلال۔ اس سے واضح ہے کہ عقائد اہل سنت و جماعت مین معدوم
شے نہین علامہ علی قاری رحمہ اللہ اسکے تحت مین یہ فرماتے ہین لیس المعدوم مرئیا للہ تعالی ولا

شئیا بمعنی انہ لا یطلق علیہ انہ شئ مطلقا لقولہ تعالی وقد خلقتک ولم تک شئیا وھو لا ینافی کونہ مقیدا کما قال اللہ تعالی ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شئیا مذکورا اس سے واضح ہے کہ معدوم پر شے مطلق نہیں بولا جاتا ہے اور مقید اسکو منافی نہیں ہے اسکے بعد **علامہ علی قاری** فرماتے ہیں فی المسئلۃ خلاف المعتزلۃ مستدلین بقولہ تعالی ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم اس سے واضح ہے کہ اس مسئلہ میں خلاف معتزلہ کا ہے وہ معدوم کو بھی شے کہتے ہیں بمقابلہ اہل سنت کے اور دلیل معتزلہ کی اس آیت سے پکڑی ہے ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم اسکے بعد علامہ علی قاری رح فرماتے ہیں اجیب عنہ بان معنی الآیۃ ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم تکون شئیا عظیما عند وجودھا یعنی معتزلہ جو آیت سے دلیل پکڑتے ہیں تو اونکا جواب یہ ہے کہ زلزلہ ساعت کا بروقت اپنے وجود کے شے عظیم ہوگا پھر علامہ علی قاری رح فرماتے ہیں کہ ان ھذہ المسئلۃ من اشھر مسائل الخلاف بین اھل السنۃ والمعتزلۃ الا ان محل الخلاف فی المعدوم البسیط الممکن الوجود واما المعدوم الممتنع الوجود لذاتہ کاجتماع الضدین فلیس شئیا ولا یری بلا خلاف وقال العز بن جماعۃ اشتمل ھذا البیت علی قاعدتین الاولی ان اللہ ھل یری المعدوم ام لا فمذھب الحنفیۃ الثانی ومذھب المعتزلۃ الاول والمسئلۃ الثانیۃ ان المعدوم ھل ھو شئ ام لا فمذھب اھل السنۃ الثانی ومذھب المعتزلۃ الاول انتھی اس سے واضح ہے کہ معدوم کی شے ہونے میں معتزلہ و اہلسنت وجماعت کا خلاف مشہور ترہے مذہب معتزلہ میں معدوم کو بھی شے کہتے ہیں اور مذہب اہلسنت وجماعت میں عموماً اور حنفیہ میں خصوصاً معدوم کو شے نہیں کہتے ہیں اور یہ بھی اس عبارت سے ثابت ہے کہ اہلسنت وجماعت میں جو خلاف ہے کہ اہلسنت کے نزدیک معدوم شے نہیں ہے اور معتزلہ کے نزدیک معدوم شے ہے تو خلاف معدوم بسیط ممکن الوجود میں ہے لیکن معدوم ممتنع الوجود لذاتہ شے نہیں ہے بالاتفاق یعنی معدوم ممتنع الوجود لذاتہ کو معتزلہ بھی شے نہیں کہتے ہیں پس اللہ تعالی کے معلومات میں سے جو ممتنعات الوجود لذاتہا ہی ہیں اونکو شے نہ اہلسنت وجماعت کہتے ہیں نہ معتزلہ اور معدوم بسیط ممکن الوجود کو اگرچہ معتزلہ شے کہتے ہیں لیکن اہلسنت وجماعت نہیں کہتے پس معلومات الٰہیہ تمام پر شے کا صادق آنا جو **راندیری** نے بتایا ہے تو بعض میں یعنی معدوم ممکن الوجود پر صدق شے بتانے میں **راندیری** معتزلہ کے متبع اور اہل سنت و جماعت کے مذہب سے مخالف ہوے ہیں اور بعض معلومات الٰہیہ کہ ممتنعات الوجود لذاتہا ہیں اونپر شے صادق بتانے میں اہلسنت وجماعت و معتزلہ دونوں کے مخالف ہوئے ہیں **شرح مواقف** کے مقصد سادس

مطبوع نولکشور کے صفحہ ۱۲۳ مین ہی (فقال غیر ابی الحسن البصری وابی الھذیل العلاف) والکعبی و متبعیہ من البغدادیین (من المعتزلۃ ان المعدوم الممکن شئ) بمعنی انہ ثابت متقرر فی الخارج منفکا عن صفۃ الوجود (فان الماھیۃ عندھم غیر الوجود ومعروضۃ لہ وقد تخلو عنہ) مع کونہا متقررۃ متحققۃ فی الخارج وانما قید المعدوم بالممکن لان الممتنع منہ منفی لا تقرر لہ اصلا اتفاقا (ومنعہ الاشاعرۃ مطلقا) ای فی المعدوم الممکن والممتنع جمیعا فقالوا المعدوم الممکن لیس بشئ کالمعدوم الممتنع (لان الوجود عندھم نفس الحقیقۃ فرفعہ رفعھا) ای دفع الوجود رفع الحقیقۃ فلو تقررت الماھیۃ فی العدم منفکۃ عن الوجود لکانت موجودۃ ومعدومۃ معا فلا یمکنہم القول بان المعدوم شئ (وبہ) ای بما ذھب الیہ الاشاعرۃ (قال الحکماء) ایضا فان الماھیۃ الممکنۃ وان کان وجودھا زائدا علی ذاتھا) لا یخلو عندھم (عن الوجود الخارجی والذھنی) یعنی انھا اذا کانت متقررۃ متحققۃ فھی موجودۃ باحد الوجودین لان تقررھا وتحققہا عین وجودھا الخ

اس سے یہی ثابت ہی کہ معتزلہ و اہلسنت و جماعت کا اتفاق ہی کہ معدوم ممتنع شی نہین ہی اور معدوم ممکن کو اشاعرہ یعنی اہلسنت و جماعت شی نہین کہتے اور معتزلہ شی کہتے ہین اور حکماء کا بھی یہی مذہب ہی کہ جو مذہب اشاعرہ کا ہی پس **راندیری** کا معلومات الٰہیہ پر کہ جنمین معدومات ممکنہ و ممتنعات بھی ہین شی صادق بتانا بہر حال سنت و جماعت کے تو خلاف ہی ہی حکماء کے بھی خلاف ہے ہان معدومات ممکنہ پر شی صادق بتانا معتزلہ کی اتباع و موافقت ہی اور سنت و جماعت سے اس مسئلہ مین خارج ہونا ہی کہین **راندیری صاحب** اللہ تعالی کو علم معدومات ممکنہ اور مستحیلات و ما یترتب علیہا بفرض وجود کا انکار نکر جاوین اور اللہ تعالی کے معدومات کو منحصر موجود حالاً یا مآلاً مین نکردین الزام مخالفت مذہب اہلسنت کے اپنے سے اوٹھانیکو واسطے اسیواسطے جو **مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف** جلد ثالث صفحہ ۲۱ مین موجود ہی وہ نقل کیا جاتا ہی والعلیم العالم البالغ فی العلم المحیط علمہ السابق بجمیع الاشیاء ظاھرھا و باطنھا دقیقھا وجلیلھا کلیاتھا وجزئیاتھا وھو من صفات الذات فھو تعالی یعلم ذاتہ وصفاتہ واسماءہ ویعلم ماکان وما لا یکون من الجائزات وانہ لو کان کیف یکون ویعلم المستحیل من حیث استحالتہ وانتفاء کونہ وما یترتب علیہ لو کان ومن ثمہ قال عز قائلا لو کان فیہما آلھۃ الا اللہ لفسدتا الخ

پس اس عبارت سے بخوبی واضح ہی کہ معلومات الٰہیہ پر شی کا صادق بتانا **راندیری صاحب** کا یا جہالت اور تحقیق اہلسنت و جماعت سے ہی یا دیدہ دانستہ ابلہ فریبی و ضلال و اضلال ہی پس شی ہر نوع معلوم الٰہی پر

صادق نہین ہو تو تمام و کل شی کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کردینی کا انکار جو رامپوری نے اسپر
مبنی کیا تہا کہ معلومات الٰہیہ پر بہی ہر شی صادق ہو اور اسپر جو یہ کلام مبنی کیا تہا کہ خدا و رسول کی علم مین مساوات
لازم آویگی باطل ہوگیا اور یہ امر جو حاشیہ شنوانی سے ثابت ہو کہ اللہ تعالی نے جبتک کل شی پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کو نہ دی دنیا سے نہ نکالا فی الواقع صادق و مستقیم رہا اور ہر گز ظاہری معنی سے مصروف نہ ہوا
قولہ اب مین خانصاحب سے مستفسر ہون کہ آپ کل شی سے کیا مراد لیتے ہین اگر کل شی سے مراد کل اشیا مفاتیح الغیب
خمس لیتے ہین تو اول اوسکی سند چاہیے اور دوسرا یہ کہ منجملہ اون تمام اشیا کی وقت قیام الساعۃ ہے حالانکہ اوسکی
بارے مین آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ پیشتر فرمایا کہ اوسکا علم خدا تعالی کو ہے
ہے عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول قبل
ان یموت بشہر تسألونی عن الساعۃ وانما علمہا عند اللہ اور چند روز پیشتر اپنی وفات کے حضرت رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حدیث جبریل مین فرمایا ما المسؤل عنہا باعلم من السائل اور آیت کریمہ اکاد
اخفیہا اور انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ہو پس ان آیات و احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو وقت قیام الساعۃ کا علم نہ تہا پس اگر کل شی سے مراد کل اشیا مفاتیح الغیب لیجائین
اور موجبہ کلیہ صادق آئے تو اوسکی نقیض صادق نہ آنی چاہیے حالانکہ اوسکی نقیض سالبہ جزئیہ صادق آتی ہے
اقول وباللہ التوفیق ابہی اوپر مذکور ہو چکا کہ شی حقیقۃً سنت و جماعت کے نزدیک مخصوص ہے ساتھ موجود
کے اور معدوم ممکن جو نہ فی الحال موجود ہوا ور نہ فی المآل اہلسنت و جماعت کے نزدیک شی نہین اور ممتنع الوجود
باتفاق اہلسنت و جماعت و معتزلہ شی نہین گو آپنے اسکے مخالف مذہب نکالا اور معلومات الٰہیہ کو کہ جنمین معدومات
ممکن و ممتنع بہی داخل ہین اونپر شی کا صدق بتایا جسکا سفاہت یا ابلہ فریبی سے صدور واضح ہوگیا پس شی سے مراد
وہی ہے جو اہلسنت و جماعت کے نزدیک ہے کہ وہ مخصص ہے ساتھ موجود فی الحال یا فی المآل کے قال البیضاوی
تحت قولہ تعالی ان اللہ علی کل شیٔ قدیر والشیٔ یختص بالموجود لانہ فی الاصل مصدر
شاء اطلق بمعنی شاء تارۃ وحینئذٍ یتناول الباری تعالی عندنا خلافا للمعتزلۃ ۱۲
کما قال تعالی قل ای شیٔ اکبر شہادۃ قل اللہ او بمعنی مشیٔ اخری ای مشیئ وجودہ وما شاء اللہ
وجودہ فہو موجود (ای فی الحال او فی المآل ۱۲) وعلیہ قولہ تعالی ان اللہ علی کل شیٔ قدیر
واللہ خالق کل شی فہما (ای ہاتان الآیتین) علی عمومہما بلا مثنویۃ (ای بلا استثناء

الواجب والممتنع) اس سے یہی واضح ہے کہ ہم اہلسنت وجماعت کے نزدیک شے مخصوص ہے موجود کے ساتھ اور کل شی سے کل موجود مراد ہے خواہ موجود ہو چکی ہو یا آگے کو موجود ہو مفاتیح الغیب خمس بھی اسمین داخل ہے اور اوسکی سند وہ حدیث بھی ہے جسکو علماء نے دلیل اس امر کی ٹھہرایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک مجلس مین جمیع احوال مخلوقات مبدأ و معاش و معاد کی خبر دی اور حدیث فتجلی لی کل شئ اور حدیث فعلمت ما کان وما سیکون بھی سند ہے اور عام کو اپنی عموم پر جاری رکھنا اور عام کو خاص پر ترجیح دینا اور حتی الامکان اجراء عام علی عمومہ اولی جاننا ہمارے امام ابو حنیفہ رح کا ظاہر مذہب ہونا اوپر معلوم ہو چکا ہے اور آپکی تخصیصات بلا مخصصات کا بطلان اوپر واضح ہو چکا ہے اور یہ ہرگز مسلم نہین کہ کوئی نص قطعی دلالت قطعیہ اس امر پر کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو مفاتیح الغیب خمس کا علم نہ تہا اور جسکو ظاہر سے ایسا مفہوم ہوتا ہے اوسمین جزم ویقین اس امر کا نہین کہ اوسمین نفی من کل الوجوہ کی ہے نفی علم دون علم کا احتمال اوسمین باقی ہے اور نہ اسپر اجماع ہونا مسلم کہ مفاتیح الغیب خمس کا علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نہ تہا اور وقت قیام ساعت کو آپ نہین جانتے تہے بلکہ روح و علم وقت قیام ساعت و روح کے جاننے مین اختلاف ہے شرح الصدور فی حال الموتی والقبور مطبوع مطبع محمدی واقع لاہور صفحہ ۲۹۵ مین ہے اختلفوا هل الطريقة الاولى هل علمها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال ابن ابي حاتم في تفسيره حدثنا ابو سعيد الاشج ثنا ابو اسامة عن صالح بن حبان حدثنا عبد الله بن بريدة قال لقد قبض النبي صلى الله عليه وسلم وما يعلم الروح وقالت طائفة بل علمها واطلعه عليها ولم يامره ان يطلع امته وهو نظير الخلاف في علم الساعة اور تفسیر عرائس البیان مطبوع مطبع نولکشور صفحہ ۳۱۲ مین تحت آیت کریمہ وعنده مفاتيح الغيب لا يعلمها الا هو کے ہے وقوله ولا يعلمها الا هو اى لا يعلم الاولون والاخرون قبل اظهاره تعالى ذلك لهم ولم يعلم حقائق اقدارها الا هو لانه تعالى عرف قدره بالحقيقة لا غيره ايضا لا يعرف طريق وجدانها والوسيلة اليها الا هو بذاته تعالى عرف طرقها الا اهلها قال تعالى عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الى ان قال صاحب التفسير قال الجريري لا يعلمها الا هو ومن يطلعه عليها من صفي وخليل وولی اس سے ظاہر ہے کہ مفاتیح الغیب کو نجاننا قبل اظہار اللہ تعالی کے ہے اس سے واضح ہے کہ علم ذاتی کی نفی ہے من کل الوجوہ علم کی نفی نہین ہے اور عرف طرقها الا سے واضح ہے کہ اللہ تعالی اون لوگونکو کہ مفاتیح الغیب جاننے کے اہل ہین اونکو طریقہ پہنچوا دیتا ہے کہ جنسے وہ مفاتیح الغیب کو پہچان لیتے ہین اور قول جریری رح سے واضح ہے کہ اللہ تعالی ان

مفاتیح کو جانتا ہی اور وہ لوگ بہی جانتے ہین کہ جنکو اللہ تعالی اطلاع دیتا ہی کہ وہ صفی و خلیل و حبیب و ولی
ہین اس سے دوسرونکو بہی مفاتیح الغیب پر اطلاع ہونا واضح ہی اور بحوالہ شرح قصیدہ بردہ گذر چکا ہی والمراد ان
بعض علومہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علم اللوح والقلم الذی یطلع علیہ المخلوق فخرجت ہذہ الامور
الخمسة علی انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لم یخرج من الدنیا الا بعد ان اعلم بہذہ الامور اسکے آخر
کی عبارت سے بہی یہی واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دنیا سے جب تشریف لیگئے کہ اللہ تعالی نے آنحضرت
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ان امور خمسہ کی خبر دیدی تہی جیسا کہ عبارت شنوانی سے ثابت ہی پس امور خمسہ کا کل
شے مین داخل ہونا تصریح اقوال ان علما سے بہی واضح ہی اور عینی شرح بخاری کی عبارت جو راقم نے فتوی
اولی مین نقل کی تہی جس سے ان پانچ چیزون کے مدعی علم کا کاذب ہونا بشرط بقول امام قرطبی ثابت ہی کہ
ان پانچ چیزونکے علم کو مستند و منسوب آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف نکرے جس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف ان پانچ چیزونکے علم کو مستند و منسوب کرے تو کاذب نہین ہی جس سے عاقل
جان سکتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ان پانچ چیزونکا علم حاصل ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو بتانا نہین کذب و دروغ نہین ہی سچ ہی اس مضمون کی عبارت کو رانا پوری نے چہوڑ دیا ہی عبارت راقم نے اوپر
عنقریب ذکر کی ہی پس یہ قول امام قرطبی تسلیم امام عینی بہی سند اسی امر کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ان پانچ
چیزونکا علم تہا پس کل شئ مین یہ پانچ چیزین بہی داخل ہین **تفسیر احمدی** مطبوعہ بمبئی صفحہ ۶۰۰ مین اول
تو مفاتیح الغیب خمس کے بارہ مین دوسرے اقوال ذکر کئے ہین پہر یہ فرمایا ہی ولک ان تقول ان علم ہذہ الخمسة
وان کان لا یملکہ الا اللہ لکن یجوز ان یعلمہا من یشاء من محبیہ واولیائہ بقرینة قولہ تعالی
ان اللہ علیم خبیر علی ان الخبیر بمعنی المخبر اس سے واضح ہی کہ بقرینہ قولہ تعالی ان اللہ علیم خبیر کہ
لفظ خبیر کے معنے مخبر کے ہین ان امور خمسہ کا علم اللہ تعالی جس اپنے محب و اولیا کو چاہی دیدے تو جایز ہی الغرض
وقت قیام ساعت وغیرہ کا علم ندینا یقینا و جزما اور ندینے کا مجمع علیہ ہونا ہرگز ثابت نہین جیسا کہ اوپر عنقریب
بحوالہ شرح صدور جلال الدین کے گذر چکا ہی کہ بعض علما کا یہی مذہب ہی کہ روح و وقت قیام الساعة کا علم
بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے امت کو اطلاع دینے کا
حکم ندیا اور تفسیر کبیر جلد ثامن صفحہ ۳۳ کے حوالہ سے گذر چکا ہی فلا یظہر علی غیبہ سے مراد وقت وقوع قیامت ہی اور
اسکی خبر دینے کی تصریح اس قول مین کی قلنا بل یظہر عند القرب من اقامة القیامة وکیف

لا وقد قال ویوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملائکۃ تنزیلا ولا شک ان الملائکۃ یعلمون فی
ذلک الوقت قیام القیامۃ اس سے بھی وقت قیام قیامت کی خبر دوسرے کو دینا ثابت ہے اگرچہ بظاہر قید
اسمین قرب قیامت کی ہے ایسے ہی اوپر بحوالہ **شرح مقاصد** جلد ثانی صفحہ ۲۰۰ سے گذر چکا ہے فلا یظہر
علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول دلیل معتزلہ کے جواب مین ان الغیب ھھنا لیس علی العموم
بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیامۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسول
من الملائکۃ والبشر الخ اس سے بھی ثابت ہے کہ وقت وقوع قیامت کی اطلاع بعض رسل و ملائکہ کو دینا بعید نہین
پس واضح ہے کہ وقت وقوع قیامت کی خبر و اطلاع نہ دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نص قطعی الدلالۃ سے
ثابت نہین اور نہ اجماع علمار کا اس بارہ مین ہے اور **انموذج اللبیب** جلال الدین سیوطی رح کے حوالہ سے اوپر
یہ گذر چکا ہے اوتی صلی اللہ علیہ وسلم علم کل شئ الا الخمس التی فی آیۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ
وقیل وبتھا ایضا وامر بکتمہا والخلاف فی الروح ایضا اس سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
امور خمسہ و روح کا علم دئے جانے مین اختلاف ثابت ہے بعض کے نزدیک یہ ہے کہ آپکو ان امور کا علم بھی دیا گیا اور
بعض کے نزدیک یہ کہ نہین دیا گیا ایسے ہی اوپر تاویلات امام ابی منصور رح تحت مفاتح الغیب خمس کے سے
یہ گذر چکا ہے ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم ذلک الا فی حق الساعۃ فانہ لا یطلع علیہا
احدا الا ان یقال بان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یؤذن لہ بان تکلم ولا القول بشئ
الا من جہۃ الوحی من السماء اس سے بھی یہی اختلاف ہونا واضح ہے کہ وقت وقوع قیامت کا علم بعض
کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیا گیا ہے اور بعض کے نزدیک دیا گیا ہے لیکن آپکو وقت وقوع قیامت
و باقی امور خمسہ کے کہنے کا اذن اپنی امت سے بغیر وحی سماوی کے نہین دیا گیا پس یہ تمام اقوال اُن علمار کے
ہین جو قائل ہین کہ وقت وقوع قیامت کا علم اور باقی امور خمسہ کا علم بھی دیا گیا ہے گو بعض دوسرے اسکے
مخالف ہین ہمارے واسطے اس منقبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سند بس ہے اگر یہ نص قطعی الدلالۃ اور اجماع
معتبر و عقائد اہل سنت و جماعت کے یہ خلاف ہوتا تو علمار نامور اہلسنت و جماعت ہرگز اسکے قائل و مجوزہ ہوتے
پس میانجی **راندیری** نے جو حدیث نبوی بروایت جابر رض جسمین یہ ہے وانما علمہا عند اللہ بغیر سند
و بلا حوالہ کتاب معتبر کے ذکر کی معلوم نہین حوالہ کیون ترک کیا اسمین دلالت اس امر پر قطعاً یا ظنا بظن غالب ہونا
مسلم نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم وقت وقوع قیامت کا نہ تھا قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہونا

اس سے ثابت ہی لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اللہ تعالی نے کسیکو خصوصًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسیطرح
کی اطلاع ندی ہان اس سے اسقدر ثابت ہوتا ہی کہ آپنے اوس سے اطلاع امت گویا وجود سوال کے ندی عدم اطلاع امت کو
مستلزم عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین ہی اور عدم استلزام **راندیری صاحب** کو ہی تو استلزام پر دلیل
قاطع وبرہان ساطع قایم کرین ایسے ہی حدیث ما المسؤل عنہا با علم من السائل سے نفی علم وقت وقوع
قیامت من جمیع الوجوہ مسلم نہین کیون جایز نہین کہ بعض وجوہ علم کی نفی مراد لی ہو اور چونکہ اطلاع کا اذن آپکو نہ تھا
اسلئے اس عبارت مبہم مین اوسکو بیان کیا ہو اور یہ ایک قسم کا توریہ ہو مکلفین پر خوف باقی رکھنے کو کیا ہو جیسے دجال
کے حق مین ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ فرمایا **مرقاۃ** جلد پانچوین صہ ۱۹۳ مین ہی فما وجہ قولہ وانا فیکم قلت
انما سلک ھذا المسلک من التوریۃ لابقاء الخوف علی المکلفین من فتنۃ واللجاء الی اللہ من شرہ
دجال کا خوف وقت وقوع قیامت سے کم ہی جب کم مین توریہ فرمایا تو زیادہ مین بطریق اولی توریہ فرمانا درست ہوا
ہجرت کی رات کی صبح کو حضرت علی رض سے کفار نے سوال کیا کہ رسول اللہ صلعم کہان ہین حضرت علی رض نے کہا مین نہین جانتا
مرقاۃ ج ۵ صہ ۴۷۹ مین ہی قال، ای علی من کمال عقلی لا ادری وھو اما حقیقۃ او توریۃ اس سے بطور توریہ کے
لا ادری حضرت علی رض کا فرمانا ثابت ہی پس جب توریہ کا احتمال ہی بقرائن مذکورہ تو استدلال باطل ہی اور ایسے ہی آیت
اکاد اخفیہا اور آیت انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ھو مین دلالت اسپر کہ خصوصًا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہی اخفاء وقت وقوع قیامت اللہ تعالی کی مراد ہو مسلم نہین کیون جایز نہین ہی کہ سوای آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم و سوای محبین واصفیاء واولیاء مراد ہون گو بظاہر مفہوم عموم ہو جیسے **راندیری صاحب** آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے غیوب دانی کی نسبت اون احادیث وعبارات کو جنسے عموم باعتبار لفظ کے معلوم ہوتا ہی عموم مراد
نہین لیتے اور ظاہری حقیقی معنی کا بلا وجہ وبلا برہان انکار کرتے ہین ایسے آیات واحادیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو مخصوص کرکے دوسرون پر محمول کیون نہین کرتے اور آیت فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول
مین اللہ تعالی نے رسول مرتضی اور آیت لا یطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ الآیۃ مین بعض
رسل مجتبی کو استثناء کرلیا ہی ان دونون آیتونکے قرینہ سے جن آیات واحادیث مین استثناء بظاہر واقع نہین فی الواقع اونمین
استثناء کیون نہین مانتے اور جیسے آیات وعیدیہ جو حق مین مؤمنین فاسقین کے وارد ہین کہ بعض اونکے مین استثناء ریا
مثل استثناء نازل ہی اور اکثر مین استثناء نہین اور اوسکی مثل جیسے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما
دون ذلک لمن یشاء سے غیر کافر کی مغفرت ذنوب اللہ تعالی کی مشیت پر ہونا ثابت ہی اور بہت سی آیات مین

یہی

ایسی مغفرت کا ذکر نہین اہلسنت وجماعت اونکو بہی اسی پر محمول کرتی ہین کہ یہان بہی یہی مراد ہی کہ اوسکی مغفرت
تحت مشیت ہی آیت ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک کی قرینہ سے ایسی آیات واحادیث
تمسکات راندیری سمجہنا بقرینہ الا من ارتضی من رسول اور بقرینہ ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء
کیون جایز نہین ہی اس حمل کو رفع پر برہان ساطع اور دلیل قاطع قائم کرنا راندیری اور اونکی مقتداؤن و
تابعین وموافقین کو ضرور ہی پس آیات واحادیث تمسکات راندیری قابل استدلال ہونا مسلم نہین اگر قول علماء
پیش کرین کہ جنسی یہ ثابت ہو کہ ان آیات واحادیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی وقت وقوع قیامت ونحوہ
کا علم نہونا ثابت ہی تو ہم کہینگی جیسی یہ طائفہ علماء کا علم نہونا اس سے ثابت کرتا ہی دوسرا طائفہ علم نہونی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلم نہین رکہتا ہی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت وقوع قیامت ونحوہ کا علم ہونا جانتا
ہی جب ان دو طائفہ کی اقوال مین تعارض ہوا اور اختلاف اس مسئلہ مین ہوا تو اون آیات واحادیث کی دلالت
عدم علم پر جزماً ویقیناً نرہی اور نہ نافین کی قول کو مثبتین علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح ہونا مسلم ہی پس
نقل اقوال علماء راندیری کو مفید اور ہمکو مضر نہین اور منقبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی اثبات علم غیوب
مین ہی کیونکہ اسماء کل اشیاء آدم علیہ السلام کو سکہای جو ملائکہ سے غیب تہی اور آدم علیہ السلام نی اللہ تعالی کی حکم سے
ملائکہ سے اون اشیاء کی اسماء کا سوال کیا اور انکو اونکا علم نہ تہا تو اللہ تعالی نی آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ کیا
جب اشیاء کی نام جاننی مین وصف کمال نہوتا تو اسکو سبب سجدہ اللہ تعالی کیون ٹھہراتا اور غیب دانی وصف کمال
نہوتی تو حضرت موسی رسول جلیل القدر علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی پاس یہ علم سیکہنی کو اللہ تعالی کیون
بہیجتا جب ایسی امور کا علم غیب وصف کمال ہوا تو علم وقت وقوع قیامت ونحوہ وصف کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی حق مین کیون نہین ہو سکتا ہی پس چونکہ ایسی غیب دانی وصف کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حق مین ہی اور اسمین
شرک وکفر ہرگز نہین ہی ورنہ علماء اہلسنت کیون اسکی مجوز ہوتی تو ہمکو اسی قول علماء کو کہ وقت وقوع قیامت ونحوہ کا
بہی علم تہا قائل ومجوز ہونا اولی اور انسب ہی اور تقاضای محبت وتکریم بہی ہی نہ وہ جو میانجی راندیری عبارات مین
قطع وبرید کر کی اور غیر محمل پر اونکو حمل کر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم علم مین کوشش بلیغ کرتی ہین پس
میانجی راندیری جس سالبہ جزئیہ کو صادق بتاتی ہین اوسکی صدق جزماً ویقیناً مین جب کلام ہی تو وہ صدق معتبر نہین
پہر سالبہ جزئیہ کا صادق ہونا معتبر نہین اور مسلم نہین تو موجبہ کلیہ کی نقیض پائی جائیگا ادعاء بلا دلیل ہی اور
موجبہ کلیہ کا صدق باطل نہوا اور جو ابلہ فریبی کرنا چاہی تہی کہ بیوقوف نادان دہوکہ کہا دین کہ کلی تسیر

کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر مین اللہ تعالی نے دی باطل ہوگئی **قولہ** جناب من یہان معنی ظاہری مراد نہین ہے جو ملا علی قاری نے فعلمت مافی السموٰت والارض کی شرح مین اسطرح لکھا ہے یعنی ما اعلمہ اللہ تعالی مما فیہما من الملائکۃ والاشجار وغیرہا وھو عبارۃ عن سعۃ علمہ الذی فتح اللہ بہ علیہ اور دوسرے معنی اسطرح بیان کئے ہین ویمکن ان یراد بالسموات الجہۃ العلیا ایضا وبالارض الجہۃ السفلی فیشتمل الجمیع لکن لابد من التقیید الذی ذکرناہ اذ لا یصح اطلاق الجمیع کما ھو الظاہر اور دوسرے مقام مین اسطرح رقم فرماتے ہین (فتجلی) ای انکشف وظہر لی (کل شیئ) ای مما اذن اللہ تعالی فی ظہورہ لی من العوالم العلویۃ والسفلیۃ مطلقا او مما یختص بہ الملاء الاعلی پس ان دونون مقامون مین شارح کی تقییدات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان ظاہری معنی مراد نہین ہے **اقول** **راندیری صاحب** نے پوری عبارت مرقاۃ کی نقل نہین کی مرقاۃ جلد اول صفحہ ۴۶۲ کی عبارت پوری کا اول وآخر ذکر کر کے درمیان کی عبارت چھوڑ کر کہدیا کہ دوسرے معنی اسطرح بیان کئے ہین اب پوری عبارت نقل کیجاتی ہے اوسکو منصفین دیکھین وہ یہ ہے یعنی ما اعلمہ اللہ تعالی مما فیہما من الملائکۃ والاشجار وغیرہا بل ما فوقہا وھو سعۃ علمہ الذی فتح اللہ بہ علیہ وقال ابن حجر ای جمیع الکائنات التی فی السموات وما فوقہا کما یستفاد من قصۃ المعراج والارض ھی بمعنی الجنس ای جمیع ما فی الارضین السبع بل وما تحتہا کما افادہ اخبارہ علیہ السلام من الثور والحوت الذی علیہما الارضون کلہا آھ ویمکن ان یراد بالسموات الجہۃ العلیا وبالارض الجہۃ السفلی فیشمل الجمیع لکن لابد من التقیید الذی ذکرناہ اذ لا یصح اطلاق الجمیع کما ھو الظاہر اس پوری عبارت مین سے **راندیری صاحب** نے بیچ کی عبارت قول علامہ ابن حجر جسکو بطور سند کے علامہ علی قاری نے ذکر کیا تھا جس سے ثابت ہے کہ جمیع کائنات تمام آسمان اور ما فوق آسمانونکو اور جمیع کائنات تمام زمینون اور ما تحت کے بیل و مچھلی کل کو آپنے جانا اسکو **راندیری صاحب** نے اسواسطے ترک کردیا کہ **راندیری صاحب** اپنے قول شل بول مین گھانس پھونس وکنکر مٹی پتی درخت کا نجاننا بیان کرچکے ہین اور اس عبارت درمیانی مین تصریح جمیع ما فی الارضین السبع واونکے ماتحت بیل ومچھلی کو بھی جاننے کی موجود ہے جس سے ہر ذی عقل منصف جان سکتا ہے کہ **راندیری** کا ادعا گھانس پھونس کنکر مٹی نجاننے کا باطل ہے کیونکہ جب جمیع اون چیزونکو کہ ساتون زمین وماتحت اونکے مین ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا تو **راندیری** کی گھانس پھونس

لنکر مٹی و درخت کی ہی اوسمین داخل ہین پھر انکار راندیری کا مکابرہ صرف وعناد وبحث ہے اسلئے میان راندیری نے یہ چالاکی کی کہ درمیان کی عبارت کو ہی اوڑا دیا تاکہ دعاوی سابق کا بطلان واضح ہنو اور نیز تخصیص بلا مخصص راندیری کی اون اقوال مین جو گذر چکی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ما کان وما یکون کو منحصر امور دینیہ مین کیا ہی اور بعض اقوال علماء مین جو امور دینیہ کی تصریح کہین دیکھی تو انہی بعض اقوال کو دلیل انحصار ٹھہرا دیا اور اقوال عامہ کو اوس بعض اقوال علماء سے بلکہ احادیث عامہ کا ہی مخصص بنا دیا اس تمام کا بطلان اس سے ہو گیا آپکی غیب دانی نہ منحصر امور دینیہ مین ہی اور نہ بعض اقوال علماء اوسکی مخصص ہوسکتی ہین اور نہ اون علماء کی غرض تخصیص اور نہ وہ بلا دلیل مخصص تخصیص کر سکتی ہین خصوصاً ہمارے امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک عام کا اجرا اپنی عموم پر جاری رہنا ہما امکن اولی ہی ہونا اور عام کو خاص پر محمول نکرنا اوپر معلوم ہو چکا ہی جسکو یہ ظاہر مذہب امام کا معلوم ہی اور اوس سے غفلت وذہول نہین ہی اور وہ مقلد امام صاحب کا ہی تو وہ ہرگز احادیث عامہ بلا دلیل قطعی مخصوص نجانیگا اور کسی عالم محقق کے قول سے اوسکی تخصیص کا خیال نکریگا اور بلا برہان ظاہری معنی عام سے انحراف نکریگا اور نہ کسی عالم محقق حنفی کے قول کی یہ مراد خلاف عموم ظاہری معنی کے لیگا ہان راندیری صاحب جو مرض تنقیص و نفور علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین مبتلی ہین اونکا اور اونکے اس امر مین مقتداؤن و موافقین کا یہ کام ہی مگر یہ اونھین تک ہی اور انکے ایسے قول کو مبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شل ہول جاتے ہین علامہ علی قاری رح کے قول مین لابد من التقیید الذی ذکرنا اذ لا یصح اطلاق الجمیع دیکھکر ظاہری عموم مراد ہونیکی دلیل قاطع و برہان ساطع بنالی اور حدیث ترمذی جلد ثانی صفحہ ۱۵۶ مین جو یہ ہی قلت انی لا ادری فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردھا بین ثدیی فعلمت ما بین المشرق والمغرب اور اوسکی حاشیہ پر اسی صفحہ کے جو یہ نسخہ ہی فتجلی لی کل شیٔ راقم نے اپنی عبارت مین نقل کر کے یہ لکھا تہا کہ اس سے یہ واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما بین المشرق والمغرب وعلم ہر شی ہر چیز کا آخر مین اللہ تعالی نے دیدیا تہا پس اگر شخص مذکور فی السؤال ہر جزئی کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا اور آپکا مامون تمام عیب سے ہونا اور کوئی جزئی آپکے احاطہ علم کے باہر نہ ہونا اون امور جزئیات وکلیات کی نسبت کہتا ہی کہ جسکا علم ہونا ان ادلہ اقوال علماء اہلسنت وجماعت واحادیث وتفاسیر سے ثابت ہی تو اوسمین کوئی مخالفت مذہب اہلسنت وجماعت سے معلوم نہین ہوتی ہی بنا بر عبارات مذکورہ بالا کے لیکن یہ تمام معلومات الہیہ کا احاطہ نہین ہی کیونکہ معلومات الہیہ فقط جزئیات وکلیات

دنیاویہ ومغیبات زمین وآسمان ہی نہین ہین آیت اعلم ماتبدون وماکنتم تکتمون کو تحت من حاشیۃ الشہاب علی البیضاوی مین طیبی سی نقل کیا ہی لان معلوماتہ تعالیٰ لانہایۃ لھا وغیب السموٰت والارض وما یبدون وما یکتمون قطرۃ منہا الغرض دنیا وآخرت کی تمام جزئیات غائبہ کو جاننا بہی تمام معلومات الٰہیہ کا احاطہ کرنا نہین ہی ان جزئیات غائبہ دنیا وآخرت کا جاننا بعض غیوب کا جاننا ہی اسکی جاننی کو جو کوئی تمام معلومات الٰہیہ کا جاننا قرار دی تو اوسکی بہت بڑی خطا ہی کہ معلومات الٰہیہ کو اوسنی بہت کم قرار دیا یہ البتہ موافق اہلسنت وجماعت کی نہوگا اس تمام تقریر کو راقم کی منصفین ملاحظہ فرماین راندیری صاحب نی راقم کی اس قول پوری مین سی فقط راقم کی اس قول تک کہ (علم کل شی آخر مین اللہ تعالیٰ نی دیدیا تھا) قولہ کہنی کی بعد نقل کیا اور اوسکی بعد یہ قول کہا کہ (جناب من یہان معنی ظاہری مراد نہین ملا علی قاری رح نی فعلمت ما فی السموٰت والارض الخ) شروع کردیا گیا ملا علی قاری رح کی اس قول سی جو راندیری نی نقل کیا ہی یہ قول راقم کا کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم مابین المشرق والمغرب وعلم ہر شی کا آخر مین اللہ تعالیٰ نی دیدیا تہا) رد ہونا کوئی ذی شعور منصف خیال کرسکتا ہی ملا علی قاری رح کی قول کی کونسی جملہ سی یہ ثابت ہی کہ علم مابین المشرق والمغرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نی اور علم ہر شی کا آخر مین ندیا تہا اول راندیری نی یہ ثابت کرلیا ہوتا پہر ایسا کہا ہوتا یا بعد نقل قول علامہ علی قاری رح کی کسی جملہ سی یہ مطلب ہونا ثابت کیا ہوتا کہ مابین المشرق والمغرب وہر شی کا علم اللہ تعالیٰ نی ندیا تہا پہر یہ کہا ہوتا کہ معنی ظاہری مراد نہین ہین علامہ علی قاری کا یہ قول ما اعلمہ اللہ مما فیہما الخ اسکی مخالف کہان ہی کہ اللہ تعالیٰ نی علم مابین المشرق والمغرب دیدیا بلکہ علامہ علی قاری رح کی قول سی تو اس سی زائد کا ثبوت ہی کیونکہ ما اعلمہ اللہ مما فیہما الخ سی واضح ہی کہ جو کچہ آسمانون اور زمینون کی درمیان ملائکہ ودرخت وغیرہا ہین بلکہ جو کچہ آسمانون کی مافوق ہی سب کا علم اللہ تعالیٰ نی دیدیا مابین المشرق والمغرب سی آسمانون کی درمیان وما فوق کی چیزون اور زمینون کی درمیان کی اور تحت کی چیزونکا جاننا واضح نہ تھا علامہ علی قاری رح کی عبارت سی یہ بہی واضح ہوگیا اور راقم کی اس کہنی سی کہ مابین المشرق کا علم اللہ تعالیٰ نی دیدیا تہا اور زائد کا ثبوت ہوگیا اور راقم کی تقریر مین جو یہ ہی کہ (اگر شخص مذکور فی السوال ہر جزئی کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا اور آپکا مامون تمام غیوب پر ہونا اور کوئی چیز آپکی علم سی باہر وخارج ہونا اون امور جزئیات وکلیات کی نسبت کہتا ہی کہ جنکا علم ہونا ان ادلہ اقوال علماء اہلسنت و جماعت واحادیث وتفاسیر سی ثابت ہی تو اوسمین کوئی مخالفت مذہب اہلسنت وجماعت نہین ہی اس سی

واضح

واضح ہو کہ ادن تمام جزئیات وکلیات کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونیکا قائل ہو کہ جن تمام
جزئیات وکلیات کا علم آپکو حاصل ہونا تفاسیر واحادیث اور اقوال علمار اہلسنت وجماعت سے ثابت ہو
اوران امور کا علم آپکو اللہ تعالی کے اعلام سے ہونیکا مصرح اس قول سے ہو کہ (اللہ نے دیدیا تھا) پہر راقم کے کونسے
قول کے مخالف عبارت علامہ علی قاری رحکی ہو جو میانجی راندیری فرماتے ہین کہ یہان ظاہری معنی مراد نہین
ہین اور ظاہری معنی مراد ہونے پر علامہ علی قاری رحکے قول کو پیش کرتے ہین اور وہ عبارت علامہ کی ذکر کرتے ہین
جس سے راقم کی کہی ہوئی سے آپکو زیادہ علم کا حصول ثابت ہوتا ہو اس سے ثابت ہوتا ہو کہ میان راندیری راقم
کے مطلب کو ہی سمجہتے نہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تنقیص علم کے دہن مین اناپ شناپ کہے چلے جاتے ہین
علامہ علی قاری کی تقیید راقم کے کونسے قول کے مخالف ہے اور یہان بلا تقیید اعلام اللہ تعالی جمیع
کا اطلاق اس مقام مین راقم نے کہان کیا ہو جو میانجی راندیری لابد من التقیید الذی ذکرناہ
اذ لایصح اطلاق الجمیع کو ظاہری معنی مراد نہونیکی دلیل بتاتے ہین پہر معلوم نہین کہ راندیری صاحب
علامہ علی قاری رحکے قول مذکور اذ لابد من التقیید الخ کو ہی دلیل بتاتے ہین اپنے ذہن مین یا کسی اور جملہ کو
ظنا تو یہی معلوم ہوتا ہو کہ اسی کو دلیل بتاتے ہونگے پہر معلوم نہین کہ لابد من التقیید سے تقیید یعنی ما اعلمہ
مما فیہما الخ ہی مراد لیتے ہین یا اور کوئی تقیید پہر معلوم نہین لابد مین ذکر تقیید کی دلیل اذ لایصح سے
کیا خیال فرماتے ہونگے ایا یہ مراد کہ معنی جمیع صحیح ہین لیکن لفظ جمیع کا اطلاق درست نہین ہو بلا تقیید ذکر
کرنیکے اور مع التقیید اطلاق جمیع کا درست ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے بارہ مین یا یہ مراد کہ
معنے ہی صحیح نہین جب یہ مراد ہو تو اطلاق جمیع کی قید نے کیا فائدہ دیا جبکہ اطلاق لفظ جمیع ہو یا یہ کہ مطلقا
اعتقاد کہ خواہ خدا تعالی اعلام کرے یا نکرے آپ ما فی السموات والارض جانتے ہین درست نہین ہو تو
یہ ہماری نسبت بحث سے خارج ہو کیونکہ ہماری کونسے قول سے مطلقا خواہ اعلام الہی ہو یا نہو جاننے کا اعتقاد کرنا
ثابت ہو پہر معلوم نہین کونسے جمیع کو بلا ذکر تقیید غیر صحیح فرماتے ہین ایا وہ جمیع جو علامہ ابن حجر کے قول مین واقع
ہو جسکو میان راندیری نے چہوڑ دیا ہو یا وہ جو یمکن کہنے کے بعد اپنے قول مین (فیشمل الجمیع) علامہ علی
قاری فرماتے ہین علامہ ابن حجر کے جمیع کے اطلاق کو بلا ذکر تقیید اگر غیر صحیح فرماتے تو اونکا ذکر کرکے فرماتے بعد ذکر
اپنے معنے کے اس سے ثابت ہوتا ہو کہ اپنے معنی ذکر کرنیکے بعد جو جمیع فرمایا ہو اوسمین ہی تقیید کے ذکر کو لابدی ہونا فرماتے ہین
تاکہ معلوم ہو جاوے کہ جب سموات وارض سے جہت علیا وسفلی مراد لی تو بعض امور جو غیر خفیہ ہین جنکے جاننے کا طریقہ

عامہ ہی اور ہر کس وناکس کو حاصل ہی کہ وہ حس ہی اوسمین اعلام خاص خداتعالی کی حاجت نہین ہے
وہی طریقہ عامہ جو ہر ایک کیواسطی دیا گیا ہی کافی ہی اون امور غیر خفیہ کی علم کی حصول کیواسطی اور اون امور غیر خفیہ
حاصلہ بالحس کا ہی حصول آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حق مین مانا جاوی تو اسکا فیض خاص خداوندی
سی حاصل ہونا اور اوسپر یہ مترتب فرمانا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فعلمت الخ جس سی خصوصیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہی مستقیم نہین اور یہ جمیع نہین کیونکہ جمیع جب ہون کہ امور خفیہ بہی
تمام جو جو جہت علیا وسفلی مین ہین اسکی ساتہ مضموم ہون اور اسکا سمجہنا موقوف ہی اسپر کہ یہ کہا جاوی کہ یہ
اعلام خاص الہی سی ہی حاصل ہوئی ہین اور اعلام الہی خاص سی امور خفیہ ہی حاصل ہونگی جنکی حق مین
فعلمت مستقیم ہی کیونکہ غیر خفیہ کی علم کا طریقہ عامہ سی ہی حاصل ہوجاتی ہین اسواسطی تقیید اعلام کا ذکر ان
معنی ثانی بیان کرنی سی علامہ علی قاری مین ضرور ہی تاکہ جمیع کا اطلاق صحیح ہوجائی پس اس معنی کا بہی
احتمال ہی راندیری کو ان معنی کی رفع پر برہان قایم کرنا ضرور ہی جب یہ احتمال باطل بالبرہان نہوا تو پہر
میانجی راندیری صاحب اس قول علامہ علی قاری کی اذ لابد من التقیید کی ظاہری معنی مراد
ہونی سی جو آپکا مدعی ہی کیا علاقہ ہی ذرا ان تمام امور کی جوابات بالتفصیل بیان فرمائی اور امور خفیہ کا حصول باعلام
خاص تعلیم خاص پر موقوف ہی جب ہی تو آیت سورہ جمعہ ویتلو علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ
مین بعد ذکر تلاوت کی تعلیم الکتاب کا ذکر فرمایا اور خود علامہ علی قاری شرح شفا کی جلد ثانی کی صفحہ ۵۵ مین و
یعلمہم الکتاب کی تحت مین یہ فرماتی ہین ای احکامہ الخفیۃ وکمہو احکام خفیہ کو مفعول تعلیم کا علامہ
علی قاری رح فرماتی ہین جس سی واضح ہی کہ تعلیم سی قرآنمین اس محل سی مراد امور خفیہ کی تعلیم ہی ایسی ہی اعلام اللہ کی
مراد بہی تمام امور جہت علیا وسفلی کی امور خفیہ مراد ہون تو کیون ناجایز ہی پس میان راندیری کی اس تقریر
تحریر کا بہی سفاہت وابلہ فریبی سی صدور واضح ہی پہر جو راندیری نی یہ کہا کہ اور دوسری مقام مین اسطرح
فرماتی ہین (فتجلی) ای انکشف وظہر لی کل شیء ای مما اذن اللہ فی ظہورہ من العوالم العلویۃ
والسفلیۃ مطلقا او ما یختص بہ الملاء الاعلی پس ان دونون مقامونمین شارح کی تقییدات سی معلوم
ہوتا ہی کہ یہان ظاہر معنی مراد نہین ایہ محل کی تقیید کا حال معلوم ہوا اور اوسمین ایسا احتمال ظاہر ہوا کہ ظاہری
معنی مراد نہونیسی اوسکو کچہ علاقہ نہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ ہمنی جو علم مابین المشرق والمغرب وعلم ہر شی آنحضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کو ہونا دونون روایتون عام کی موافق کہا ہی جسکا کوئی مخصص راندیری نی پیش کر سکی اور نہ

انشاء اللہ تعالیٰ پیش کر سکتے ہین قیامت تک اور حدیث نبوی کا مخصص حدیث نبوی یا اجماع ہی ہو سکتا ہی کسی
مقلد حنفی کا قول اور مذہب ہمارے امام صاحب علیہ الرحمہ کا اجراء العام علی عمومہ اولیٰ ہونا واضح ہی تو قول علی
قاری رح کو کیونکر تقیید حدیث کہہ سکتے ہین اور یہہ قول علی قاری رح سے اور یہ معلوم ہوا کہ ہماری کہی ہوئی سے زیادہ
علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نا ثابت ہوا بہر ظاہری معنی مراد نہونیکی کیا معنی اور اس دوسری مقام مین
جو یہ فرماتی ہین **علامہ علی قاری** رح **مرقاۃ** کی جلد اول صفحہ ۵۴۵ مین (فتجلی) ای انکشف وظہر لی
(کل شئی) ای مما اذن اللہ فی ظہورہ لی من العوالم العلویۃ والسفلیۃ مطلقا او مما یختص بہ
الملاء الاعلی یہ عبارت **راندیری** کے قول مین گذر چکی ہی معلوم نہین میان **راندیری** اسکو مقید کیونکر
خیال کرتے ہین کل شئی کی تفسیر مین مما اذن اللہ فی ظہورہ لی بیان فرماکر یا کا بیان من العوالم العلویۃ
والسفلیۃ مطلقا اول فرماتے ہین پہر مما یختص بہ الملاء الاعلی فرماتے ہین راقم نے ہر شئی کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اللہ کا دیدینا جو کہا تہا وہ کل شئی کا ترجمہ ہی اور اللہ تعالیٰ کو دیدینے سے واضح ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ہی ہر شئی کے علم کا
اظہار آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا اور کل شئی کا ظہور اللہ تعالیٰ کے ہی اذن سے ہوا علامہ علی قاری رح نے اشیاء
ظاہرہ کو بیان مین العوالم العلویۃ والسفلیۃ مطلقا فرمایا جس سے تمام عوالم علویہ وسفلیہ مطلقا کا ظہور آپ پر ثابت
ہی تمام وجمیع عوالم علویہ وسفلیہ اسواسطے لئے گئے کہ العوالم جمع محلّی باللام ہی اور یہان عہد ہونا مسلم نہین ہی اور استغراق
متعذر نہین پس استغراق ہی متیقن ہی پس جمیع وکل عوالم علویہ وسفلیہ کے ظہور کا اذن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیواسطے ہونا علامہ علی قاری رح کے ہی قول سے ثابت ہوا بہر یہان جمیع عوالم علویہ وسفلیہ مطلقا علامہ علی قاری رح کے
قول مین موجب ثبوت انحصار کا فقط انہین عوالم مین ہونا مسلم نہین کل شئی کی تفسیر مین یہ ذکر کر دینا انحصار کو
نہین چاہتا ہی کل شئی کا عموم اسی کو چاہتا ہی کہ تمام جزئیات وکلیات ما کان وما یکون کو شامل ہو اور کوئی مخصص
قائم نہین اور ہماری امام صاحب رح کا قاعدہ جو ظاہر مذہب سے ثابت ہی کہ اجراء العام علی عمومہ وعدم الحمل علی الخصوص
ہی اسی کا مقتضی ہی پس ہم مقلدین حنفیہ کو عوالم علویہ وسفلیہ یا اختصام ملائکہ مین ہی منحصر کر دینا کیونکر گنجائش
رکھتا ہی اور نہ علامہ علی قاری کے قول سے اس تقیید وانحصار کا ثبوت مسلم ہان اسقدر مسلم کہ کل شئی سے یہ مراد بہی ہو
جو علامہ نے بیان کی جایز ہی نہ یہ کہ اسکے سوا ناجائز پس قول **راندیری** کہ ظاہر معنی مراد نہین ہرگز علامہ علی
قاری رح کے قول سے ثابت ہونا مسلم نہین ہی **راندیری صاحب** کو اسپر اقامت برہان ضرور ہی **مرقاۃ**
جلد پانچوین صفحہ ۳۲۲ مین یہ عبارت علامہ علی قاری رح ناقلا عن العسقلانی ہی دل ذلک علی انہ اخبر فی

المجلس الواحد بجميع احوال المخلوقات من المبدأ والمعاش والمعاد وتيسير ايراد ذلك كله في مجلس
واحد من خوارق العادة امر عظيم یہ عبارت اوپر مکرر مذکور ہو چکی ہے اس سے جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینا
واضح ہے اسکو علامہ علی قاری رح نے قبول فرمایا اس سے تمام سفاہات وابلہ فریبیان راندیری کے مردود و مطرود
ہو گئیں اور تقیید وتخصیص کی بجلی ہو گئی یہان اطلاع بلا تقیید بہی موجود ہے اور کوئی قرینہ تخصیص موجود
نہین ہے جمیع احوال المخلوقات نص ہے ہمارے مقصود کی اثبات کی اور راندیری کے مقصود کے ابطال مین
اور یہ قول مسلم علامہ علی قاری رح آخر ہے اول اقوال سے جو مرقاۃ سے گذرے ہین شاید میانجی راندیری علامہ
علی قاری رح کے دونون قولونمین تناقض نہ بتاوین اگرچہ تناقض کیواسطے اتحاد زمانہ بہی شرط ہے اور اسکی شرطانکو
سفاہت یا ابلہ فریبی سے پوشیدہ کرین **قولہ** ایضاً مشکوۃ شریف کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت
وکذلک نری ابراهیم ملکوت السموات والارض بہی پڑہا گیا تہا جسکے معنی ملا علی قاری اسطرح لکہتے
ہین وکذلک ای کما نریك یا محمد احکام الدین وعجائب ما فی السموات والارض نری ابراهیم
مضارع فی اللفظ معناه الماضی پس اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ فعلمت ما بین المشرق والمغرب
سے ملکوت السموات والارض کا دیکہنا ہے اور اس دیکہنے مین تو حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مشابہ ہین پس اگر ملکوت السموات والارض سے جمیع جزئیات ما کان وما یکون کا دیکہنا اور جاننا لیا جاوے
تو لازم آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بہی اسکے جاننے والے ہوے حالانکہ کوئی اسکا قائل نہین ہے **اقول** وباللہ
التوفیق ہان راندیری صاحب یہان تو آپنے صرف ابلہ فریبی دیدہ ودانستہ کی ہے آیۃ مذکورہ یعنے وکذلک نری ابراہیم
ملکوت السموات والارض اسی حدیث مین مذکور ہے جسکا تکرار فعلمت ما فی السموات والارض آپنے اول ذکر
کر کے علامہ علی قاری کے مرقاۃ جلد اول صفحہ ۴۶۳ کی عبارت اول وآخر نقل کی اور درمیان کی جس سے آپکے بعض ادعار
سابق کا بطلان ہوتا تہا جسکا ذکر اوپر عنقریب ہوا ہے ترک کر دی اور یہ سمجہے کہ علامہ کی عبارت سے حدیث کو مقید
جان لینا جسکا بطلان واضح ہو گیا اب یہان اس محل مین بہی مضارع فی اللفظ معناه الماضی کے بعد کی
عبارت حدیث مشکوۃ وشرح کی چہوڑ دی اپنے مدعی فاسد کا بطلان جانکر وہ عبارت ہم نقل کرتے ہین سنکر (وتلا)
قیل الثانی ہو اللہ تعالی (وکذلک) ای کما نریك یا محمد عجائب احکام الدین وعجائب ما فی السموات والارض
(نری ابراهیم) مضارع فی اللفظ ومعناه الماضی والعدول لارادة حکایة الحال الماضية استعجابا
واستغرابا ای اریناه (ملکوت السموات والارض) وهو فعلوت من الملك وهو اعظم وهو عالم

المعقولات ای الربوبیۃ والالوھیۃ ووفقنا ہ لمعرفتہما وقیل التالی ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ویؤیدہ قول الطیبی ثم استشھد بالآیۃ یعنی کما ان اللہ اری ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام
ملکوت السموٰت والارض وکشف لہ ذلک فتح اللہ علیّ ابواب الغیوب قیل الخلیل رای الملکوت
اولا ثم حصل لہ الایقان بوجود منشئہما والحبیب رأی المنشئ ابتداء ثم علم ما فی السموٰت
والارض وبینہما بون بائن لانہ شتان بین من ینتقل من المؤثر الی الاثر وعکسہ اس سے واضح ہے
کہ آیۃ کذلک نری ابراھیم ملکوت السموٰت والارض کی تلاوت کرنیوالے اللہ تبارک وتعالیٰ بعض علماء
کے قول میں ہے اس تقدیر پر کہ تلاوت آیت کرنیوالے اللہ تعالیٰ ہے معنی آیت کذلک نری ابراھیم الآیۃ کے علامہ
علی قاری رحمہ یہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے تمکو ہمنے احکام الدین وعجائب جو کچھ کہ مکنون
ہے آسمانوں اور زمینوں میں ہم دکھاتے ہیں ایسے ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو ملکوت السموات دکھایا ہے اسمیں تصریح ہے کہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام دین وعجائب مکنونات آسمانوں اور زمینوں کے بتائے اور ابراہیم علیہ السلام
کو ملکوت السموات والارض بتائے میاں راندیری نے نری ابراھیم مضارع فی اللفظ ومعناہ الماضی تک
عبارت نقل کرکے باقی عبارت اسی غرض سے جانکر چھوڑدی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو احکام دین وعجائب
ما فی السموٰت والارض دیکھنا نقل کرچکا اب آگے ابراہیم علیہ السلام کے حقمیں جو عبارت ارینا ابراھیم ملکوت
السموات والارض آتا ہے اوس سے فقط ملکوت آسمانوں و زمینوں کا دیکھنا نہ عجائب ما فی السموات والارض کا دیکھنا
ہے اور ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے ادنی طالب علم متوقد منصف جانتا ہے کہ آگے جو میں نے یعنے راندیری نے ابراہیم
علیہ السلام کو مشابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی جمیع جزئیات ماکان ومایکون دیکھنے اور جاننے میں لازم آتا اور
اوراسکا کوئی قائل نہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے نہ جاننے والے ثابت کرنیکا
دھوکہ دیا وہ دھوکہ نکلیگا اسلئے عبارت مذکورہ چھوڑدی لیکن بمضمون دروغگو را حافظہ نباشد یہ خیال نہ کیا کہ
آیت کذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض کو اور عبارت علامہ علی قاری رحمہ کی نزدیک یا
ہمداں کو جو راندیری نے نقل کی ہے دیکھکر ہی عاقل جان سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے و جاننے
میں اور ابراہیم علیہ السلام کے دیکھنے جاننے میں بہت بڑا فرق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا عجائب ما فی السموٰت
والارض کا ہے جس سے مکنونات فی السموات والارض کا جو بمعنی غیب السموات والارض کے ہے اور غیب السموات
والارض کے جاننے سے یہ مطلب سمجھ لینا کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو جانتے تھے کوئی امر مانع نہیں ہے جیسے آیت

انی اعلم غیب السموات والارض سے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا جاننا لی سکتے ہین اگر نہیں لی سکتے مین تو
میان راندیری خدا تعالی کو بہی کہدین کہ اعلم غیب السموات والارض سے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو
خدا تعالی کا جاننا ثابت نہین ہوتا ہے نعوذ باللہ من ذلک ہان میان راندیری یہ فریب بتو تونکو شاید دیوین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے اور جاننے مکنونات مافی السموات والارض سے مراد غیب السموات والارض لینگے
تو خدا تعالی کے علم سے مساوات لازم آویگی تو اس فریب کا جواب فتوی اولی مین جو عبارت حاشیہ شہاب سے لکہی
گئی ہے اور اس رسالہ مین بہی اوپر اسکا ذکر ہوا ہے اوس سے واضح ہے کہ غیب السموات والارض ومابعدون ومکتمون
ایک قطرہ ہے معلومات الہیہ سے پس فریب دہی مساوات کی باطل ہے پہر ذاتی وعرض قدیم وحادث مین مساوات
بتانا سفاہت وجہالت سے خالی نہین میانجی راندیری کو فتوی ثانیہ روانہ کیا تہا جسکے بعد تحریر راندیری کی
ہمارے پاس آئی اوسمین یعنی اُس فتوی ثانیہ مین یہ عبارت ترجمہ فارسی شیخ عبدالحق دہلوی رح جو تحت حدیث فعلمت
مافی السموات والارض کے ہے لکہی تہی وہ یہ ہے پس دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمین بود کہ عبارت است از
حصول عامہ علوم جزئی وکلی واحاطہ آن اہل تحقیق گفتہ اند کہ تفاوت ہست درمیان این ہر دو رویت زیراکہ
خلیل علیہ السلام ملک آسمان وزمین دیدہ وحبیب ہرچہ در آسمان وزمین بود خالی از ذوات وصفات وظواہر
وبواطن ہمہ را دیدہ انتہی مختصرا اس عبارت کو میان راندیری نے اسیواسطے چہوڑ دیا اور اسکا جواب ندیا اور
گریز کی اور اسپر ایمان نہ لائے اس سے عامہ علوم جزئی وکلی کا حصول واحاطہ ثابت ہے اور یہ بہی ثابت ہے کہ ابراہیم علیہ
الصلوۃ والسلام کے دیکہنے مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکہنے مین بہت بڑا فرق ہے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام
نے تو فقط ملک آسمان وزمین ہی دیکہا اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہ نے جو کچہ آسمان وزمین مین جو کوئی حال ذوات
وصفات وظواہر وبواطن کا تہا تمام کو دیکہا اور یہ راندیری کے مقصود فاسد کے بالکل خلاف ہے کیونکہ راندیری
تو جمیع کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کے علم کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا غیر جائز جانتے ہین اس
شبہ واہیہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو ہوگا تو ابراہیم علیہ السلام کو بہی ہوگا
اور اسکا کوئی قائل نہین وہ غیر جائز جانتا اور شبہ واہیہ اس عبارت شیخ کے مضمون سے باطل ہو جاتا ہے کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم زیادہ ہوا کہ عامہ علوم کلی وجزئی واحاطہ علوم ذوات وصفات وظواہر وبواطن تمام
کا حاصل ہے اور ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو علم آسمان وزمین کا ہی ہے تو ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو مساوات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہان ہوئی پہر میان راندیری کی عقل نہ معلوم کہان گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

کو جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کا علم حاصل ہونا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ علم حاصل ہونیکا لزوم کس طرح قائل ہوئے اور یہ بھی عجیب کہ فعلمت ما بین المشرق والمغرب سے مراد علم ملکوت السموات والارض لیتے ہیں اور یہ مراد وکذلک اری کما نریک یا محمد احکام الدین وعجائب ما فی السموات والارض نری آگے عبارت علامہ علی قاری رح سے معلوم ہونا بیان کرتے ہیں کہ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ فعلمت ما بین المشرق والمغرب سے ملکوت السموات والارض کا دیکھنا ہے عجب سفاہت ہے یا ابلہ فریبی دیدہ و دانستہ کہ عبارت علامہ علی قاری میں تو عجائب ما فی السموات والارض کا ذکر ہے جس سے ذوات وصفات وظواہر وبواطن تمام کا علم اور عامہ علوم جزئی وکلی اور احاطہ اونکا مراد ہونا شیخ کی عبارت سے واضح ہے پس جب راندیری کے قول سے جو یہ ثابت ہے کہ مراد فعلمت ما بین المشرق والمغرب سے مراد علم ملکوت السموات والارض ہے تو ما بین المغرب والمشرق سے بھی عامہ علوم کلی وجزئی واحاطہ ذوات وصفات وظواہر وبواطن تمام مراد ہوا نہ فقط ملکوت السموات والارض جو اوس سے بہت ہی کم ہے پس بلاشبہ یہ قول راندیری بھی ابلہ فریبی یا سفاہت ہے **قولہ** ایضاً فتجلی لے کل شئی سے مراد ملکوت السموات والارض کا ظاہر ہونا ہے کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کرتی ہے اب مین خانصاحب سے پوچھتا ہون کہ فتجلی لے کل شئی ایا یہ مراد ہے کہ جو مصداق شی کا ہے وہ آپ پر روشن ہوگیا جیسا کہ وہ مفہوم الفاظ کل شی کا ہے یا نہین اگر ہے تو لازم آیا کہ جمیع معلومات الٰہیہ مین وہ بھی روشن ہوگئی تھی اسواسطے کہ یہ بھی ما صدق علیہ الشئی ہے پس اس صورت مین مساوات علم باری و رسول مین ہوئی حالانکہ خود خانصاحب اسکا انکار کرچکے ہین اور اگر نہین تو پھر تعمیم نہین رہی اور یہ دلیل مفید مدعی بھی نہین ہوئی **اقول** وباللہ التوفیق فتجلی لے کل شئی سے مراد ملکوت السموات والارض لینا تحریف معنوی حدیث نبوی کی کرنا یا عام کی تخصیص جو فسخ عموم ہے بلا دلیل کرنا اپنی طرف سے شرع نئی نکالنا ہے اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ ظاہر مذہب امام ابوحنیفہ رح کا اجرار العام علی عمومہ ہے نہ حمل خاص پر باوجود امکان اجرار علی العموم پس یہ مخالفت ظاہر مذہب امام ابوحنیفہ رح سے راندیری کی ہے جسکا بطلان منصفین کے نزدیک واضح ہے اور یہ بھی ابلہ فریبی یا سفاہت ہے کہ عام کی تفسیر خاص کو بنایا ہے اور ہر حدیث مین یہ وہم باطل کرلیا کہ اوسکی تفسیر دوسری حدیث ہوتی ہے کچھ ابہام واجمال کی قید میان راندیری نہین لگاتے فتجلی لی کل شئی سے مراد جو میان راندیری دریافت کرتے ہین خوب بات ہے کہ ادعار علم دانی اور رد کرنے اور مناظرہ مین خواہ مخواہ اڑنے اور سینگ کاٹکے بچھڑون مین ملنے کا ہے اور اونکی کانگو شہید و نمین داخل ہونیکو تیار شئی کی مراد معلوم نہین اور مصداق کا وقوف نہین اسیواسطے کہ میان راندیری یا تو بالکل تحقیقات علمار سے

تا واقف ہی ہین یا دیدہ دانستہ فریب عوام کو دیتی ہین مراد شی و مصداق جو اہلسنت وجماعت کی نزدیک ہی بحوالہ محققین
لکہدیا گیا اور بتا دیا گیا ہی کہ معلومات الٰہیہ تمام پر شی صادق نہین ممتنعات پر شی کا حکما رمعتزلہ کی مذہب مین ہی
درست نہین ممکنات معدومہ پر صدق شی مذہب صدق اہلسنت وحنفیہ مین درست نہین فقط موجودات
کو خواہ حال مین موجود ہون یا مآل مین اہلسنت وجماعت شی فرماتی ہین اگر میان **راندیری** معلومات الٰہیہ کو شی
مین منحصر کرتی ہین تو خدا تعالی کی علم کو ممکنات معدومہ وممتنعات وما یترتب علیہما بالفرض وجود کو خارج مانکر تنقیص
علم خدا تعالی کرتی ہین جسکی شناعت ظاہر ہی اور ہم اہلسنت وجماعت کی اعتقاد مین تو معلومات الٰہیہ مین موجودات
اور معدومات ممکنہ جو نہ ہوئی ہونگی اور ممتنعات الوجود لذاتہا بہی داخل ہین اور انمین سی فقط موجودات ذوات وصفات
ظواہر وبواطن کا علم جو ہوئی ہین اور قیامت تک ہونگی اللہ تعالی نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا تو اس
سی مساوات علم باری وعلم رسول اللہ علیہ وسلم مین بتانا سفاہت یا ابلہ فریبی نہین تو اور کیا ہی اور جب کل شی سی
موجودات ہی مراد ہین اور وہی مصداق ہین تو تعمیم نہ رہنا چہ معنی دارد اب دیکہیئی **راندیری صاحب** دلیل
کا مفید مدعی ہونا ظاہر ہی لیکن اہل علم کی نزدیک نہ دیہاتی ان پڑہونکی نزدیک **قولہ** ایضا خانصاحب ترمذی
کی حدیث کا حاصل اسطرح بیان فرماتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما بین المشرق والمغرب اور علم کل
شی کا آخر مین اللہ تعالی نی دیدیا تہا اب مین پوچہتا ہون کہ آخر مین دیدیا تہا یہ کس عبارت کا حاصل ہی اگر آپکی
پاس کوئی دلیل اثبات کی ہو کہ حدیث اختصام الملائکۃ کا واقعہ آخر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوا ہی تو
بیان فرماوین **اقول** وباللہ التوفیق یہ کہنا **راندیری** کا کہ خانصاحب حدیث ترمذی کا حاصل
اسطرح فرماتی (الخ) یہی نافہمی یا ابلہ فریبی معلوم ہوتی ہی میان **راندیری صاحب** آخر مین دیدینا ہی حدیث
ترمذی کا حاصل فرماتی ہین عجب حال ہی میان **راندیری** کا میانجی صاحب ذرہ یہ تو فرمائی کہ آپنی کونسی دلیل سی
یہ جان لیا اور کس قرینہ سی یہ پہچانا کہ یہ حاصل حدیث ترمذی کا ہی میان **راندیری صاحب** حاشیہ شنوانی
کی عبارت جسکو آپنی ہی **راقم** کی قول مین نقل کیا ہی اوسمین قد ورد ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم لم یخرج
من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شئ ہی یا نہین پہر اوسکی بعد عینی شرح بخاری جلد اول صـ۳۳ کی عبارت جسکو آپنی اپنی
مقصود کی مخالف دیکہکر چہوڑ دیا جسکا ذکر اوپر ہوا **راقم** نی نقل کی ہی پہر اوسکی بعد حدیث ترمذی فعلمت ما بین
المشرق والمغرب اور فتجلی لی کل شی ذکر کرکی آخر مین علم ہر شی دیدینی کا ذکر کیا ہی پس یہ حاصل تمام عبارات
ماسبق کا ہی نہ فقط حدیث ترمذی کا لم یخرج من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شی سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ قرب

سے قبل کل شی کے علم کی اطلاع آپکو دیدیگئی ادنی درجہ وغایت یہ کہ آخر مین اگر آپکو **رانڈیری صاحب**
فقط آخر مین دیدینے پر بہی اعتراض ہے اور کل شی کے علم دیدینے کے آپ قائل ہین تو چشم ما روشن و دل ما شاد ہم
قبول کرتے ہین آپکی خاطر سے کہ اوسکی خصوصیت نہین کہ آخر مین ہی دیا تہا نہ اس سے قبل یہی ہمارے مقصود اصلی کا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کل شی کا علم حاصل تہا ثبوت ہے نہ خصوصیت حصول علم آخر مین پس آخر مین
ہی دینے کے بارہ مین ہمکو بحث کی حاجت نہین یہ تو بطور ارخاء عنان و تنزل کے کہا گیا ہے نہ یہ کہ یہی مقصود
اصلی ہے چنانچہ آیندہ معلوم ہوگا کہ علما محققین وقت کون وحدوث روح مبارک قبل تعلق بجسم مبارک سے
آپکے عالم ما کان و ما یکون ہونیکے قائل ہین اور آیت **ما کنت تعلم انت** الآیۃ سے عدم علم قبل کون روح مبارک
ہی مراد لیتے ہین اور بعد کون روح مبارک جسقدر امور حادث ہوئے تمام کو آپکے روح کا ملاحظہ فرمانا دیکھنا جانتا
فرماتے ہین اگر آپ کل شی کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا قبول کسیوقت مین بہی نہین کرتے فبحلی لیے کل
شئ سے اوسکا ثبوت واضح ہے اور آپکے حیلے بمقابلہ اقوال علما و حدیث نبوی ہرگز قابل التفات نہین ہین **قولہ**
ایضا اخیر مین دیدیا تہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اگر یہ دعوی کرے کہ اللہ تعالی نے کل شی کا علم قبل نبوت کے دیدیا
تہا یا معراج مین دیا تہا وہ شخص خانصاحب کے نزدیک جہوٹا ہے **اقول** وباللہ التوفیق ہان **رانڈیری**
صاحب جب آپکو اسقدر بہی خبر نہین کہ کسی محل مین نفی علم کی ہو تو اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ وہان نفی
من کل الوجوہ علم کی نفی ہے بلکہ نفی علم دون علم کا بہی احتمال ہے ایک محل مین کسی چیز کے علم کی نفی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حق مین معلوم ہو اور دوسرے محل مین اوس چیز کے علم کا اثبات ہو تو اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ اون
دونون محل مین ایک محل سے جو ثابت ہے وہ جہوٹ ہے یا دونون مین تناقض کیونکہ تغایر اعتباری ایسے موقع مین
کافی ہے **مرقاۃ** جلد اول صفحہ ۵ مین ہے وعن الامام احمد عن ابی امامۃ عن ابی ذر قلت یا رسول اللہ
کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلاث مائۃ وخمسۃ عشر
اس حدیث سے صراحۃ ثابت ہے کہ آپ فرماتے ہین گنتی انبیاء علیہم السلام کی ایک لاکہ چوبیس ہزار ہے جس سے واضح
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعداد کل انبیاء علیہم السلام کا علم تہا آیت (ولقد ارسلنا رسلا من قبلک
من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک) اس سے واضح ہے کہ تعداد کل انبیا علیہم السلام
کا علم نہ تہا کیونکہ جب قصہ و بیان خدا تعالی نے نہ کیا تو علم حاصل نہوا لیکن دونون کسی عالم محقق نے
تناقض یا ایک سے دوسرے کو جہوٹا نہ کہا اسے سبب سے کہ تغایر اعتباری یہان ممکن ہے اور ایک اعتبار سے

علم ہوتا اور دوسرے اعتبار سے نہوتا ہوسکتا ہے علامہ علی قاری رح نے اس تغایر اعتباری کو اپنی اس عبارت مین بیان کیا ہے
اور حدیث مذکور اور آیت مین تطبیق دیدی ہے وھذا الاینافی قولہ تعالیٰ ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منہم
من قصصنا علیک و منہم من لم نقصص علیک لان المنفی ہو التفصیل والثابت ہو الاجمال او النفی مقید
بالوحی الجلی والثبوت متحقق بالوحی الخفی اس سے واضح ہے کہ آیت (لم نقصص) مین قصہ و علم تفصیلی کی نفی ہے
یا یہ نفی قصہ و علم مقید ساتہ وحی جلی کے ہے اور حدیث سے ثبوت قصہ و علم اجمالی کا ہے یا ثبوت مقید ساتھ وحی خفی کے ہے بیان
راندیری صاحب جیسے بیان اس تغایر اعتباری سے مطابقت ہوگئی بس ایسے ہی اس محل مین جان لینا چاہیے کہ جسنے
یہ دعوی کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کل شی کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل نبوت دیدیا تہا یا معراج مین تو اوسکی مراد یہ ہوسکتی
ہے کہ الہام یا کشف کے ذریعہ سے قبل نبوت کے دیا تہا اور معراج مین ساتہ وحی بلا واسطہ جبریل علیہ السلام کے دیا تہا اور آخر مین بذریعہ
وحی و بواسطہ جبریل علیہ السلام کے دیا تہا دونون تطابق ہوگیا اور ایک سے دوسرا جہوٹا نہوا مشکوۃ شریف مین حدیث
معراج روایت مسلم مین یہ جملہ ہے فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ
اسکے تحت مین مرقاۃ جلد خامس صفحہ ۱۳ مین ہے یشکل ھذا بکون سورۃ البقرۃ مدنیۃ وقصۃ المعراج بالاتفاق
مکیۃ یعنے معراج مین خواتیم سورہ بقرہ دیے جانے پر اعتراض و اشکال وارد ہوتا ہے کہ سورہ بقر مدنیہ ہے اور قصہ معراج کا بالاتفاق
مکیہ (جب معراج مین خواتیم سورہ بقر دیا گیا تو مدینہ مین نازل ہونیکا کیا معنی اور اسمین کسطرح تطابق ہے) دوتین جواب
دوسرے اس اشکال کے دوسرون سے نقل کرکے علامہ قاری رح یہ فرماتے ہین حاصلہ انہ وقع تکرار الوحی فیہ تعظیما
لہ و اہتماما لشانہ فاوحی اللہ الیہ فی تلک اللیلۃ بلا واسطۃ ثم اوحی اللہ فی المدینۃ بواسطۃ جبرئیل ھذا ثم
ان جمیع القرآن نزل بواسطۃ جبرئیل اس عبارت علامہ قاری رحمۃ اللہ علیہ سے فقط اسیقدر ثابت کرنا ہمکو منظور ہے کہ شب
معراج مین وحی بلا واسطہ ہوئی اور مدینہ منورہ مین بعد کو بواسطہ جبریل علیہ السلام کے ہوئی اور خواتیم سورۂ بقر ایک مرتبہ بلا
وحی معراج مین اور دوسری مرتبہ بواسطہ جبریل علیہ السلام کے مدینہ منورہ مین نازل ہوئی یہ علامہ علی قاری کی عبارت سے واضح ہے
علم کل شی دیا جانا اور آخر مین بواسطہ جبریل علیہ السلام دیا جانا علم ہر شی کا ممکن ہے بس نہ تناقص ہے اور نہ جہوٹ
ہے اسکو جہوٹ و تناقض بتانا راندیری کا اور یہ کہنا کہ خان صاحب کے نزدیک ایسا نبی جہوٹا ہے
راندیری کی نافہمی کی دلیل ہے اس پیرایہ مین ساتھی راندیری صوفیہ کرام اور اولیاء عظام کو جہوٹا بتاتے ہین
راقم فتوی ثانیہ مطلوبہ راندیری مین جسمین بیان راندیری نے یہی سوال کیا تہا کہ (یہ علم غیب قبل
مبعوث ہونیکے دیا گیا تہا یا بعد مبعوث ہونیکے) اور اسکے جواب مین راقم نے لکہا تہا کہ (قبل مبعوث ہونیکے بہی حصول

علم غیب ممکن ہی کیونکہ قطع نظر اس سے کہ حقیقت نبوت آپکی تمام انبیا علیہم السلام سے مقدم ہے یہ کہا جاتا ہی کہ تمام
انبیاء علیہم السلام قبل بعثت ہی اولیا ہوتے ہیں اور ولادت انکی ولایت پر ہی ہوتی ہے اور انکی ولایت قبل بعثت
دیگر اولیاء کی ولایت سے قوی ہوتی ہے چنانچہ علامہ عبد العلی بحر العلوم کی شرح مسلم الثبوت بحث سنت صفحہ ۲۴۹
مین فرماتے ہین هذا تمام الکلام فیما بعد النبوة واما قبل فالتحقیق وعلیہ اهل الله من الصوفیة الکرام
انهم معصومون ایضا من الکبائر والصغائر عمدا کیف لا وهم انما یولدون علی الولایة ولا یمر علیهم
طرفة عین وهم غیر مشاهدین لله تعالی وولایتهم قویة من ولایة الاولیاء الذین ولایتهم
ماخوذة من ولایتهم اسکے بعد راقم نے اسکا وہ مطلب جو ابھی اوپر گذرا ہے بطور اختصار بیان کرکے نفحات
الانس مولانا جامی مطبوع نولکشور صفحہ ۴۲۹ کی عبارت نقل کی کہ جس سے یہ ثابت ہی کہ خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رح
خواجہ عزیزان رح سے یہ فرماتے ہین کہ اولیاء اللہ تعالی کی نظر سے زمین غایب نہین مانند دستر خوان کی ہی اسکے بعد
خواجہ رح خود فرماتے ہین اور مین کہتا ہون (یعنی حضرت خواجہ رح) کہ اولیاء اللہ کی نظر مین زمین مانند منہ ناخن
کی ہی کوئی چیز اونکی نظر سے پوشیدہ نہین ہے اور پہر یواقیت وجواہر امام عارف شعرانی کی جلد ثانی صفحہ ۳۰ کی وہ
عبارت نقل کی کہ جسمین یہ مضمون ہی کہ اولیاء اللہ تعالی کو علم احوال آسمانونکا بسبب انجلاء مرآة قلوب کے حاصل
ہو جاتا ہی اور کشف انکو اہل جنت و اہل نار کے احوال کا ہو جاتا ہی اور اولیاء اللہ تعالی کے منازل و معارف و احوال
کی عدد دو لاکھ اڑتالیس ہزار نو سو ننانوے ہین ۲۴۸۹۹۹ ہر ولی کو اسقدر منازل مین نازل ہونا ضرور ہی اور ہر منزل مین
علوم بیشمار کا خلعت عنایت ہوتا ہی پہر شرح عین العلم ملا علی قاری جلد اول صفحہ ۱ کی وہ عبارت نقل کی کہ جسکا
مضمون یہ ہی کہ علم مکاشفہ سے مشاہدہ ہوتا ہی اون علوم کا جو غیر سے پوشیدہ ہین اور متعلق ہین اللہ تعالی کی
وجود ذات و مشہود صفات سے بیچ مکنونات و مصنوعات اللہ تعالی کے پہر راقم نے یہ نقل کیا کہ جب اولیاء اللہ کو یہ
علوم حاصل ہوتی ہین اور انبیا علیہم السلام کی ولایت اولیاء کرام کی ولایت سے قوی ہے تو انکو بطریق اولی یہ علوم غیب
معلوم ہونا جایز ہی اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو نبی الانبیاء اور رسول المرسلین ہین جب آنحضرت صلی اللہ تعالی
کی عظمت شان یہ ہی تو قبل ظہور نبوت بہی آپکا علم غیب تمام سے زیادہ ہونا ممکن و جایز ہی پس آپکے قبل ظہور نبوت بہی
عالم الغیب ہونے مین کوئی استحالہ عقلا و شرعا ثابت نہین ہی پس منصف مزاج کو اس سے انکار کرنا ہرگز مناسب نہین ہی
الغرض الی آخر العمر تمام جزئیات و کلیات غائبہ کا علم جو آپکے قابل و لایق تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخوبی ثابت
ہی اور قبل ظہور نبوت و نحوہ اوقات کی تفصیل کا ایسا ثبوت نہین ہی ہان امکان و جواز بیان بالا سے معلوم ہوتا

ہی یہ مضمون فتوی ثانیہ **راقم** کا ہے جسمین علماء و اولیاء کرام و صوفیہ عظام کے اقوال سے قبل نبوت انحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو بہی علم غیب کے حصول کا امکان و جواز ثابت کیا ہے اس سے قطع نظر کرکے کہ آپکی حقیقت تمام انبیاء علیہم السلام
سے پہلے ہے اب یہ میان **راندیری** اس پیرایہ مین اسکو جہوٹ بتاتے ہین اور اپنے فہم سقیم مین تناقض کا وہم کرتے ہین
چنانچہ اونکے تناقض کا جواب بہی ابہی اوپر گذر چکا ہے مصنفین ذرہ اس تقریر و تحریر **راندیری** کو ملاحظہ فرماوین
قولہ بعض شخص لفظ کل شی سے غلطی مین آجاتے ہین جیسا کہ مولوی بشیر وٹرودوی نے اپنے وعظ مین فرمایا تہا کہ
اللہ تعالی نے سورۂ نحل مین فرمایا ہے ونزلنا علیك الكتاب تبيانا لكل شئ یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن
شریف بیان ہر ایک چیز کا ہے اور جب ہر ایک شی کا بیان قرآن شریف ہوا تو قرآن شریف جسپر اوترا وہ ہر ایک شی جاننے
والے ہوئے پس اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک جزئی جزئیات ماکان ومایکون کا علم تہا
اور کوئی شی احاطہ علم سے باہر و خارج نہین ہے اس استنباط عجیب کا جواب اسیقدر کافی ہے کہ اگر آپکا قیاس بجمیع مقدماتہا
صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو بہی ہر ایک جزئی جزئیات ماکان ومایکون کا علم تہا کیونکہ تورات
حضرت موسی علیہ السلام پر اتری تہی اور اوسکی شان مین اللہ تعالی فرماتا ہے وکتبنا له فی الالواح من كل شئ
موعظة وتفصيلا لكل شئ سورۂ اعراف اور دوسرے مقام مین فرمایا ہے ثم آتینا موسی الكتاب تماما
علی الذی احسن وتفصيلا لكل شی سورۂ انعام حالانکہ کوئی اسکا قائل نہین ہے **اقول**
وباللہ التوفیق ہان **راندیری صاحب** آپکے پیشواؤن **گنگوہی دیوبندی انبیٹھوی** وہ بعض
شخص ہین جو لفظ کل شئ سے دہوکہ مین فی الواقع آگئے یا دیدہ و دانستہ بیوقوفونکو دہوکہ مین ڈالا ان اللہ
علی کل شی قدیر کو دلیل امکان کذب اور امکان امثال خاتم النبیین بنالیا اور مستحیلات کو بہی شی مقدور
ٹھہرا دیا جیسے آپکے نزدیک معلومات الہیہ جنمین مستحیلات لذاتہا و ماترتب علیہا لفرض وجودہا بہی داخل ہین مصداق شئ
ہین اور ہر شی مقدور ہے تو مستحیلات بہی آپکے نزدیک مقدور ہین کل شی مین داخل ہوکر تحت قدرت ہین نعوذ باللہ
من ذلک بلکہ اونکے خیال خام مین کذب جسکو ممتنع و محال ہونیکی تصریح علماء کرتے ہین ممتنع و محال ہی نہین بلکہ کذب
باری عیب ہی نہین نعوذ باللہ من ذلک بلکہ میان **راندیری صاحب** قل ای شئ اکبر شہادة قل اللہ
شہید بینی وبینکم مین اللہ تعالی پر بہی اطلاق شی ہوا اور خدا تعالی بہی مصداق شی کا ہے آپ اور آپکے اساتذہ
مذکورین اللہ تعالی کی ذات و صفات واجبہ کو بہی تحت قدرت جانتے ہونگے اور مستحیلات و ممتنعات ذاتیہ تو آپکے قول سے
مصداق شی ہونا واضح ہے پس شریک الباری بہی اور اجتماع نقیضین وغیرہا تمام مقدور رہے تو یہ آپکو اور آپکے اساتذہ

کو لفظ شی سے دہوکہ ہوا یا لفظ کل سے یا فی الواقع یہ دہوکہ نہیں ہے اور حق ہے تو ثبوت اسکا بھی یہی ہے جو کہا آپنے (ا) یکا
قیاس بجمیع مقدمات صحیح ہے تو لازم آتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو بہی ہر ایک جزئی جزئیات ماکان وما سیکون
کا علم تہا (ا ہ) تو اوسکا حال یہ ہے کہ ابہی راندیری صاحب آپکو کہان تک سمجہایا جاوے دوسری کلام سے جو آپکی
استنباط مین ہے جو آیت وکتبنا لہ فی الالواح من کل شیئ موعظۃ وتفصیلا الآیۃ سے وہ استنباط آپنے کیا ہے اوس
سے قطع نظر کرکے کہا جاتا ہے یہ آپنے خوب آسان سمجہ لیا ہے کہ اپنے عدم علم کو دلیل بنا لیتے ہو اور عوام کو دہوکہ دینے کو یہ کہدیتے ہو کہ اسکا کوئی
قائل نہیں جس سے بیوقوفونکو یہ دہوکہ ہو کہ میان راندیری تمام اقوال علماء متقدمین ومتاخرین سے واقف ہیں جب
ہی کہتے ہین کہ کوئی اسکا قائل نہیں شاید کوئی سے ملا اسماعیل وگنگوہی وانبیٹہوی ودیوبندی
ونحوہم مراد ہی ہونگے اول بہی صحابہ رضوان اللہ تعالی عنہم کے حقمین ایسا کہدیا کہ کوئی قائل نہیں کہ صحابہ رضہ
جمیع جزئیات ماکان وما یکون کو جانتے تہے ایسے ہی اور ایک آدہ جگہ کہدیا پہر یہان بہی کہدیا یہبہی پہر اپنے کلام کو
غیر واقعی ودوکہ دہی ہونے پر واقف آپکو کیا جاتا ہے تفسیر عرایس البیان تحت آیت وکتبنا لہ الآیۃ صفحہ ۲۷۸
مین ہے ومن کل شیئ اشارۃ الی علوم الذات والصفات والافعال لانہ تعالی شیئ من الاشیاء
ای علمناہ علم ماکان وما سیکون من العرش الی الثری اس سے علم ماکان وما سیکون عرش سے ثری
تک موسی علیہ السلام کیواسطے ثابت ہے تمام جزئیات کے ہر ہر جزئی ماکان وما سیکون عرش سے ثری تک مین داخل
ہے انکار اسکا مکابرہ وعناد صرف ہے بس میان راندیری نے جس جواب کی بنا اپنی لازمہ مذکورہ پر رکہی تہی اور
اوس لازم کا بطلان اس سے کیا تہا کہ کوئی اسکا قائل نہیں تو یہ سالبہ کلیہ میان راندیری کا ذب ہوا کیونکہ
موجبہ جزئیہ کہ صاحب تفسیر عرایس البیان قائل ہیں صادق آیا اگر کوئی سے مراد راندیری کے گنگوہی وغیرہ
ہین تو اونکا قائل نہونا ایسا ہے جیسا کہ میان راندیری کا قائل نہونا اور میان راندیری وگنگوہی ونحوہ
کا قائل نہونا کچہ دین الہی مین حجت نہین اگر ہے تو میان راندیری کیلئے نہ ہمارے لئے پس آیت نزلنا علیک
الکتاب تبیانا لکل شیئ سے ہر جزئی کے علم کے ثبوت کا انکار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کیا اوسکا بطلان
واضح ہوگیا پہر میان راندیری کا یہ دہوکہ دلفظ کل سے بعضے شخص غلطی مین آجاتے ہین باطل ہوگیا اور دہوکہ
ہونا اور عوام کو غلطی مین ڈالنا راندیری کا واضح ہوگیا اور مولوی بشیر صاحب کا کہنا صحیح رہا میان
راندیری کی ابلہ فریبی کارگر نہوئی جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر اتقان مطبوعہ مصر جلد
ثانی صفحہ ۱۲۳ النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطۃ من القرآن مین آیت ما فرطنا فی الکتاب من

شئ اور آیت نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ ذکر کرکے دوسرے علماء متبحرین مجتہدین کے اقوال ذکر کرکے یہ فرماتے ہین عن ابی بکر بن مجاهد انہ قال یوما ما من شئ فی العالم الا وھو فی کتاب اللہ اور اسی صفحہ ۱۳ کے آخر و صفحہ ۱۳ کے اول مین ہے قال ابن ابی الفضل المرسی فی تفسیرہ جمع القرآن علوم الاولین والآخرین بحیث لم یحط بہا علما حقیقۃ الا المتکلم بہا ثم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلا ما استاثر بہ سبحانہ وتعالی ثم ورث عنہ معظم ذلک سادات الصحابۃ واعلامہم مثل الخلفاء الاربعۃ وابن مسعود وابن عباس رضی اللہ عنہم حتی قال لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ تعالی ثم ورث عنہم التابعون باحسان ثم تقاصرت الھمم وفترت العزائم وتضاءل اھل العلم وضعفوا عن حمل ما حملہ الصحابۃ والتابعون من علومہ وسائر فنونہ فنوعوا علومہ وقامت کل طائفۃ بفن من فنونہ الخ اسکے بعد علوم وفنون وپیشے ہر قسم کے بیان کرکے صفحہ ۱۳۲ مین فرمایا وفیہ من اسماء الآلات وضروب الماکولات والمشروبات والمنکوحات وجمیع ما وقع ویقع فی الکائنات ما یحقق معنی قولہ ما فرطنا فی الکتاب من شئ انتہی کلام المرسی ملخصا اتقان کی عبارت اول سے واضح ہے کہ ابی بکر بن مجاہد نے کہا کہ نہین کوئی چیز عالم مین مگر وہ کتاب اللہ مین موجود ہے اور دوسری عبارت سے واضح ہے کہ علوم قرآن سوا اون غیوب کے جو اللہ تعالی کے ہی ساتھ خاص ہین اور اونکا علم مخلوق کے حق مین غیر ممکن ہے اللہ تعالی سے میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سادات صحابہ رضی اللہ عنہم کو پھر سادات صحابہ رضی اللہ عنہم سے تابعین رحمہم اللہ تعالے کو پھر بعد تابعین کے ہمتین قاصر ہوگئین اور عزائم مین فتور وسستی آگئی اور اون علوم سے جنکی برداشت صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کرسکے اونکی برداشت بعد کے علماء کرنیسے ضعیف وعاجز ہوگئے پھر ہر فرقہ نے ایک فن کو اختیار کیا فنون قرآن سے دوسری اس عبارت سے یہ امر بھی ثابت ہے کہ تمام جزئیات کا علم قرآن شریف مین ہے اور اسکی طرف اشارہ کرنیکو واسطے مبالغہ یہ کہدیا کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہوجاوے تو وہ بھی کتاب اللہ مین پاؤن اور تیسری عبارت سے واضح ہے کہ قرآن شریف مین جمیع وہ چیز ثابت ہے جو مخلوقات مین موجود ہوچکی اور رہوگی ہر عاقل ایسے بیانات علماء سے جان سکتا ہے کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم قرآن مین یہ علماء بتارہے ہین اگرچہ میان **رانديری صاحب** کے فہم مین نہ آوے یہی تبیانا لکل شئ کی تحت مین علماء تو یہ فرماوین اور میان **رانديری** اپنے ڈھکوسلے ہی سے وہ ہوکہ عوام کو دین سوا اسکے اور کیا کہا جاوے کہ خدا تعالی ہدایت کرے اور ہر عملیات سے بچاوے **قولہ** اگر تبیانا لکل شئ اپنے ظاہری معنی پر حمل کیا جاوے تو لازم آتا ہے کہ تمام انبیاء کے اسماء گرامی کا بیان بھی ہونا چاہئے کیونکہ منجملہ

لکل شئ کو اونکو نام مبارک ہی ہین حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہو ورسلا قد قصصناھم علیک من قبل ورسلا
لم نقصص علیک سورۂ نساء اور ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من
لم نقصص علیک سورۂ مومن مولوی بشیر صاحب کا استنباط گو غلط ہو نہین تو مولوی نذیر احمد صاحب کو مساوی
ہی لیکن ایک اعتبار سی مولوی نذیر احمد صاحب سی بڑھا ہوا ہی وہ یہ کہ مولوی نذیر احمد صاحب نی استدلال فتجلی لی
کل شئ سی پکڑا ہی جو خبر واحد سی ہی اور وہ مفید یقین وعلم کو نہین ہوتا اور مولوی بشیر صاحب نی قرآن شریف سی استدلال
پکڑا ہی جو بر تقدیر صحیح ہونی کی مفید یقین وعلم کو ہی **اقول** وباللہ التوفیق علامہ علی قاری رح کی عبارت دوبارہ اوپر گذر چکی
جس سی تطبیق درمیان حدیث نبوی کہ جس سی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہم السلام کی ثابت ہی اور اس آیت کو
درمیان واضح ہی جیسی اس آیت سی نفی اسما کی بظاہر معلوم ہوتی ہی ایسی ہی نفی تعداد ہی معلوم ہوتی ہی پس جیسی تعداد
مذکور کا اسکی مخالف نہونا علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی قول سی واضح ہو چکا ہی کہ آیت مین نفی علم تفصیلی کی ہی یا
قصہ وعلم کی یہ نفی ساتھ وحی جلی کی ہی اور حدیث نبوی مین اثبات علم اجمالی کا ہی یا اثبات ساتھ وحی خفی کی پس جب آیت
وحدیث ظنی الثبوت مین ایسی تطبیق جب علامہ علی قاری رح نی دی اور تغایر اعتباری نکالکر معنی ظاہری حدیث
کا انکار نکیا تو آیت تبیانا لکل شئ تو نص قرآنی قطعی الثبوت ہی اوسکو اور آیت لم نقصص علیک کو درمیان
تغایر اعتباری نکالکر ہمکو تطبیق دیدینا اور اوسکی معنی ظاہری کی انکار کو مردود کر دینا کیون جائز نہین ہی قرآن شریف سی
ہر مطلب نکالنی کی فہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نی دی ہو اسطرح سی کہ ہم آپکو وہ فہم خاص حاصل نہیں
اور جسکو کسی عبارت سی کسی مطلب جلی و دقیق نکالنی کی فہم ہوتی ہی اوسکی نزدیک وہ عبارت بیان اوس مطلب کا ہوتا
ہی اور اوسکی نزدیک وہ امر پوشیدہ بمنزلہ ظاہر کی ہوتا ہی مثلاً یہ **شعر** چشم بکشا زلف مشکین جان من تا ازدل مسکین
دل بریان من ۔ اوس شخص کو جسکو اس سی نام علی نکالنا آسان ہی یہ عبارت اوسکی نزدیک مفید اثبات اسم علی ہی اور یہ
اوسکی نزدیک بیان ہی اسم علی کا ایسی ہی محمد کی لفظ سی (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص تین سو چورانوی عدد نکالنا جانتا ہی
اوسکو یہ نکالنا آسان ہی اور اوسکی نزدیک لفظ محمد اعداد کا بیان وتبیان ہی پس ممکن ہی کہ اس قسم کی طریق سی یا اور دوسری
قسم کی طریق سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف سی اسمار مبارکہ انبیا علیہم السلام ہی جانتی ہون اور آیت لم نقصص
مین قصہ صریح کی نفی ہو اب دیکھو دونون تطبیق ہو گئی اور آیت لم نقصص اسمار انبیاء علیہم السلام کی بیان کی
منافی نہو تفسیر **اتقان** جلد ثانی ص ۱۳۰ مین ہی قال الامام الشافعی رضی اللہ عنہ جمیع ما تقولہ
الامۃ شرح للسنۃ وجمیع السنۃ شرح للقرآن اس قول امام شافعی رضی اللہ عنہ سی واضح ہو کہ جمیع

احادیث نبویہ شرح قرآن کے ہین پس تعداد انبیاء علیہم السلام کی حدیث نبوی ہے پس وہ بہی بقول امام
شافعی شرح قرآن شریف کی ہو پس جیسے ہم تم قرآن سے تعداد انبیاء علیہم السلام نہین پہچان سکتے ہین اور بقول
امام شافعی رضی اللہ عنہ کے جب حدیث شرح قرآن ہے تو اوسکا قرآن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجہنا واضح ہے
پس ایسے ہی جائز ہے کہ اسماء مبارکہ آپنے سمجہے ہون قرآن سے اور بیان نہ فرمائے ہون یا بیان فرمائے ہون لیکن ہم تک منقول
نہوئے ہون پس راندیری کا یہ قول بہی قابل التفات علماء فحول و فضلاء بطول نرہا پس یہ جو کہا کہ مولوی بشیر
صاحب کا استنباط گو غلط ہونے مین نذیر احمد کے مساوی ہے اوسکا سفاہت یا ابلہ فریبی سے صادر ہونا معلوم ہوگیا اور ظاہری
معنی قرآن و حدیث کو استنباط ٹھہرانا ہی ابلہ فریبی یا سفاہت ہے جو عام لفظ قرآن یا حدیث سے ثابت ہے اوسکو استنباط
کہنا کیسی بڑی جہالت ہے یا ابلہ فریبی ہے اوس سے آگے جو استدلال فتجلی لی کل شیء سے راقم کا پکڑنا اور اوسکا مفید علم و
یقین نہونا بتایا تو راقم کا استدلال اسی ایک حدیث مین منحصر نہین اوپر انہین اوراق مین آیت سے بہی استدلال
گذرچکا ہے اور دوسری حدیث سے بہی اسمین منحصر جانتا راندیری صاحب کی فہم سقیم کی خوبی ہے اور فتوی اولی
مین جو راقم نے زیادہ ادلہ بیان نہ کئے تو اسواسطے کہ میان راندیری کو راقم عاقل و منصف جانتا تہا اور بمقتضاے
العاقل تکفیہ الاشارہ ایک اشارہ کافی جانتا تہا ایسے اقوال کے صدور کا اور ایسے خیانات کے ظہور کا کہ راقم کی عبارت کی
عبارتے ہی اوڑادین نہ جواب بے بیانہ قبول کیا ایسے ہی جو غیر محامل پر احادیث و اقوال علماء کو حمل کیا راندیری کی نسبت
راقم کو ایسا گمان نہ تہا ورنہ ایسے شخص کے سوال کا جواب ہی دینا و لکہنا کیا ضرور تہا معلوم ہوتا تو نہ دیتا اب سفاہات
و ابلہ فریبیونکا اظہار عوام کو بچانیکو ضرور جانا اسواسطے یہ رسالہ لکہنا شروع کیا مولوی **بشیر صاحب** کے استدلال
کو بر تقدیر صحیح ہونیکے مفید یقین مان لیا اور صحیح نہونا دو وجہ سے ٹھہرایا ایک یہ کہ لازم آتا ہے کہ موسی علیہ الصلاۃ والسلام
بہی جزئیات ما کان و ما یکون کو جانتے ہے دوسرے یہ کہ لازم آتا ہے کہ اسماء مبارکہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا بہی بیان
قرآن میں ہو جب دونون وجہ کا جواب ہوگیا اور دونون لازم کا باطل ہونا ثابت ہوا تو اب استدلال مولوی **بشیر
صاحب** کے صحیح ہونے مین کیا کلام رہا اگر راندیری **صاحب** طالب حق کچہ بہی ہین تو تسلیم کرلین ورنہ
فقط یہ ایک حیلہ و بہانہ حق کو نہ ماننے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی تنقیص کرنیکا ہے اور وہابیہ کی سنت سیئہ قبول
کرنیکا ہے **قولہ** جناب من یہ بات کہ اشیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک پر پیش کیجاتی ہین یہ اسلئے کہ آپ اونسے
واقف ہو وین پس اگر تمام اشیاء ما کان و ما یکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو پیش کرنیکی ضرورت
نہوتی پس یہ دلیل آپکے مدعی کے مخالف نکلی اگر یہ کہا جائے کہ جیسا کہ اللہ تعالی تمام چیزونکا عالم ہے اور باوجود اسکے اعمال

بندونکی پیش کیجاتی ہین ویسی ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیجاتی ہین تو اوسکا جواب یہ ہی کہ اللہ تبارک و
تعالی بندونکی اعمال کو فرشتونکی پیش کرنیکو پہلی جانتا تہا یہ دلیل قطعی سے ثابت ہی بخلاف انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اقول وباللہ التوفیق **راقم** ذاہکو فتوی اولی مین اس مسئلہ کی جواب مین کہ شہادت خدا رسول سے نکاح کرنیوالا کافر
ہوجاتا ہی جسکو وہابیہ نجدیہ و دیوبندیہ وغیرہ دلیل عدم علم غیب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بناتی ہین اور **رانڈیری**
نی جو سوال اس بارہ مین **راقم** کی پاس روانہ کیا تہا اسی غرض سے کہ غیب دانی کا ماننا **رانڈیری** کو انکار لکہدیا جاوی
تو سوال کی ساتہ خط بہی آیا تہا اوسپر اشارہ اس مسئلہ کیطرف کیا تہا اور فتاوی قاضیخان کا حوالہ دیا تہا تو **راقم** نے
فتوی مین بطور دفع دخل مقدر کی اسکا جواب دیا تہا کہ یہ کفر نہین ہی چنانچہ **راقم** کی پوری عبارت یہ ہی در مختار
وعالمگیریہ و فتاوی قاضیخان وغیرہ مین شہادت خدا و رسول سے جو نکاح کرنیوالی کو کافر لکہا ہی تو اوسکو شامی فی
رد کردیا ہی **شامی** کی عبارت یہ ہی (**قولہ یکفر**) لانہ اعتقدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عالم الغیب قال فی التاتارخانیة وفی الحجة ذکر فی الملتقط انہ لایکفر لان الاشیاء تعرض علی روح
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول اھ قلت بل ذکروا فی کتب العقائد ان من جملة کرامات الاولیاء الاطلاع علی
بعض المغیبات وردوا علی المعتزلة المستدلین بہذہ الآیة علی نفیہا بان المراد الاظہار بلا واسطة
والمراد من الرسول الملک ای لایظہر علی غیبہ بلا واسطة الا الملک اما النبی والاولیاء فیظہرہم
علیہ بواسطة الملک اوغیرہ اس سے واضح ہی کہ اشیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک پر پیش کیجاتی
ہین آپ اونکو جانتی ہین اور دوسری رسل علیہم السلام بہی بعض غیوب جانتی ہین دلیل اس غیب دانی رسل علیہم
السلام کی الامن ارتضی من رسول ہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیب دانی کی اعتقاد کو کفر بتانا آیت
مذکورہ کی خلاف ہوکر باطل و مردود ہوگیا پس یہ مسئلہ بالکل ضعیف بلکہ قریب غلط کی معلوم ہوتا ہی **عینی شرح**
بخاری جلد تاسع صفحہ ۳۴۹ مین ہی اخرج ابن المبارک فی الزہد من طریق سعید بن المسیب قال
لیس من یوم الا یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتہ غداة وعشیة فیعرفہم بسیماہم واعمالہم
فلذلک یشہد علیہم اس سے واضح ہی کہ ایک دنمین دوبار فجر اور آخر دنمین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر امت
پیش کیجاتی ہی اور اونکی پیشانیون اور اعمال کو آپ پہچانتی ہین پس اس حدیث سے ہی اعمال امت کا آپ پر پیش ہونا
ثابت ہی پس اس مسئلہ کا حال واضح ہی ہان عدم جواز کی وجہ دوسری ہی) اس تمام تقریر **راقم** سے ہر منصف

ادنی عقل والا بھی جان سکتا ہی کہ یہ فقط مسئلہ مذکورہ کا جواب ہی اور اس ہی مسئلہ مذکورہ کا رد کرنا غرض ہی اور
ضعیف وغیر قابل اعتماد ہونیکا ثبوت مقصود ہی راندیری صاحب نی راقم کا قول یہانتک کہ (بس یہ
مسئلہ بالکل ضعیف بلکہ قریب غلط کی معلوم ہوتا ہی) نقل کرکی یہ کہا کہ (اشیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
پاک پر پیش کیجاتی ہین یہ اسلئی کہ آپ اونسی واقف ہو وین الخ) اس قول مین راندیری بعد وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر اشیاء پیش ہونیکی قائل ومقر ہوی اور اوسکی وجہ یہ گذاری کہ اونسی آپ واقف ہون اس قول راندیری کو
راندیری اور دوسری مصنفین بہی یاد رکھین اسلئی کہ قول آئندہ راقم کی تقریر مین بحوالہ عینی شرح بخاری جلد
تاسع صفحہ ۹۴۳ کا دیا ہوا ہی جس سی ایک دنمین دوبار امت واعمال امت پیش ہونا ثابت ہی اوسکو میان راندیری
نقل کرکی بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمال پیش ہونیکا انکار کرتی ہین یہ تناقض نہین تو اور کیا ہی پہر
راندیری نی یہ جو کہا کہ (اگر تمام اشیاء ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو یہ پیش کرنیکی ضرورت
نہوتی) جواب اسکا یہ ہی کہ جس نی پیش کرنیکی ضرورت کرنیکا دعوی کیا ہو میان راندیری اوسکی جواب مین یہ کہین
پیش کرنیکی ضرورت کا نہ ہمنی دعوی کیا اور نہ پیش کرنیکا ضروری نہونا مستلزم اسکو ہی کہ پیش کرنا جائز وممکن وواقع
نہو دیکہو تمام مخلوقات کا ضروری نہین ہی میان راندیری تمام مخلوقات کی وجود کی امکان وجواز ووقوع کا انکار
کرجائین تو اس انکار کو کون عاقل جنون نہ بتاویگا شاید کوئی نئی ضرورت گنگوہ ودیوبند کی تعلیم و راندیر کی سکونت سی
راندیری نی حاصل کی ہو تو وہ اونہین یعنی راندیری کی ہی حق مین دلیل مزعومی ہوگی نہ ہماری حق مین پہر جب
اس اپنی ضرورت کا نقض خدا تعالی پر اعمال بندونکی پیش ہونی مین دیکہا اور تمام جزئیات کی علم کا قبل پیش ہونی اشیاء
کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حق مین غیر جائز یا واقع قرار دیا تو اوسکا بہی نقض اسی محل مین کہ بندونکی اعمال پیش
ہوتی ہین اللہ تعالی پر اور قبل پیش ہونیکی اللہ تعالی مین عدم علم اعمال نہین ہی بلکہ علم ہی معلوم کیا تو میان راندیری
صاحب گہبرای اور گہبراکی یہ جواب ناصواب دیا کہ (اللہ تعالی بندونکی اعمال کو فرشتونکی پیش کرنیکی پہلی جانتا تہا
دلیل قطعی سی ثابت ہی بخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی) میان راندیری کا یہ جواب اوسوقت قبول ہو کہ یہ
بات ثابت کردین کہ مادہ نقض کا دلیل قطعی سی ہو اور منقوض کا دلیل قطعی سی ثبوت نہو بلکہ ظنی سی ہو تو نقض مرتفع
جاتا ہی کسی کتاب اصول یا مناظرہ سی یہ ثابت کرنا ضرور ہی اور اسطرح فرق نکالنا کہ منقوض دلیل ظنی سی ثابت ہو
اور مادہ نقض دلیل قطعی سی ہو تو وہ بہی طرق اربعہ لدفع النقض مین داخل ہی میان راندیری شاید دفع نقض
کی طریقونکا چار ہونا اہل اصول کی تہذیب قبول نکرین تو اسواسطی یہ عبارت نور الانوار مطبوعہ مطبع انوار محمدی

لکہنؤ صفحہ ۵۳ ۲ نقل کیجاتی ہی (اذا تصور مناقضتہ یجب دفعہا بطریق اربعۃ) وھی الدفع بالوصف ثم بالمعنی الثابت بالوصف ثم بالحکم ثم بالغرض پس راندیری صاحب کتب اصول یا مناظرہ مین تصریح دکہاوین کہ فرق ثابت بالدلیل القطعی والظنی ان چار طریق مین سی فلان طریق مین داخل ہی اسمین بلا تصریح کتب اصول میان راندیری کا گمان و وہم کہ فلان طریق مین داخل ہی ہرگز قابل التفات نہین ہی اگر میان راندیری یہ کہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل پیش کرنی فرشتون کی علم اشیاء نہ تہا اور آپ تمام جزئیات ماکان ومایکون نہ جانتی تہی اور اللہ تعالی قبل پیش کرنیکی جانتا تہا تو میان راندیری صاحب یہی تو متنازع فیہ اور یہی مدعی آپکا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جزئیات کا علم نہ تہا پہر اسکو دلیل بنانا دفع نقض کی یہ مصادرہ نہین تو اور کیا ہی آپکی تعلیم گنگوہی ودیوبندی وسکونت راندیر کی وجہ سی مصادرہ باطل ہنو تو یہ اور بات ہی اور آپکو مبارک رہی ایسی امور باطلہ جو راندیری نی دلیل کو مدعی کی مخالف ہونا مبنی کیا تو جب ان امور کا بطلان معلوم ہوا تو دلیل کا مدعی کی مخالف ہونا ثابت نہوا پہر مدعی اس محل مین راقم کا تو یہ تہا کہ خدا رسول کی گواہی سی نکاح کرنیوالا کافر نہین ہی وہ اس قول راندیری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اشیاء کا پیش ہونا واسطی واقف ہونیکی مخالف کہان ہوا مخالفت تو جب ثابت ہوتی کہ اس دلیل سی نکاح مذکور کرنیوالیکا کفر ثابت ہوتا وہ نہ راندیری نی ثابت کیا اور نہ کر سکینگی اور نہ کوئی اس سی کفر کا ثبوت سمجہہ سکتا ہی پہر دلیل ومدعی مذکور مین مخالفت کا ادعا سفاہت یا ابلہ فریبی نہین تو اور کیا ہی پس راندیری کا یہ قول کہ (اسلئے کہ آپ اونسی واقف ہون) بایمعنی کہ پیش کرنیسی قبل کسیطرح آپ واقف نہین کیونکہ تہی بعد پیش کرنیکی ہی آپ واقف ہوی دعوی بلا دلیل ہی جو کسیطرح مقبول نہین بلکہ یہ پیش کرنا بسبب مشغولیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحدت وصفات واسماء مین اعمال امت ونحوہا سی غفلت وذہول ہو جانیکی سبب سی ہونا کیون جائز وممکن نہین ہی جیسی بیت المقدس کی حال سی بعد دیکہنی کی غفلت وذہول ہو گیا تہا بوقت سوال کفار آپکو اوسطرف التفات نہتا پہر آپ پر اوسکا کشف کیا گیا پس جیسی یہ بیت المقدس کا پیش کرنا مخالف علم سابق کی نہین ایسی ہی یہان بہی مخالف علم سابق ہونا مسلم نہین میان راندیری کو ادعا ہی تو اس احتمال کی رفع پر اقامت برہان کرین ورنہ سفاہت یا ابلہ فریبی ثابت ہی **قولہ** اور دوسری یہ کہ تاتارخانیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نفس علم کی ثبوت مین کہا گیا ہی لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم جس سی واضح ہوتا ہی کہ اعمال پیش کرنیسی خبر ہوتی ہی نہ پہلی سی ایضاً اعمال

کا پیش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک پر جو اوسکی قائل ہین وہ بہی تو یہہ کہتی ہین نہین کہ ہر وقت
وہر آن پیش کئی جاتی ہین بلکہ بعض وقت خاص مین پیش کئی جاتی ہین وہ یہ کہ صبح اور شام مین یا دو شنبہ
اور پنجشنبہ مین پیش کئی جاتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوتی ہی پس اگر کسی شخص نے مثلاً چہار
شنبہ کو بوقت دوپہر کسی عورت سی نکاح کیا اور کہا کہ مین نی خدا اور اوسکی رسول کو گواہ کیا ہی اور وہ یہ بہی کہتا
ہی کہ جسطرح اللہ تعالیٰ کو میری اعمال کا علم ہر وقت ہی اسیطرح اللہ تعالیٰ کی بتانیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہی میری اعمال کی ہر وقت خبر ہی اور اوسی بنا پر وہ یہ بہی کہتا ہی کہ میری نکاح مین وہ شاہد ہین تو وہ تمام فقہاء
کی نزدیک کافر ہوگا کیونکہ اوسنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب جاننی والا اعتقاد کیا **اقول** وباللہ
التوفیق واہ میانجی راندیری صاحب صد آفرین ہی آپکی فہم پر قول تتارخانیہ (لان الاشیاء تعرض
علی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی یہ معنی کہ اعمال پیش کرنیسی خبر ہوتی ہی نہ پہلی سی یہ قصر وحصر کہ اعمال
پیش کرنیسی خبر ہوتی ہی نہ پہلی سی کونسی قاعدہ وکون لفظ وقرینہ سی آپ سمجہی ایسی تاویلات وظاہر معانی سی قرآن اور
احادیث واقوال علماء سی انحراف کرنا اہل ضلالت کی سوا دوسری کسیکا کام نہین پہر تعجب یہ کہ میان راندیری
کو یہ گمان فاسد ہی کہ ایسی تاویلات فاسدہ کو اہلسنت بلا وجہ وحجہ کی فقط قول راندیری کو ہی حق جانکر قبول
کر لینگی کیا میان راندیری صاحب آپکو خدا جانتی ہین یا رسول یا ایسا مجتہد جو اپنی ایسی اقوال تاویلات
وتخصیصات بلا دلیل کا قبول کرنا دوسرون پر واجب اعتقاد کرتی ہین ہان راندیری یا دوسری دیہات کی
چند سفہاء آپکو ایسا گمان کرین تو کرین کوئی عاقل تو یہ گمان نہین کر سکتا ہی کہ آپکی ایسی اقوال فاسدہ وتاویلات
باطلہ مضلہ واجب القبول یا جائز القبول ہین پس ادعاء ثبوت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد پیش کرنی
اشیاء کی نہ قبل اسکی تتارخانیہ کی نسبت وادعاء حصر وقصر بلا دلیل ہرگز قابل التفات نہین ہی پہر اعمال پیش
کئی جانیوالونکی نسبت یہ حصر وقصر کہ صبح وشام یا پنجشنبہ کو ہی پیش کئی جاتینگی وہ قائل ہین ہر وقت وہر آن پیش
کئی جانیکی قائل نہین بلا دلیل وبلا نقل بیان کیا ہی تتارخانیہ کی عبارت جو راندیری نی نقل کی اوسمین
صبح وشام یا پنجشنبہ کی قید کہان ہی اور تتارخانیہ مین حجت سی نقل ہی اور شامی نی تتارخانیہ سی نقل کیا ہی کسینی بہی یہ
قید صبح وشام وپنجشنبہ کی نہ لگائی پہر اونکو اس قید والونمین شامل کرنا راندیری کا افترا نہین تو اور کیا ہی
پہر جیسی پنجشنبہ کو اطلاع ہونا صبح وشام کی اطلاع کی مخالف نہین ایسی ہی ہر وقت اطلاع ہو جایا کرنا صبح وشام
کی اطلاع کی مخالف ہونا کیونکر مسلم ہو سکتا ہی اس تقلید پر میان راندیری دلیل قائم کرین کہ صاحب تتارخانیہ

وعلامہ شامی بلکہ دوسروں کے نزدیک بھی عرض ان اوقات کیساتھ مخصوص ہے سوا ان اوقات کو جائز نہیں اور منقول ہونا عرض کا فقط ان اوقات میں ہی مستلزم عدم عرض کو نہیں ممکن ہے کہ عرض دوسرے اوقات میں بھی ہو لیکن منقول نہوا ہو یا منقول ہوا ہو لیکن ہمکو اور راندیری کو معلوم نہو تمام منقولات کو علم کا ادعا راندیری کریں تو عجب نہیں لیکن وہ قابل اصغار نہیں اس حدیث کی تحت میں (صلوا علی فان صلاتی تبلغنی حیث کنتم) جلد ثانی ص۲۷۶ میں ہے قال القاضی وذلک ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لها حجاب فترى الكل کالمشاهد بنفسها او باخبار الملک وفیه سر یطلع علیه من تیسر له امر فیکون نھیه علیه السلام لدفع المشقۃ عن امتہ رحمۃ علیهم حدیث نبوی سے واضح ہے کہ امت کی صلاۃ یعنی درود جہاں امت کے لوگ ہوں آپکو پہنچتی ہے اسکی وجہ قاضی سے علامہ علی قاری بھی نقل کرتے ہیں بطور سند کے کہ نفوس قدسیہ زکیہ جب علائق بدنیہ سے علیحدہ ہوجاتی ہیں تو ملاء اعلی یعنی اجلاء ملائکہ سے متصل ہو جاتی ہیں اور اونکے درمیان کوئی پردہ باقی نہیں رہتا ہے پس اشیاء کو مثل مشاہدہ کرنے والے کی خود دیکھ لیتی ہیں یا ساتھ اخبار ملک کے اونکو اس سے خود دیکھ لینا ہی کل اشیاء کو مانند مشاہد کے ثابت ہے اگرچہ بواسطہ اخبار ملک بھی ثابت ہے پس کوئی حجاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے نفس اور ذات کے درمیان باقی نہیں تو آپکا کل کو مانند مشاہد کے دیکھنا ہر وقت دیکھنے کو ثابت کرتا ہے کیونکہ پردہ باقی نرہنا سوقت مد و وقت صبح وشام یا بروز معین نہیں ہر وقت پردہ باقی نرہنا ثابت ہے پس دیکھنا بھی بلا عروض عوارض ہر وقت ضرور ہے نہ فقط دو ہی وقت یا دن مخصوص میں ہے ایسی حالت عدم بقاء حجاب میں بعض امور کا عدم علم سوا استغراق بحر وحدت وصفات واسماء موجب غفلت وذہول بعض ماسوی اللہ سے اور کوئی وجہ نہیں رکھتا ہے علامہ علی قاری شرح شفاء جلد ثانی صفحہ ۱۱۸ میں یہ فرماتے ہیں (قال عمرو بن دینار فی قوله) ای الله (فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم) ای علی اهلیکم تحیة من عند الله مبارکة طیبة (قال) ابن دینار وهو من کبار التابعین المکیین وفقهائهم (ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمة الله وبرکاته) لان روحه علیه السلام حاضر فی بیوت اهل الاسلام جب علامہ علی قاری رح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کا بیوت اہل اسلام میں حاضر ہونا فرماتے ہیں تو اس سے واضح ہے کہ ہر وقت کے اعمال امت کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا جائز ہے تقیید وقت و دن کو یہاں کیا گنجائش ہے پس قید کسی

روایت مین منقول ہونا موجب تقیید نہین ہو کہ ان اوقات مین ہی اشیاء پیش ہوا کرتی ہین جن اوقات کا ثبوت
اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے تبکم اللاتی فی حجورکم مین فی حجورکم مذکور ہے لیکن موجب تقیید حرمت نہین
بلکہ بلا اس قید کے بھی ربیبہ حرام ہے پس ایسے ہی جس روایت مین ذکر فجر و شام و پنجشنبہ ہے اوسکا موجب تقیید ہونا ممکن
و جائز ہے اس امکان کے رفع پر اقامت برہان رانديری کو لازم ہے ورنہ خرط القتاد اور رانديری نے یہ جو کہا
کہ دو شنبہ کو بوقت دوپہر نکاح کیا اور خدا رسول کو گواہ کیا اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ جسطرح اللہ تعالی کو میرے اعمال کا
علم ہر وقت ہے اسیطرح اللہ تعالی کے بتانیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی میرے اعمال کی خبر ہے اس بنا پر وہ کہتا
ہے کہ میرے دو شاہد ہین تو وہ شخص تمام فقہاء کے نزدیک کافر ہوگا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب جاننے
والا اعتقاد کیا) جب اللہ تعالی کے بتانیسے ہر وقت خبر اپنے اعمال کے ہونیکا وہ معتقد تو اوسکو تمام فقہاء کے نزدیک
کافر بتانا اسلئے کہ اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دان اعتقاد کیا یہ رانديری صاحب کا فقہاء
نامدار پر افترا محض ہے رانديری اور اونکے مقتدا گنگوہی وغیرہ سبھی اور اہلسنت وجماعت ہین تو کسی کتاب
معتبر فقہ سے یہ ثابت کرین کہ ایسا شخص خدا تعالی کے بتانیسے ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر اعمال کی
ہونیکا معتقد سب فقہاء کے نزدیک کافر ہے سب فقہاء مین تو صحابہ و تابعین و تبع تابعین و جملہ مجتہدین متقدمین
متاخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی داخل ہین سب کے نزدیک تو کفر ایسے شخص کا قیامت تک ثابت نہین
کر سکتے ہین بھلا ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے ہی نزدیک ایسے شخص کے کافر ہونیکی تصریح کتاب معتبر سے یہ ثابت کردین ورنہ
افترا محض و بہتان بحت فقہاء پر رانديری کا لگانا واضح ہے کیا میانصاحب رانديری ہر وقت اعمال
ایک شخص مذکور کی خبر ہونیسے شرک ہوجاتا ہے اور کیا اس سے اللہ تعالی کے مساوی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اعتقاد کرنیوالا بن جاتا ہے اور ایک ہی شخص کے اعمال کی ہر وقت خبر ہونیکے سے مساوات ثابت ہوجاتی
ہے اور دس پانچ لوگونکی آواز بلکہ کل مخلوق کی آواز سننے کا اعتقاد کرنیسے تو خدا تعالی کے مساوی جاننے سے بھی آپکے
نزدیک زیادہ ہوجانیکا معتقد ہونیکے سبب سے بہت بڑا کافر ہونیکا کافر ہوجانا چاہئے بھلا یہ تو فرمائیے کہ آپنے کبھی سنی یا
دیکھی ہے عمار بن یاسر کی حدیث جو طبرانی وغیرہ مین ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا ہے ان اللہ تعالی ملکا اعطاہ اسماع الخلائق (زاد طبرانی کلھا) قائم علی قبری
(زاد الی یوم القیامۃ) فما من احد یصلی علی صلاۃ الا ابلغنیھا جس سے واضح ہے کہ اللہ تعالی
نے ایک فرشتہ کو تمام مخلوق کی بات سن لینا عطا کیا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر رہتا ہے وہ

درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کیطرف سے سناتا اور پہنچاتا ہے علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ
اور علامہ عبد الرؤف مناوی شرح جامع صغیر مین (اعطاہ اسماع الخلائق) کی شرح اسطرح
فرماتے ہین ای قوۃ یقتدر بہا علی سماع ما ینطق بہ کل مخلوق من انس وجن وغیرہما (زاد
المناوی) فی ای موضع کان جس سے واضح ہے کہ اوس فرشتہ کو ایسی قوت اللہ تعالی نے دی ہے کہ اوسکے سبب
سے قدرت رکھتا ہے وہ ہر اوس چیز کے سن لینے پر کہ جو کل مخلوق کہتی ہے وہ مخلوق انسان ہو یا جن یا سوائے اون
دونونکے مانند فرشتون وجانورون وغیرہا کے پس اب راندیری صاحب فرمائین کہ یہ فرشتہ صفت سمع مین
کہ ہر وقت تمام مخلوق انسانون اور جنون اور فرشتون وغیرہم تمام کے قول کو سنتا ہے خواہ وہ کلام کرنیوالے کہین ہون
وہ اللہ تعالی سے مساوی ہوا یا زیادہ ہوا اور ایسا اعتقاد کہ فرشتہ تمام مخلوق کے کلام کو خواہ کوئی کہین ہو سن لیتا ہے
یہ شرک ہوکر اسکا معتقد کافر آپکے نزدیک ہوگا یا نہین اگر ہوگا تو حدیث موجود ہے اور شارحین شرح کرنیوالونکی شرح
موجود ہے سب کو کافر بنا کر خود اپنے ایمانکا اظہار کیجیے کہ اوسکا خون ہوا یا نہین اگر کافر نہو اتو ایک شخص کو فقط اعمال
کی ہر وقت خبر ہونیکا اعتقاد رکھنا یہ زیادہ ہوا یا تمام مخلوق کے کلام کو سننا ہر وقت زیادہ ہوا اگر کلام کو سن لینا ہر
وقت زیادہ ہے تو صفت سمع مین یہ اعتقاد کفر کیون نہوا اور صفت علم مین یہ اعتقاد کفر کیون ہوا کیا صفت علم
مین تو شرک ہو سکتا ہے اور صفت سمع مین نہین ہو سکتا ہے اس تفرقہ پر دلیل قطعی قائم کیجیے ورنہ اپنے حال کی
خبر لیجیے کہ یہ مجازفت فی الدین وافترا رفقہا پر ہے بلکہ خدا تعالی واوسکے رسول پر بہی ہے یا نہین مسائل مین ایسے
مجازفت سے خدا تعالی پر کذب ہوتا ہے فاصنحاش وغیرہ مین ہے یا نہین ہے وہ شخص خدا تعالی کی بتانیسے خبر ہونیکا
معتقد ہوا تو یہ دعوی علم غیب کے حصول کا ذرائع سے ہے راندیری اسکو ایسے منکر کہ کفر بالاتفاق بتاتے ہین
اور رسالہ مین کہا کہ ذرائع سے جانیکا کوئی منکر نہین یہ تناقض ہوا اول ہی اوسکا ذکر کردیا تہا **قولہ**
جناب من اگر کوئی شخص کفر کا کلمہ کہتا ہے تو اوسکو حتی الامکان بچاتے ہین اور اوسکے قول کی تاویل کرتے ہین چنانچہ
فقہا نے اوس نکاح کرنیوالیکو بچانیکو یہ کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر اشیاء پیش کیجاتی ہین اور
اوسکو نکاح بہی پیش کیجائیگی اس بنا پر اوسنے شاہد کیا لہذا یہ کافر نہین ہے مگر یہ قائل کفر پر ہی مصر ہے تو اوسکے
بچانیکی کوئی صورت نہین ہے **اقول** وباللہ التوفیق واہ جی میان راندیری یہان کوئی شخص
کلمہ کفر کہے اوسکا ذکر کہان ہے یہان تو اوس شخص کا ذکر ہے جو خدا ورسول کی گواہی سے نکاح کرے اوسکا یہ کلمہ
کفر کا ہونا ہے تو ہم قبول نہین کرتے ہین اور اوسکا یہ کلمہ کفر کا ہونا آپکا مدعی ہے اس مدعی کو دلیل اوسکے کلمہ کفر

ہونیکی بنا نامصادرہ موجبہ دور ہو اور تاویل کا قول ہی اسی پر مبنی کہ یہ اوسکا کلمہ کفر ہی جو تمہارا مدعی ہی پس
اوسکا کفر پر مصر ہونا اسی پر مبنی ہی کہ اوسکا کلمہ کفر ہی پس اس آپکی تمام تقریر پر تزویر کا باطل و مردود و بنا رفاسد
علی الفاسد ہونا واضح ہی **قولہ** وجئنا بك علی هؤلاء شہیدا **تفسیر** درمنثور مین اسطرح
ہی اخرج ابن جریر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ فکیف اذا جئنا من کل امة بشہید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشہیدا علیہم مادمت فیہم فاذا توفیتنی کنت انت الرقیب
بیانفسیر معلوم ہوتا ہی کہ آپ فقط بلا واسطہ انہین اعمال پر گواہ ہونگے جو آپکی زندگی مین لوگون نے کئے ہین نہ کل
امتی کے کل اعمال پر اسطرح بخاری کتاب الانبیاء مین ہی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انکم محشورون حفاة عراة غرلا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین
واول من یکسی یوم القیامة ابراہیم وان اناسا من اصحابی یؤخذ بہم ذات الشمال فاقول
اصحابی اصحابی فیقال فانہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فاقول کما قال
العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم الی قولہ الحکیم وفی کتاب التفسیر فاقول
یارب اصحابی فیقال انك لاتدری ما احدثوا بعدك وفی باب الحوض فاقول یارب
اصحابی فیقول انك لاعلم لك بما احدثوا بعدك ان احادیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خود فرماتے ہین (وکنت شہیدا مادمت فیہم) پس اگر تمام اعمال پیش کئے جاتے ہوں تو اسکو کوئی معنی نہین
ہوتے پس امت کے اعمال پیش کرنیکے ثبوت کی حدیث جبتک اس درجہ کی نہو لائق معارض ہونیکے نہوگی **اقول**
وباللہ التوفیق میان راندیری **صاحب** آپ ذرا یہ تو فرمائیے کہ آپکو دلالات مانند عبارة النص واشارة
النص ودلالة النص واقتضاء النص ومفہوم مخالف ومفہوم موافق وغیرہا کا بھی خیال ہی اور یونہی
ادعا ہ مذہب حنفی کی تقلید کا ہی یا کہین مذہب حنفی کے موافق عمل بھی کرتے ہو کنت شہیدا مادمت فیہم
مین کونسا لفظ ہی جسکی معنی لغت مین یہ ہین یا ان معنی کا لازم متقدم یا متاخر یہ ہی کہ بعد وفات لوگونکے
اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش نہین کئے جاتے ہین اگر ہو کنت ہی یا شہیدا ہی یا مادمت
ہی جو اس نفی پر دلالت اغنہ عبارةً یا اشارةً یا دلالةً یا اقتضاءً اوسکی ہو اور اثبات کے معنی نفی کے لینا کونسی
اہل لغت کے نزدیک درست ہی اب میان راندیری اس حدیث نبوی کے فقط مفہوم مخالف کو دلیل بنا
سکتے ہین جسمین مخالفت صریحہ مذہب حنفیہ سے ہی دوسری یہ کہ اسمین نفی اگر بطور مفہوم مخالف ثابت ہو گی

تو اوسکی نفی ثابت ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفیظ ونگہبان ورقیب بعد وفات امت کے نہ تھے نہ اسکو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمال پیش کئے جاتے ہین اور بعد وفات حفیظ ونگہبان نہونے اور اعمال پیش کئے جانے مین تنافی ہرگز نہین ہی پس اس حدیث نبوی سے بطور مفہوم مخالف عرض اعمال کی نفی خیال کرنا سفاہت یا ابلہ فریبی ہی اور تیسری یہ کہ **راندیری** خود عرض الاشیا جو عام ہی عرض اعمال سے اور عرض اعمال کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی پہلے قول مین قبول کر چکے ہین اور اسکی وجہ بھی بیان کر چکے جس سے واضح ہی کہ **راندیری** قائل ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد وفات اعمال پیش کئے جاتے ہین اور یہان عدم عرض اعمال کے قائل ہوکر اسی کے اٹکل پچو خلاف مذہب حنفیہ عرض کی نفی کے دلائل اپنے ذہن سقیم کے موافق پیش کرتے ہین پس یہ تناقض ہے جسکی طرف اول ہی اشارہ **راقم** نے کردیا ہی اور (لا علم لك بما احدثوا بعدك) کا یہ مطلب ہونا کہ کبھی بھی انکو علم اونکے امر محدث کا نہ تھا ہرگز مسلم نہین ممکن ہی کہ یہ مطلب ہو کہ اسوقت حشر مین بسبب فکر امت کے اونکے امر محدث سے غفلت وذہول ہوگیا اور غفلت وذہول کو عدم علم کے ساتھ تعبیر کیا ہو یا لا علم لك سے نفی علم مراد نہو بلکہ اس سے اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ وتفویض الامر کلہ الی اللہ کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رجوع کرنا منظور ہو قرآن شریف کی آیت (یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغیوب قالوا لا علم لنا) سے جو ہی جمل جزء اول صفحہ ٦٤٩ مطبوعہ دہلی مین ہی فاجابوا عنہ بوجوہ الاول انہ لیس لنفی العلم بل کنایۃ عن اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ بتفویض الامر کلہ الیہ الثانی انہ لنفی العلم فی اول الامر لذہولہم من الخوف ثم یجیبون فی ثانی الحال وبعد رجوع العقل وہو فی حال شہادتہم علی الامم فلا یکون قولہم لا علم لنا منافیا لما اثبت اللہ تعالی لہم من الشہادۃ علی اممہم اہ شہاب انتہی۔ اس سے ثابت ہی کہ لا علم لنا نفی علم کیواسطے نہین بلکہ کنایہ اظہار التشکی الی اللہ سے اور تفویض کل امر سے طرف اللہ تعالی کے ہی دوسری یہ کہ علم کی نفی فقط اوسیوقت اول امر مین ہی سو **جلالین** مین تحت آیت انك انت علام الغیوب کے ہی ذہب عنہم علمہ لشدۃ ہول یوم القیامۃ وفزعہم ثم یشہدون علی اممہم لما یسکتون **جمل** جزء اول کے صفحہ ٦٥٠ مین ذہب عنہم علمہ کے تحت مین ہی فلا یرد کیف قالوا ذلك مع انہم عالمون بما اجیبوا بہ فیلزم الاخبار بخلاف الواقع جلالین کی عبارت سے واضح ہی کہ اونکا علم شدت ہول وفزع کے سبب سے جاتا رہیگا یہ جاتا رہنا مشعر ہی اسکا کہ اول علم تھا پس اول علم ہونا پھر شدت خوف وفزع سے جاتا رہنے پر بھی اطلاق لا علم کا اس سے واضح ہی پس ایسے ہی حدیث مین جو لا علم لك

واقع ہوا اس سے مطلب یہ ہو سکتی ہے کہ (اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ بتفویض الامر کلہ الیہ) کیطرف
رجوع کرنے کو لا علم لنا فرمایا تھا اوس وقت وہ علم اونکو امر محدث کا بسبب غم وتکاثر کے جاتا رہا ہو اس سے یہ ثابت نہین
ہوتا ہے کہ اوس سے اول یا بعد کو بھی امر محدث کا علم آپکو نہین راقم نے اپنے فتوی ثانیہ مین بھی اسی قسم کی تقریر کی ہے
میان راندیری نے اوسکو ترک کر دیا نہ قبول کیا نہ جواب دیا کیونکہ میان راندیری کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفور علم مین پستی ونقصان ثابت کرنا عوام کی نظر مین منظور ہے راقم نے اپنے فتوی ثانیہ مین اس پستی ونقصان
کثرت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین کرنیوالے کا حکم قتل ہونا شرح شفا جلد ثانی صفحہ ۲۹۴ مین سے نقل کر چکا
ہے لیکن میان راندیری کو کچہ پروا اسکی نہین کیونکہ جانتے ہین کہ یہ حکم جاری کرنیوالا حاکم مسلمان موجود نہین
ہے اور بغیر حاکم مسلمان کے یہ حکم جاری کرنا درست وجائز نہین پہر کیون میان راندیری ڈرین اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وتوقیر زیادت وکثرت علم مین اونکے نزدیک کچہ نہین بلکہ اس رتبہ مین انحطاط
وانخفاض ونقصان میان راندیری اور اونکے پیشواؤن گنگوہی وانبیٹہوی کا مقصد اعلی ہے
پہر کیون نہ تنقیص کرین اور حیلہ وبہانہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت عدم علم کی نکرین ہان
کوئی ملا اسمعیل وملا قاسم وملا گنگوہی کو کم علم وناقص العقل وجاہل بتاوے تو میان راندیری
کو برا معلوم ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسے امر شنیع کا اثبات کچہ مضائقہ اونکے نزدیک نہین نعوذ
باللہ من ذلک الغرض تمام کے اعمال کا اول معلوم ہونا یا اول پیش ہونا جیسے معارض ومنافی کنت علیہم
شہیدا ما دمت فیہم اور لا علم لنا کے ہرگز نہوا اور راندیری کا یہ قول مانند بول امت کے اعمال پیش کرنیکی
حدیث جبتک اس درجہ نہو لایق معارض ہونیکے نہین) سراسر سفاہت یا ابلہ فریبی سے صادر ہونا واضح ہوا
قولہ ایضا لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم کے مصداق جیسے بعض صحابہ ہین اسیطرح دوسری قرون والے
بہی ہین لیکن اونکو نہ پہچانینگے اور نہ اونکے لئے بعد دریافت کرنے حال اونکے سحقا سحقا فرماینگے اور اپنے صحابیونکو
پہچانینگے اسلئے کہ آپنے اونکو عین حیات مین اسلام لائے ہوئے پہچانا تہا **اقول** وباللہ التوفیق دوسری قرون
والونکو نہ پہچاننا اور نہ اونکے لئے بعد دریافت حال کے سحقا سحقا فرمانا یہ میان راندیری نے کہانسے اور کونسی
دلیل سے جانا اور اس قضیہ سالبہ کا جزم کہانسے حاصل کیا اگر میان راندیری کو یہ وسوسہ دامنگیر ہو کہ منقول
نہین تو اولاً یہ کہانسے جانا کہ منقول نہین کیا تمام کتب منقولہ آپکے زیر نظر ہین اور جسقدر کتب احادیث وتفاسیر
وسیر جہان مین موجود ہین وہ تمام راندیری نے دیکہی ہین یا اُن تمام کا مضمون ان کتب مین جو راندیری

نزدیک ہین موجود ہونا ضرور ہے یا اسکا نقیض اس سے ثابت ہے بفرض منقول نہونا ثابت ہو تو منقول نہونا مستلزم اس امر کو نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے قرون والونکو نہ پہچانینگے اور یہ حقا نفرمادینگے اگر ادعاء استلزام کا ہے تو ثابت کیجئے ورنہ یہ راندیری کا وسوسہ ہرگز قابل التفات کے نہین ہے پس جب یہ باطل ہوا تو یہ وجہ بیان کرنا راندیری کا کہ (اسلئے کہ انکو آپنے حین حیات مین اسلام لائے ہوئے پہچانا تہا) اور پہچاننے کو اسی مین منحصر جاننا باطل ہوا بلکہ یہ وجہ بہی ہوا اور یہی ہو کہ جو اوپر بحوالہ عینی شرح بخاری گذر چکا ہے کہ ایک مجلس مین احوال جمیع مخلوقات مبدأ و معاش و معاد کو بیان فرمایا ان احوال جمیع مخلوقات مین احوال مرتدین علی اعقابہم مذکورین وغیرہم قرون کے احوال بہی داخل ہین ایسے ہی تجلی لے کل شئ مین بہی داخل ہین ایسے ہی تبیانا لکل شئ مین بہی داخل ہین اور راندیری کا انحراف انکی معانی ظاہرہ سے باطل و مردود ہونا اوپر معلوم ہو چکا ہے اور آخر مین بہی انشاء اللہ تعالیٰ آویگا **قولہ** علامہ عینی شرح بخاری مین قائل ہین کہ اعمال امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے جاتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکا حال پوشیدہ تہا اسکی تطبیق اسطرح فرماتے ہین شرح بخاری جلد سابع صفحہ ۳۴۸ فان قلت کیف خفی علیہ حالہم مع اخبارہ بعرض امتہ علیہ قلت لیسوا من امتہ وانما یعرض علیہ اعمال الموحدین لا المرتدین والمنافقین یہانسے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فقط اپنی امت کے اعمال کی خبر ہوتی ہے نہ دوسرے کے اعمال کی اور اپنی امت کے اعمال کی خبر ہونیکی وجہ بہی اعمال کا پیش ہونا ہے پس اگر جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو وہ بدرجہ اولی اس حدیث کے معارض ہوتا تو علامہ عینی صاحب اسطرح فرماتے فان قلت کیف خفی علیہ حالہم مع انہ یعلم علم ماکان ومایکون ولا یخرج من احاطۃ علمہ شئ اور اسکا جواب کوئی اور طرح دیتے حالانکہ ایسا نہین فرمایا اسطرح اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون ہوتا تو تطبیق مین قلت لیسوا من امتہ نہین فرماتے کیونکہ وہ اگرچہ موافق انکے بیان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نہ تہے لیکن جزئیات ماکان ومایکون سے تو تہے پہر کیون انکا حال مخفی رہتا **اقول** وباللہ التوفیق ذرا منصفین غور کرین کہ راندیری نے یہ تمام ہرزہ سرائی اپنے فریبی مسئلے کی ہے اسلئے کی ہے کہ راقم نے خدا رسول کی گواہی سے نکاح کرنیوالیکو کافر کہنے کا مسئلہ ضعیف ہونا ثابت کیا تہا اور علامہ عینی کی عبارت نقل کی تہی کہ تتارخانیہ مین حجت سے منقول ہے کہ ملتقط مین ذکر کیا کہ وہ نکاح کرنیوالا کافر نہین ہے اور اشیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک پر پیش کیجاتی ہین اور رسل علیہم السلام بعض

غیوب کو جانتے ہین بدلیل قولہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اور اولیاء
اللہ تعالی بھی بطور کرامت بعض مغیبات کو جانتے ہین اس مضمون کی عبارت شامی کی راقم نے اوپر ذکر کردی
ہے اسکو خود رانديری نے قولہ کہکر راقم کے قول مین نقل کیا ہے اور اسکے بعد اقول کہکر یہ کہا کہ (یہ بات کہ اشیاء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر پیش کیجاتی ہین اسلیے کہ آپ اونسے واقف ہون) اسمین قبول کرلیا ہے رانديری
نے اشیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر پیش کئے جانیکو پھر راقم نے شامی کی عبارت کے بعد اسکی تائید مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کا پیش ہونا صبح وشام دو وقت ہر روز بروایت ابن مبارک سے ثابت کیا اسکے بعد رانديری
نے اسکا انکار کیا اور اپنے قول مین مناقضہ کا خیال نہ کیا اور اٹکل پچو عبارات کا مطلب قرار دینا شروع کیا اور عرض
امت کی حدیث کو بلا وجہ تعارض معارض بنایا اور شامی کی عبارات کے بعد تمام اشیاء ما کان وما یکون کے پیش ہونیکا
انکار کیا اس قول مین بھی یہی ہرزہ سرائی عینی کی عبارت نقل کے بعد شروع کی کہ (اگر جمیع جزئیات ما کان وما یکون
کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو وہ بدرجہ اولی اس حدیث کے معارض ہوتا) اور اسقدر خیال نہین کہ
کہ اس مسئلہ خدا ورسول کی گواہی سے نکاح کرنیوالے کے کافر ہونیکے بارہ مین جمیع جزئیات کو کیا دخل ہے اوسکا ذکر اپنے محل
مین ہے جو اوپر مذکور ہوا یہان تو فقط اعمال امت پیش ہونا اور اونکا آپکو جاننا خواہ پیش ہونیکے سبب سے یہ جاننا ہو
خواہ دوسرے طریق سے اس مسئلہ کیواسطے کافی ہے اور کافر بتانا اسقدر سے مردود ہوجاتا ہے عینی کی عبارت سے اعمال امت
کا پیش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رد نہین ہوتا بلکہ اور ثابت ہوتا ہے خود اسی قول مین رانديری
کا یہ قول ہے کہ علامہ عینی شرح بخاری مین قائل ہین کہ اعمال امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیجاتی
ہین) الی قول رانديری بعد نقل عبارت عینی (یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فقط اپنی
امت کے اعمال کی خبر ہوتی ہے) پس عبارت عینی سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کے اعمال کی خبر ہونا صحیح
ہے اسقدر سے جواب مسئلہ خدا رسول کی گواہی سے نکاح کرنیوالیکا ہوگیا اور اوسکو کافر ٹھہرانا غلط ہوگیا اب رانديری
یہان جمیع جزئیات کو بڑھاتی ہین اسکو اس مسئلہ سے کچھ تعلق نہین یہ بڑھانا رانديری کا سفاہت یا ابلہ فریبی
صرف ہے پھر میان رانديری حدیث نبوی عرض امت جو بروایت ابن المبارک اوپر مذکور ہوئی اوسکو جو معارض
کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم ور لاعلم لك کے ٹھہراتے ہین اوسکا بطلان بھی واضح ہے علامہ عینی
کے قول سے کہ علامہ عینی نے عرض امت کی حدیث کو معارض اسکی نفرمایا بلکہ امت سے تاویلا امت اجابت مراد لی اور مرتدین
اور منافقین کو امت یعنی امت اجابت سے خارج ہونا بیان کیا نہ کہ امت دعوت سے بھی پس تاویل امام عینی سے

میان رانذیری کا مدعی کہ حدیث عرض امت کو معارض فرماتی ہین باطل ہوا اور تاویل علامہ عینی سی حدیث
عرض اعمال سی سند اسپر لانا کہ خدا رسول کی گواہی سی نکاح کرنیوالا کافر اسلئی نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر اعمال امت پیش ہوتی ہین اونمین نکاح بہی داخل ہی باطل ہوا اور نکاح مذکور کرنیوالیکا کافر ہونا جیساکہ
شامی سی راقم نی نقل کیاہی واضح ہی اور ردو سری وہابیہ کا اوسکو کافر کہنا اور غیب دانی آنحضرت صلعم کی اعتقاد
کو کفر بتانا اور رانذیری کا نکاح مذکور کرنیوالیکو درصورت ہر وقت اپنی اعمال کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہونیکی اعتقاد رکہنی کی سب فقہاء کی نزدیک کافر بتانا یہ تمام مردود ہوگیا پس مدعی ہمارا ثابت اور رانذیری کے
دعاوی فاسدہ کا بطلان اس رانذیری کی نقل عبارت عینی سی واضح ہی اب البتہ یہی کیواسطی جمیع جزئیات کا بیان کرنا
کار آمد نہین اور جمیع جزئیات کی علم پر بیان مدعی ہی موقوف نہین اسواسطی کہ بیان جمیع جزئیات کی علم کی اثبات
کی ضرورت نہین اور علامہ عینی کا بہی جمیع جزئیات کا اپنی عبارت مین ذکر کرنا ممکن ہی کہ اسی عدم ضرورت کی
سبب سے ہو کیونکہ یہان فقط سوال مین حدیث عرض امت کا ذکر انھون نی کیا تہا اوسکا جواب
اسطرح بہی جسطرح انھون نی دیا ممکن ہی قطع نظر علم جمیع جزئیات سی کرکر اور یہ انحصار اسوجہ مین مسلم نہین کہ جمیع
جزئیات کی یہ معارض نہین اسواسطی ذکر نہ کیا اگر یہ حدیث جمیع جزئیات کی بہی معارض ہوتی تو عینی اسطرح کہتی جیسے
رانذیری نی ذکر کیا اور جواب اوسکا اور طرح دیتی جیسے رانذیری کا گمان ہی اگر رانذیری کو ادعا اس
انحصار کا ہی تو ثابت کری دلیل قاطع و برہان ساطع سی اور امکان عدم ضرورت مذکورہ کو دلیل سی رفع
کری اب میان رانذیری کی اس فریب کو رفع کرنیکی واسطی کہ علامہ عینی رح جمیع جزئیات کا علم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو حاصل ہونا قبول نہین کرتی بیان کیا جاتا ہی کہ میان رانذیری واقف ہین کہ علامہ عینی رح
اسکی قائل ہین کہ جمیع احوال مخلوقات سی مبدأ و معاش و معاد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک مجلس مین
بیان فرمادیا فتوی اولی و ثانیہ دونون مین عینی شرح بخاری جلد سابع صفحہ ۲۱۲ کی یہ عبارت راقم نی نقل کی
تہی انہ اخبر عن المبداء والمعاش والمعاد جمیعا وفیہ دلالۃ انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال
المخلوقات من ابتدائہا الی انتہائہا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق
العادۃ وکیف وقد اعطی جوامع الکلم اور دونون فتوی مین یہ عبارت عینی شرح بخاری جلد گیارہوین
صفحہ ۹ کی بہی نقل کی تہی مطابقتہ تؤخذ من قولہ ما ترک فیہا شیئا ای من المامور المقدرۃ من
الکائنات اول عبارت سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا مبدأ و معاش و معاد و جمیع احوال

مخلوقات کا مجلس مین ثابت ہی اور دوسری عبارت سی جمیع امور مقدر من الکائنات کی بیان مین کوئی خبر نچھوڑنا ثابت ہی اس دو عبارت عینی کو جو دونون فتوی مین منقول ہوئی ہین راندیری نی ایسی فریبون کی واسطی چھوڑ دیا ہی تاکہ عوام کو دہوکہ دین کہ جمیع احوال مخلوقات وجمیع امور مقدر من الکائنات کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نتہا اور نہ علامہ عینی اسکی قائل نہ کوئی دوسرا راندیری جی یہ عبارت عینی آپکو سامنی مکرر ذکر کردیگئی تواب جمیع احوال مخلوقات وجمیع امور مقدرہ کائنات وجمیع احوال مخلوقات کا خبر دینا خود علامہ عینی فرماتی ہین جس سی ہر ادنی عقل والا جان سکتا ہی کہ اسکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا جب جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم علامہ عینی کی قول سی ثابت ہوا تواب تطبیق اور طرح دیکہا ویگی یا نہین یا علامہ عینی سی کہہ دینگی کہ حدیث سی جو اسپر یعنی جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینی پر دلالت کرتا ہمنی اور دوسرون نی بہی بتایا ہی تو وہ غلط ہی ہرگز ایسا نہین کہہ سکتی پہر اب تطبیق وہی ہوگی جو اوپر گذری کہ بسبب حزن وفکر امت کی ذہول وغفلت کی سبب سی فقط اوسوقت علم نرہا تہا یہ منافی اول وآخر کی علم کی نہین یا یہ کہنا اظہار تشکی اور التجا وتفویض الامور کلہ الی اللہ سی ہی اسمین نفی علم کی نہین ہی آنحضرت صلعم کا اس اظہار تشکی وغیرہ کیطرف رجوع کرنا ہی پس تطبیق بخوبی ہوگئی اور راندیری کی تمام خرافات وسفاہات وابلہ فریبیان دفع ہوگئین عقلا جانتی ہین اگرچہ مکابری وعنادی لوگ دیدہ ودانستہ انکار کرین میان راندیری مرتدین علی اعقابہم کی معنی مین اختلاف سی متعلق عبارت بیان کرکی کہ مرتدین عن الاسلام مراد نہین ہی بلکہ حقوق واجبہ نہ ادا کرنیوالی مراد ہین یہ قول خطابی کا ہی اور عیاض کا قول یہ ہی کہ مرتدین سی مراد دو صنف ہین ایک گنہگار دوسری مرتدین الی الکفر یہ فرماتی ہین یعنی راندیری جو قول آیندہ مین بعد قولہ کی مذکور ہی کہ وہ یہ ہی **قولہ** کفار اور منافقین کی حال سی جو انھون نی بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اختیار کیا تہا اوس سی آنحضرت صلعم کو بنا بر بیان علامہ عینی جلد سابع صـ ۳۴۵ کی علم نتہا اسیطرح علامہ خطابی وغیرہ کی بیان سی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت عاصی کی اعمال سی علم نتہا ورنہ انك لا تدری اور انك لا علم لك بما احدثوا کسطرح صادق آوی اس سی واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم نتہا ورنہ یہ سالبہ جزئیہ کہ بعض اشخاص کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نتہی یہ کسطرح صادق آوی **اقول** وباللہ التوفیق یہ قول مثل بول راندیری کہ (بنا بر بیان علامہ عینی جلد سابع صـ ۳۴۵ علم نتہا) اُف پر از تف ایسی بیباکی وگستاخی پر اس راندیری کی کہ کیسی جرأت علم نتہا کہنی پر کی ہی بہتان علامہ عینی پر کہ بنا بر بیان علا

عینی کو علم نہتا اس بیباک گستاخ نے عبارت عینی جلد و صفحہ مذکور کی خود یہ نقل کی کیف خفی علیہ حالہم مع
اخبارہ بعرض امتہ علیہ قلت لیسوا من امتہ وانما یعرض اعمال الموحدین لا المرتدین اسمین کونسے
لفظ سے علم نہونا ثابت ہے حال منافقین سے خفا ہونا مستلزم اس امر کو نہین کہ آپکو حال منافقین سے اول ہی علم
نہتا غفلت و ذہول کو خفا رکہدیا کیون جائز و ممکن نہین ادعاء استلزام کا رانديری کو ہے تو استلزام برہان قاطع
سے اور غفلت و ذہول پر خفا رکا اطلاق ممکن و جائز نہونا دلیل ساطع سے ثابت کرین ورنہ علامہ عینی کی عبارت سے یہ
وہم کرلینا وہم فاسد ہے اور علامہ عینی کو عدم علم حال کفار و منافقین کا قائل بتانا افترا محض ہے پہر کیف خفی علیہ
کے لفظ مین جو اوسنے ہے اور عدم علم مین جو گستاخی موجب خرابی ہے وہ عاقل منصف مزاج جانتا ہے عدم علم مین جہل کی
نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہونا واضح ہے فتوی ثانیہ مین شرح شفار ملا علی قاری رح کی جلد
ثانی صفحہ ۴۰۹ سے راقم یہ عبارت نقل کرچکا ہے (وافتی ابو عبد اللہ بن عتاب فی عشار) ای مکاس فی
ظلم الناس (قال لرجل والمکس واشتك) ای اظہر الشکوی (الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)
بانی اخذت منك والمعنی ان ما ابالی باطلاعہ علی ذلك وكان العشار جار علی ذلك الرجل
فی اخذ المکس فتضرر الرجل وقال اشکوك الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ماذ لـ
(وقال) ای العشار ایضا بعد ذلك (ان سألت) ای طلبت المال (او جهلت) بعض الحال
(فقد جهل) ای النبی ایضا (وسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم) ای سأل من اللہ ما لم یعلم
(بالقتل) متعلق فافتی ای بقتلہ المكال الذی صدر عنہ من كمال جهلہ اس سے واضح ہے کہ
رسول اللہ صلعم کیطرف اوس شخص نے نسبت جہل کی کی اور کہا کہ رسول اللہ صلعم نے جو چیز نہ جانی اوسکو اللہ سے
دریافت کیا تو ایسے کہنے والے کو قتل کا حکم علما نے دیا اس عبارت کو میان رانديری نے ذکر کر کے جواب ندیا عوام کو فریب
مین ڈالنے کیواسطے کہ ایسی جہل کی نسبت کرنیوالا رسول اللہ صلعم کیطرف علمار کے نزدیک لائق قتل کے ہے اس سے عوام
خبردار ہو کر ایسی نسبت کرنے رانديری کو کہین ناجائز نہ جان لین کہ میان رانديری جو یہان ایسی نسبت کر
رہے ہین کہ رسول اللہ صلعم کو حال کفار و حال منافقین کا علم نہتا اور حال امت عاصی کا علم نہتا یہ تمام رانديری
کی گستاخی اور بیباکی موجب خرابی دین و ایمان ہے پہر طرفہ یہ کہ علامہ عینی و علامہ طیبی پر یہ بہتان لگایا کہ وہ یہ کہتے
ہین کہ ان باتونکا علم نہتا اوپر معلوم ہوچکا کہ اونکے کلام مین یہ ہرگز نہین ہے بلکہ انہون نے ایسا کلمہ مبہم کہا کہ اونکے
کلمہ مین اور اس کلمہ رانديری مین بہت بڑا فرق ہے اور نہ اونکو کلمہ کہ یہ معنی مسلم مین جو رانديری نے سمجہا ہے

سے قرار دیتے ہین ما انك لا تدری اور لا علم لك کے معنے اوپر معلوم ہوچکے کہ اوس سے مراد یہ ہوسکتی ہے کہ اوس وقت خاص
مین آپکو امت کے غم وفکر کے سبب سے اونکے حال سے ذہول وغفلت ہوگی تو اوسمین لا تدری اور لا علم لك صادق
ہوگا یہ اس امر کو مستلزم نہین کہ اوس وقت سے پہلے یا پیچھے آپکو علم اونکے حال کا نہو اور یہ اوس وقت خاص مین بسبب عارضہ
کے غفلت ہوجانا منافی علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے ہونا ہرگز مسلم نہین پس یہ علم جمیع جزئیات ماکان وما
یکون کے منافی ہونا اور اوسکے صدق کے مناقض ہونا جیسا کہ مدعی فاسد **راندیری** کا ہے ہرگز مقبول نہین **راندیری**
کو دعوی ہے تو اقامت برہان کی کرے پس قول مثل ابول **راندیری** کا کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات
ماکان ومایکون کا علم نہتا الخ) ہرگز قابل التفات علمار متدینین کے نہین **قولہ** باقی رہا یہ کہنا کہ اونکے اعمال
کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہی تو دنیا مین قیامت کے واقعے کی خبر دی اور اونکو قیامت مین اصحابی اصحابی
کہا اور اونکے اعمال کی قیامت کے دن کی خبر تہی لیکن ذہول ہوگیا تہا اسلئے آپنے فرشتون سے تعرض کیا تہا جب معلوم
ہوا کہ وہ اس لائق نہین ہین تو ذہول جاتا رہا اور فوراً کہدیا سحقا سحقا یہ سب لمع ہے اس لمع کا جواب اتنا
کافی ہے آپ اوس وقت فرماوینگے فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی
کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئ شہید جناب من قیامت کے حالات کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیگئی ہے کہ جہنم مین سے آپ بعضونکی شفاعت کرینگے اور بعضونکی فلان مقام مین اور بعضونکی فلان مقام مین
اسیطرح بعض اصحاب آپکے بعد بدل جاینگے وغیرہ اس سے نفس اشخاص کی تعیین سمجہنا نہایت غلطی ہے اور قیامت
مین نہ پہچاننا یہ اسوجہ سے ہے کہ آپنے اونکو حین حیات مین اسلام مین دیکہا تہا یا یہ کہ خطابی وغیرہ علمار کے نزدیک ردۃ
سے ردۃ عن الاسلام مراد نہین ہے تو غرۃ محجلین سے پہچاننا اور ذہول ہوجانا تو فرع اوسکی ہے کہ پہلے علم ثابت
ہووے علاوہ اسکے ذہول کا کہنا تصریح علمار کے بہی خلاف ہے اسواسطے کہ اگر علم ہوکر ذہول ہوا ہوتا تو علامہ عینی کو جلد
سابع ص۳ قلت لیسوا من امتہ کہنے کی حاجت نہوتی **اقول** وباللہ التوفیق ذہول ہوجانیکو لمع بتانا سفاہت
یا عناد وابلہ فریبی نہین اور کیا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادیا کہ ایک گروہ کا ایسا حال ہوگا کہ اونکو
دوزخ کیطرف لیجاتے وقت اصحابی اصحابی پکار کر چہڑانا چاہینگے اور انك لا علم لك بما احدثوا جواب پاوینگے اور
کنت علیہم شہیدا الخ کہینگے تو اونکا ایسا حال ہونیکا آپکو اول سے علم تہا جب ایسا فرمایا یا نعوذ باللہ من ذلک
یا بغیر علم کے ایسا فرمادیا تم جیسے ایسا ہی کہدو کہ بغیر علم کے ایسا کہدیا تو کیا تعجب ہے نفی علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تمہارے گمان فاسد ووہم کاسد مین بے ادبی وگستاخی مین داخل نہین اسیواسطے جابجا یہ کہتے ہو کہ فلان

چیز کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا فلان چیز کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا تو یہان بہی ایسا
کہدو تو تمہاری نزدیک کونسی بڑی بات ہی میان رانديری اوس گروہ کا جو رسول اللہ صلعم نی ایسا حال فرمایا
تو اوس سی ہی ثابت ہی کہ وہ لوگ مستحق دوزخ کی ہونگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکارنیسی اوسوقت نہ چھوڑی جاینگی
اور بظاہر اصحاب مین سی ایک گروہ ایسی ہوگی کہ جسکو فرشتی پکڑ لیجاینگی اور نچھوڑینگی اوسوقت کسی دوسری گروہ اصحاب
کی حقمین ایسا آپنی نہین فرمایا خصوصاً آپکی مسلک کی موافق کہ آپ کوئی منقول و معقول دیکہتی ہو تو اوسمین ہی انحصار
یقین کرتی ہو اور اوسکی ماسوا سی نفی کرتی ہو اور یہان ظاہر ہی یہی ہی کہ وہ ایک ہی گروہ ہوگی بظاہر اصحاب مین سی تو اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی حال پکڑی جانی اور نہ چہوڑنیسی غفلت و ذہول حشر مین نہوگا اور اونکا ایسا حال
ہونا یاد ہوگا تو آپ جانتی ہین کہ وہ ایک ہی گروہ ہی جو کوشش سی نہ چہوٹیگی جب حشر مین ذہول اونکی حال سی نہ ہو جاوی
تو چاہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکا ایسا حال کہ اونکا پکڑا جانا اور نہ چہوٹنا اور جواب پانا معلوم و یاد کرکے
اونکو نہ پکارین اور اصحابی نہ فرماوین اور چہوڑانیکی کوشش نہ کرین اور حالانکہ آپ پکارینگی اور اصحابی فرماوینگی اور
اونکی چہڑانیکی کوشش کرینگی جیسا کہ اوسکا حدیث سی ثابت ہونا میان رانديری قبول کرتی ہین بلکہ اپنی حجت جانتی
ہین جب آپکو اوسوقت مین ذہول و غفلت نہوگی تو کیا باوجود یاد ہونی اس امر کہ یہ وہی گروہ اصحاب کی ہی جو
چہڑانیسی نہ چھوٹیگی بسبب اپنی احداث کی اور جنکی جواب مین لا علم لک کہا جائیگا آپ ایسا کرینگی ایسا گمان میان
رانديری ہی کر سکتی نہ راقم نہ دیگر اہل علم متدبرین پس ذہول و غفلت اسی حدیث سی ہونا قطع نظر دوسری اولہ
سی منصفین کی نزدیک ثابت ہی اسکو ملمع بتانا رانديری کا جواب سی عاجز ہونا اور اپنی اباطیل کو ملمع کرکی عوام کو
دہوکہ دینا ہی یہ جو کہا کہ اس ملمع کا جواب اتنا کافی ہی آپ اوسوقت فرماوینگی فاقول کما قال العبد الصالح و
کنت علیهم شهيدا ما دمت فيهم اہل منصفین غور کرین کہ اس حدیث مین کونسا لفظ ایسا ہی کہ جس سی
یہ ثابت ہی کہ آپکو ذہول و غفلت نہوگا یا قبل اوسوقت کی اونکی حال کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کبہی اللہ
تعالی نی نہ دی اور آپکو اونکی حال کا علم نہوا قبل اسکی کسیوقت مین میان رانديری کنت علیهم شهيدا سی
دہوکہ دینا چاہتی ہین اور شہیدا کی معنی فقط جانتی والا اور مطلع ہونیوالا کرکی حیات دنیاوی آنحضرت صلعم کی ساتھ
اسکو مقید ٹھہراتی ہین تاکہ یہ مدعی فاسد ثابت ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی جو حال اونکا دنیا مین دیکہا تھا
اوسیکا علم آپکو تہا اونکی دوسری حال کا علم کسی طریق سی آپکو حاصل نہوا تاکہ میان رانديری اسپر یہ مبنی کرین
کہ جمیع جزئیات کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نتہا تو اس دہوکہ و فریب میان رانديری کا جواب یہ ہی کہ

کنت علیہم شہیدا کی معنی جلالین سی واضح ہین (کنت علیہم شہیدا) رقیبا امنعہم بما یقولون
اور تفسیر بیضاوی مین بہی اسیطرح ہی (کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم) ای رقیبا علیہم امنعہم
ان یقولوا ذلک ویعتقدوہ او مشاھدا لاحوالہم من کفر و ایمان اور تفسیر ابوسعود مین ہی
(کنت علیہم شہیدا) رقیبا راعیا احوالہم واحملہم علی العمل بموجب امرک وامنعہم عن المخالفۃ
او مشاھدا لاحوالہم من کفر و ایمان جلالین سی واضح ہی کہ مین اونپر ایسا شہید و رقیب تہا و نیا مین کہ انکو
اقوال قبیحہ و عقیدہ شنیعہ سی منع کرتا اور روکتا تہا یا مشاہدہ کرنیوالا تہا اونکے احوال کفر و ایمان کا اور تفسیر ابوسعود
مین ہی کہ مین اونکی حال کی مراعات و نگہبانی کرتا تہا اور اونکو برانگیختہ کرتا تہا ایسی عمل پر جو موافق حکم تیری کی ہی ای اللہ اور
منع کرتا تہا مین اونکو مخالفت امر تیری سی ای اللہ یا مین مشاہد احوال کفر و ایمان اونکی کا تہا ان معنی شہید و رقیب سی واضح
ہی کہ امت کو اعمال بد و عقائد بد سی منع کرنا اور اعمال موافق امر الٰہی پر برانگیختہ کرنا اور مخالفت الٰہی سی منع کرنا
یہان شہید و رقیب کے معنی مین ماخوذ ہی اگرچہ شہید و رقیب کی معنی مشاہد اعمال بہی کئی ہین لیکن یہی تو شہید و رقیب کے معنی کئی مین
جب شہید و رقیب کی یہ معنی ہوئی تو آنحضرت صلعم کی اس فرمانیکی کہ وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم
یہ معنی ہوئی کہ مین اون لوگونکا حفیظ و نگہبان جبتک اونمین تہا ایسا تہا کہ اونکو افعال قبیحہ و عقائد شنیعہ
سی روکتا تہا اور اعمال موافق امر الٰہی پر برانگیختہ کرتا تہا اور مخالفت امر الٰہی سی منع کرتا تہا یہ کسنی دعوی کیا تہا کہ
آنحضرت صلعم بعد وفات بہی ایسا ہی لوگونکو اعمال قبیحہ و عقائد شنیعہ سی منع کرتی ہین اور اعمال موافق امر
الٰہی پر برانگیختہ و مخالف امر الٰہی سی منع کرتی ہین جو میان راندیری اوسکی جواب پیش کرتی ہین اور یہ بعد وفات
اعمال و عقائد بد سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ منع کرنا اور اعمال صالحہ پر برانگیختہ کرنا مستلزم عدم علم
اعمال قبیحہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز نہین میان راندیری جانتی ہین فلان فلان ہندو بت
پرستی کرتی ہین فلان فلان نصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی منکر ہین و عقائد و اعمال بد رکہتی ہین
ایسی ہی بہت مسلمان فساق راندیری کی علم مین افعال شنیعہ کرتی ہین اور میان راندیری اونکو نہین
منع کرتی تو کیا میان راندیری کو اونکی عقائد و اعمال کا علم نہین ہی الغرض نہ منع کرنا اور نہ روکنا اعمال
بد و عقائد بد سی اور نہ برانگیختہ کرنا اعمال صالحہ پر خصوصًا بعد وفات کی مستلزم عدم علم کو نہین ہی پس اسکو
عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل ٹہہرانا باوجودیکہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
ادنی طالب علم بہی جانتا ہی راندیری کی سفاہت والٰہ فریبی درود باد بازی دلیل ہی ایسی ایسی فریبون

سے

سے رانديری حق کو ناحق عوام کی نظروں میں ٹھہرانا چاہتے ہیں پس جس جواب کا کافی ہونا رانديری نے کہا تھا
اوسکا ناصواب و ابلہ فریبی درد با رہ بازی یا سفاہت سے ہماہو رہونا واضح ہوگیا یہ جو کہا کہ جہنم میں سے آپ بعضوں کی
شفاعت کرینگے اور بعضونکی فلان مقام میں اور بعضونکی فلان مقام میں اسیطرح بعض اصحاب آپکے بعد انکے
وغیرہ اس سے نفس اشخاص کی تعیین سمجھنا نہایت غلطی ہے یہ بھی میان رانديری کی سفاہت و ابلہ فریبی
ہے کسنے یہ دعوی کیا کہ فقط اسیقدر ہے جسقدر کہ میان رانديری نے بیان کیا تعیین اشخاص ہم سمجھتے ہیں ہم تو
جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینا ایک مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر بہت مرتبہ نقل کرچکے ہیں اور
نفوس قدسیہ کا بعد تنزہ کے علائق سے ملاء اعلی کے ساتھ ملجانا اور کل کو مثل مشاہدہ نفسیہ یا باخبار ملک دیکھنا علاّ
علی قاری رح سے نقل کرچکے ہیں اور جمیع جزئیات و کلیات من الکائنات کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل
ہونا اوپر ثابت کرچکے ہیں اور حاشیہ نسائی جلال الدین رح علامہ اکمل الدین صاحب عنایہ حنفی رح کا
یہ فرمانا اوپر گذر چکا ہے ویجوز ان یکون المراد المقام المعنوی وهو مقام المکاشفة والتجلی بالحضرات
الخمسة التی هی عبارة عن حضرة الملك والملکوت والارواح والغیب الاضافی والغیب
الحقیقی فانه البرزخ الذی له التوجه الی الکل کنقطة الدائرة بالنسبة الی الدائرة جس سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہونا ملک و ملکوت و ارواح و غیب اضافی و غیب حقیقی کا اور آپکا ایسا برزخ اور
درمیان کل کے ہونا کہ کل و تمام کیطرف آپکو توجہ ہے مثل نقطہ دائرہ کے بہ نسبت دائرہ ثابت ہے پس جب جمیع احوال
مخلوقات کا علم آپکو حاصل ہے اور آپکا نفس تمام نفوس سے اعلی و اولی ہے اور آپ مثل نقطہ کے بہ نسبت دائرہ کے
ہیں اور عالم ملک و عالم ملکوت و عالم ارواح و غیب اضافی و غیب حقیقی کل کیطرف آپکو توجہ اور آپ ان خمسہ کے
درمیان مثل نقطہ درمیان دائرہ ہیں تو آپ پر جمیع احوال کا حال ظاہر ہونا اور کل کا مانند مشاہد کے ہونا اور کل
جزئیات و کلیات کا علم آپکو ہونا اور پانچون یعنی عالم ملک و عالم ملکوت اور عالم ارواح و غیب اضافی و غیب
حقیقی کا ظہور آپ پر ہونا ثابت ہوا اس سے اشخاص کی تعیین ہم سمجھتے ہیں اور ہر ذی شعور سمجھتا ہے اس ہے کہ
جس سے سمجھنا رانديری صاحب ٹھہرا کر اوسکو غلط بتاتے ہیں یہ ترتب غلط کا میان رانديری کے
غلط سمجھنے سے ناشی ہوا ہے اسکا منشاء غلط فہمی ہے یا دیدہ و دانستہ ابلہ فریبی رانديری کی ہے فصل الخطاب
میں علامہ قیصری سے یہ نقل کیا ہے و بکاؤه علیه السلام و ضجره و ضیق صدره لاینافی ما
ذکرنا انه بعض مقتضیات ذاته و صفاته ولا تعزب عن علمه مثقال ذرة فی الارض ولا

فی السماء من حیث مرتبتہ وانکان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریتہ اس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کے اعتبار سے آپکے علم سے مقدار ذرہ بھی نہ زمین میں پوشیدہ ہے نہ آسمانمیں گو بشریت کے اعتبار سے آپنے یہ فرمایا کہ اپنے دنیا کے امور کو تم خوب جانتے ہو جب مثقال ذرہ بھی آپکے علم سے پوشیدہ نہیں تو تعیین اشخاص اور اونکے حالات معینہ کسطرح پوشیدہ ہوسکتے ہیں پس حشر میں مرتدین علی اعقابھم کے حالات کا پوشیدہ ہونا سوائے اسکے کہ اوسوقت بسبب حزن وفکر امت کے آپکو ذہول ہو اور کوئی وجہ نہیں رکھتا ہے یا یہ کہ لا علم لک سے وہی مراد جو لا علم لنا آیت قرآنیہ کی مراد بحوالہ جمل ناقلا عن الشہاب گذری ہے کہ یہ نفی علم نہیں ہے بلکہ کنایہ ہے تشکی الی اللہ وتفویض امر کل سے طرف اللہ تعالی کے یعنے آنحضرت صلعم کا اللہ کیطرف رجوع کرنا غرض ہے نہ عدم علم پس وجہ پہچان کے حیات میں دیکھنے میں یا غرہ محجلین میں منحصر کرنا **راندیری** کا ہرگز مسلم نہیں ہے اور ایسوا من امتہ میں جواب منحصر ہونا بھی مسلم نہیں ہے اسلئے کہ یہ ضرور نہیں کہ کسی موقع ومحل میں ایک جواب کو کسی محقق نے ذکر کردیا ایک سوال کا جواب خیال کرکے اور دوسرا سوال جو وہان وارد ہوتا ہے اوسکی طرف توجہ نکی تو اس سے یہ لازم آنا مسلم نہیں کہ اوس جواب کے سوا دوسرا جواب اوس محقق کے نزدیک نہیں فقط اوس جواب مذکور میں ہی جواب منحصر ہے اور یہی جواب محتاج الیہ ہے پس علامہ طیبی وعلامہ عینی کا حوالہ اور اس سے استدلال **راندیری** کا باطل ہونا واضح ہے **قولہ** اور یہ کہنا کہ جب معلوم ہوا کہ وے لوگ اس لائق نہیں ہیں تو ذہول جاتا رہا اور فورا کہدیا سحقا سحقا یہ بھی سراسر غلط ہے انک لا علم لک بما احدثوا کا قائل اللہ تعالے ہے اور اللہ تعالی سے اونکی نالائقی سنینگے تو آپکو از سر نو علم اونکی نالائقی کا ہوگا اور چونکہ خدا اونکی مذمت کرتا ہے اسلئے آپ فرماوینگے سحقا سحقا نہ یہ کہ ذہول دور ہوا اور یہ فرمایا جناب من اگر غور کرکے اس حدیث کو دیکھو گے تو معلوم ہو جائیگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم نتہا اور اگر اس حدیث کو مع شروح کے ملاحظہ فرماوگے تو نور علی نور ہوگا **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری** کا اوعار سراسر غلطی تبانیکا اور اوعار غلطی بنانیکی یہ دلیل انک لا علم لک بما احدثوا ٹھہرانا اور از سر نو علم آپکو حاصل ہونا جس سے مراد یہ غرض یہ کہ اول علم آپکو بالکل نتہا اور اسپر جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہونیکو متفرع کرنا سراسر سفاہت یا ابلہ فریبی سے ناشی ہے اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ اس سے نفی علم ہرگز مسلم نہیں جیسے انبیاء علیہم السلام لا علم لنا الآیۃ حشر میں فرماینگے اوس سے نفی علم مراد نہونا اور یہ جمل سے ناقلا عن الشہاب معلوم ہوا اور ذہول کے سبب سے لا علم لنا الآیۃ فرمانا اوسی جمل سے معلوم ہوا اور جلالین

سے اوپر گذر چکا ہے کہ ذهب عنهم علمه لشدة هول یوم القیامة وفزعهم ثم یشهدون علی اممهم
لما یسکنون جس سے شدت دن قیامت و فزع کے سبب سے علم انبیاء علیہم السلام کا اوسوقت خاص مین جاتا
رہنا واضح ہے پس ایسے ہی لا علم لك سے مراد ہونا کیون ناجائز ہے آیت مین لا علم لنا سے مراد نفی علم نہونا یا ذہول
کے سبب سے ہونا یا ذہاب علم اوسوقت خاص مین بسبب شدۂ ہول و فزع کے ہونا جب ثابت ہے اور نفی علم نہونیکی
حالت مین بہی ایسا فرمانا یا غفلت و ذہول کے سبب سے یا اوسوقت خاص مین ذہاب علم کے سبب سے ایسا فرمانا
دوسرے انبیاء علیہم السلام کا ثابت ہے تو ایسے ہی معنے کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لا علم لك بما احدثوا
فرمانا مانا جاوے تو اوسکے عدم جواز پر کونسی دلیل قاطع و برہان ساطع قائم ہے پس جب علم لا علم لك کا منافی علم
یا منافی ذہول یا منافی فقط اوسوقت ذہاب علم کے ہونا متحقق نہین تو اس سے استدلال راندیری کا عدم
علم و عدم ذہول پر باطل ہے جب استدلال باطل ہوا تو ادعاء غلط بتائے ذہول کا و ادعاء از سر نو علم ہونیکا اور
ادعاء جمیع جزئیات ما کان و ما یکون کے علم نہونیکا دعوی بلا دلیل و باطل ہوگیا اور سفاہت یا ابلہ فریبی راندیری
کا ظہور ہوگیا راقم نے اپنے فتوی ثانیہ مطلوبہ راندیری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد علم کے ذہول مثلاً
بیت المقدس سے ہونا اور بعد کشف کے کفار سائلین علامات بیت المقدس کو جواب دینا اور بعض آیات کی نسبت
فرمانا کہ فلان کی قرأت سے مجکو یاد آگئے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا حشر مین لا علم لنا بسبب ذہول فرمانا
اونکو ذہول اپنے نفوس پر خوف ہونیکے سبب نہونا کیونکہ اونکو اپنی ذوات پر خوف و حزن نہوگا بلکہ اپنے متبعین
امت پر خوف ہونیکے سبب ہونا مع نقل عبارات کتب بیان کیا تہا اوس تمام کو راندیری نے چہوڑ دیا تا کہ ذہول و
غفلت کا ثبوت انبیاء علیہم السلام و خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین ہوکر اوس قوم کے حال سے بہی ذہول
و غفلت ثابت نہوجاوے یا اشکال نہ نکل آوے جنکو حقمین اصحابی اصحابی فرماوینگے اور بعد جواب پانیکے سحقا سحقا
فرماوینگے اب چہوڑ دینا اس غرض خبیث کے سبب سے ابلہ فریبی و روباہ بازی نہین تو اور کیا ہے اگر راندیری صاحب
کو کسی عالم دیندار کی صحبت ہوئی ہوتی یا راقم کی تحریر مین غور کیا ہوتا اور سنت سنیہ اوستاذ دیوبندیہ و گنگوہیہ
کا اتباع نہ کیا ہوتا تو اتباع حق نصیب ہوتا اللھم اھدہ **قولہ** اس دلیل کا حاصل اتنا ہوا کہ صحابی مذکور
کو کشف ہوا تہا اور ہوتا ہے پس یہ حجت اوس شخص پر پوری ہوگی جو کشف کا منکر ہو جو منکر نہین ہے اوسکو سامنے
بیکار ہے اسیطرح اور اصحاب کے کشف کا ذکر بہی اس مقام مین بیکار ہے **اقول** و باللہ التوفیق راقم نے اپنے
فتوی اولی مین یہ لکہا تہا شرح عینی العلم مطبوع مصر جلد اول ص ۱۲ مین ہے فی روایة الطبرانی و

ابونعیم عن الحارث بن مالك الانصاری قال مررت بالنبی صلعم فقال کیف اصبحت یا حارث قلت اصبحت مؤمنا حقا فقال انظر ما تقول فان لکل شئ حقیقة فما حقیقة ایمانك قلت قد عرفت نفسی عن الدنیا واسهرت لذلك عینی لیلی واظمأت نهاری وکانی انظر الی عرش ربی بارزا وکانی انظر الی اهل الجنة یتزاورون فیها وکانی انظر الی اهل النار یتضاغون وفی روایة یتعادون فقال یا حارث عرفت فالزم وفی روایة ابن عساکر قال له علیه السلام وانت امرء نور الله قلبه فالزم

اس سے واضح ہے کہ صحابی حارث بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کو علم و معرفت عرش و اہل جنت و اہل نار ایسی حاصل ہو گئی تھی کہ اونکی آنکھوں کے سامنے یہ تمام امور حاضر تھے نقشبندیہ مجددیہ جو لطائف کی ریاضت کرتے ہین جسکو لطیفۂ قلب حاصل ہو جاتا ہے تو عرش الہی کا مشاہدہ اوسکو رہتا ہے عجب نہین کہ ناواقف اوسکا انکار کرین اور حضرت ابوبکر صدیق رض نے اپنی زوجہ کی شکم مین دختر کا ہونا فرمادیا مؤطا امام مالک رح مین یہ حدیث موجود ہے الغرض اپنے خاص بندے انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام رضی اللہ تعالی عنہم پر اللہ تعالی غیب ظاہر کر دیتا ہے اور حضرت عمر رض کا منبر پر یا ساریة الجبل فرمانا بھی حدیث سے ثابت ہے یہ بھی بغیر کشف غیب کے نتہا یہ تمام عبارت راقم نے لکھی تھی راندیری نے راقم کی اس عبارت مین قولہ کہکر اول سے اس قول راقم تک کہ (عرش الہی کا مشاہدہ اوسکو رہتا ہے) عبارت نقل کی اور اوسکے بعد کی عبارت بالکل چھوڑ دی اور اقول کہکر یہ کہنا شروع کر دیا جو اب بھی راندیری کا قول راقم نے نقل کیا راندیری نے یہ تو کہا کہ (اس دلیل کا حاصل اتنا ہے کہ صحابی مذکور کو کشف ہوا تھا) لیکن یہ پوشیدہ کیا کہ حقیقت ایمان جسکو حاصل ہو اوسکو یہ غیوب دانی حاصل ہو جاتی ہے جو صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کی کہ گویا عرش الہی میرے سامنے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا انکار نہ کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو صاحب معرفت ہو گیا اسکا ملازم رہو اور روایت ابن عساکر مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تو وہ شخص ہے کہ جسکا دل منور ہو اسکا ملازم رہو جس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس شخص کیواسطے جسکو حقیقت ایمان حاصل ہو اور وہ صاحب معرفت روشن ضمیر ہو اوسکو علم غیوب اکوان حاصل ہونیکی تصدیق فرماتے ہین اور حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کو علم غیب حاصل ہونے پر حضرت ابوبکر صدیق رض کا مافی الرحم کے انثی ہونیسے خبر دینا اور حضرت عمر رض کا چند منزل کی راہ سے حال کفار و مؤمنین کا درمیان مقاتلہ کے دیکھنا اور وہانسے اونکو ہدایت و ارشاد فرمانا دلیل واضح تفسیر عرائس

مطبوع صـ۳۴۴ مین ہو والتوحید یبلغ الجمیع الی مشاهدة الموحد حتی صارت کل غیبة عیانا و
کل نکرة عرفانا وکل ابهام بیانا جس سے واضح ہو کہ توحید حقیقی سے جمیع کو مشاہدہ حاصل ہو جاتا ہے یہانتک
کہ کل غیب ظاہر اور ہر نکرہ معرفہ موحد کے سامنے ہو جاتا ہے پھر یہ غیوب مذکورہ اور دیگر غیوب جمیع جزئیات وکلیات
ماکان ومایکون جو غیر اللہ کو حاصل ہو سکتے ہین خواہ کسیطرح سے حصول ہو تمام برابر ہین پھر راندیری یا کسی
دوسرے سفیہ یا معاند و متعصب ومکابر کا فرق نکالنا بلا دلیل اور ایسے غیوب کے بعض کے حصول کو قبول کرنا
اور بعض دوسرونسے یعنی جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون سے جنکا حصول غیر اللہ کیواسطے جائز ہے انکار
کرنا ترجیح بلا مرجح وباطل ہے اسقدر پختہ ومضبوط دلیل کو میان راندیری اپنی ابلہ فریبی وعناد سے کسطرح ملکا بنا کے
کو عوام کالہوام کی نظر و نمین سے کیا منہہ سے کہتے ہین کہ صحابی مذکور کے کشف ہوا تہا ایسے دوسرے صحابہ کو کشف ہتا یہ
حجت اوس شخص پر پوری ہوگی جو کشف کا منکر ہو اور جو کشف کا منکر نہین اوسکے سامنے بیکار ہے ایسے بیہودہ بیان سے
راندیری عوام کو فریب دیکر حق کو ناحق کرنا چاہتے ہین اجی حضرت راندیری صاحب یہی تو غیوب
دانی اکوان جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کی دلیل ہے اسکے تو راندیری صاحب آپ ہی منکر ہین یا
مستحقین دوزخ کے حال کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر نہ ہونا فقط جو حیات ہی مین حال دیکہا تہا اوسیکا
علم آنحضرت صلعم کو ہونا اور اوسمین آپکے علم کو منحصر ہونا یہی تو اوپر آپ فرما چکے ہین اب اس حدیث سے تو اہل
دوزخ کا حال جو دنیا مین نہین دیکہا صحابی رضی اللہ تعالی عنہ ذوده اونکو معلوم ہونا ثابت ہے جب آپکے تبعین
کو یہ حاصل ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بدرجہا بڑھکر غیب اضافی و غیب حقیقی ضمن تعیین
اشخاص اور اونکے حالات تمام بہی داخل ہے یہ تمام کا آپکے سامنے حاصل ہونا جیسا کہ علامہ اکمل الدین صاحب
عنایہ حنفی رح کے قول سے اور بر گذرا کیون ناجائز میان راندیری آپ جانتے ہین اور حضرت ابوبکر صدیق رض
رضی اللہ تعالی عنہ کو جب مفاتیح امور مین سے شکم مین انثی ہونا معلوم ہو گیا تو دوسرے غیوب نہ معلوم ہونے کی
کونسی دلیل قاطع موجود ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام غیوب امور خمسہ معلوم ہو جانا کیون جائز نہین اور
حضرت عمر رض کو جب کئی منزل اونکا حال منبر پر معلوم ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ کے نیچے کا ہار
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا معلوم ہونا کونسی بڑی بات ہے کیا میان راندیری صحابہ رضی اللہ
تعالی عنہم کو ان غیوب مذکورہ کا حصول جائز جانتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے جنکے طفیل
سے ان صحابہ رض کو یہ حاصل ہوا صحابہ رض سے بدرجہا زیادہ غیوب دانی کا حصول نہین مانتے پھر صحابہ رض کو اس

علم غیب دانی مین آنحضرت صلعم سے رانڈیری بڑھکر یا برابر جانتے ہونگے جب ہی جمیع جزئیات ماکان ومایکون
کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے حاصل ہونا یا جائز مانتے ہین یہ تمام خرافات رانڈیری کی ہین
خدا تعالی مسلمانونکو ایسے خرافات وحماقات سے بچاوے **قولہ** جناب من صحیح عبارت اسطرح ہے کہ علم غیب
کہ مخصوص باوست سبحانہ خلص رسل را اطلاع می بخشد آپنے لفظ بر کو ہر لکھا اور لفظ خلص کو خاص لکھا
اور اپنے خلص رسولونکو اطلاع دیتا ہے لکھنا چاہیے تہا اوسکی جگہ آپنے اپنے خاص رسول کو اطلاع دیتا ہے لکھا ہے اور
آپ فرماتے ہو غیب مخصوص پر بہی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیب موصوف ہے اور مخصوص صفت ہے اور اسی خیال پہ
آپنے لفظ بہی بڑہایا گویا غیب کی دو قسم ہے ایک غیب خاص دوسرا غیب عام جسمین سے مجدد رح غیب خاص کا
بیان کرتے ہین حالانکہ مجدد صاحب کی عبارت کا یہ مطلب نہین ہے مجدد صاحبؒ کی عبارت کا یہ مطلب ہے کہ علم
غیب مخصوص اللہ تعالی کے ساتھہ ہے اور بہر دوست رسولونکو اطلاع بخشتا ہے واگر خانصاحب فرماتے ہین یہ مطلب ہوتا
تو یہ عبارت ہوتی بر علم غیب مخصوص اونیز خاص رسول را اطلاع می بخشد خیر یہ لفظی بحث ہے جناب من حضرت
مجدد رح کی عبارت کا حاصل اتنا ہی ہے کہ اللہ تعالی اپنے غیب پر بندونکو مطلع کرتا ہے اسکا کوئی منکر نہین ہے پھر
اس نقل سے کیا حاصل ہے ایضاً مجدد صاحب کی عبارت اور اوسکی مطلب آپکی تحریر کے بموجب تو یہ کہہ رہی ہے کہ
جیسا ماکان ومایکون کا علم اللہ سبحانہ نے عنایت کیا ہے ویسا ہی تمام غیب مخصوص پر بہی اپنے خاص رسول کو
اطلاع دیتا ہے اور اس سے مساوات علم باری وعلم رسول مین ہوتی ہے جسکا انکار خود فرما رہے ہو **اقول**
وباللہ التوفیق ہان میان رانڈیری صاحب جب آپ سے کچھ بن نہین پڑتی تو آپنے کھلم کھلا جھوٹ بولنا
شروع کیا بر کی جگہ ہر اور غلص کی جگہ خاص لکھنے کا اتہام راقم پر لگانا چاہا ہندوستانکا بچہ بچہ جسنے تھوڑی
فارسی بہی پڑہی ہوگی وہ جانتا ہے کہ یہ مثل مشہور ہے کہ عاقلان در پی نقطہ نروند میانجی رانڈیری عقلا تو
نقطونکا بہی خیال کرتے مین اور نقطونپر الفاظ کا پہچاننا موقوف نہین رکھتے موقع سے لفظ کو درست کر لیتے ہین آپ
ایسے بڑے واقف وعاقل نکلے کہ قلم مین بال یا پھوسڑا آجانیکے سبب سے لفظ مین شوشہ سا معلوم ہونے لگا ہوگا تو
بر کو ہر ہی جان گئے اگر ہر فی الواقع لکھا ہوتا تو ہر کا ترجمہ بہی حاصل مطلب مین جو راقم نے بیان کیا ہے ضرور ہونا
چاہیے تہا راقم کی عبارت مین قولہ کرکے جو آپنے بعد نقل عبارت حضرت مجدد رح کی نقل کی ہے وہ یہ ہے (اس سے
واضح ہے کہ غیب مخصوص پر بہی اپنے رسول کو اللہ تعالی اطلاع دیتا ہے) اگر فی الواقع بر کی جگہ ہر لکھا ہوتا تو
حاصل مطلب مین اسطرح ہوتا کہ ہر غیب مخصوص کی بہی اپنے رسول کو اطلاع دیتا ہے اور حاصل مطلب مین

لفظ پر جو ترجمہ بر کا ہی جو اس جملہ مین ہی (غیب مخصوص پر ہی اطلاع الخ) مذکور نہوتا یہ دلیل واضح اسی امر کی ہی کہ
فی الواقع بر ہی لکھا ہی نہ ہر اگرچہ عارضہ مذکورہ سے اوسکی صورت ہر کی ہو گئی ہو میان راندیری صاحب
کو یہ فہم ہوتی تو دلیل کو دیکھتے وہ فقط شوشہ کو ہی دیکھکر اپنی لیاقت جتانے لگے ہر کی بارہ مین تو یہ لیاقت معلوم
ہوئی اب خلص کی جگہ خاص کے لکھنے کی نسبت راقم کیطرف کرنیکے بارہ مین میان راندیری کی جھوٹ
کو معلوم کرنا چاہیے میان راندیری جو یہ کہتے ہین کہ خلص کی جگہ خاص لکھا ہی تو یہ میان راندیری
کا بالکل جھوٹ ہی کہ خلص کی جگہ خاص لکھنے کا اتہام لگایا ہی یہ اتہام باین معنی جھوٹ صریح ہی کہ راقم
نے خلص کو خاص کے ساتھ بدلدیا یہ جھوٹ صریح میان راندیری کا ہی راقم نے ہرگز نہین بدلا ہے
مکتوبات شریف جلد اول مطبوع مطبع نولکشور جو ۱۳۰۳ ہجری مین مطبوع ہوا ہی اوسکے صفحہ ۴۶ کو منصفین
ملاحظہ فرمادین اوسمین صاف لفظ خاص موجود ہی نہ لفظ خلص ہر منصف جان لیگا کہ راندیری اس اتہام
بدلدینے کے لگانیمین بالکل جھوٹ بولے ہین جب لفظ خاص مکتوبات مذکور مین موجود ہی نہ لفظ خلص تو راندیری
کا جھوٹ ہی ثابت ہوا اور خلص کے جو معنی راندیری نے لکھے اوس سے بھی اونکی لیاقت واضح ہی ایک جھوٹ
راندیری صاحب دیدہ دانستہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ راقم کی عبارت قرار دیکر جو لکھی ہی اوسمین جو عبارت
مکتوبات کی نقل کی ہی اوسمین خاص رسول لکھا ہی راندیری نے مکتوبات مین خاص کے بعد لفظ رسول
ہی نہ اصل راقم مین عبارت مکتوبات مین بلکہ خاص رسل ہی خاص کے بعد رسول عبارت مکتوبات مین لکھنا
بہی راندیری کا خود کیطرف سے ہی خاص رسول کو اطلاع دیتا ہی یہ البتہ راقم نے لکھا ہی کیونکہ رسل مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہین اور آپ بہت سے اوصاف مین اونسے خاص ہین اور آپ ہی کو اطلاع دینے کا
ثبوت یہان منظور ہی اور یہ راقم نے لکھے ترجمہ تحت لفظی نہین کیا ہی بلکہ حاصل مطلب لکھا ہی وہ اس عبارت سے
حاصل ہی پس یہ شکایت بہی راندیری کی بیجا ہی اور یہ جو کہا کہ (آپ فرماتے ہو غیب مخصوص پر بہی جس سے معلوم
ہوتا ہی کہ غیب موصوف ہی اور مخصوص صفت ہی اور اسی خیال پر آپنے لفظ بہی بڑھایا الخ) یہ کہنا بہی راندیری
کا ابلہ فریبی ہی بلاشبہ غیب موصوف ہی اور مخصوص باوست سبحانہ صفت ہی اور اسی خیال پر لفظ بہی بڑھایا ہی
اور گویا غیب کی دو قسم نہین بلکہ فی الواقع غیب کی دو قسم ہین ایک خاص اور دوسرا عام راقم نے اپنے فتوی
اولی مین غیب کی دو قسم ہونا اور ایک کا مخصوص ساتھ خدا تعالی کے ہونا اور ایک کا مخصوص ہونا تفسیر کبیر
کے حوالہ سے اول ہی شروع جواب مین بعد تعریف غیب کے ذکر کیا تہا مع نقل عبارت تفسیر کبیر کے لیکن میان راندیری

نے فریب دہی عوام کیواسطے اوسکو بالکل چھوڑدیا ہی خیال کرکے کہ اگر وہ دو قسم چھوڑ جاوینگے اور راقم کے کلام
مین نقل کیجاوینگی تو اوسکا جواب تو ہو ہی نہین سکتا ہی اگر اونکو قبول نکیا جاویگا تو فریب دہی عوام کو جو اس
محل مین کرنا منظور ہی اور دو قسمون غیب کا انکار مد نظر رکھکر راقم کے مطلب بیان کیئے ہوئے کو اپنی دندھگوئی
سے غلط ٹھہرانا مقصود تہا تو یہ ممکن نہوگا اور ہر اُردو دان ہی راندیری کی جھوٹ پر واقف ہوجاویگا اور
حضرت مجدد سرہٗ کی عبارت کے مطلب کو جو غلط پلط دیدہ و دانستہ بیان کرکے بیچارے جہال و عوام کو دہوکہ دیا ہے
اوسکا غلط ہونا واضح ہوجاویگا جیسے تفسیر کبیر کی عبارت سے غیب کی دو قسم خاص و غیر خاص ساتھ خدا تعالی کے
ثابت ہی چنانچہ راقم نے اپنے فتوی اولی کی عبارت اوس قول راندیری کو رد مین جہان راندیری نے چھوڑ دی
اول ان اوراق مین ذکر کردی ہی اوس سے دو قسم غیب کی ہونا واضح ہی ایسے ہی راندیری نے آیۃ فلا یظہر علی غیبہ
احدا الا من ارتضی من رسول کے تحت عبارت روح البیان کی ابلہ فریبی کیواسطے نقل کی ہی اُس سے کچھ بعد کو یہ عبارت
روح البیان مین موجود ہی قال ابن الشیخ انہ تعالی لا یطلع علی الغیب الذی یختص بہ علمہ الا المرتضی الذی
یکون رسولا وما لا یختص بہ یطلع علیہ غیر الرسول اما بتوسط الانبیاء او بنصب الدلائل و
ترتب المقدمات او یلہم اللہ تعالی بعض الاولیاء وقوع بعض المغیبات فی المستقبل بواسطۃ الملک
فلیس مراد اللہ تعالی بہذا الآیۃ ان لا یطلع احد علی شئ من المغیبات الا الرسل لظہور انہ تعالی قد
یطلع علی شئ من الغیب غیر الرسل کما اشتہر ان کہنۃ فرعون اخبروا بظہور موسی علیہ السلام قبل
زمان ظہورہ وبزوال ملک فرعون علی یدیہ وان بعض الکہنۃ اخبروا بظہور نبینا محمد صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم قبل زمان ظہورہ ونحو ذلک من المغیبات وکانوا صادقین فیہ وارباب الملل والادیان مطبقون علی
صحۃ علم التعبیر والمعبر قد یخبر عن وقوع الوقائع الاتیۃ فی المستقبل ویکون صادقا فیہ ثم الآیۃ نظیر
قولہ تعالی وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء انتہی جس
سے واضح ہی کہ الغیب موصوف ہی اور الذی یختص بہ علمہ الغیب کی صفت اور اس غیب مخصوص کی خبر دینا رسول کو
ثابت ہی اور دوسرا وہ غیب ہی جو اللہ تعالی کے علم کے ساتھ خاص نہین اوسپر اطلاع غیر الرسول کو بھی ہوتی ہی چنانچہ
عبارت ما لا یختص بہ یطلع علیہ غیر الرسول الخ اس معنی مین صریح ہی اسکو بعینہٖ اس عبارت مذکورہ کو بھی راندیری
نے اسی غرض سے چھوڑ دیا ہی کہ اس محل مین غیب کے دو قسم ہونیکے انکار کا باطل ہونا ظاہر نہو جاوے تفسیر حسینی مین بھی
تحت آیۃ مذکور فلا یظہر الآیہ کے ہی پس آشکار نسازد و مطلع نگرداند بر غیبیکہ مخصوص ہست بعلم او تعالی یکی را

مگر آنرا کہ پسند واز فرستادہ خود کہ او را بر بعض ازان اطلاع دہد تا معجزہ وی بود مراد ازین رسول محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہست اس سے ایک غیب کا مخصوص ساتھ خدا تعالی کے ہونا اور اوسکی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا واضح
ہے تفسیر عزیزی مین ہے پس مطلع نمیکند بر غیب خاص خود ہیچکس را بوجہیکہ رفع تلبس و اشتباہ و خطا بکلی
در آن اطلاع حاصل شود مگر کسی را کہ پسند میکند و آنکس رسول باشد خواہ از جنس ملک و خواہ از جنس بشر
مثل حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام او را اظہار بر غیوب خاصہ خود میفرماید اس تفسیر عزیزی مین عین غیب کی
صفت خاص ذکر کی ہے بیہ ادنی علم والا بہی ان عبارات سے غیب کی صفت خاص و مخصوص ساتھ خدا تعالی کے
ہونا اور اوس خاص پر اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا معلوم کر سکتا ہے یہ عبارت تفسیر کبیر مکرر بیان
ذکر کیجاتی ہے جس سے غیب کے دو قسم ہونا ایک خاص ساتھ خدا تعالی کے ہونا اور دوسرا خاص ساتھ خدا تعالی کے نہونا
اور غیر رسول کو بہی اوسکا معلوم ہو جانا ثابت ہے قد بینا ان الغیب ینقسم الی ما علیہ دلیل والی
ما لا دلیل علیہ فھو سبحانہ و تعالی العالم بہ لا غیر و اما الذی علیہ دلیل فلا یمتنع ان
نقول نعلم ما لنا علیہ دلیل اس سے واضح ہے کہ جس غیب پر کوئی دلیل نہین اوسکو خدا تعالی ہی جانتا ہے
جس سے واضح ہے کہ وہ غیب جسپر کوئی دلیل نہین وہ خدا تعالی کے ہی ساتھ خاص ہے اور ایک وہ قسم غیب کی ہے
کہ اوسپر کوئی دلیل ہے اوس غیب کی نسبت ہم یہ کہین کہ ہم جانتے ہین تو یہ ناجائز نہین ہے جس سے واضح ہے کہ جس
غیب پر دلیل ہے وہ دوسرے بہی جانتے ہین جب دوسرے بہی جانتے ہین تو وہ خاص ساتھ خدا تعالی کے نہوا پس
دو قسم غیب کی ایک خاص کہ خدا تعالی ہی جانتا ہے کہ جسپر کوئی دلیل نہین اور دوسرا عام کہ دوسرے بندے
اگرچہ رسول نہون وہ بہی جانتے ہین تو یہ عام ہوا پس غیب کے دو قسم خاص و عام ہونا واضح ہے راندیری
نے باوجود دیکھنے اس عبارت تفسیر کبیر کے غیب کے دو قسم ہونیکا انکار کیا بلاشبہ یہ عناد صرف وابلہ فریبی راندیری
کی ہے دیکھئے اب لفظ بہی بڑھانا بہی درست ہو گیا اور حضرت مجدد رح کی عبارت مین لفظ نیز ہونیکی جیساکہ راندیری
فرماتے ہین حاجت نہی کیونکہ حضرت مجدد رح کی عبارت کا تحت لفظی ترجمہ نہین کیا بلکہ حاصل مطلب راقم نے
بیان کیا اور بہی جو لفظ اشتراک ہے وہ اس سے سمجہا گیا کہ جب غیب خاص پر اطلاع خاص رسول یعنی مثل رسول اللہ
صلعم کو اللہ دیتا ہے تو غیب عام پر بطریق اولی جسمین غیر رسول بہی شامل ہین اطلاع دینا واضح ہے حضرت
مجدد رح کا یہ مطلب نہین کہ فقط غیب خاص پر ہی اللہ تعالی اطلاع دیتا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ عام پر بہی دیتا ہے
یعنی عام پر بہی اور خاص پر بہی اطلاع دیتا ہے یہ جو ابلہ فریبی کیواسطے راندیری کہتے ہین کہ اسکا کوئی

منکر نہین ہے نقل سے کیا حاصل حضرت مجدد رح کی عبارت اور اوسکا مطلب آپکی تحریر کے بموجب تو یہ کہہ رہی ہے کہ جیسا
ماکان ومایکون کا علم اللہ سبحانہ نے عنایت کیا ہے ویسا ہی تمام غیب مخصوص پر بھی اپنے خاص رسول کو اطلاع
دیتا ہے اور اس سے مساوات علم باری وعلم رسول مین ہوتی ہے) حضرت مجدد رح کی عبارت سے تم تراجی راندیری
صاحب وہابیہ گنگوہ اور دیوبند کی اتباع سے ماکان ومایکون وجمیع احوال مخلوقات علم آنحضرت صلعم کو
حاصل ہونا قبول نہین کرتے اور تمہارے پیشوا گنگوہی و دیوبندی و انبیٹھوی شیطان لعین کا علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بتاتے ہین اور اوس لعین کے علم کا ثبوت قطعی بتاتے ہین چنانچہ براہین سے واضح ہے حضرت
مجدد رح کی عبارت سے تو خاص رسول کو غیب خاص پر بھی اطلاع دینا ثابت ہے شیطان لعین کو خاص غیب پر
اطلاع کہاں ہوتی ہے اور جب خاص غیب بھی آپکو عنایت ہوا تو باقی جمیع ماکان ومایکون اس سے بڑھکر نہین
یا مساوی یا کم پس اوسکا ثبوت بھی اس سے ہو گیا گو راندیری کی فہم اس سے قاصر ہے تو دوسرونکا اسمین کیا قصور
ہے اور حضرت مجدد رح کی عبارت سے نہ یہ ثابت کہ تمام غیوب کی اطلاع رسول خاص کو عنایت ہوئی ہے اور نہ راقم کے مطلب
بیان کئے ہوئے سے یہ ثابت ہے پس اسی بنار فاسد پر جو لزوم مساوات درمیان علم باری وعلم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مبنی کیا ہے راندیری نے اوسکا بطلان بسبب بنار فاسد علی الفاسد ہونیکے واضح ہے پھر ضدین قدیم و
حادث وذاتی وعرضی وحاصل بدلیل وبلا دلیل مین مساوات بنانا راندیری کی جہالت صرف ہے ضدین
سواد وبیاض بعض امور کی شرکت سے کہ دونون ممکن اور دونون موجود اور دونون عرض کسی عاقل کے نزدیک
مساوی نہین گنے جاتے علم باری تعالی وعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مساوی گننا کیسی بڑی جہالت و
سفاہت وابلہ فریبی ہے راقم نے شرح مقاصد جلد ثانی صفحہ ۴۳ کی یہ عبارت لکھکر بل الظاہر من قواعد
الاسلام انہ یکون للنفس بعد المفارقۃ ادراکات متجددۃ واطلاع علی بعض جزئیات احوال
الاحیاء یہ مطلب بیان کیا تہا اس سے واضح ہے کہ بعد انتقال کے اس دار فانی سے ادراکات جزئیہ متجددہ ہوتے
ہین اور بعض جزئیات احوال احیاء پر اطلاع حاصل ہوتی ہے اور بہت سے تصریحات علماء اہلسنت وجماعت کے موجود ہین کہ
انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کو اللہ تعالی اطلاع غیب پر دیتا ہے لیکن یہ تمام بعض غیوب ہین نہ کل بہ نسبت
معلومات اللہ تعالی کے تو اسکے جواب مین میان راندیری جو کہتے ہین وہ دیکھنا چاہیے قولہ کرکے ہم اونکا قول
نقل کرتے ہین **قولہ** اس دلیل کے لانیسے خدا جانے کیا مطلب اس سے نہ اثبات مدعی ہوتا ہے نہ یہ کوئی کہتا ہے کہ
بعد انتقال کے ادراکات متجددہ جزئیہ نہین ہوتے **اقول** وباللہ التوفیق میان راندیری کی فہم مین

جب تقریر کا مطلب ہی نہین آتا تو مناظرہ مین کیون مفت مین ٹانگ اڑائی اس سے غرض یہ ہے کہ غیوب دانی حیات پر
ہی منحصر نہین ہے بلکہ بعد ممات بھی ادراکات متجددہ حاصل ہوتی ہین اور بعد انتقال کے ادراکات متجددہ کے
عدم حصول اور احوال احیاء پر خبر نہونیکی آنحضرت صلعم کو یہ خود میان **راندیری** منکر ہے اوپر گذرا ہے
راندیری کے قول کہ مرتدین علی الاعقاب کا حال جو دنیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا وہی آپ
حشر مین جانینگے بعد انتقال اونکے محدثات خاصہ کہ رد ہ ادراکات جزئیہ ہین نہ کلیہ) اونکا علم آپکو نہین اب یہان
میان **راندیری** یہ کہتے ہین کہ (نہ کوئی یہ کہتا ہے الخ) جیسے بعض ادراکات متجددہ حاصل ہوئے اور بعض احوال
احیاء بعد موت معلوم ہوئے خدا تعالی کے بتانیسے بعض دوسرے باقیماندہ بھی اونہین بعض کے مساوی ہین اونکو
بھی بتا دینا خدا تعالی کو کچھ محال نہین ہے پس اسی امکان وجواز سے جمیع جزئیات کا حصول ثابت ہے مان
راندیری یہ ثابت کرین کہ باقیماندہ جزئیات بتانا بعد موت کے خدا تعالی کو محال ہے ودونہ خرط القتاد

قولہ اللہ تعالی انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام کو غیب پر اطلاع کر دیتا ہے اوسکا تو کوئی انکار نہین کرتا
کلام ہے تو فقط اسی مین ہے کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم کہ جسمین قیامت کے وقت تک کا علم بھی
داخل ہے اور یہ بھی داخل ہے کہ فلان گانون مین اسقدر مٹی ہے اور اسقدر کنکر اور اوسمین اتنے اس اندازہ
کے اور اتنے اس اندازے کے اور قیامت تک اوسپر یہ حالت گذرا کریگی وغیرہ یہ سوائے خدا تعالی کے کوئی نہین جانتا ہے اور
نہ علماء کی تصریحات ہے کہ انبیاء واولیاء کرام ان اشیاء پر مطلع ہین **اقول** وباللہ التوفیق اجی **راندیری**
صاحب آپکے پیشوا **گنگوہی** و**دیوبندی** وملا **اسماعیل دہلوی** غیب کو کفر شرک
بتاتے ہین وہ کہان جمیع جزئیات وجمیع حالات ووقت قیامت وغیرہ امور مذکورہ تمہارے کے قید کفر وشرک
ہونمین ضروری جانتے ہین اگر **راندیری** سچے ہین تو اونکے قول مین بقید مذکورہ کفر وشرک ہونا وبلا قید
کفر وشرک نہونا ثابت کرین جمیع احوال مخلوقات کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تصریحات علماء
بدلیل حدیث اوپر گذر چکے ہین اوسمین یہ تمام امور مذکورہ داخل ہین علامہ قیصری کے قول سے زمین و
آسمانمین ایک ذرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوشیدہ نہونا باعتبار رتبہ کے معلوم ہو چکا ہے ایسے دوسرے علماء
کی تصریحات گذر چکی ہین پس تصریحات علماء کا انکار سفاہت وعناد سے نہین تو اور کیا ہے اور آپکے
گھانس پھونس کنکر مٹی وغیرہ کا جواب اوپر مکرر ہو چکا ہے اوسکو دیکھو اور آپکے اس کہنے کا کہ (سوائے خدا تعالی
کے کوئی نہین جانتا) کسکو انکار ہے لیکن اس سے یہ خیال کرنا اور اوسکا یہ مطلب ٹھہرانا کہ خدا تعالی کیسکو

بتا نہین سکتا نہ خدا تعالی نے یہ امور مذکورہ بتائے ہین سفاہت وعناد ہے اس مطلب پر برہان قاطع غیر محتمل
آپکو قائم کرنا ضرور ہے ورنہ یہ بہی مانند سابق کے جہالت یا عناد ہے اور وقت قیامت کو بہی جاننا بعض علمار
کے نزدیک اوپر معلوم ہو چکا ہے الغرض یہ تمام **راندیری** کے ڈہکوسلے ہین عوام کو فریب دینے کے **قولہ**
اگر کوئی شخص کہے کہ جمیع معلومات الہیہ کو آنحضرت صلعم جانتے ہین اور علم باری اور علم رسول دونون باعتبار
معلومات کے مساوی ما بہ الامتیاز دونون علمون مین فقط یہ ہے کہ اللہ تعالی کا علم بالذات ہے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بالعرض ہے تو وہ کہنے والا خانصاحب کے نزدیک بہی اس قول کے موجب کاذب ہے
اقول وباللہ التوفیق سبحان اللہ جمیع معلومات الہیہ کجا اور جمیع جزئیات ماکان ومایکون کجا میان
راندیری کا اتہام لگانا اور جہوٹ بولنا بہی اوپر معلوم ہو چکا ہے علمار مانند صاحب تفسیر روح البیان
کے قول مین خواہ مخواہ تناقض ٹھہرانا بہی معلوم ہو چکا ہے اور یہ بہی معلوم ہو چکا ہے کہ میان **راندیری**
معلومات الہیہ کو مصداق شی کا بتاتے ہین اور اسی بنا پر کل شی کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل
ہو جانیسے مساوات علم باری تعالی اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بتاتے ہین چنانچہ اوپر میان راندیری
کے ایسے اقوال مع اظہار مردودیت گذر چکے ہین اور بالضرور میان **راندیری** جو شخص جمیع جزئیات ماکان ومایکون
کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا کہے تو اوس شخص کی نسبت یہ اتہام لگاتے ہونگے کہ جمیع
معلومات الہیہ کا علم حاصل ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسنے کہا ہے اور اوسپر یہ اعتراض **راندیری** نے
کیا ہوگا کہ مساوات دونون علمون مین ثابت ہوئی تو مساوات نہ لازم آنیکے وجوہ مین سے ایک وجہ ذاتی وعرضی
ہونیکو ذکر کرکے لزوم مساوات کو اوٹھا دیا ہوگا بغیر اسکے کہ اپنے نزدیک بہی وہ شخص مساوات جانتا ہو فقط
راندیری کے مساوات مخترعہ کا جواب دیا ہوگا اور میان **راندیری** کی عادت اکثر بلکہ کل محل مین
ہے کہ انحصار کا خیال خام کر لیتے ہین اوسکی فقط ایک وجہ ذکر کرنیسے ایک ہی وجہ مین انحصار خیال کرکے فقط ما بہ
الامتیاز اوسی کو ٹھہرا دیا ہوگا پہر اوسکو راقم کے کلام سے جہوٹا بتانا بہی سفاہت وعناد نہین تو اور کیا ہے
قولہ خانصاحب کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص یہ دعوی کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو قبل بعثت کے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم دیدیا گیا تہا وہ جہوٹا ہے ایضا اونکی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ
لا تعلمہم کے نزول تک بعض منافقون کے حال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتے تہے اور پہر اللہ
تعالی نے اونکے حال کی اطلاع دیدی پس اگر کوئی شخص یہ دعوی کرے کہ معراج سے ہی آنحضرت صلعم

جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو جانتے تھے تو وہ بھی جھوٹا ہے بلکہ معراج کے بعد سے اس آیت کے نزول تک بھی
وہ دعویٰ کوئی کر نہیں سکتا اسواسطے کہ وہ منافقین کہ جنکی خبر اس آیت کے نزول تک نہ تھی وہ بھی منجملہ
جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے تھے **اقول** وباللہ التوفیق اول راقم اپنے فتوی اولی کی عبارت
نقل کرتا ہے اوسکو منصفین ملاحظہ فرماویں پھر **راندیری** کی سفاہت یا ابلہ فریبی دہوکہ دہی عوام پر
واقف ہوں کہ راقم اپنی تحریر میں مدعی ہے یا وہابیہ مستدلین بزعمہم بآیات واحادیث علی عدم علم غیب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر معترض اور اونکے استدلالات کی توجیہ ایسی کرنیوالا ہے کہ اونکے استدلالات مستلزم
اونکے مدعی فاسد کے نہیں اور محتمل غیر مدعی وہابیہ کو ہوکر اونسے استدلال وہابیہ باطل ہو جاوے اور میاں
راندیری کا توجیہ کو دعوی ٹھہرانا سفاہت یا عناد ومکر ومکابرہ سے صادر ہونا معلوم ہو جاوے
عبارت راقم کی یہ ہے دلیکن یہ کوئی نہیں کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت ولادت یا وقت
بعثت سے ہی تمام غیوب کو آپ جانتے ہے تا کہ بعض امور پر جو اطلاع نہونا کسیوقت کسی آیت وحدیث سے
ثابت ہے اوس سے اعتراض وارد کیا جاوے اور یہ بھی نہیں کہ کسی چیز کی اگر کسیوقت اطلاع خدا تعالی نے
نہ دی اور فرمایا لاتعلمہم مثلاً تو بعد کو بھی کبھی اطلاع نہ دی ہو لاتعلمہم منافقین کے نجانے کے حق میں فرمایا
ہے بعد کو منافقین کے حال کی اللہ تعالی نے اطلاع دیدی چنانچہ آیۃ لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی
قلوبہم مرض والمرجفون فی المدینۃ الآیۃ کے تحت میں **حاشیہ جمل** میں ہے ان اصروا علی النفاق
لم یکن لھم مقام فی المدینۃ وھم مطرودون ملعونون وقد فعل بہم صلی اللہ علیہ وسلم
ھذا فانہ لما نزلت سورۃ براءۃ جمعوا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا فلان قم فاخرج
فانک منافق یا فلان قم فاخرج فانک منافق فقام اخوانہم من المسلمین وتولوا اخراجہم من
المسجد اھ قرطبی انتہی اور **تفسیر کبیر** میں تحت آیۃ مردوا علی النفاق لاتعلمہم کے ایسے ہی منافقوں
کا انحضرت صلعم کا نکالدینا مرقوم ہے اور **عینی شرح بخاری** جلد رابع صفحہ ۱۲۲ میں ہے عن ابن عباس
قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فقال اخرج یا فلان فانک منافق
اخرج یا فلان فانک منافق فاخرج من المسجد ناسا منہم فضحہم الخ اور **شرح شفا**
للملا علی القاری جلد اول صفحہ ۱۴۱ میں ہے قال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کان
المنافقون من الرجال ثلاثمائۃ ومن النساء مائۃ وسبعین جب خدا تعالی نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے حال و اعداد سے خبر دیدی تھی آخر مین تو رسول اللہ صلعم نے اونکو مسجد سے نکلوایا
اور رسوا کیا اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو بھی اونکی اعداد کی کہ مرد تین سو اور عورتین ایک سو ستر
تھین خبر ہوئی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشہور و
معروف تھے منافقین کے حال سے بھی اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب بتادیے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ
تعالی کا یہ حال تھا کہ جب کوئی مرجاتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی
اتباع کرتے تھے اگر وہ نماز جنازہ اوس میت کی پڑھتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ بھی پڑھتے تھے اور وہ نہین پڑھتے تھے تو
حضرت عمر رض بھی نہین پڑھتے تھے **عینی شرح بخاری** جلد سابع صفحہ ۷۶۵ مین ہے اراد بہ حذیفۃ رضی اللہ
تعالی عنہ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہ من امور من احوال المنافقین وامورا من الذی
یجری بین ہذہ الامۃ فیما بعد وجعل ذلک سرا بینہ وبینہ لا یعلمہ غیرہ وکان عمر رضی اللہ
تعالی عنہ اذا مات واحد یتبع حذیفۃ فان صلی علیہ صلی عمر ایضا والا فلا اس سے واضح
ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر مین منافقین کی خبر دیدی تھی اور خبر دیدینا آیت
لا تعلمہم الآیہ کے معارض و مناقض نہین ہے کیونکہ آیت سے یہ ثابت نہین ہے کہ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ
استقبال مین بھی منافقین کے حالات نجانوگے ایسا ثابت ہوتا تو معارض و مناقض ہوتا اور حدیث
افک بھی دلیل اسکی نہین ہوسکتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبھی نجانا اول تو حدیث افک جو
کتاب الشہادات بخاری باب تعدیل النساء بعضہن بعضا مین ہے اوسمین یہ موجود ہے فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعذرنی من رجل بلغنی اذاہ فی اہلی فواللہ ما
علمت علی اہلی الا خیرا وقد ذکروا رجلا ما علمت علیہ الا خیرا اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو علم و یقین عائشہ رضی اللہ عنہا کی برارت کا حاصل تھا اور منافقین کے افک سے
کچھ آپکو شک و شبہ نہین ہوا تھا اسیواسطے آپ قسم کھا کر فرماتے ہین کہ مین اپنے اہل کے حقمین خیر کو ہی یقین کرتا
ہون باوجود ایسا فرمانے کے کون عاقل منصف یہ شبہ لا سکتا ہے کہ آپکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے
حقمین شبہ ہوگیا تھا اور اونکی پاکی و عصمت کا یقین نرہا تھا اور آپکو معلوم نتھا کہ منافقین اپنے قول مین
سچے ہین یا جھوٹے پس باینہمہ حدیث افک دلیل آپکے عدم علم غیب کی کیونکر ہوسکتی ہے اس تمام عبارت
راقم کو جو اس محل مین نقل کیگئی ہے منصفین ملاحظہ فرماوین کہ راقم وہابیہ کے ادلہ پر جنکو وہابیہ اپنے زعم

مین عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دلالۃً ٹھہراتے ہین معترض ہے اور اونکی دلالت وہابیہ کے مقصود فاسد
پر قبول نہین کرتا ہے اور وہابیہ کا مناقض و معارض ٹھہرانا کسی آیت مانند لاتعلمھم الآیہ کو دالہ علم غیب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول نہین کرتا اور حدیث کی دلالت عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
نہین مانتا ہے اون مواخذات و توجیہات سے جو اس عبارت مین اور اس سے اول و آخر مین مذکور مین اوپر
انہین اوراق مین گذر چکا ہے کہ لاتعلمھم الآیہ سے نفی علم منافقین کے حال کی من کل الوجوہ ہونا مسلم نہین
ہے بلکہ علم من وجہ کی نفی ہے اسلئے کہ اس آیت لاتعلمھم سے قبل آیت لتعرفنھم فی لحن القول نازل ہوئی ہے
اوس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کی معرفت بذریعہ لحن القول حاصل ہونا واضح ہے پس بالضرور
لاتعلمھم الآیہ مین نفی علم حال منافقین بوجہ دیگر مراد ہونا ضرور ہے اس سے واضح ہے کہ راقم جو لاتعلمھم
الآیہ کی قبل نزول کے حال منافقین کا علم نہونا قبول کرتا ہے تو من وجہ علم نہونا کہ وہ علم بذریعہ وحی جلی ہے
مثلاً قبول کرتا ہے او رمن وجہ علم ہونا کہ وہ فراست یا لحن قول یا وحی خفی وغیرہا کے طور سے ہو اوسکی نفی راقم کے قول
مین نہین ہے پس راقم نے جو اپنے فتوی ثانیہ مین قبل بعثت حصول علم غیب کا ممکن و جائز ہونا بیان کیا تہا اور
عبارت بحر العلوم کی شرح مسلم الثبوت و نفحات الانس و یواقیت و جواہر امام شعرانی اور عبارت شرح عین العلم
ملا علی قاری اسکی اثبات مین پیش کی ہے جسکی نسبت یہ راندیری یہان یہ فرماتے ہین کہ (خانصاحب کی اس
تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص دعوی کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے قبل بعثت کے جمیع جزئیات
ماکان و مایکون کا علم دیدیا تہا وہ جہوٹا ہے) جس سے غرض یہ ہے کہ راقم کا کہنا فتوی ثانیہ مین مناقض ہے اس
قول فتوی اولی کے اور جہوٹ ہے اور راقم جہوٹا ہے پس جب راقم کا مطلب منصفین نے جان لیا اور آیت لاتعلمھم
کے نزول سے قبل نفی علم من وجہ ہے جو بذریعہ وحی ہے اور قبل بعثت بذریعہ کشف و الہام کے ثبوت علم غیب ہے جیساکہ اولیاء
اللہ تعالی کو ہوتا ہے تو نہ دونون قول راقم مین تناقض ہے نہ جہوٹ ہے نہ راقم جہوٹا ہے اسکو تناقض و جہوٹ
سمجہنا راندیری کی بےعلمی یا دیدہ دانستہ عناد کی دلیل ہے کلام الہی مین بہا بعض ایسی آیات ہین جنہین نادان
و معاند تناقض خیال کرتے ہین علماء اسلام تعمق نظر اونکی تناقض موہومہ کو رفع کرتے ہین اور حدیث نبوی
مشکوٰۃ اور اوسکی شرح مرقاۃ جلد اول صفحہ ۲۴۱ سے نقل کیجاتی ہے بطور التقاط کے انما نزل کتاب اللہ
یصدق بعضہ بعضا فلا تکذبوا بعضہ ببعض) بل قولوا کل ما انزلہ اللہ علی رسولہ حق او
بان تنظروا الی ظاہر لفظین منہ مع عدم النظر الی القواعد التی تصرف احدہما عن العمل

بد بنسخه او تخصیصه او تقییده او تاویله فان ذلك یؤدی الی قدح فی الدین وقد سئل
ابن عباس عن آیات ظاهرة التنافی فاجاب عنها منها نفی المسائلة یوم القیامة واثباتها
فنفیها فیما قبل النفخة الثانیة واثباتها فیما بعدها قلت ویحتمل ان یکون کلتاهما بعد النفخة
الثانیة بان یکون النفی فی اوائل المواقف والاثبات فی اواخرها ومنها کتمان المشرکین حالهم
وافشائه فالاول بالسنتهم والثانی بایدیهم وجوارحهم قلت ولا بعد ان یکون الثانی بالسنتهم
ایضا لکن باختیارهم کشهادة ایدیهم ویدل علیه قوله یوم تشهد علیهم السنتهم ومنها
خلق الارض قبل السماء وعکسه وجواب هذا انه بدا خلق الارض فی یومین غیر مدحوة
ثم خلق السموٰت فسواهن فی یومین والارض بعد ذلك دحاها وجعل فیها رواسی وغیرها فی
یومین فتلك اربعة ایام للارض وقد سأله یهودی فقال تزعمون ان الله کان غفورا رحیما
فکیف هو الیوم واجاب عنه بان الماضی انما هو التسمیة لان التعلق انقضی واما الاتصاف
فهو دائم قلت ویقرب منه قال المتکلمون ما ثبت قدمه استحال عدمه واجاب ایضا بان
کان یستعمل بها مراد الدوام کثیرا وسئل ایضا عن الیوم المقدر بالف سنة والمقدر بخمسین
الف سنة فقال لا ادری واکره ان اقول ما لا اعلم وفی روایة عنه ان الاول احد الایام الستة
التی خلق الله فیها العالم والثانی یوم القیامة وقال غیره کل منهما یوم القیامة باعتبار قصره علی
المؤمن العاصی وطوله علی الکافر واما الطائع فیکون علیه بقدر رکعتین کما ورد اس سے
واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ کا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے پس بعض کتاب اللہ ساتھ
بعض دوسرے کے جھوٹا مت بناؤ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ بلکہ تم کہو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے
اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ سب حق و سچ ہے بعض کو ساتھ بعض کے تکذیب کرنیکی یہ صورت فرماتے ہیں کہ تم
ظاہر دو لفظوں کیطرف دیکھو (جنکی معانی باہم بظاہر مخالف و متناقض معلوم ہوں) بغیر لحاظ اور نظر کے اون قواعد
کیطرف کہ جنکا لحاظ رکھنا ایک لفظ کتاب اللہ کے معنی پر عمل کرنیسے روکتا ہے اس سبب سے کہ وہ منسوخ یا مخصص یا مقید
یا مؤول ہے اور یہ ظاہر دو لفظ کے معنی کو دیکھنا اور قواعد جو اوسپر عمل سے روکتے ہیں اونکا لحاظ نکرنا دین میں طعن
عیب کیطرف پہنچاتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ایسی ہی آیات سے جنکی ظاہری معنی میں تنافی معلوم
ہوتی ہے سوال کیے گئے تو اونھوں نے جواب دیا بعض آیات ظاہرۃ التنافی میں سے یہ ہے کہ ایک سے باہم سوال کی نفی ثابت

ہی روز قیامت اور دوسری آیت سی باہم اونکو سوال کا اثبات ہی حضرت ابن عباس رض نے جواب مین فرمایا کہ نفی سوال
مذکور جو آیت سی ثابت ہی وہ قبل نفخہ ثانیہ کی ہی اور اثبات سوال مذکور بعد نفخہ مذکورہ کی ہی علامہ علی قاری رح فرماتی
ہین کہ مین کہتا ہون کہ اثبات سوال و نفی سوال دونون محتمل ہی کہ بعد نفخہ ثانیہ کی ہی ہون ایک اول مواقف
اور دوسرا آخر مواقف مین اور اس امر سی سوال ابن عباس رض سی ہوا کہ ایک آیت سی ثابت ہی کہ مشرکین اپنی حال کو قیامت
مین پوشیدہ کرینگی دوسری سی ثابت ہی کہ ظاہر کرینگی اوسکی جواب مین فرمایا کہ پوشیدہ کرنا زبان سی ہوگا اور ظاہر کرنا ہاتون
وغیرہ اعضاء ظاہرہ سی ہوگا علامہ علی قاری رح فرماتی ہین کہ مین کہتا ہون کہ اسمین کچہ بُعد نہین کہ پوشیدہ کرنا بہی
زبان سی ہو اور ظاہر کرنا بہی زبان سی ہی ہو لیکن پوشیدہ کرنا کفار کی اختیار سی ہو اور ظاہر کرنا بلا اختیار کفار کی جیسی
بلا اختیار اونکی ہاتہ شہادت دینگی اور دلیل اسپر (یوم تشہد السنتہم) ہی بعض آیات سی ثابت ہی کہ زمین کو قبل
آسمان کی پیدا کیا اور بعض سی ثابت ہی کہ آسمان کو قبل زمین کی پیدا کیا اس ظاہری تنافی کی جواب مین حضرت ابن عباس رض
نی فرمایا کہ زمین غیر بچہائی ہوئی دو دن اول پیدا کرکی پہر آسمان کو پیدا کرکی برابر کیا دو دنمین بعد کو زمین بچہائی اور
اوسمین پہاڑ وغیرہا دو دنمین پیدا کئی یہ چار دن زمین کی ہوئی پہر وہی نی سوال کیا تہا کہ تم کہتی ہو ان اللہ کان
غفورا رحیما یعنی اللہ تعالی غفور رحیم زمانہ ماضی مین تہا تو آج کی دن اللہ کیسا ہی تو ابن عباس رضی اللہ
عنہ نی جواب مین فرمایا کہ زمانہ ماضی مین تو تسمیہ واقع ہوا اسلئی کہ تعلق ماضی کی ساتہ منقطع ہوا لیکن متصف ہونا
خدائتعالی کا ساتہ غفران و رحم کی دایم ہی اور یہ بہی جواب دیا کہ لفظ کان دوام مراد کیواسطی بہی بہت مستعمل ہوتا ہی اور
اس ہی سوال ہوا کہ ایک آیت سی دن قیامت کی مقدار ہزار برس اور دوسری سی پچاس ہزار برس ثابت ہی اوسکی
جواب مین ابن عباس رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مین نہین جانتا جو مین بتلاؤن اوسکا کہنا مکروہ جانتا ہون اور
ایک روایت مین ابن عباس رض سی ثابت ہی کہ جسکی مقدار ہزار برس ہی وہ دن (قیامت کا نہین ہی بلکہ) اون
چہ دنمین کا ہی کہ جس چہ دنمین عالم کو اللہ تعالی نی پیدا کیا اوسکی مقدار اللہ تعالی نی ہزار برس فرمائی ہے اور
پچاس ہزار برس کا دن قیامت کا دن ہی اور غیر ابن عباس رضی اللہ عنہ نی اوسکا یہ جواب دیا کہ ہزار برس و
پچاس ہزار برس کا دن دونون قیامت کی دن کی مقدار ہی مسلمان گنہگار کی نسبت ہزار برس اور کفار پر اسکا
طول و درازی پچاس ہزار برس اور مؤمن طائع و فرمانبردار بیگناہ پر بقدر دو رکعت وہ دن ہوگا) اس سی
واضح ہی کہ کلام الہی مین بہی ایسی کلام ظاہر التنافی موجود ہین اور اونمین تنافی ہی اور ایکدوسری کی تکذیب
اونمین اوسوقت معلوم ہوتی ہی کہ کوئی شخص دونونمین سی ایک کا منسوخ و مخصص و مقید و ماول ہونا

جن قواعد سی معلوم ہوتا ہی اونکا لحاظ رکہی اور یہ لحاظ نرکہنا قدح وطعن فی الدین کیطرف مؤدی ہوتا ہی اور ایسی
آیات ظاہرة التنافی کو محمول غیر غیر محمل پر کرنی جب ہی تنافی و تناقض معلوم ہوتا ہی اور عالم کی شان ایسی
محل مین محمل غیر غیر نکالنا اور تاویل و توجیہ کرنا ہی جیسی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ و علامہ علی قاری
رحمة اللہ علیہ کی قول سی واضح ہی اور ایسی محل مین تغایر اعتباری کافی ہی علامہ علی قاری رح نے ابن عباس رضی اللہ
عنہ کی تاویل و توجیہ کی خلاف دوسری تاویل و توجیہ بیان کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے باہم سوال مشرکین
کی نفی و اثبات کی تنافی کو قبل نفخہ ثانیہ و بعد نفخہ ثانیہ پر محمول کرکی اٹھایا علامہ علی قاری رح نے اثبات سوال و
نفی سوال کا بعد نفخہ ثانیہ کی ہی مکان بیان کرکی اول مواقف اور آخر مواقف پر محمول کرکی تنافی کو اٹھایا
اور مشرکین کی اپنی احوال پوشیدہ کرنی و ظاہر کرنی مین تنافی کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسطرح کہ زبان سی
پوشیدہ کرینگی اور ہاتہ و جوارح سی اونکا حال ظاہر ہوگا تنافی کو اوٹھایا اور علیحدہ علیحدہ اعضا پر محمول کیا
علامہ علی قاری رح پوشیدہ کرنا اور ظاہر کرنا ایک ہی عضو یعنی زبان کی ہی نسبت بعید نہونا بیان کرکی دو حالت
زبان پر محمول کیا کہ اپنی اختیار سی وہ زبان سی تو پوشیدہ ہی کرینگی اور اپنی اختیار سی زبان نہ چلاوینگی لیکن بلا اختیار
اونکی زبان گویا و بولنی والی ہوگی جیسی ہاتہ اونکی بلا اختیار گواہی دینگی اس خلاف کرنی علامہ علی قاری رح کو کوئی
یہ نہین کہہ سکتا ہی کہ اس تحریر علامہ علی قاری رح سی تاویل و توجیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جھوٹی ہوگئی اور
نعوذ باللہ من ذلک علامہ کی نزدیک ابن عباس کی توجیہین کرنی مین جھوٹی ہین یا علامہ علی قاری رح کی توجیہ
و تاویل ابن عباس رضی اللہ عنہ کی نزدیک جھوٹی ہی اور علامہ علی قاری رح اونکی نزدیک جھوٹی ہین اگر رانڈیری
ایسا کہین اور جھوٹی بتاوین تو رانڈیری کی جہالت و سفاہت یا عناد و مکابرہ و بدونی ہر طالب علم و شعور
منصف جان لیگا اور اگر کہین تو راقم نے آیت لا تعلمہم سی حال منافقین معلوم نہونا ایک اعتبار پر
محمول کیا کہ وہ بذریعہ وحی جلی اور قبل بعثت تمام غیوب کی خبر ہونا بواسطہ کشف و الہام کی کہا تو لا تعلمہم
کی نزول تک حال منافقین نہ معلوم ہونا کذب قبل بعثت تمام امور کی غیب دانی کی حصول کا کہان ہو سکتا ہی باوجود
تغایر اعتباری موجود ہونیکی ایک قول سی دوسری کو جھوٹا بتانا رانڈیری کا اس سبب سی ہی کہ میان رانڈیری
قواعد رافعة التنافی کی طرف نظر نہین کرتی ہین اور قواعد رافعة التنافی تاویل و توجیہ وغیرہا کیطرف نظر نکرنا
طریقہ علماء منصفین و سبیل مومنین سی خلاف و شقاق اختیار کرنا ہی جو موجب دخول نار ہی ایسی ہی جواب
معراج سی ہی جمیع غیوبات معلومہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوجانیکا جاننا چاہیی کہ ممکن ہی کہ معراج

مین

مین ساتھ وحی بلاواسطہ کی جمیع غیوبات معہودہ جنکا ذکر مکرر اوپر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگئے ہون اور اونمین حال منافقین وغیرہا بہی داخل ہون اور لاتعلمھم الآیہ کی نزول تک حال منافقین کا علم بذریعہ وحی جلی بواسطہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حاصل نہوا ہو اگرچہ بذریعہ لحن القول اور بذریعہ فراست وبذریعہ وحی بلاواسطہ وغیرہا کی حال منافقین معلوم ہونا حاصل ہو پس تنافی وتناقض اور ایک قول سی دوسری کا جہوٹا ہونا جو ادعا ر **راندیری** کا ہی باطل ہوا اور **راندیری** کی سفاہت یا عناد واضح ہوگیا اور یہ کہنا **راندیری** کا بہی کہ (بلکہ معراج کی بعد سی اس آیت کی نزول تک بہی یہ دعوی کوئی کر نہین سکتا الخ) باطل ہوگیا کیونکہ جب منافات لاتعلمھم الآیہ کی مسلم نہین تو حال منافقین سوای وحی جلی بذریعہ جبرئیل علیہ السلام دوسری وجہ کشف والہام وفراست ولحن القول وحی جلی بلاواسطہ جبرئیل علیہ السلام حال منافقین کی علم کی امکان کی دعوی کرنیکی آیت لاتعلمھم الآیہ منافی نہوئی پس دعوی نکر سکنی کا ادعا باطل ہوا **قولہ** خانصاحب کی اس فقری سی اگر کسیوقت اطلاع خداتعالی نی ندی اور فرمایا کہ لاتعلمھم مثلا الخ سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص یہ دعوی کری کہ معراج ہی سی جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا تہا لیکن اوسکا بیان مانند آیت ونحوہ کی نزول تک موقوف تہا وہ بہی جہوٹا ہی اسواسطی کہ لاتعلمھم سی ثابت ہوتا ہی کہ بعض منافقونکا اس آیہ کی نزول تک علم ہی نتہا نہ یہ کہ علم تہا اور بیان موقوف تہا **اقول** وباللہ التوفیق معراج سی ہی جمیع غیوب ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جانا اور آیت لاتعلمھم الآیہ کی مناقض ومنافی نہونا ساتھ توجیہ مذکور کہ لاتعلمھم سی نفی علم بوحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام مراد ہونا اور حال منافقین کا معلوم ہونا دوسری وجوہ مذکورہ سی حاصل ہونا بہی اوپر معلوم ہوچکا ہی پس جہوٹا ہونیکا ادعا ر **راندیری** کا جہالت وسفاہت یا عناد صرف سی صادر ہوا ہی اور اس جہوٹا بتانیکو اس بنار فاسد پر مبنی کیا ہی کہ لاتعلمھم سی یہ ثابت ہی کہ علم ہی نتہا جس سی مراد نفی علم من کل الوجوہ مراد لی ہی اور علم من کل الوجوہ مراد لینی کا حال اوپر معلوم ہوچکا ہی پس جہوٹا ہونا جو اسپر مبنی کیا ہی اوسکا بنار فاسد علی الفاسد ہونا اور باطل ہونا واضح ہی اب منصفین اسکی وجہ معلوم کرین کہ **راقم** نی قبل بعثت ووقت معراج سی علم ماکان ومایکون کی ثبوت کا امکان وجواز واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیون بیان کیا اسکی وجہ یہ ہی کہ **راندیری** نی دوسری سوال استفتا مین یہ کہا تہا کہ یہ علم غیب قبل مبعوث ہونیکی دیا گیا تہا یا بعد مبعوث ہونیکی اگر بعد مبعوث ہونیکی دیا گیا تو قبل معراج کی دیا گیا یا معراج مین جیسا کہ

تفسیر حسینی سورۂ نسار تحت مین علمك ما لم تكن تعلم کو لکہا ہی اور اسیطرح درۃ الناصحین مجلس معراج مین
مذکور ہی الخ) تو سوال کی جواب مین راقم نی قبل بعثت اوس طریق سی علم ماکان ومایکون حاصل ہونا بیان
کیا تہا جس طریق سی اولیاء اللہ تعالی کو حاصل ہوتا ہی اور اولیاء اللہ سی انبیاء علیہم السلام کا ولایت مین
قوی ہونا شرح مسلم الثبوت بحر العلوم سی ثابت کیا اور اولیاء کی سامنی زمین مانند سفرہ کی واضح ہونا بقول
خواجہ عزیزان رح کی اور مثل روئی ناخن ہونا بقول حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رح نفحات الانس سے
ثابت کیا اور عبارت یواقیت وجواہر و شرح عین العلم ہی نقل کی اور معراج مین علم ماکان ومایکون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا بحوالہ تفسیر حسینی بیان کیا جو رانديري نی اپنی سوال من ذکر کیا لیکن میان
رانديري کی غرض ایسی سوالون سی یہ تہی کہ ایسی اقوال مفسرین وعلماء کو راقم بلا دلیل و بلا وجہ غلط
بتا دی اور باوجود امکان توجیہ کی اسکو جہوٹ کہدی مثل اپنی اور اپنی اساتذہ گنگوہی وغیرہ کی راقم کو منتقص
علم غیوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیال کر کی ایسی بی ادبی و گستاخی و تنقیص علم غیوب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کرانا چاہا یا یہ خیال خام کیا کہ اگر یہ راقم ایسی اقوال علماء مفسرین وغیرہم کی غلط نہ بتا دیگا اور اوسکی کوئی
وجہ بیان کریگا تو ہم اپنی ابلہ فریبیون اور روباہ بازیون سی جو اس رسالہ رزالہ مین کی ہین اوسکی وجہ کو عوام
کی نظرون مین غلط بتا کر اپنا مدعی اپنی معتقدین جہال کی دلونمین بٹہا دینگی اور ایسی اقوال علماء مفسرین وغیرہم
کہ جنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون حاصل ہونا ثابت ہی غلط و جہوٹ ہونا معتقدین
جہال اعتقاد کرلینگی اسیواسطی یہ رانديري اون اقوال علماء کو جنکی صحت کا محمل و وجہ راقم نی اپنے
فتوی اولی وثانیہ مین بیان کی ہی راقم پر ڈہالکر جہوٹا بتاتی ہین لیکن راقم سی نہ جرأت اسپر ہوسکتی کہ ایسی
اقوال علماء مفسرین باوجود امکان توجیہ کی غلط بتا دی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علم غیوب کو جو معجزات
مین سی ہی اور جسکی سبب سی آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نی مسجود ملائکہ بنایا اور حضرت موسی علیہ الصلاۃ
والسلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی پاس بہیجا ناقص بتانا گوارا کیا اسواسطی قبل بعثت حصول علم غیب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ توجیہ کی جو اوپر مذکور ہوئی اور معراج مین علم ماکان ومایکون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونیکی جسکے قائل صاحب تفسیر حسینی وغیرہ ہین توجیہ کردی اب یہ توجیہ کی
ان اوراق مین کہ وحی بلا واسطہ جبرئیل علیہ السلام سی حاصل ہوا ہو جیسی کہ علامہ علی قاری رح کے
قول مین خواتیم سورہ بقر معراج مین بذریعہ وحی بلا واسطہ جبرئیل علیہ السلام حاصل ہونا اور مدینہ

منورہ مین اوسکا نزول بذریعۂ وحی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام ہونا اوپرگذر چکا ہی اور فتوی ثانیہ مین راقم کی تقریر یہ ہی رانڈیری کی سوال کی جواب مین (اور تفسیر حسینی مین جو ہی کہ در احادیث معراجیہ آمدہ ست کہ در زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند فعلمت بہا ما کان و ما سیکون پس دانستم آنچہ بود و آنچہ خواہد بود تو اوسکا حال یہ ہی کہ جب اس امر کیطرف دیکہا جاوی کہ بہت سی سورۃ و آیات بعد معراج ہی نازل ہوئی ہین تو اشکال پیدا ہوتا ہی کہ جب ما کان و ما سیکون مذکور فی عبارۃ التفسیر مین وہ امور بہی داخل مانی جاوین جو بعد معراج وحی سی معلوم ہوئی ہین تو اس صورت مین رفع اشکال ممکن ہی باینطور کہ کیون نہین جائز ہی کہ امور منزلہ بعد معراج معراج مین ہی معلوم ہوگئی ہون لیکن جو امور عمل کی لائق تہی اونپر عمل اور اونکا اجرا نزول آیات و سورۃ آتیہ پر موقوف رکہا گیا ہو اور قصص و امثال بہی معراج مین ہی معلوم ہوگئی ہون پہر بعد کو قرآن مین بہی نازل فرمائی ہون اور بعض امور مین جو انتظار وحی آپکو ہی کیا تو اوسوقت ذہول اونسی ہوگیا ہو قرآن مین نازل فرماکر پہر یاد دلائی ہون اور اوسوقت سی عدم ذہول و عدم نسیان کا وعدہ ہو یا کوئی دوسری وجہ ہو اور کسی امر کا اول معلوم ہونا اور آیت اوس بارہ مین بعد مدت نازل ہونا ممکن تو کیا بلکہ واقع ہی چنانچہ وضو نماز سی اول معلوم ہوگیا تہا اور آیت بعد کو نازل ہوئی چنانچہ **عینی شرح بخاری** جلد اول صفحہ ۹۴۹ مین ہے وجہ الورد ما ذکرہ الطبرانی فی الکبیر والدارقطنی ان جبرئیل نزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باعلی مکۃ فہمز لہ بعقبہ فانبع الماء وعلمہ الوضوء قال السہیلی الوضوء مکی ولکنہ مدنی التلاوۃ وانما قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا آیۃ التیمم ولم تقل آیۃ الوضوء لان الوضوء کان مفروضا قبل غیر انہ لم یکن قرآنا یتلی حتی نزلت آیۃ التیمم وحکی عیاض عن ابی الجہم ان الوضوء کانت سنۃ حتی نزل فیہ القرآن انتہی اس سی ثابت ہی کہ وضو کا حکم اول ہوگیا تہا مکہ شریفہ مین ہی اور آیت وضو کی بعد ایک مدت کی مدینہ منورہ مین نازل ہوئی پس ممکن ہی کہ احکام جو قرآن شریف مین بعد معراج کی منزل ہوئی ہین وہ مانند وضو معراج مین ہی معلوم ہوگئی ہون اور قرآن مین بعد کو اونکی آیات نازل ہوئی ہون اور جو احکام ایسی ہین کہ جبتک کہ آیات نازل نہین ہوئین اوسوقت تک اونپر عمل نہوا تو وہ بہی ممکن ہی کہ معراج مین معلوم ہوگئی ہون لیکن اونپر عمل کرنا موقوف رہا ہو نزول فی القرآن پر اور جن احکام کبارہ مین آپ منتظر وحی رہی ہین تو اونکی حق مین بہی ایسا ہی ہونا ممکن ہی کہ اونکی اظہار و بیان کی اجازت موقوف وحی آنی پر ہو یا ایسی ہی دیگر امور سوای احکام کی مانند منسوخ وغیرہ کی ممکن ہی کہ معراج مین معلوم ہوگئی ہون لیکن ذہول ہوجانیکی سبب سی پہر خدا تعالی

نی اطلاع دی ہوجیسی کہ بیت المقدس کی بارہ مین ذہول ہوگیا تہا پہر خدا تعالی نی اطلاع دیدی اور کشف کردیا) اس تمام تقریر راقم کو علماء طلباء منصفین و متبحرین ملاحظہ فرماوین کہ قول علماء جو یہ ہو کہ معراج مین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماکان و مایکون کا علم اللہ تعالی نی دیدیا تہا بعض امور کا بعد معراج نازل ہونا جو بظاہر دلالت اسپر کرتا ہی کہ ان امور کا علم تا نزول آیات اون امور کی آپکو نہ دیا تہا تو قول مذکور علماء اسکی مخالف و مناقض ہوکر باطل ہوا جاتا تہا تو انکی اقوال کو بطلان سی بچانیکی واسطی آیات مذکورہ کی دلالت اسپر ہونا کہ تا نزول آیات انکا علم آپکو نہ دیا تہا یعنی کسیوجہ سی نہ دیا تہا راقم نی تسلیم نکیا اور دلالت مذکورہ کو منع کیا اور توجیہات اوسکی بیان کین اس بیان توجیہات و منع و عدم تسلیم کو میان راندیری اپنی اس قول مین کہ (خانصاحب کی اس فقرہ سی اگر کسیوقت اطلاع نہ دی اور فرمایا لا تعلمہم الآیۃ مثلاً سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص یہ دعوی کری کہ معراج سی ہی جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا لیکن اوسکا بیان مانند وضو کی نزول تک موقوف تہا وہ بہی جہوٹا ہی) دعوی کرنا فرماتی ہین منع و عدم تسلیم و بیان توجیہات اور احتمال نکالنی کو دعوی بتانا راندیری کی سفاہت و جہالت یا دیدہ دانستہ فریب دہی عوام ہی اسیواسطی کہ جہالت و سفاہت یا فریب دہی و عناد ظاہر نہو عبارت راقم کی نقل نہ کی کہ منع و عدم تسلیم و احتمال نکالنی و توجیہات کی بیان پر علماء و طلباء واقف ہوکر راندیری کی جہالت و سفاہت یا عناد و فریب دہی سے واقف نہو جاوین خدا تعالی ایسے جہلاء و مکارون سی بیچاری مسلمانون کو بچاوی علماء و طلباء اس عبارت راقم کو دیکہین جو اوپر مذکور ہوئی کہ جسمین یہ جملہ موجود ہی (پس ممکن ہی کہ احکام جو قرآن شریف مین بعد معراج کے منزل ہوئی ہین وہ مانند وضو معراج مین معلوم ہوگئی ہون اور قرآن مین بعد کو انکی آیات نازل ہوئی ہون) راقم نی تو اسطرح کہا ہی کہ (مانند وضو کی معراج مین معلوم ہوگئی ہون اور قرآن مین بعد کو اونکی آیات نازل ہوئی ہون) اسمین راقم نی تو اول احکام کی معلوم ہوجانی اور بعد کو قرآن مین اونکی آیات کی نازل ہونیکا احتمال و امکان بیان کیا ہی اوسمین اون احکام کی بیان کا موقوف رہنا تا نزول آیات کہان مذکور ہی اور راندیری بیان موقوف رہنا مانند وضو کی کہتی ہین یہ بہی مکر و فریب دہی عوام کو دہوکہ دینا ہی ہان اوسکی بعد راقم نی یہ کہا ہی کہ (جن احکام کی بارہ مین آپ منتظر وحی رہی ہین تو اونکی حقمین بہی ایسا ہونا ممکن ہی کہ اونکی اظہار و بیان کی اجازت موقوف وحی آنی پر ہو الخ) چنانچہ فتوی کی عبارت مین اوپر مذکور ہوا اسمین امت کی سامنی اظہار و بیان کی اجازت کی موقوف ہونیکا امکان و احتمال وحی آنی پر ہونا اور اسیواسطی وحی کا انتظار ہونا راقم نی بیان کیا ہی اسمین احکام مانند وضو کا ذکر کہان ہی یہ اور امر ہی اور وہ اور ہی میان راندیری نی اپنی سفاہت یا عناد و

دفریب دہی سے یہ عنت ربود کر دیا اوہر کا اودہر لا دیا ان احتمالات وامکانات وجوازات کی رفع پر ادلہ قاطعہ وبراہین ساطعہ
قائم کرنیسے تو میاں راندیری عاجز ہوئے اور کچہ نہ بن پڑی اور انصاف وتسلیم حق تو گویا بہت بڑا عیب ہے پہر بجز اسکے
کہ منع کو دعوی کہیں اور یہ عنت ربود کریں اور عوام دیہاتی ناواقفوں کو ایسی بکواس سے ایسے عقیدہ فاسدہ تنقیص
وفور علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معتقد بنانا چاہیں اور کیا کر سکتے ہیں پہر میاں جی راندیری نے جو خود
کیطرف سے منع کو دعوی ٹھہرایا اور اوسمیں عنت ربود مذکور کیا اور پہر اوسکو جہوٹا راقم کی تقریر سے کیا پہر اوسکی دلیل
اپنی طرف سے یہ بیان کی کہ (اسواسطے کہ لا تعلمہم سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض منافقوں کا حال کا اس آیت کی تزول تک علم
نہ تہا نہ یہ کہ علم تہا اور بیان موقوف تہا) جب راقم کی تقریر سے میاں راندیری صاحب آپکے زعم میں آپکے زعم
کا ثبوت معلوم ہوتا تہا تو پہر آپنے یہ دلیل راقم کے نزدیک ہونا بیان کیا ہے یا اپنے نزدیک یہ تو واضح ہے کہ راقم نے یہ دلیل
بیان کی ہے اور نہ راقم اس دلیل کو کہ آیت لا تعلمہم الآیہ کے معنے علم ہی نہونا یعنے من کل الوجوہ علم نہونا ہے تسلیم کرتا
ہے اور راقم کو اسمیں نزاع ہے اور یہی امر متنازع فیہ راقم کے نزدیک ہے تو اوسکو دلیل اپنے وہم فاسد کی موافق بنایا
اوسمیں مصادرہ ہونا ظاہر ہے کہ آپکے مطالب میں سے ایک مطلب یہی ہے کہ آیت کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو آیت کی تزول تک علم ہی نہ تہا اوسکو آپنے دلیل بنا لیا تو یہ مصادرہ ظاہر ہے جب آپکو میاں جی اتنی خبر ہی نہیں
تو کیوں مناظرہ کو تیار ہو گئے پہر راقم کی تقریر سے معلوم ہونیکی دلیل یہ ہرگز نہیں ہو سکتی اور نہ راقم کی تقریر کا یہ مطلب ہے پہر یہ ہی
ایک نوع علم کی ہونا کہ جسپر بیان واظہار ہی مترتب ہو کیوں جایز نہیں اور اسی نوع علم کی نفی اس محل میں کیوں
ممکن نہیں میاں راندیری کو اقامت برہان اسکے رفع پر لازم ہے **قولہ** ایضا خانصاحب کے اقرار سے
معلوم ہوتا ہے قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم نہیں تہا پس اگر کوئی
شخص دعوی کرے کہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم قبل بعثت کے ہو اور
وجہ اس دعوی کی یہ بیان کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موافق تصریح علامہ بحر العلوم کی قبل بعثت کے ولایت
کامل درجہ کی تہی وہ شخص بہی خانصاحب کی نزدیک جہوٹا ہے اسواسطے کہ جب قبل بعثت کے جمیع جزئیات ماکان
ومایکون کا علم تہا ہی نہیں تو پہر امکان وقوعی کیسا علاوہ اسکے یہ شخص گویا قرآن شریف کی تکذیب کر رہا ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے تلک من انباء الغیب نوحیہا الیک ما کنت تعلمہا انت ولا قومک من قبل ہذا
سبحان اللہ کیا ہی عمدہ طور پر اوس شخص کا رد اس آیہ کریمہ سے ہوتا ہے اب اوسکو یہ کہنے کی بہی گنجایش نہیں رہی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل بعثت کے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم تو تہا لیکن اس آیہ کریمہ کی نزول تک

بہلا ذہول ہوگیا تہا اسیطرح یہ کہنے کی بہی گنجایش نہین رہی کہ باوجود علم اسکا ہونیکے نزول آیت تک بیان موقوف
رہا کیونکہ اس آیہ کریمہ مین صاف فرمایا گیا ہی کہ اس سے پہلے نہ تو جانتا تہا اور نہ تیری قوم اب مین خانصاحب
سے عرض کرتا ہون کہ آپکے اقرار کے بموجب اس آیہ کریمہ لاتعلمہم نحن نعلمہم کے نزول تک تو جمیع جزئیات
ماکان ومایکون کا علم تہا اب ہوا ہی تو کسوقت ہوا ہی اور جمیع جزئیات مین سے فقط چند منافقوں کا حال نجاننا یہی
جزئی باقی رہی تہی یا اور بہی اور حدیث اختصام الملائکہ کہ جس سے آپنے کل اشیاء ماکان ومایکون کا علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ثابت کیا ہی آیا وہ حدیث لاتعلمہم نحن نعلمہم کے بعد فرمائی گئی ہی یا قبل **اقول**
یہ میان **راندیری** کا وہی ڈہکوسلہ وابلہ فریبی وروباہ بازی ہی جو قول سابق مین گذری ہی نعوذ باللہ من
ذلک **راقم** کے اقرار سے قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع ماکان ومایکون کا علم ہونا جو **راندیری**
نے کہا ہی یہ وہی مثل ہی دروغ گویم بر روے تو پس اگر **راندیری** کو دروغگوئی سے بچنا منظور ہی تو **راقم** کا اقرار ثابت
کرے ہان اپنے زعم فاسد مین **راندیری** کسی قول کو اقرار فرض کرلین تو وہ فرضی اقرار فی الواقع اقرار نہین ہوسکتا
ہی کسی قول سے **راندیری** کے زعم فاسد مین قبل بعثت عدم علم لازم نہی آتا ہو باوجودیکہ ہرگز لازم نہین آتا تو اسکو
اقرار ٹہرا دینا یہی **راندیری صاحب** کا ایجاد بندہ ہی ورنہ میان **راندیری** تصریح علما کی بتاوین کہ لازم
قول کو بہی اقرار کہا جاتا ہی نہ بتانیکی حالت مین وہی ابلہ فریبی وروباہ بازی یا سفاہت وجہالت ہی پہر قبل بعثت
جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم ممکن ہونا جو اوس طریق سے **راقم** نے بیان کیا جس طریق سے اولیاء اللہ تعالی کو
حاصل ہوتا ہی اور قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر انبیاء علیہم السلام کی ولایت اولیاء کی ولایت سے
قوی ہونا شرح مسلم الثبوت سے ثابت کی اور اولیاء اللہ تعالی کے سامنے زمین مانند دسترخوان کے ہونا خواجہ عزیزان
کے قول مین اور مثل روے ناخن قول نقشبند رحمہ مین ہونا اور ایسے ہی یواقیت وغیرہ کی عبارت اس بارہ مین
نقل کی ہو اسکا معارض ومناقض قرآن شریف کی آیت لاتعلمہم کے نہونا **راقم** اوپر بیان کرچکا ہی اور
لاتعلمہم الآیہ سے مثلا علم بذریعہ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے نفی ہونا ممکن ہی پس یہ قبل بعثت علم جمیع
جزئیات ماکان ومایکون جو بذریعہ کشف والہام ونحوہا حاصل ہوا اوسکے منافی ومناقض آیت مذکورہ نہین
ہوئی پس **راندیری** کا دعوی ممکن ہونے علم جزئیات ماکان ومایکون قبل بعثت کو جہوٹا بتانیکا غلط محض
وسفاہت وجہالت یا ابلہ فریبی سے صادر ہونا واضح ہوگیا اور امکان وقوعی کا ثبوت ہوگیا اور قبل بعثت علم
ماکان ومایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ثابت ماننے والیکو جو **راندیری** گویا قرآن شریف کی تکذیب

کرنیوالا ثابت ہوتی ہین اسمین بہی رانديری خود ہی کاذب ہین اور اپنی جہالت اور عدم وقوف کلام علماء مفسرین محققین واقفین اسرار قرآن شریف سی ہوکر اور اس آیت تلك من انباء الغیب نوحیها الیك ما کنت تعلمها انت الآیہ مین بہی علم من کل الوجوہ کی نفی لازم جانکر اس آیت سی میان رانديری قبل بعثت علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون جو بطریق کشف والہام ونحوہا کی ہو اوسکی بہی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین ثابت کرنا چاہتی ہین میان رانديری کو لازم تہا کہ یہ ثابت کرتے کہ ما کنت تعلمها مین نفی من کل الوجوہ مراد ہونا لازم وضرور ہی جب اسکو رانديری نی ثابت نہ کیا اور راقم جیسی لا تعلمهم الآیہ مین نفی بعض وجوہ علم کی کہ وہ بذریعہ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام ہی مراد ہونا ممکن جانکر علم بذریعہ کشف والہام ونحوہ قبل بعثت کو مناقض آیت لا تعلمهم نہین مانتا ہی ایسی ہی کلام راقم کو یہان بہی ہی کہ ما کنت تعلمها انت الآیہ مین بہی نفی علم بذریعہ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام ہونا ممکن ہی اس سی قبل انبار بذریعہ وحی حاصل ہونا مذکور ہی بقولہ تعالی تلك من انباء الغیب نوحیها مین پس یہ قرینہ اسکا ہوسکتا ہی کہ ما کنت تعلمها مین علم بالوحی کی ہی نفی ہی نہ علم من کل الوجوہ کی اس احتمال کو رفع پر جبتک اقامت برہان رانديری نکرین تب تک انکی او عار تکذیب مین ہرگز رانديری صادق نہین میان رانديری جب قبل بعثت علم ماکان ومایکون کی حصول کی امکان وجواز کی قائل کو مکذب آیت تلك من انباء الغیب الآیہ کا بیان کرتی ہین تو جو مفسر ومحقق قبل وجود جسمانی کی آپکی روح کو ہی عالم ماکان وماسیکون کہتی ہین انکو بطریق اولی مکذب آیت مذکورہ کا ٹھہراوینگی تفسیر عرائس البیان صفحہ ۳۰۹ مین شیخ کامل ابو محمد مولانا روزبہان تحت آیت تلك من انباء الغیب الآیہ کو رانديری ملاحظہ کرین (تلك من انباء الغیب نوحیها الیك) الکشف والانباء علی مرتبتین الاولی للارواح قبل الاشباح فی دیوان الغیب حتی رآت بنور الغیب اسرار المکتوم والاخری بعد کونها فی الاشباح فتری وتسمع ما رآت وسمعت فی الغیب قبل دخولها فی الاشباح بتجدید العہد المکاشفۃ وتذکیر العقود المشاہدۃ وما قال سبحانہ (ما کنت تعلمها) ای قبل کون روحك واما بعد کون روحك علمت ماکان وماسیکون انتہی اب بہی میان رانديری صاحب شیخ کامل محقق ومدقق علامہ روزبہان ارواح کو کشف وانبار قبل دخول کی اجسام واشباح مین ثابت کرتی ہین اور ساتہ نور غیب کی اسرار مکتوم کو روح کا دیکہنا فرماتی ہین اور ما کنت تعلمها انت سی مراد قبل کون وجود روح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نجاننا فرماتی ہین اور بعد وجود روح کی آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا جانتا اور عالم ہونا ماکان ومایکون کا فرماتے ہین جس سے واضح ہے کہ جب روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو قبل دخول کے جسم پاک مین علم ماکان وما سیکون حاصل ہو چکا تہا اور مراد آیت کی شیخ موصوف کے نزدیک یہی
ہے اور بعد کو اسکا کسی معتبر مفسر ومحقق نے جنکی کتب ہمنے دیکہی ہین انکار ہی نہ کیا اگرچہ انہون نے معانی دیگر بیان کئے اور
معانی دیگر بیان کرنا مستلزم اسکو نہین کہ یہ معنی آپکے نزدیک غلط وغیر صحیح مین کیونکہ ایک آیت وحدیث کے چند معانی مراد
ہونا علما کے نزدیک باطل نہین ہے تو قبل بعثت ہی آپکا عالم ماکان ومایکون ہونا اسی آیت سے ثابت ہو گیا اب
میان **رانڈیری** شیخ موصوف ولی کامل کو نعوذ باللہ من ذلک مکذب اس آیت کا بالتصریح کہکر اپنی دیانت
پر مطلع کردین **رانڈیری** نے بہت خوش ہو کر تعجب سے کہا کہ (سبحان اللہ کیا ہی عمدہ طور پر اوس شخص کا رد اسی
آیت کریمہ سے ہوتا ہے) اب **راقم** کہتا ہے کہ کیا عمدہ طور سے رد **رانڈیری** کا اس آیت کریمہ سے ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا عالم ہونا قبل کون وجود روح کے اس سے مراد ہے اور بعد کون ووجود روح کے قبل دخول کے جسم مطہر مین آپکا عالم
ماکان وما سیکون ہونا اس تفسیر سے ثابت ہوتا ہے پہر میان **رانڈیری** کا اسکے بعد جو کچہ کلام ناتمام ہے اوسکا بطلان
واضح ہے کیونکہ وہ تمام اسی پر مبنی ہے کہ اس آیت کا مطلب **رانڈیری** نے یہی ہونا ضروری ولازم جان لیا تہا کہ
آپکو قبل نزول قران شریف کسیوجہ سے علم ماکان ومایکون نہ تہا اور آیت **لاتعلمهم** الآیہ سے یہی مراد **رانڈیری**
جان گئے تہے کہ کسیوجہ سے علم حال منافقین آپکو حاصل نہ تہا جب اسکا بطلان واضح ہو گیا تو **رانڈیری** کی
چہ میگوئیان سب باطل ہو گئین **قولہ** خانصاحب نے اس مقام مین حاشیہ جمل تفسیر کبیر عینی شرح بخاری
جلد رابع شرح شفا للملا علی قاری اور عینی شرح بخاری جلد سابع وغیرہ سے وہ عبارت نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا
ہے کہ منافقون کے حال کی اور اعداد کی خبر دی ہے اور اس سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ آیت کریمہ **لاتعلمهم نحن نعلمهم**
کے اترنے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گو علم بعض منافقون کے حال کا نہ تہا لیکن پہر تو دیا گیا بس اس کہنے کی
خانصاحب کو کیا ضرورت تہی وہ مین نہین سمجہ سکتا ہان اگر جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے دیدیا ہے اور فقط منافقون کا حال باقی رہگیا ہو تو یہ دلیل مناسب ہے کہ دیکہو اب تمام
ہو گیا لیکن یہ تو خانصاحب نے ذکر کیا ہی نہین اب خانصاحب کو ضرور ہے کہ اسے ثابت کرے یا آیت مذکورہ کے بعد
وہ تمام علم دیا گیا وہ ثابت کرے **اقول** وباللہ التوفیق **راقم** عنقریب اپنے فتوی کی عبارت جسمین یہ عبارات
کتب بہی موجود ہین جنکا نام **رانڈیری** نے لیا ہے اور اپنی سمجہ سکنے کا اقرار کرتے ہین ذکر کر چکا ہے اور **راقم** بالتصریح
بیان کر چکا ہے کہ وہابیہ ایسی آیات **لاتعلمهم** ونحوہا کو دلیل عدم علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹہراتے ہین

اور وہابیہ مطلقا غیب دانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہین اور وہ ہرگز جمیع ماکان ومایکون کے علم غیب کی
تخصیص نہین کرتے ہین ملا اسمٰعیل دہلوی ان تمام کے پیشوا اور **گنگوہی** میان **راندیری** کے استاذ
کے کلام مین یہ قید جمیع ماکان ومایکون کی ہرگز نہین علی الاطلاق غیب دانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون
اس قید کے رد کرتے ہین تو اون وہابیہ کے ایسے ادلہ سے عدم علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت **راقم** قبول
نہین کرتا اور ایسے امور کی خبر ہوجانا بعد کو بھی اونکے جواب کے واسطے کافی جانتا ہے اور میان **راندیری** جو جمیع ماکان
ومایکون کی قید لگاتے ہین تو اسکا جواب بھی ہوتا چلا آتا ہے اور جمیع ماکان ومایکون کے علم کی آڑ میان **راندیری** نے
بھی اب پکڑی ہے جبکہ بہت سے ادلہ **راقم** کے دونون فتوؤن مین علم غیب کی دیکھلیے اور جواب سے عجز وقوع مین آیا اور جمیع
ماکان ومایکون کے علم کا ثبوت جن عبارات سے بالتصریح ثابت ہے چنانچہ عبارت عینی جس سے جمیع احوال مخلوقات کی
خبر ایک مجلس مین دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مقدرات من الکائنات سے کچھ نہ چھوڑنا ثابت ہے جسکا ذکر
مکرر اوپر ہوچکا ہے جس سے یہ آڑ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی بھی رد ہوجاتی ہے اور اس آڑ کی ٹٹی کو آگ لگجاتی ہے اور
جمیع ماکان ومایکون کے علم کا آفتاب روشن اوس آڑ سے نکل آتا ہے اوسکو **راندیری** نے کیون چھوڑ دیا نہ جواب
دیا نہ قبول کیا پھر نہ سمجھ سکنے کی آڑ لگانا کیا کار آمد ہوسکتی ہے اب ضرورت کا بیان بھی بتا دیا گیا اور میان **راندیری**
کو سمجھا بھی دیا گیا اور **لاتعلمھم** او تر دے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم بعض منافقون کے حال کا نہونا اور پھر
ہونا اوس سے مراد **راقم** کی وہی ہے کہ آیت کے اوترنے تک بذریعۂ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام علم نہونا اور بعد نزول
بذریعہ مذکورہ ہونا اور قبل نزول آیات دوسری وجہ فراست یا لحن قول یا کشف والہام وانباء روحی یا وحی بلا
واسطہ سے ہونا پس اس علم بذرایع مذکورہ کا عدم علم قبل نزول آیت بذریعہ مخصوصہ کے مناقض ہونا مسلم نہین
ہے جو اوعار وہابیہ اور **راندیری** کا ہے پس دیکھو میان **راندیری** یہ دلیل مناسب ہے اور مناسبت اوسمین ہی
منحصر ہونا جسمین **راندیری** نے مناسبت کو منحصر کیا ہے ہرگز مسلم نہین اور یہ جو کہا کہ (آیت مذکورہ کے بعد وہ
تمام علم دیا گیا ثابت کرے) اجی **راندیری صاحب** جب آپکی روح مبارک کو بھی حصول علم ماکان وما
یکون کا ثبوت ابھی تفسیر علامہ سے درنبیان سے آپکو بتا دیا اور قبل بعثت انبیاء علیہم السلام کے ولایت کا قوی ہونا
ولایت اولیاء سے شرح بحر العلوم سے ثابت کر دیا اور اولیاء کے روبرو زمین دسترخوان اور مانند روے ناخن ہونا ثابت
کر دیا تو انبیاء علیہم السلام خصوصا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطریق اولی اس سے زیادہ کشف ہونا ثابت
ہوا اور جب جمیع احوال مخلوقات کا حال ایک مجلس مین بیان فرمانا ثابت ہوگیا تو جمیع احوال مخلوقات کا علم

آپکو دیا جانا ثابت ہوا اور علامہ اکمل الدین حنفی نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ملک وملکوت و
ارواح وغیب اضافی وغیب حقیقی ہونا مراد حدیث کی لینا جائز فرمایا چنانچہ یہ تمام اوپر مذکور ہوا تو اس تمام سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون ہونا منصفین کے نزدیک واضح ہے اس تمام کے
بعد پھر ثبوت مانگنا مکابرہ صرف وعناد راندیری کا ہر منصف جان سکتا ہے **قولہ** اس عبارت سے معلوم
ہوتا ہے کہ آپکے نزدیک بھی وہ شخص غلطی کر رہا ہے جو کہے کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو معراج سے ہی دیدیا تھا اور جو شخص یہ دعوی کرے کہ قبل بعثت سے ہی مذکور علم دیا گیا تھا اوسکی غلطی میں تو کسی
طرح کا شک ہی نہیں رہا اسواسطے کہ آپ فرماتے ہیں کہ آخر میں یعنی آیت کریمہ مدنیہ لاتعلمھم کے بعد منافقوں کے حال
کی خبر دیگئی **اقول** وباللہ التوفیق بار بار میاں **راندیری** اپنی سفاہت وجہالت یا ابلہ فریبی وعناد ومکابرہ کو
پیش کرتے ہیں اسکا جواب مکرر راقم دے چکا ہے اور پھر کہتا ہے آیت لاتعلمھم کی یہ مراد ہونا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو قبل نزول آیت کے کسی وجہ من الوجوہ علم حال منافقین نتہا مسلم نہیں ہے بلکہ بذریعہ وحی جلی
بواسطہ جبرئیل علیہ السلام علم نہونا آیت کے صدق کیواسطے کافی ہے پس دوسری وجوہ سے حال منافقین اور
دیگر احوال مخلوقات ماکان ومایکون کا نہونا اس آیت سے ثابت نہوا پس قبل بعثت اور معراج سے ہی علم ماکان
ومایکون بدیگر وجوہ حاصل ہونا بر حال خود باقی ہے آیت سے اوسکی نفی ہرگز نہیں ہوتی اور قبل بعثت اور معراج
سے ہی علم ماکان ومایکون کا قائل ہرگز غلطی نہیں کر رہا ہے اور اوسکے دعوی کی صحت میں ہرگز نقصان نہیں
راندیری کی فہم سقیم میں غلطی ہے اور **راندیری** کی غلطی میں کسیطرحکا شک ہی نہیں ہے اور ادعا غلطی
میں **راندیری** ہرگز صادق نہیں ہے **قولہ** فقیر بہی اسی باب تعدیل النساء بعضھن بعضا سے
لکہتا ہے حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں فاشتکیت بہا شہرا من قول اصحاب الافک ایضا انی لا اری من
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللطف الذی کنت اری منہ ایضا واما علی ابن ابی طالب فقال یا رسول
اللہ لم یضیق اللہ علیک والنساء سواھا کثیر اسکی شرح میں **علامہ عینی** فرماتے ہیں انما قال علی رض
ذلک مصلحۃ ونصیحۃ للرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی اعتقادہ لانہ رائ انزعاج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الامر وقلقہ فاراد راحۃ خاطرہ - اسی طرح **شرح مسلم** میں **علامہ نووی**
نے بہی لکہا ہے ایضا یستشیرھما فی فراق اھلہ ایضا ولم یجلس عندی من یوم قیل فی ما قیل قبلہا
ایضا فانہ بلغنی عنک کذا وکذا فان کنت بریئۃ فسیبرئک اللہ وان کنت الممت بشئ فاستغفری

الله وتوبی الیه **علامہ عینی** اسکی شرح مین فرماتی ہین ان فعلت ذنبا مع انه لیس من عادتک اسیطرح
علامہ نووی رح نے بھی فرمایا ہے پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ کی برأت کی خبر ہوتی تو ایک
مہینہ تک حضرت عائشہ رض کو تکلیف مین رکہنے کی کوئی وجہ نہین اونکی بیماری اور تکلیف فقط اصحاب افک کے کہنے
سے عارض ہوئی تہی اگر آپ پہلے ہی روز اونکو انکی برأت سے خبر دیتے تو یہ تکلیف لاحق نہوتی ایضا حضرت عائشہ رض
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پیار تہا اوسکے بیان کی تو ضرورہی نہین پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اونکی برأت کی خبر ہوتی تو پہلا پیار چہوڑنیکی کوئی وجہ نہین ایضا موافق بیان علامہ نووی اور عینی کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو انزعاج وقلق تہا پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی برأت معلوم ہوتی تو یہ پریشانی کی
کوئی وجہ نہین ہے ایضا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید اور علی بن ابیطالب رض سے حضرت عائشہ رض
کے فراق کا مشورہ لیا ہے پس اگر برارت کا علم ہوتا تو فراق کے مشورہ کی کوئی حاجت نہین تہی ایضاً آپ ہمیشہ عائشہ
صدیقہ رض کے پاس بیٹھا کرتے تہے لیکن جب سے آپ رض پر طوفان باندھا گیا تو ایک مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونکے نزدیک بیٹہنا چہوڑ دیا یہ علم برأت کی صورت مین بہت بعید ہے ایضا عائشہ رض کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمانا کہ اگر تو پاک دامن ہے تو قریب ہے کہ اللہ تیری برأت کریگا اور باوجود اسکے کہ تیری عادت ایسے کام کرنیکی نہین ہے اگر
گناہ مین اتری ہے تو اللہ تعالی سے استغفار اور توبہ کر اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برأت کا علم ہوتا تو یہ کبہی نہین
کہتے بلکہ ایسے موقع پر آپ یہ فرماتے تو واقعی پاک دامن ہے اگر منافقون نے تیرے حقمین دروغگوئی اختیار کی اور چاند پر
خاک اڑائی تو اس سے کیا ہوتا ہے لیکن ایسا نہین فرمایا باوجود ان تمام عبارت کے کہ جو اسی باب تعدیل النساء
کی حدیث مین موجود ہے خانصاحب والله ما علمت علی اهلی الاخیرا سے استدلال پکڑتے ہین کہ آن
صدیقہ رض کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہی جناب من آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برأت کا علم ہوتا اوس
صورت مین جیسا آپ فرماسکتے ہین کہ والله ما علمت علی اهلی الاخیرا اسیطرح برارت کے علم نہونیکی صورت
مین بھی آپ فرماسکتے ہین کہ والله ما علمت علی اهلی الاخیرا کیونکہ واقع مین اس قول کے بیان کرنیکے وقت
برأت ہو یا نہو انکو کسیطرح کی برائی صدیقہ رض کی جانب سے خبر نہ تہی اوسیکو تاکید سے بیان کرتے ہین والله ما علمت
علی اهلی الاخیرا پس جو جملہ دو صورتونمین بولا جاوے اوسمین سے خاص ایک صورت کو اختیار کرنا بدون
قرینہ مانعہ کے خطا سے خالی نہین ہے **اقول** وباللہ التوفیق واہ جی میانجی **راندیری** اب تو آپ تو فقیہ زُور
بہلا آپنے وہ اپنی پرانی صدا کیون چہوڑدی کہ جمیع ماکان ومایکون کا ثبوت چاہیے اوسکی آڑ بیان نہ پکڑی

اسیواسطے کہ آپکی اساتذہ گنگوہی وغیرہ وہابیہ اور انکے پیشوا ملا اسمٰعیل آپکی اس صد ابرانی کی قید کے ساتھ عیب دانی کا انکار نہیں کرتے ہیں بلکہ بلا اس قید کی انکار کرتے ہیں اور یہی قصہ افک وغیرہ اپنے مدعی فاسد کی دلیل بناتے ہیں بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم برأت حاصل ہونا اور منافقین کی بہتان سے کچھ شبہ نہ آنا اور منافقین کو جھوٹا جاننا آپ قبول کرلیں تو اپنے اساتذہ کی مایہ کو بھی آپ کھو بیٹھیں اسواسطے وہ پرانی صدا چھوڑدی اور وہابیہ اساتذہ کی طرفداری میں یہ سفاہات ورو باہ بازیاں وابلہ فریبیاں اور گستاخیاں کرنا شروع کردیں اور کچھ بھی شرم وحیا نہ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں آپنے یہ بدگمانی کی کہ نعوذ باللہ من ذلک منافقوں کا قول سے آپکو برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علم ویقین نہ رہا تھا اور بدگمانی وشک بلا دلیل شرعی کے حضرت صدیقہ رض کی برأت کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرلیا تھا ایسی بدگمانی وشک برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا میں کرنے کا اعتقاد رانڈیری کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بدگمانی کرنا رانڈیری کا ہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں یہ بدگمانی کی کہ اونکی برأت کا یقین وعلم باقی نہ رکھا بخاری میں یہ حدیث ہے ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اخبرتہ انھا جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عندہ ساعۃ ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم معہا یقلبہا حتی اذا بلغت باب المسجد عند باب ام سلمۃ مر رجلان من الانصار فسلما علی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال لہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انما ھی صفیۃ بنت حیی فقالا سبحان اللہ یا رسول اللہ وکبر علیہما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا اس سے واضح ہے کہ حضرت صفیہ زوجہ مطہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر رمضان کے اعتکاف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر جب رخصت دولت خانہ کو ہوئیں تو اونکو پہونچانیکو دروازہ مسجد تک جب حضرت تشریف لائے تو دو صحابی رضی اللہ عنہما کو جاتے ہوئے ملاحظہ فرمایا اون دونوں نے سلام عرض کیا آپنے فرمایا کہ ٹھہرو یہ صفیہ بنت حیی ہیں اونھوں نے عرض کیا تعجب ہے کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ یعنی آپکے حق میں دوسرا گمان کسطرح ممکن ہے اور اونپر ایسا فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشوار گذرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان کا تصرف انسان میں جاری ہے کچھ تمہارے دلمیں وسوسہ ڈالدے اس حدیث کے تحت میں عینی شرح بخاری جلد پانچویں صفحہ ۲۸۴ میں ہے فی التلویح ظن السوء بالانبیاء

علیہم الصلاۃ والسلام کفر بالاجماع ولھذا ان البزار لما ذکر حدیث صفیۃ ھذا قال ھذہ احادیث مناکیر لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اطہر واجل من ان یری ان احدا یظن بہ ذلک لا یظن برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظن السوء الا کافر او منافق وقال بعضھم وغفل البزار فطعن فی حدیث صفیۃ ھذا واستبعد وقوعہ ولم یأت بطائل قلت کیف لم یأت بطائل لانہ ذب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وکل من ذب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ابنکر علیہ وفی التلویح فان قال قائل ھذہ الاخبار قد رواھا قوم ثقات ونقلھا اھل العلم باخبار قیل لہ العلۃ التی بیناھا الاخفلو بھا ویجب علی کل مسلم القول بھا والذب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان کان الراوون لھا ثقات فلا یعرون عن الخطاء والنسیان والغلط انتہی اس سے واضح ہو کہ حدیث صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بعض محدثین محققین نے اسی واسطے مناکیر سے بتایا اگرچہ اوسکے راوی ثقات ہین کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابیون رضی اللہ عنہا کی حقمین بدگمانی کرنا ثابت ہوتا ہو کہ آپ نے ان کے حقمین بدگمانی کی کہ آپ پر وہ دو صحابی رضی اللہ عنہا بدگمانی کرینگے اور حال یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاک و بزرگ ترہین اس سے کہ کسی مسلمان کو اپنے حقمین بدگمانی کرنیوالا جانین اور اس سے یہ بھی ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانا ایسے امور سے ہر مسلمان پر واجب ہو اور یہ بھی ثابت ہو کہ انبیاء علیہم السلام کے حقمین بدگمانی کرنا کفر ہو بالاجماع اس حدیث کو جو بروایت ثقاۃ صحاح مین مروی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر سے بچانیکے واسطے کہ آپنے دو صحابی رضی اللہ عنہا کے حقمین یہ بدگمانی کی کہ وہ صحابی آپکے حقمین بدگمانی کرینگے علما مناکیر و غیر قابل اعتماد بتاتے ہین تو میان راندیری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدگمانی کرنیوالے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عدم برأت کا شک وشبہ ہو گیا تہا ایسی ابلہ فریبیون و روباہ بازیون سے ثابت کرنا چاہتے ہو تو راندیری کے ایسے اقوال شنیعہ موجب خرابی دین و ایمان کیونکر اون علماء کے نزدیک مردود و واجب الرد والطرد نہون اور ہمکو ایسے اقوال مردودہ کی مردودیت کا اظہار واسطے بچانیکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر سے کہ آپکو بدگمانی عدم بقاء برأت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ہو گئی تھی کیونکر واجب و ضرور نہین ہو میان راندیری یہ تمہارے استنباطات باطلہ مانند قیاس علم الملکوت کے ہین اگر تصریح بھی کسی حدیث آحاد یا اقوال مین دکھاتے جب بھی اوس تصریح کا ہمیں ایسی حالت مین قبول کرنا ضرور و لازم تو کجا بلکہ درست بھی نہین بس

تمہاری تمام ہذیانات استنباطات باطلہ کا جواب اجمالاً ہوگیا کہ آپکی ہذیانات استنباطات سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم بقاء برارت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گمان کرلیا اور علم ویقین برأت جو سابق
تہا اوسکو رفع کیا تو یہ گمان کرلینا عدم بقاء برارت کا بدگمانی ہے تو لنڈیری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدگمانی
کرنیوالے ٹھہرایا تو یہ گمان بد ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین جو کفر بالاجماع ہے موافق عبارت عینی رحمہ کے پس
مردودیت ہذیانات رانڈیری کی واضح ہے اسی حدیث افک کے تحت مین مختصر حاشیہ **جلال الدین سیوطی**
علی البخاری مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۹۱ مین ہے سید الوجود صلی اللہ تعالیٰ علیہ باٰلہ وسلم لایخفی
علیہ شیء وانما خفی علی من رأوا صدرہ لاتخلو غالباً عما قالوا فانظر ما علمہ من الوحی وآدم بین الماء
والطین فتلون تلونات الشاک بالامر تعلیما للورثۃ الذین بعدہ الی یوم القیامۃ کیف یفعلون
بالاسرار کتما حتی جاء علمہ برفع ما خفی عن اولئک فلم یطلق کما قیل وامنا قالت مقالہا
فناء عن السوی کقول الخلیل لجبرئیل اما الیک فلا علی نبینا باٰلہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
اس سے واضح ہے کہ آنحضرت سرور موجودات صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شی پوشیدہ نہین ہے اونہین لوگون پر پوشیدہ
رہا جنہون نے یہ جانا کہ ایسی صورت (یعنی تہمت جیسی صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگائی تہی) غالباً اوس امر سے خالی نہین
ہوتی ہے کہ جس امر کی تہمت لگاتے ہین یعنے ایسی بدگمان لوگون پر خفا و پوشیدگی رہی نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
جنکی ذات پاک ایسے گمانون سے پاک وبلند وبالا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم بذریعہ وحی ایسی حالت ووقت
مین حاصل ہوچکا تہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پتلے کا خمیر پانی ومٹی کے درمیان تہا اور جب ایسے وقت مین بذریعہ
وحی علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو دیا گیا تہا تو آپ پر حال برأت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
واضح تہا پس اسطرح کی تلاش ومشورہ وسوال کا معاملہ بریرہ واسامہ وحضرت علی رضی اللہ عنہم سے کرنا خفاء حال
برأت کے سبب سے نہ تہا) پس یہ تلون ومعاملہ شاک بالامر کا سا اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہ تعلیم کرین
اپنی امت وارثین علم نبوی کو جو بعد آپکے قیامت تک ہونیوالے ہین کہ وہ بہی اسرار کو اسیطرح پوشیدہ کرین اور یہ تلون
ومعاملہ شک کرنیوالے کا سا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برارت کے بارہ مین یہانتک کیا
کہ آپکو علم رفع ہونے پوشیدگی کا لوگون سے اوس چیز کا آگیا کہ جن پر برأت پوشیدہ ہوئی تہی یعنی جبتک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے معاملہ شک کرنیوالے کا سا کیا کہ آپنے جان لیا کہ جن لوگون پر پوشیدگی برأت تہی وہ اونسے
رفع ہوگئی اس بیان جلال الدین سیوطی رحمہ سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر برادت پوشیدہ نہ تہی لیکن

خود ایک مصلحت تعلیم امت کیواسطے معاملہ پوشیدہ کرنیوالیکا سا ایک حد تک کیا تہا پس مقصود فاسد میان راندیری کا کہ نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ویقین نہ تہا برأت کا اور خبر ثبوت نہی باطل ہوگیا راقم نے اپنے فتوی اولی مین وہابیہ کی دلیل قصہ افک صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دلیل عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونا قبول نہ کیا اور حدیث باب تعدیل النساء بطور سند پیش کی کہ حضرت صدیقہ کی پاکی مین افک منافقین سے کچہ شک وشبہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین آیا تہا چنانچہ راقم کی عبارت یہ ہے (اور حدیث افک بہی دلیل اسکی نہین ہوسکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبہی نجانا اول تو حدیث افک جو کتاب الشہادات بخاری باب تعدیل النساء بعضہن بعضا مین ہے اوسمین یہ موجود ہے فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعذرنی من رجل بلغنی اذاہ فی اہلی فواللہ ما علمت علی اہلی الا خیرا وقد ذکروا رجلا ما علمت علیہ الا خیرا جس سے واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ویقین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکی پر حاصل تہا اور منافقین کے افک سے کچہ آپکو شک وشبہ بہی نہین ہوا تہا اسیواسطے آپ قسم کہاکر فرماتے ہین کہ مین اپنے اہل کے حقمین خیر کو ہی یقین کرتا ہون باوجود ایسا فرمانے کے کون عاقل منصف یہ شبہ لاسکتا ہے کہ آپکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حقمین شک وشبہ آگیا تہا اور اونکی پاکی وعصمت کا یقین نہ رہا تہا اور آپکو معلوم نہ تہا کہ منافقین اپنے قول مین سچے ہین یا جہوٹے پس باینہمہ حدیث افک دلیل آپکے عدم علم غیب کی کیونکر ہوسکتی ہے) راندیری نے اول وآخر دو مقام سے عبارت مین قطع برید کی اول کو ذکر نہ کیا یہانسے شروع کیا حدیث افک جو کتاب الشہادات بخاری کے باب الخ اور آخر سے راقم کی اس عبارت مین سے فقط یہانتک کہ (خیر کو ہی یقین کرتا ہون) نقل کی باقی کو بالکل چہوڑ دیا اور اقول کہکر وہ مزخرفات ذکر کین جو راندیری کے قول مین راقم نے نقل کی ہین جنکا بطلان بہی عقلاء منصفین متدبرین کے فہم عالی کی نسبت بیان کر دیا گیا اور یہ اول وآخر سے راقم کی عبارت مین قطع وبرید راقم کو مدعی ومستدل بنانیکو و مانع ومستدل ہونے دلیل وہابیہ پر پوشیدہ کرنیکو کی ہے اور اس امر کے پوشیدہ کرنیکو کہ راقم اون وہابیہ پر معترض ہے کہ جو حدیث افک کو دلیل بناتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبہی نجانا چنانچہ اول عبارت مذکورہ راقم سے یہ واضح ہے اور راقم کو مستدل ٹہہرانیکو راندیری نے یہ کہا کہ (خانصاحب واللہ ما علمت علی اہلی الا خیرا سے استدلال پکڑتے ہین الخ) یہ تمام ابلہ فریبیان وروباہ بازیان راندیری کی ہین کہ جوابات اعتراضات سے عاجز آکر مانع کو مستدل ومنع واعتراض کو دعوی ٹہہرایا ہے اور باوجود تغایر اعتباری ممکن ہونیکے دو کلام مین تناقض اور ایک کلام کو دوسرے کا مکذب بناکر اپنے معتقدین جہال کو اور اپنے اساتذہ حملہ عرش نجدیہ کو خوش کرنا غرض ہے نہ خدا کا خوف

نہ بندونکی شرم نہ آخر مین پردہ دری کا خیال ہی پہر راندیری نی جو بخاری سی یہ نقل کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نی فرمایا کہ مین قصہ افک کی سبب سی بیمار ہوگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی وہ لطف ومہربانی نہین
دیکہتی تہی جو اول دیکہا کرتی تہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہا کہ اللہ تعالی آپ پر ضیق وتنگی نکریگا صدیقہ رضی اللہ
عنہا کی سوا دوسری عورتین بہت ہین پہر عینی سی نقل کیا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمانا اپنی اعتقاد مین
مصلحت وخیرخواہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیواسطی تہا اسی امر نی یعنی قصہ افک سی قلق دیکہکر ارادہ راحت
وتسکین خاطر مبارک کا کیا تہا اور شرح نووی سی نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اہل کی فراق مین مشورہ
کیا تہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی پاس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نہ بیٹہنا وقت قول منافقین
سی اور یہ فرمانا کہ ایسی ایسی خبر مجکو پہونچی ہی اگر تو بری ہی تو اللہ تعالی برأت ظاہر کردیگا اور اگر نزول گناہ مین ہوگیا
ہی تو توبہ کرلی اور علامہ عینی سی نقل کیا کہ اگر تونی گناہ کیا ہی باوجودیکہ تیری عادت یہ نہین ہی اس تمام مذکور سی یہ کہان
معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برأت کا علم نہ تہا نہایت یہ کہ ان اقوال سی معاملہ شاک بالامر کا سا کرنا ثابت
ہوتا ہی کلام مین الفاظ مستعملہ للشک ذکر کرنا کسی مصلحت کیواسطی مستلزم اس امر کو ہرگز نہین کہ متکلم کو فی الواقع
شک ہی کیا میان راندیری ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین کو دلیل اس امر کی بنا سکتی ہین کہ خدا
ورسول کو عدم ولد خدا تعالی کا یقین وعلم نہین ہی اسمین شک وشبہ ہی اور تقدس وتنزہ عن الولد کا علم وخبر
خدا تعالی کو نہین جیسی یہان برأت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بارہ مین ان ہذیانات کا اظہار کیا ہی جیسی ان
کان للرحمن ولد مین وجہ دوسری موجود ہی ایسی ہی یہان وجوہ دوسری موجود ہین انہین سی ایک توجیہ ہی جو علامہ
جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ تعلیم امت کو کرنا ہی کہ ایسی اسرار مین اسیطرح کتمان کیا کرین اور ممکن ہی کہ
باوجود علم وخبر برأت کی لطف وغیرہ نکرنا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی چندروزہ تکلیف کو گوارہ کرنا اس
سبب سی ہو کہ آپکو علم نزول وحی کا حق عائشہ رضی اللہ عنہا مین ہو کہ قیامت تک قرآنین پڑہی جاویگی اور برأت پر
دلالت کرتی رہیگی اور بعد نزول وحی برأت کی معتقد کا کفر قرآن سی ثابت ہوگا اور دوسری ایسی قذف
کرنیوالونکا حکم نازل ہوگا قیامت تک مسلمانونکو اس سی نفع ہوگا اس نفع کثیر کیواسطی چندروزہ تکلیف حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کو جو ضرر قلیل بلکہ نہایت ہی اقل ہی گوارا کرنا بہت بڑی حکمت کی بات ہی پس قول شل بول
راندیری کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ کی خبر ہوتی تو ایک مہینہ تک حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کو تکلیف مین رکہنی کی کوئی وجہ نہین الخ) باطل ومردود ہوگیا اور ایسی وجہ نکل آئی کہ جو خبرد

علم برأت کو منافی نہین ہر اور پیار و لطف چھوڑ نہین ہی وجہ یہی معاملہ شاک بالامر کا سا مصلحت مذکورہ کو
واسطی کرنا ہی اور ممکن ہی کہ اسکا علم آپکو ہو کہ نزول آیات برأت تقدیر الٰہی مین مقدر اسی ترک لطف و برداشت
تکلیف پر ہو اور انزعاج و قلق کی وجہ نعوذ باللہ من ذلک یہ ہونا ہرگز مسلم نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو عدم بقاء برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا گمان ہوا ہو بلکہ یہ انزعاج و قلق قول کاذب منافقین کی سبب
سی ہوا اور یہی وجہ آپکی پریشانی کی ہو نہ گمان عدم برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی
تسکین کی وجہ بھی عدم برأت سی ہونا ہرگز مسلم نہین بلکہ یہ وجہ ہوا نکو زعم مین کہ باوجودیکہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا فی الواقع بریّہ ہین اور علم و یقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی بریّہ ہین لیکن قول کاذب
منافقین جو شایع ہو گیا ہی اور وحی برأت مین ابھی آئی نہین تو شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو پاس رکھنا نچاہتی ہون اور فقط قول کاذب کہدینا اور اوسکا شیوع
موجب اسکا ہو کہ شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہو کہ جس عورت کی حق مین قول کاذب بھی کہدیا جائی
اور وحی سی برأت ثابت نہو یا اور طریق سی سواے علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوس قول کاذب کا کذب واضح و لائح
نہو ایسی عورت کو پاس نہ رکھنا چاہی جیساکہ حدیث بخاری مین ہی عن عقبۃ بن الحارث انہ تزوج
ابنۃ لابی اھاب بن عزیز فاتتہ امرأۃ فقالت انی ارضعت عقبۃ والتی تزوج بھا فقال لھا
عقبۃ ما اعلم انک ارضعتنی ولا اخبرتنی فرکب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالمدینۃ فسألہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف وقد قیل ففارقھا عقبۃ و
نکحت زوجا غیرہ اس سی واضح ہی کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سی نکاح کیا دوسری عورت
نے کہا کہ مین نے زوجین کو دودھ پلایا ہی صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا نہ میری علم مین مجھکو دودھ اسنے پلایا ہی
اور نہ مجھکو اسکی خبر ملی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سوال کیا تو جواب مین فرمایا صحابی رضی اللہ عنہ کو
کہ تو اوسکی ساتھ کیسی مباشرت کریگا و حال یہ ہی کہ کہا گیا ہی تو بہائی اوسکا ہی علینی شرح بخاری جلد اول
صفحہ ۵۹۴ مین ہی اس حدیث کی تحت مین ان الواجب علی المرء ان یجتنب مواقف التھم وان کان
نقی الذیل بری الساحۃ جس سی واضح ہی کہ مواقف تہمت سی بچنا واجب ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
اسی قسم کا خیال کرکی عورتین بہت ہونا فرمایا ہو اب دیکھو میان راندیری یہان بھی دوسری وجہ نکل آئی
سواے گمان عدم برأت کی اور رزاق کو مشورہ سی فقط اون صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی رائی کا اظہار کرانا منظور

ہی جیسی خدا تعالی نی آدم علیہ السلام کی حقمین مشورہ لیا اور تعلیم مقصود ہو کر امور مین امت مشورہ لیا
کری پس فراق کی مشورہ کی وجہ وحاجت عدم برأت کا گمان نہوا جیسا کہ ہذیان راندیری کا ہی ایسی ہی
اس قول راندیری کا جواب ہی کہ اگر تو پاک دامن ہی تو قریب ہی کہ اللہ تیری برأت کریگا) یہ ایسا ہے جیسا
ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین جیسی آیت مین عدم علم تقدس وتنزہ وبرأت عن الولد پر دلالت
نہین ہی ایسی ہی ان اقوال نبویہ مین بہی دلالت نہین ہی اگر کوئی میان راندیری کو کہی کہ اگر میان راندیری انسان ہین تو
ناطق ہین یا حیوان مثلاً اس سی کیا میان راندیری یہ گمان کرینگی کہ قائل کو اس قضیہ مین راندیری
کی انسان ہونیکا علم وخبر نہین ہی اور شک وشبہ ہی پس یہ وہی معاملہ شاک بالا کا سا ہی یا وجود علم ویقین
برأت اور تعلیم امت کیواسطی بہی ہو سکتا ہی پس یہ قول راندیری کا بہی کہ (باوجود ان تمام عبارات کی کہ جو
اوسی باب تعدیل النساء الخ) باطل ومردود ہو گیا اسلئی کہ ہرگز اس تمام عبارت مین عدم علم برأت وعدم خبر
برأت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین مسلم نہین ہی یہ فقط استنباطات باطلہ مردودہ
راندیری کی ہین اور واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا اس بارہ مین نص ہی اور علم ویقین صدیقہ رضی اللہ
عنہا اس عبارۃ النص سی ثابت ہی اور عبارۃ النص کی مقابلہ اشارۃ النص بہی مرجوح وغیر قابل اعتماد ہی چہ جائے
کہ یہ استنباطات باطلہ راندیریہ پس ان استنباطات عبارۃ النص سی جو ثابت ہو اوسکو رد کرنا سراسر سفاہت وغلو
ضلالت نہین تو اور کیا ہی پس یہ قول راندیری کا کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برأت کا علم ہوتا اوس صورت
مین جیسا آپ فرما سکتی ہین کہ واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا اسیطرح برأت کی علم نہونیکی صورت مین بہی آپ
فرما سکتی ہین کہ واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا الخ) یہ سراسر جہالت صرف ہی کہ علم نہونیکی حالت مین بہی واللہ
ما علمت علی اھلی الا خیرا فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جائز بتایا ہی اور در صورت عدم علم ویقین
خیریت کی بہی سات قسم کی اپنی علم ویقین کو خیریت مین ہی کہ یہان وہی برأت عن التہمہ ہی منحصر فرمانا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی حقمین راندیری اعتقاد کرتی ہین ادنی طالب علم بہی جانتا ہی کہ شریعت مین علم سی مراد یقین ہوتا ہی
جو عبارت ہی اعتقاد جازم مطابق للواقع ثابت سی جسمین احتمال نقیض نہونا اور واقع کی مطابق ہی ہونا اور مخالف
نہونا اور تشکیک مشکک سی زائل نہونا ضرور ہی پس برأت فی الواقع نہونیکی حالت مین علم ویقین کا اطلاق
کیونکر درست ہو سکتا ہی فی الواقع برأت نہو اور جزم برأت کا فرمایا تو یہ علم ویقین کہان ہی وہ تو نعوذ باللہ من ذلک
جہل مرکب ہی نعوذ باللہ من ذلک در صورت برأت نہونیکی واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا فرمانیکو درست

تہا قائل جہل مرکب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرانیکو درست بتاتا ہی اور باوجود عدم علم خیریت و برأت کے اس فرمانیکو کہ مجکو اپنی اہلی کے حق مین علم خیریت ہی ہو درست بتانا اور دونگوئی کو آپکے حق مین درست بتاتا ہی اور لزوم کفر کا ارتکاب کرتا ہی پہر یہ جو کہا کہ (جو جملہ دو صورتون مین بولا جاوی اوسمین سی خاص ایک صورت کو اختیار کرنا الخ) سراسر سفاہت و جہالت و ضلالت وابلہ فریبی و عناد و مکابرہ ہی اہل اسلام کے طریق محقق و مدلل پر علم و یقین مع القسم کسی امر مین منحصر کرنا اوس صورت مین بہی درست ہو تا کہ واقع مین اوس امر کا نقیض قائم یا محتمل ہو یہ کسکا مذہب ہی یہ خیال وہابیہ کا ہی ایجاد بندہ ہی اوسکے خلاف کو خطا بتانا ضلالت نہین تو اور کیا ہی اور بیان قرینہ مانعہ کونسا ہی جو میان رانديری کا یہ ہذیان ہی (باوجود قرینہ مانعہ کے) ایسے دعاوی باطلہ سے حق کو ناحق کرنا ضلالت و سفاہت نہین تو اور کیا ہی **قولہ** ایضاً جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واللہ ماعلمت علی اہلی الا خیرا تاکید کے ساتہ بیان کیا ہی اسیطرح حضرت اسامہ فرماتے ہین اہلک یارسول اللہ ولا نعلم واللہ الا خیرا اور اسیطرح حضرت زینب فرماتی ہی یارسول اللہ احمی سمعی وبصری واللہ ماعلمت علیہا الا خیرا پس خانصاحب کے استنباط کے موافق تو چاہیے کہ حضرت اسامہ رض اور حضرت زینب رض کو بہی قبل نزول ان الذین جاؤا بالافک الخ برأت کا علم یقینی طور پر تہا حالانکہ کوئی اسکا قائل نہین جناب من اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ سے (سوای اون صحابہ کے کہ جو منافقون کے کہنے مین آگئے تہے) دریافت کرتے تو تمام یہی کہتے کہ واللہ ماعلمت علیہا الا خیرا اسواسطے کہ اونکو صدیقہ کی شان مین کسیطرح کی برائی کا علم نہ تہا پس وہ ہر ایک اپنے علم کی خبر دیتے نہ یہ کہ واقعی بات کی خبر دیتے **اقول** وباللہ التوفیق سبحان اللہ **رانديری صاحب** تاکید سے فرمانا تو قبول کرتے ہین لیکن برأت حاصل نہونیکی حالت مین بہی ایسا علم کو تاکید سے علم کو خیریت مین منحصر کرنا کہ جس سے غرض یہان اثبات برأت اور رفع تہمت ہی جایز فرماتی ہین جس چیز کا اثبات بالتاکید کیا ہو وہان یہ احتمال ہو کہ مثبت کے نزدیک یہ فی الواقع ثابت نہین ہی فقط موافق اوسکے گمان کے ہی تو **رانديری** لا الہ الا اللہ کہین تو اوسمین بہی یہ احتمال جاری ہی کہ **رانديری** کے نزدیک اثبات الوہیت بالتاکید فی الواقع نہین بلکہ **رانديری** کے گمان و ذہن کے موافق ہی یہ جنون نہین تو اور کیا ہی بلاشبہ صحابہ رضی اللہ عنہم بہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کا یقینی ہونا اپنے اس کلام سے واللہ ماعلمت علیہا الا خیرا ثابت کرتے ہین اور بلاشبہ آنحضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت ایسے روشن ضمیر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے نزدیک یقینی تہی اونکی برأت کے نقیض کا وہم و شبہ و شک کچہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہ تہا اور رودہ اولے

علم الیقین برأت صدیقہ کا رکہتی ہو شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوہ مطبوع نولکشور
جلد دوم کی صفحہ ۲۲۲ مین فرماتی ہین اما بعضی علماء سیر قصۂ عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما
در مشاورت آنحضرت علیہ السلام با ایشان و جواب دادن ایشان نیز ذکر کردہ اند و در آنجا علی رضی اللہ عنہ موافق ایشان گفتہ اما عمر
رضی اللہ عنہ پس گفت یا رسول اللہ مگس بر اندام تو نمی نشیند بجہت آنکہ مگس بر نجاسات و مستقذرات می افتد
و پایہای او آلودہ بآن میگردد و خدا تعالی بدن پاک ترا از ان نگاہ میدارد پس چگونہ ترا از کسیکہ بدترین چیزہا
آلودہ باشد نگاہ ندارد و عثمان بن عفان گفت کہ سایۂ تشریف تو بر زمین نمی افتد کہ مبادا بر زمین نجس افتد
و حق تعالی صیانت سایۂ تو بدین مشابہ میکند چگونہ صیانت حرم محترم تو از ناشائستہ نکند علی مرتضی گفت کہ حق
تعالی روا نداشت کہ نعلین ملوث در نماز در پای مبارک تو باشد و خبر کرد ترا تا بکشی انرا از پای مبارک خود اگر
این امر واقع بودی خبر کردی ترا میدان خاطر جمع دار کہ خواہد تخفیف حال ترا خبر کرد و چون آنحضرت این سخنان
شنید بمسجد رفت و خطبہ خواند و گفت کیست کہ نصرت دہد مرا و انتقام کشد مردی را کہ بتحقیق رسیدہ است بمن
ایذای او در شان اہل من مراد عبد اللہ بن ابی منافق را داشتہ بخدا من ندانستم از اہل خود جز نکوئی و بتحقیق ذکر
کردہ اند مردیرا کہ ندانستہ ام از وی جز نکوئی مراد صفوان بن المعطل ہست کہ او را منافقان متہم باین شنیعہ داشتند
بود مردی خیر فاضل عابد و خود چہ جای این اتہام ہست کسیکہ ادنی عقل و فہم داشتہ باشد و کدام فہم و وہم گنجائش
دارد کہ باینجا رود مگر منافق بود در غایت نفاق و حسد شیطان سد راہ او شد از عبد اللہ منافق و حمنہ عجب نبود
کہ گرفتار قید نفاق و حسد بودند عجب از حسان و مسطح ہست کہ باین بلیہ و خبط و جنون گرفتار شدند اس سی واضح
ہی کہ بعض علماء سیر نی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مشورہ لینا حضرات عمر و عثمان رضی اللہ تعالی عنہما سی
اور انحضرات کا جواب دینا اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا اونکی جواب کی موافقت کرنا بہی ذکر کیا ہی حضرت عمر
رضی اللہ تعالی عنہ نی جواب (مدلل بدلیل برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا) یہ دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم آپکی بدن مبارک پر مکہی نہین بیٹہتی ہی اس سبب سی کہ وہ نجاست و پلیدی پر بیٹہتی ہی تو اوسکی پاؤن
اوس پلیدی سی آلودہ ہو جاتی ہین آپکی بدن پاک کو اللہ تعالی اوس سی نگاہ رکہتا ہی اور اوسکی بیٹہنی سی بچاتا ہی پس
کیونکر آپکو ایسی شخص سی جو بدترین چیز کی ساتہ آلودہ ہو نگاہ نہ رکہی یعنی جب ادنی پلیدی سی خدا تعالی آپکو بچاتا ہی
تو آپکو ایسی عورت سی جو بدترین پلیدی سی آلودہ ہو کیونکر نہ بچاتا جسکا مطلب یہ ہی کہ ہرگز حضرت صدیقہ رضی اللہ
تعالی عنہا اوس امر متہم کی ساتہ آلودہ نہین ہو سکتی ہین جسکی تہمت منافقین لگاتی ہین اگر اونسی ایسا امر وقوع

مین آتا تو اللہ تعالیٰ اونکو آپکی زوجہ اول سے ہی نہ بناتا اور وصل ہرگز نہونے دیتا یہ دلیل قوی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکی و برأت پر قائم فرمائی اور اس استدلال سے علم یقین برأت صدیقہ
رضی اللہ عنہا کا اظہار فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ سایہ شریف آپکا یا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسواسطے زمین پر گرنے سے اللہ تعالیٰ بچاتا ہے کہ مبادا کہین زمین پلید پر پڑ جاوے جب حق
تعالیٰ اسطرح سے آپکو سایہ کی نگہبانی کرتا اور بچاتا ہے تو کیونکر آپکی حرم محترم صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو امر نالائق
سے نہ بچاویگا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جواب دیا کہ نعلین آلودہ کا آپکے پاؤن مبارک مین ہونا اللہ
تعالیٰ نے روا نہ رکھا اور پسند نہ کیا اور آپکو خبر کر دی تا کہ پاؤن مبارک سے نکالڈالین اگر یہ امر جسکی ساتھ منافقون نے تہمت
لگائی ہے واقع ہوتا تو خدا تعالیٰ آپکو خبر کر دیتا ان خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ادلہ قاطعہ سے برارت صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے حقین اپنے علم و یقین کا اظہار کیا جب آپنے جان لیا ایسے صحابہ اجلہ کے کلام مدلل سے کہ غیر متدبرین پر مخفی
اس امر مذکور مین تہا اوسکا رفع ادلہ صحابہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہو سکتا ہے اور یہ ادلہ اوسکو کافی ہین تو
اوسوقت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسمیہ اپنے علم و یقین کا انحصار خیریت حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا مین ہونا ظاہر کرکے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برأت کا اظہار اس طریق سے کیا اور منافقین تہمت لگانے
والون سے انتقام لینا چاہا اگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم و یقین برارت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نہ
تہا اور برارت کی خبر نہ تہی جیسا کہ کلام سابق راندیری مین یہ خبر نہ ہونا گذرا ہے تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم انتقام لینے کو مستعد قبل نزول وحی مثبت برارت بغیر علم برارت کے کیونکر ہوتی اور قسمیہ علم و یقین کا انحصار
خیریت مین ہے جو رافع وہم وقوع امر متہم ہر ذی شعور کے نزدیک نفی الواقع ہے کیونکر فرماتے پس آپکو بہی اور صحابہ کرام کو
بہی علم و یقین برارت کا اسی قسم کے ادلہ جیسے اوپر منقول ہوئین حاصل تہا اور یہ جو راندیری نے کہا ہے کہ اسکا کوئی
قائل نہین ہے اوسکا کذب بہی واضح ہے ادلہ قاطعہ سے علم الیقین حاصل ہونا جب ثابت ہوا تو اب بیان کسی کے قائل
ہونے نہونے کو کچہ دخل نہین ہے شیخ محدث دہلوی کا جو یہ قول ہے کہ در خود نیز جای اتہام است لیکہ ادنی عقل
وفہم داشتہ باشد و کدام فہم گنجایش دارد کہ اینجا رود مگر منافق بود) اس سے واضح ہے کہ شیخ دہلوی فرماتے ہین کہ تہمت
مزیلہ برارت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیطرف فہم و وہم منافق کا ہی جا سکتا ہے اور اتہام مزیل برارت صدیقہ
کیطرف فہم و وہم مسلمانکا جا ہی نہین سکتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بہی علم و یقین
برارت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاصل تہا شیخ موصوف بہی اسکے قائل نکل آئے پس راندیری کا قول کہ

انکاکوئی قائل نہین غلط ودروغ ہوگیا اور یہ علم ویقین خیریت صدیقہ رض نقیض تہمت فی الواقع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تہا نہ فقط موافق اپنے ظن کے اور دیکہیں کہ شرح عقائد نسفی مین اس قول متن کے
تحت مین (اسباب العلم) یہ ہے هو صفة یتجلی بها المذکور لمن قامت هي به اي یتضح ویظهر ما یذکر
ای من شانه ان یذکر ۱۲
ویمکن ان یعبر عنه موجودا کان او معدوما اس سے چند سطور کے بعد ہے لکن ینبغي ان یحمل التجلی علی
الانکشاف التام الذي لا یشمل الظن لان العلم عندهم مقابل للظن اس سے واضح ہے کہ متکلمین
کے نزدیک علم اوس صفت کو کہتے ہین کہ جس شخص مین وہ صفت پائی جاوے تو اوس صفت کے سبب سے وہ امر
جسکا ذکر کرنا اور بیان کرنا ممکن ہو خواہ موجود ہو وہ امر یا معدوم اوس شخص پر کامل وتمام طور سے منکشف و واضح
وظاہر ہو جاوے اور انکشاف تام کی قید اسیواسطے لگانا چاہیے کہ ظن وگمان جو متکلمین کے نزدیک علم کا مقابل و
مناقض ہے اوسکو تعریف علم شامل نہو اگرچہ شارح نے اس تعریف کے بعد شمول تعریف کا غیر یقینیات کو بھی بیان کیا
اور اوسکے بعد یہ تعریف بھی بیان کیا کہ صفة توجب تمییزا لا یحتمل النقیض اور اسکا تصدیقات غیر یقینیات
کو شامل نہونا بیان کیا لیکن پہر آخر مین استدراک کیا چنانچہ کہا لکن ینبغي الخ جو ابہی معلوم ہوا جس سے ظن کو تعریف
کا شامل نہونا اور ظن کا مقابل علم نزدیک متکلمین کے ہونا واضح ہے بیان کیا ہے جب ظن جو جانب راجح کا نام ہے مقابل
علم کا و مناقض ہے تو شک و وہم جو مساوی و مرجوح ہین وہ بطریق اولی مقابل و مناقض علم ہین اور تعریف
دوسری مین لا یحتمل النقیض کی قید اسیواسطے لگائی کہ ظن و وہم و شک جہل مرکب و تقلید علم سے خارج ہوجاوین
عبد الحکیم علی الخیالی مطبوع مجتبائی دہلی صفحہ ۵ مین ہے وبقوله لا یحتمل النقیض اي لا یحتمل النقیض
التمییز بوجه من الوجوه خرج الظن والشك والوهم والتقلید فان الظن والشك والوهم توجب
کلها تمییزا یحتمل النقیض فی الحال والجهل المرکب والتقلید یوجبان تمییزا یحتمل نقیضا فی المآل اما
فی الجهل فلان الواقع فی نفس الامر خلافه فیجوز ان یطلع علیه فیما بعد واما فی التقلید فلعدم
استناده الی موجب من حس او بداهة او عادة او برهان فیجوز ان یزول بتقلید آخر اس سے واضح
ہے کہ قید لا یحتمل النقیض سے ظن و شک و وہم و جہل مرکب و تقلید تعریف علم سے خارج ہوجاتی ہین اور اس سے یہ بھی
واضح ہے کہ جہل مرکب اسیواسطے علم سے خارج ہے کہ امر واقع نفس الامر مین خلاف جہل مرکب کے ہے شرح مواقف
مطبوع نولکشور صفحہ ۴ مین ہے کہ ظن و جہل مرکب و تقلید و شک و وہم کا نام علم رکھنا اور علم مین مندرج کرنا
استعمال لغت و عرف عام و شرع کے مخالف ہے عبارت یہ ہے (وهذا) اي ماذکره فی تعریف العلم (یتناول

الظن والجهل) المركب والتقليد بل الشك والوهم ايضا (وتسميتها علما) اي جعلها من اجزاء
فيه كما ذهبوا اليه (يخالف استعمال اللغة والعرف والشرع) انه لا يطلق على الجاهل جهلا مركبا
انه عالم في شيء (من استعمال اللغة والعرف) والشرع كيف ويلزم ان يكون اجهل الناس في الواقع
اعلمهم به وكذا لا يطلق في شيء منها على الظان والشاك والواهم واما التقليد فقد يطلق عليه
العلم مجازا لا حقيقة (ولا مشاحة) اي لا مضائقة ولا منازعة (في الاصطلاح) بل لكل احد
ان يصطلح على ما يشاء (الا ان رعاية الموافقة في الامور المشهورة) بين الجمهور اولى واحب
چھ تعریف علم کی بیان کرکے اونمیں خلل ہونا بیان کیا اور پھر ساتوین تعریف کو مختار بتایا اور اوسکی یہ وجہ بیان
کی کہ یہ خلل مذکور سے بری اور تصور مع تصدیق یقینی کو شامل ہے اور وہ ساتوین تعریف جسکو مختار بنایا ہے
شرح مواقف مین یہ ہے انہ صفۃ توجب تمییزا ما عداھا بین المعانی لا یحتمل النقیض علامہ
سید سند لا یحتمل النقیض کی شرح مین یہ فرماتے ہین ای لا یحتمل متعلق التمییز نقیض ذلک التمییز
وبھذا القید خرج الظن والشک والوهم فان متعلق التمییز الحاصل فیہا یحتمل نقیضہ بلا خفاء
وکذا خرج الجهل المرکب لاحتمال ان یطلع فی المستقبل صاحبہ علی ما فی الواقع فتزول عنہ
ما حکم بہ من الایجاب والسلب الی نقیضہ وکذا خرج التقلید لانہ یزول بالتشکیک اس سے
واضح ہے کہ علم کی تعریف مختار جو خلل سے خالی ہے اوسمین قید لا یحتمل النقیض موجود ہے جس سے ظن وشک ووہم و
جہل مرکب وتقلید خارج ہین یہی تعریف علم یقینی کی ہے اور جزم خلاف واقع کرنیکو علم اور جزم مذکور کرنیوالے کو
عالم لغۃً وعرفاً وشرعاً نہین کہا جاتا ہے پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واللہ ما علمت علی اهلی
الا خیرا فرمایا جس سے آپکے علم کا خیریت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مین منحصر ہونا کہ یہان عبارت براءت عن التہمۃ
سے ہی واضح ہے اور علم مین عدم احتمال نقیض کہ وہ عدم براءت کا وہم وظن وشک ہے وجہل مرکب ہے تو خیریت
کا نقیض عدم خیریت کہ وہ یہان عدم براءت کا وہم یا شک یا ظن یا جہل مرکب ہے آپکے قول مین احتمال ہرگز نہین ہے
ایسی ہی صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے اقوال مین ہے جنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی براءت کا علم خود کو
نزدیک ہونا ظاہر کیا ہے احتمال عدم براءت خواہ وہم اوسکا ہو یا شک یا ظن یا جہل مرکب ہرگز نہین ہے جب لغت و
عرف وشرع مین علم کیواسطے عدم احتمال نقیض مذکور ضرور ہوا تو باوجود احتمال نقیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و
صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم علم کا اطلاق ہرگز نہ فرماتے جب اطلاق علم کا فرمایا تو واضح ہے کہ واقع مین اونکا بری ہونا

اورکسیطرح کا وہم وشک وظن نہونا اونکی برات مین اور یہ برات فی الواقع ہونا اوضون نے فرمایا ہی پس یہ جو
راندیری کا قول سابق مین گذرا ہی کہ (اسیطرح علم نہونیکی حالت مین ہی آپ فرما سکتے ہین کہ (واللہ ماعلمت
علی اہلی الا خیرا الخ) اوسکا بطلان ومردودیت واوسمین لزوم اتہام دروغگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر واضح ہی ہر ادنی عقل والا ہی جان سکتا ہی کہ باوجود عدم علم خیریت کہ جو عبارت یہان برات عن التہمہ کی
ہی علم کو خیریت مین منحصر قسم کے ساتھ کرنا دروغگوئی ہی وجھوٹی قسم ہی کیا میان راندیری کو کسی امر کے ثبوت کا نشان قیام
زید کے ثبوت کا علم نہو جب ہی واللہ ماعلمت زیدا الا قائما میان راندیری کہنا درست جانتے ہین اور جملہ
مذکورہ کی دلیل مین جو ہذیان راندیری کا ہی کہ (کیونکہ واقع مین اس قول کے بیان کرتے وقت برات ہو یا
نہو آپ کو کسیطرح برائی کی خبر صدیقہ رض کی جانب سے نہ تہی) اوسکی ہی مردودیت واضح ہو گئی اسلئے کہ واقع مین
برات نہو پھر علم کو خیریت مین منحصر کرنا کہ جو یہان عبارت برات سے ہی علم کے اطلاق کے منافی ہی علم لغت وعرف
وشرع مین جزم خلاف واقع کو نہین کہا جاتا ہی اور خلاف واقع کی جازم کو عالم نہ کہنا اور جاہل بجہل مرکب کے
عالم نہ کہنا لغت وعرف شرع مین ابہی شرح مواقف سے معلوم ہو چکا ہی پھر برات نہونیکی حالت مین واللہ ماعلمت
الا خیرا فرمانیکا اعتقاد راندیری کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی حقین کرنا اونکے
علم کو جہل مرکب بتانا اور اونکو جاہل بجہل بنانا ہی نعوذ باللہ من ذلک اوفی یہ کہ یہ لزوم کفر ہی اگر التزام ہی تو کفر
مین کچہ شک نہین ہی اور یہ ہذیان ہی راندیری کا صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم فرمانیوالی واللہ ماعلمت علیہا الا
خیرا کی حقین کہ (ہر ایک اپنے علم کی خبر دیتے ہین نہ یہ کہ واقعی بات کی خبر دیتے) مردود ومطرود ہو گیا کیونکہ علم کی
تعریف مختار مین قید لا یحتمل النقیض سے خارج ہونا جہل مرکب کا ہی علما فرماتے ہین تو صحابہ کے اطلاق علم سے اس
محل مین واقعی بات کی خبر دینا واضح ہی ورنہ علم نہوگا جہل مرکب نقیض علم ہوگا پس یہ تمام ہذیان راندیری
مردود ہین اور سفاہت وجہالت یا ابلہ فریبی راندیری کی ثابت ہی بہر راقم کی سند واللہ ماعلمت علی
اہلی الا خیرا حدیث نبوی کو استنباط بتانا ہی جہالت یا ابلہ فریبی راندیری کی ہی ایسی ابلہ فریبیون وگستاخیون
وسفاہات سے نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور علم کی تنقیص موجب کفر حسب قول شفا وشرحہ
کر کے راندیری وہابیہ کی اتباع کرتے ہین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم راقم اس بات کو زیادہ طول دینا
نہین چاہتا ہی ایک بات یہ کہتا ہی کہ راندیری کو چاہیئے کہ اسکو غور سے دیکھین اور اپنے گریبان مین منھہ
ڈالکر دیکہین کہ اہل اسلام متکلمین اہل سنت وجماعت کی تعریف علم مختار ہی راندیری کو معلوم نہین

اسواسطی شاید یہ مزخرفات وسفاہات کا صدور ہوا ہی یا شاید دیدہ دانستہ عناد و مکابرہ وابلہ فریبی سی یہ صادر ہوا ہے

قولہ جناب من بعد اوترنی وحی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوگئی اسمین کسیطرح کا شک نہین ہی اگر کوئی شخص باوجود وحی اوترنیکی اور اوس سی برارت ہونیکی یہ سمجھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر بہی خبر نہوئی تہی یا آنحضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برارت مین شک کری تو وہ شخص کافر ہی لیکن اس سی یہ لازم نہین آتا کہ اب تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم ہوگیا پس اس دعوی کیلئی یہ ضرور ہی کہ ثابت کیا جای کہ تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم تہا لیکن فقط برارت صدیقہ کا علم نہ تہا اب اس قصہ کی بعد ہوا یا اس قصہ کی بعد اللہ تعالے نی تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم دیا ہی **اقول** وباللہ التوفیق **راقم** اپنی فتوی اولی مطلوبہ **رانديرى** کی عبارت اوپر نقل کرچکا ہی جسکا اول وآخر **رانديرى** نی فریب دہی عوام کیلئی چہوڑ دیا ہی کہ اعتراض و منع دلالت حدیث افک کو اوپر مدعی وہابیہ کی **رانديرى** دعوی ٹھہراوین اور سند منع کو استدلال عوام کی نظر وںمین بناوین اول عبارت جو **رانديرى** نی چہوڑ دی ہی اوسمین یہ موجود ہی (حدیث افک ہی دلیل اسکی نہین ہوسکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی غیب کبہی نہین جانا) یہ تمام اوپر **راقم** نی بیان کردیا ہی پہر اسواسطی بیان کرنا پڑا کہ قول **راقم** کا جو اس وہم کی جواب مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کبھی غیب نجانا اوسکی دلیل حدیث افک ٹھہرائی جاوی اور وہ قول **راقم** یہ ہی (بالفرض یہ ثابت ہی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت معلوم نہ تہا لکن بعد کو تو خدا تعالیٰ نی وحی نازل فرمائی بعد کو تو اطلاع دیدی اور غیب پر اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوگئی) اسکو میان **رانديرى** نی نقل کرکی اقول کہکر جو کچہ کہا ہی تو اوسکی آخر مین وہی صدائے پرانی جو قول سابق مین بھول گئی تہی یہان پہر یاد کئی کہ (اوس سی یہ لازم نہین آتا کہ اب تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم ہوگیا پس اس دعوی کیلئی یہ ضرور ہی کہ ثابت کیا جائی الخ) منصفین غور کرین اس محل یہ دعوی کہان ہی یہان تو حدیث افک کو اس امر کی دلیل بنانی پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی غیب کبھی نجانا اعتراض ہی اور اوسکی دلالت امر مذکور پر منع وارد کیا گیا ہی پس اسکو دعوی ٹھہرانا **رانديرى** کا سفاہت یا ابلہ فریبی ہی اور روباہ بازی اور یہ جو کہا کہ (بعد اوترنی وحی کی الخ) اجی **رانديرى صاحب** باوجود فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا واسطور و مقولہ کاذبہ منافقین مفترین کی جس سی واضح ہے کہ آپکو علم و یقین برارت واقعیہ حضرت صدیقہ رض کا حاصل تہا جسکا بیان اوپر گذرا اور باوجود جان لینی اس قول نبوی کی پہر کوئی یہ کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برارت صدیقہ رض کا علم نہ تہا اور خبر نہ تہی اور باوجود علم و خبر

نہونگی ہی یہ فرما دیا اور یہ فرمانا آنحضرت صلعم کا اور اسی قسم کا فرمانا صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا بہی موافق
واقع کی نہین تو متدبرین اوس بی ادب و گستاخ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم
کو جہل مرکب کا قائل اور دروغگوئی کا مرتکب نعوذ باللہ من ذلک بنانیوالا قرار دینگی اقول یہ کہ لزوم کفر کا
مرتکب تو اوسکو مانینگے ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ٹھہرانیوالا کہ آپنی قبل نزول وحی حضرت صدیقہ
بریہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حقمین بدگمانی عدم بقاء برارت کی اور حالانکہ ایسی بدگمانی کرنیکا اعتقاد انبیاء
علیہم السلام کی حقمین کفر ہونا اوپر عبارات علینی سی واضح ہوچکا ہو اس ہمہی اوس گستاخ کو اقل یہ کہ مرتکب
لزوم کفر قبول کرینگی اور قصہ افک سی اول آپکو علم ماکان و مایکون حاصل ہونا عبارات مذکورہ مذکرہ بالا
سی ثابت ہی بلکہ آپکی روح مبارک کو ہی حاصل ہونا قبل وجود جسدی کی ثابت ہی چنانچہ ملا شیخ کامل و وزیہا
کی تفسیر اور علامہ جلال الدین سیوطی رح کی حاشیہ مختصر سی اوپر گذر چکا ہو اور جس دلیل سی نفی مفہوم ہو تو علم
من وجہ کی نفی پر محمول ہی نہ علم من کل الوجوہ کی نفی پر اگر راندیری کا ادعا نفی علم من کل الوجوہ کے
ثبوت کا ہی تو اقامت برہان کرین **قولہ** خان صاحب کا یہ کہنا بہت صحیح ہی کہ جو شخص یہ کہی کہ وقت
بعثت سی ہی تمام امور غائبہ یکبارگی اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادی تہی تو بلاشبہ باطل ہی اور بلا
دلیل و مخالف اہل حق کی ہی مین ایک فقرہ اور کہتا ہون کہ وہ کاذب ہو اور اگر وہ ایسی دلیل لادے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ولایت تامہ قبل بعثت سی حاصل تہی اسوجہ آپ تمام جزئیات ماکان و مایکون
جانتی تہی تو وہ دلیل خان صاحب کی نزدیک لا دلیل ہو اور مین اوس دلیل کی طمع کہونگا اب خان صاحب سے
عرض کرتا ہون کہ آپکا یہ کہنا کہ آخر مین اطلاع اللہ تعالی نی دیدی تہی اور غیب دانی حاصل ہوگئی تہی اس سی
کیا مراد ہی آیا یہ کہ بعض جزئیات ماکان و مایکون پر غیب دانی اور اطلاع دی تہی تو اوسمین کلام ہی نہین اس
واسطی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزارون غیب کی باتین بتائی ہوئی ہین یا یہ کہ تمام جزئیات ماکان
و مایکون کہ جسمین دنیا بہر کی گھانس پہوس وغیرہ اور اوسکی قیامت تک کی حالات بہی ہین وہ مراد ہی جب یہ
مراد ہو تو از راہ مہربانی یہ فرماوین کہ آخر مین سی کون وقت مراد ہی آیا آخر وقت زندگی یا اور کوئی وقت
لیکن اتنا یاد رہے کہ وہ تعیین دلیل سی ہو **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری** راقم کی عبارت کو قطع
و برید اور زیادتی کرکی غیر مراد پر حمل کرکی اقوال کہکی جواب ناصواب مین مشغول ہوئی ہین تاکہ عوام کو دہوکہ
ہو کہ راقم کی مراد وہی ہی جو **راندیری** نی قرار دیکر جواب ناصواب دیا ہی ایسا کہنا راقم کا اوسی وہم

وہابیہ کی جواب مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبھی نجانا جسکی دلیل حدیث افک ٹھہرائی جاوے اور
شخص مذکور کی دعوی کا کہ وقت ولادت یا وقت بعثت سے ہی تمام امور غائبہ یکبارگی اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بتادئی) باطل ہی و بلادلیل مخالف اہل حق کی ہونا جو راقم نے کہا تو علی جمیع التقادیر نہین کہا بلکہ بعض
تقادیر پر کہا ہی عبارت بلفظہ پہر نقل کرنا پڑتی ہی وہ یہ ہی (بالفرض یہ ثابت بہی ہوجاوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اوسوقت معلوم نتہا لکن بعد کو تو خدا تعالی نے وحی نازل فرمادی بعد کو تو اطلاع دیدی اور بعد کو
تو اطلاع غیب پر ہوگئی یہ اوس شخص کی دعوی کی خلاف نہ جو یہ کہی کہ وقت ولادت یا وقت بعثت سے ہی تمام امور
غائبہ یکبارگی اللہ تعالی نے بتادئی تہی ایسا دعوی اگر شخص مذکور فی السؤال کرے تو بلا شبہ اوسکا دعوی باطل و
بلادلیل اور مخالف اہل حق ہوگا جب دعوی ایسا نہین تو غیب دانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد یہی ہی
کہ آخر مین غیب دانی اللہ تعالی نے دیدی تہی) اس سے واضح ہی کہ دعوی مذکورہ شخص کو باطل و مخالف اہل حق
و بلادلیل اس تقدیر پر راقم نے کہا ہی کہ اگر یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت معلوم نہ تہا
یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بریہ ہونا چنانچہ یہ قول راقم کا کہ (بالفرض یہ ثابت بہی ہو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت معلوم نتہا الخ) باعلی صوت ندا کرتا ہی کہ راقم کا کہنا اس تقدیر پر ہی کہ اگر یہ ثابت
ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت معلوم نہ تہا جب راقم اوسکی ثبوت کا قائل نہین ہی اور نہ راندیری
یا کسی دوسری وہابی **دیوبندی** وغیرہ نے ابتک اسکا ثبوت دیا تو اس تقدیر پر جو کہا گیا ہی تو اوسکا ثبوت
کیونکر راقم کی نزدیک ہوسکتا ہی مثلاً کوئی کہی بالفرض زید کی حمار ہونیکا ثبوت ہو تو جو شخص دعوی اوسکی ناطق
ہونیکا کری وہ دعوی باطل و بلادلیل اور مخالف اہل حق ہی تو کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہی کہ بلا ثبوت حماریت زید
ہی ناطقیت زید کی دعوی کو باطل و بلادلیل و مخالف اہل حق کی اس شرطیہ کی قائل نے کہا ہی بلا ثبوت حماریت
زید ہی ناطقیت زید کی دعوی کو باطل بنانیکا وہم کرنیوالا ہی حمار ہی ہوگا نہ انسان پس ایسی ہی اس محل مین
جاننا چاہیے کہ جب قبل نزول وحی عدم علم برارت کا ثبوت نہین تو بعثت یا وقت ولادت سے جاننے کا دعوی
کیونکر باطل ہوسکتا ہی اور **راندیری** کا اوس شخص کو جہوٹا بنانا و دلیل کو لادلیل راقم کی نزدیک ٹہہرانا
جہالت یا ابلہ فریبی و کذب و دروغ نہین تو اور کیا ہی اور راقم نے یہ جو کہا ہی اپنی عبارت مین کہ (یہ اوس
شخص کی دعوی کی خلاف ہوگا الخ) تو یہ بہی اوسی تقدیر فرض پر مبنی ہی کہ اگر یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ وقت ولادت یا وقت بعثت الخ جب تقدیر فرض کا وجود و ثبوت نہین یعنی یہ ثابت نہین کہ

قبل نزول وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ تہا اور بعد نزول وحی کی علم ہوا ہی تو اوس شخص کی دعوی کی بہی خلاف
ہونا ثابت ہوا شرح مسلم الثبوت وغیرہ کی عبارات سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت قویہ ہونا اور اولیاء اللہ تعالی کو سارے
زمین مانند سفرہ ہونا یا مانند روی ناخن ہونا اور علوم کثیرہ حاصل ہونا ثابت کرکی قبل بعثت حصول علم ماکان ومایکون کا
امکان واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوی ثانیہ مین ثابت کیا اور اوپر عبارت تفسیر عرائس البیان وحاشیہ جلال الدین سیوطی
علی البخاری کی مختصر سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو علم ماکان ومایکون حاصل ہونا اور وحی ہونا معلوم ہو گیا
جس سی وقت ولادت ہی آپکا عالم ماکان ومایکون ہونا ثابت ہوا اور اوسی مختصر حاشیہ جلال الدین سیوطی کی صفحہ ۱۰ مین
اما موسی کانی انظر الیہ الحدیث کی تحت مین ہی قلت بل رآهم حقیقة وهم كذلك بروحه قبل اتصالها ببدنه فلا يخفى
علیہ صلی اللہ علیہ وسلم شیٔ کان بالعالم منذ خلقه تعالى الى القيام الساعة اس سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
کا قبل تعلق کی ساتہ جسم مبارک موسی علیہ السلام کو حج کرتی دیکہنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شی وقت پیدائش
اوسکی سی وقت قیامت تک پوشیدہ نہونا واضح ہی جب علمار محققین کی کلام مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
کا عالم ہونا اور جس چیز کی پیدائش قیامت تک ہی وقت پیدائش سی اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ نہونا
ثابت ہی تو ان علمار کی اقوال کو باوجود امکان [illegible] صدق غلط وجہوٹ بتانا اور اونکو کاذب ٹھہرانا اور
اونکی اوس کو لا دلیل کہنا راندیری جیسی گستاخ کا ہی کام ہی راقم سی تو ہرگز یہ نہین ہو سکتا ہی راقم ان علمار
کی اقوال کو ہرگز کاذب نہین کہہ سکتا ہی اور نہ راقم کی کلام مین کوئی قول ایسا ہی کہ اوس سی قول علمار کا کاذب
ہونا ہو سکتا ہی یہ فقط سفاہت یا ابلہ فریبی راندیری کی ہی اور نہ راقم کسی دلیل کی مخالف ہونا ایسی اقوال
علمار کو مان سکتا ہی اور راندیری نی جو سفاہت یا ابلہ فریبی سی کسی دلیل کی مخالفت ثابت کرنا چاہی اوس
مخالفت کی ثبوت کو راقم نی ہرگز قبول نہ کیا اور دلیل مین امکان اور احتمال ایسا ہونا بیان کر دیا کہ جس سی وہ
دلیل مخالفت کی نہ رہی جبتک راندیری یا اونکا کوئی طرفدار اساتذہ یا تلامذہ یا احبار مین سی برہان قاطع و
دلیل ساطع غیر محتمل قائم اوس احتمال وامکان کی رفع پر نکری تب تک ہرگز وہ دلیل مخالفت نہین ہو سکتی ہی اور
پہر اس محل مین جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی علم کی حصول کا ذکر بہی سفاہت وابلہ فریبی ہی اسلیے کہ اس محل
مین تو اسپر اعتراض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی غیب کبہی نہ جانا اور اسکی دلیل حدیث افک ٹہرائی پر اس
محل مین علم جمیع ماکان ومایکون کی اثبات کا دعوی کہان ہی وہ اعتراض فقط اسیقدر سی تام وکامل ہو جاتا
ہی کہ اول نہ سہی بعد کو تو خبر ہو گئی اور غیب معلوم ہو گیا پہر یہ وہم وہابیہ کہان باقی وسالم رہا کہ غیب کبہی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا اگرچہ درمیان مین جمیع ماکان ومایکون کیطرف استطرادا اشارہ ہونا
بیان کیا ہی جو رانڈیری کی مزعوم کی بطلان کو کافی ہی اور آخر جاننی کی وقت سی سوال ہی اوسی پر بنی رانڈیری
دیکیا کہ اعتراض ومنع راقم کو دعوی علم جمیع ماکان ومایکون کی حصول کا ٹھہرایا جب مبنی علیہ فاسد وباطل
تو مبنی ہی فاسد وباطل ہوا پہر آخریت امور نسبیہ مین سی ہی کہ بہ نسبت دوسری امر کی اوسکا تعقل ضرور ہی
جن علماء کی نزدیک بعد کون ووجود روح مبارک علم ماکان ومایکون کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل
ہوا تو اونکی نزدیک قبل کون ووجود روح مبارک سی بعد کون ووجود آخر ہوا اور جنکی نزدیک بعد ولادت علم
حاصل ہوا تو یہ بعد ولادت بہ نسبت ولادت آخر ہوا جنکی نزدیک بعد بعثت حاصل ہوا ہو تو یہ بعد بعثت
قبل بعثت سی آخر ہوا جنکی نزدیک معراج مین ہی حاصل ہوا ہو تو یہ معراج مین حصول آخر ہوا قبل معراج
سی علی ہذا القیاس پہر ایک وقت خاص کا سوال رانڈیری کا کہ جنکو مستفہم ہو پہر ایسی سوالات جس سی
کوئی غرض حاصل نہین لغو و بیہودہ ہین غیب دانی جمیع احوال مخلوقات ایک بہت بڑا وصف کمال ہی
اوسکا معلوم کرنا کافی ہی وقت معین کو اوسمین کیا دخل ہی وقت معین معلوم ہو یا نہو یہ وصف اونکی واسطی
ثابت ہوئی تو مطلوب حاصل ہو گیا اگر یہ غرض ہی کہ فلان وقت قرار دیا جاوی تو بیان رانڈیری اوس وقت
مین عدم حصول علم جمیع ماکان ومایکون ثابت کرینگی یہ خیال محال ہی جو دلیل علیل عدم علم رانڈیری
نے بیان کی علالت وعدم دلالت مقصود رانڈیری پر بتادی گئی اگر پہر ایسی ادلہ غیر دالہ علی المقصود
پیش کرینگی تو ویسا ہی حال ہوگا جیسا کہ اب ہوا پس یہ سوال ہی لغو و بیہودہ رانڈیری کا مانند دیگر تقریرات
کی نجدی نے یہ کہا تہا کہ اس زمانہ کی مشرک عاقل کہتی ہین انہ کان اول الامر ثم القی اللہ علیہ علم الاولین
والآخرین وجعلہ مطلعا علی مایکون الی یوم القیمۃ تو نجدی کی جواب مین علماء مکہ معظمہ نے یہ فرمایا
ماقال النجدی فی المعنی المراد ونقلہ فہو حق وہدایۃ من السلف والسواد الاعظم بعد
اسکی علماء موصوفین نے یہ لکہا قال الخفاجی واما ما وردانہ صلی اللہ علیہ وسلم علم علم الاولین
والآخرین فلعلہ کان آخر احوالہ بعد انقطاع عرض جبرئیل **قولہ** کیا عمدہ تفسیر کیکی
ہی اللہ تعالی مفسر کو جزای خیر عطا فرماوی پس جمیع ماکان ومایکون کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم
تہا اس دعوی کیلئے ضرور ہی کہ یہ ثابت کیا جاوی کہ تمام جزئیات ماکان ومایکون کی وحی ہو چکی ہی اور جبتک
ثابت نہو قابل اعتبار کی نہین ہی **اقول** وباللہ التوفیق بیان رانڈیری کو خدا فہم وانصاف عطا فرماوی مطلب

راقم کا سمجھتے ہی نہیں ہیں اور جواب دینے کو طیار ہو جاتے ہیں میانجی صاحب قول سابق راقم میں جیسے حدیث
انکی دلیل اس امر کی ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبھی بجانا اعتراض ومنع راقم کا تھا چنانچہ
اوپر معلوم ہوا ایسے ہی آیت قرآنیہ لا اعلم الغیب وغیرہ ایسی جو غیب دانی آنحضرت صلعم کی نفی پر وہابیہ دلیل لاتے
ہیں اور غیب دانی آنحضرت صلعم کے اعتقاد کو کفر ٹھہراتے ہیں اور وہ کفر ہونیکو واسطے جمیع جزئیات ماکان و
یکون کی قید بھی نہیں لگاتے ہیں چنانچہ تقویۃ الایمان پیشوا وہابیہ ہند کی کتاب میں یہ قید ہرگز نہیں اور
نہ گنگوہی کی تقریر فتوی میلاد میں یہ قید ہے جس سے واضح ہے کہ نفس غیب دانی کو ہی بلا قید جمیع جزئیات
کو وہابیہ کفر جانتے ہیں اور دلیل مانند آیت لا اعلم الغیب کے لاتے ہیں تو انکی دلیل کی دلالت مطلقا غیب دانی
کی نفی پر ہونا راقم نے تسلیم نہ کیا اور اس سے مراد راقم نے غیب دانی کی ذاتی نفی مراد لیا اور اوسے محمول کیا
چنانچہ عبارت جلالین جو فتوی اولی میں مذکور ہو چکی ہے اور قرآن شریف میں جو لا اعلم الغیب ہے
جلالین میں اوسکے تحت میں ہے ما غاب عنی ولم یوح الی اسمیں لم یوح کی قید بھی مفسر نے اسیواسطے
بڑھائی کہ تا کہ معلوم ہو جاوے کہ جس غیب کی وحی نہ ہوئی ہو وہ میں نہیں جانتا اور جمل میں اس آیت
کی تحت میں تفسیر خازن سے یہ منقول ہے وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعا
واعترافا بالعبودیۃ الی ان قال انما یتبع بالوحی الیہ من ربہ عزوجل فیما اخبر عنہ عن غیب
فانما ہو بوحی اللہ الیہ انتہی اس سے واضح ہے بطور تواضع کے اس نفی کا ہونا اور یہ کہ جس غیب کی خبر
دیتے ہیں وہ اپنی ذات ونفس سے نہیں دیتے بسبب وحی الہی کے دیتے ہیں ثابت ہے پس اس تقدیر پر غیب دانی
ذاتی کی نفی ثابت ہے اور غیب دانی ذاتی کا قائل نہ شخص مذکور فی السوال ہے اور نہ کسی عاقل مسلمان کے
حقمیں یہ گمان کرنا درست ہے) میان راندیری راقم کی عبارت اس قول راقم تک (کہ جس غیب کے
وحی نہ ہوئی ہو وہ میں نہیں جانتا) نقل کر کے فرماتے ہیں جو راقم نے انکا قول نقل کیا ہے اسمیں دعوی جمیع
جزئیات ماکان ومایکون کے علم کے حصول کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کہاں ہے جو راندیری یہاں
یہ دعوی ٹھہرا کر فرماتے ہیں کہ اس دعوی کیلئے ضرور ہے کہ یہ ثابت کیا جاوے اور جبتک یہ ثابت نہو قابل اعتبار
کے نہیں ہے نہ معلوم میان راندیری یہ جاگتے میں کہتے ہیں یا سوتے ہیں اور کس امر کی نسبت کہتے ہیں کہ
قابل اعتبار کے نہیں ہے کسی مستدل کی دلیل پر کوئی معترض ومانع اعتراض کرے اور اوسکو دلیل کی دلالت
اوسکے مقصود پر نہ مانے اور اوسمیں اشکال نکالے تو اوس مستدل کیطرف سے میان راندیری وغیرہ کوئی

ایسی تقریر کری کہ دعوی ثابت کیا جاوی جب تک یہ ثابت نہو قابل اعتبار کی نہین تو اوسکو خواہ راندیری
ہون یا کوئی دوسرا کوئی عقل و شعور والا منصف مزاج و متدبر کیا لغو گو نہ کہیگا معترض کی اعتراض
و منع کا جواب دعوی کا ثبوت مانگنا اور اوسکے اعتراض و منع کو کہدینا کہ قابل اعتبار کی نہین ہو سفاہت
یا مکابرہ نہین تو اور کیا ہو ہمنی اپنی محل مین جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا ثبوت بہی دیدیا عند العقلاء
والمنصفین اس محل مین فقط علم غیب ذاتی کی نفی ہونیکا ثبوت منظور تہا اوسکا ثبوت ہوگیا اور عبارت
جلالین ماغاب عنی ولم یوح مین دو امر کا ذکر ہو ایک ماغاب عنی کا اور دوسری ولم یوح الی کا جس سے
واضح ہو کہ جو چیز باوجود اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غائب ہو یعنی اون طرق سے بہی نہ معلوم ہو کہ جن
طرق و دلائل الہام و کشف و فراست وغیرہا سے غیب دانی کا حصول دوسری غیر انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو بہی ہوجاتا ہو اور اوس طریق سے بہی نہ معلوم ہو کہ جس طریق خاص سے انبیاء علیہم السلام کو غیب خاص کی
اطلاع ہوتی ہو تو اوسکو مین نہین جانتا اس سے واضح ہو کہ جب کسی طریق عام و شامل للرسل وغیرہم سے بہی
معلوم نہو اور نہ طریق خاص وحی سے معلوم ہو تو جب تمام طرق عام و خاص علم غیب نہ ہو تو فقط ذات
مبارک سے بلا واسطہ کسی طریق کے جاننا غیب کا رہا پس یہ نفی اوسکی ہو یہی غیب دانی ذاتی کی نفی ہو اگر یہ
مراد جلالین کی عبارت کی نہین تو ماغاب عنی کہنا تہا ولم یوح کی ضرورت نہ تہی اور تاکید سے تاسیس
اولی ہونا مسئلہ مشہور و معروف بین العلماء ہو اور تاسیس اسی صورت مین ہو جو راقم نے بیان کی کہ
ماغاب عنی سے مراد وہ جو طریق عام سے نہ معلوم ہو ولم یوح سے مراد وہ جو طریق خاص للرسل سے
بہی نہ معلوم ہو اب بلا واسطہ جاننا و بالذات جاننا باقی رہا اوسی کی نفی اس سے ثابت ہو یہی ہمارا مقصود
ہو اور عبارت جمل سے باوجود تواضع انفی کے ثبوت کے انما یتبع ما یوحی الیہ من ربہ عز وجل فیما اخبر
عنہ من غیب یوحی اللہ الیہ سے بالواسطہ غیب دانی کا ثبوت واضح ہو یتبع ما یوحی اسکی دلیل ہو
جب بالواسطہ غیب دانی ثابت ہو تو نفی لا اعلم الغیب مین بلا واسطہ مراد ہونا و بالذات مراد ہونا ضرور
و لازم ہو پس غیب دانی ذاتی کی نفی ثابت ہو نہ مطلقا غیب دانی کی نفی کہ بالواسطہ کو بہی شامل ہو اور انما
یتبع بالوحی سے ثابت ہو کہ غیب کی خبرین جو آپنے دی ہین اوسکی وحی اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہو پس
اوپر جو بحوالہ عینی شرح بخاری وغیرہ بدلیل حدیث نبوی جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا گذرا ہو وہ بہی بوحی الٰہی ہو اتو جمیع احوال مخلوقات کی خبر بوحی ثابت ہوئی اور علم جمیع احوال

مخلوقات کی خبر بوحی ثابت ہوئی اور علم جمیع احوال مخلوقات مین علم جمیع ماکان ومایکون ہی داخل ہی تو وحی
سی علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا ثبوت ہو گیا پس عبارت جلالین مین جو لم یوح کی قید مفسر ذکر
کی ہی اوس سی یعنی لم یوح وہ امور مراد ہون کہ جو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو سوا ہون پس اگرچہ
ہمنی یہان دعوی جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی ثبوت ہو نہ گیا لیکن انھین عبارات سی جمیع جزئیات ماکان
ومایکون کا ثبوت میان راندیری کی استدعا سی دیدیا اب راندیری کی استدعا کی موافق ثبوت
دیدیا گیا تو یہ قول راندیری کا کہ (جبتک یہ ثابت ہو قابل اعتبار نہین) لاطائل ہو گیا اب تو راندیری
کی نزدیک بہی ہماری اعتراض کا اعتبار ہونا ضرور ہی اب کوئی دوسرا مکابرہ پیش کیجیو تاکہ اوسکا جواب دیدیا
جاوی **قولہ** خان صاحب نی الی ان قال لکہی کسواسطی پوری عبارت نہ لکہی سہو کی اور اختصار
کی وجہ سی یا اور کوئی وجہ سی اب مین پوری عبارت خازن سی اور جمل سی نقل کرتا ہون قل یا محمد
لهؤلاء المشركين لا اقول لكم (عندي خزائن الله) نزلت حين اقترحوا عليه الآيات فامره
الله تعالى ان يقول لهم انما بعثت بشيرا ونذيرا ولا اقول لكم عندي خزائن الله جمع
خزانة وهي اسم المكان الذي يخزن فيه الشيئ وخزن الشيئ احرزه بحيث لا تناله
الايدي والمعنى ليس عندي خزائن رزق الله فاعطاكم منها ما تريدون لانهم
كانوا يقولون للنبي صلى الله عليه وسلم ان كنت رسولا من الله فاطلب منه ان يوسع
علينا عيشا ويغني فقرنا فاخبر ان ذلك بيد الله لا بيدي (ولا اعلم الغيب) فاخبركم
بما مضى وما سيقع في المستقبل وذلك انهم قالوا له اخبرنا بمصالحنا ومضارنا في المستقبل
حتى نستعد لتحصيل المصالح ودفع المضار فاجابهم بقوله ولا اعلم الغيب فاخبركم بما
تريدون (ولا اقول لكم اني ملك) وذلك انهم قالوا ما لهذا الرسول ياكل الطعام ويمشي
في الاسواق ويتزوج النساء فاجابهم بقوله ولا اقول لكم اني ملك لان الملك يقدر
على ما لا يقدر عليه البشر ويشاهد ما لا يشاهدون فلست اقول شيئا من
ذلك ولا ادعيه فتنكرون قولي وتجحدون امري وانما نفى عن نفسه الشريفة هذه
الاشياء تواضعا لله تعالى بالعبودية وان لا يقترحوا عليه الآيات العظام (ان يتبع
الا ما يوحى الي) يعنى ما اخبركم الا بوحي من الله عز وجل انزله علي ومعنى الآية

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہم انہ لایملک خزائن اللہ التی منہا یرزق ویعطی و انہ لایعلم الغیب فیخبر بما کان وما سیکون وانہ لیس بملک حتی یطلع علی ما لایطلع علیہ البشر انما یتبع ما یوحی الیہ من ربہ عز وجل فما اخبر عنہ من غیب فانما ھو یوحی اللہ الیہ

خان صاحب کو معنی الآیۃ ان النبی الخ پر غور کرنا چاہئے مفسر فرماتے ہیں کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو خبر دی کہ بیشک آپ اللہ تعالی کے اون خزانوں کے کہ جس سے رزق دیتا ہے اور عطا کرتا ہے مالک نہیں ہیں اور بیشک آپ نہ غیب جانتے ہیں کہ ماکان وما یکون کی خبر دیویں اور تحقیق آپ نہ فرشتہ ہیں تاکہ مطلع ہو جاویں اوس چیز پر کہ جسپر بشر مطلع نہیں ہوتا ہے سوای اسکے نہیں کہ آپ اوس چیز کے تابع ہوتے ہیں جو آپکے پروردگار کیطرف سے آپکی طرف وحی کیجاتی ہے اوسکی پس غیب کی کسی چیز سے آپنے خبر دی ہو سوای اسکے نہیں ہے کہ اللہ تعالی کیطرف سے آپکی طرف وحی کیجاتی ہے خان صاحب نے معنی الآیۃ ان النبی کا بڑا حصہ چھوڑ دیا وجہ اس چھوڑنیکی یہ ہے کہ خان صاحب نے دیکھا اگر پوری عبارت نقل کرونگا تو منجملہ تمام عبارت کے یہ بھی ہے وانہ لایعلم الغیب فیخبر بما کان وما سیکون وانہ لیس بملک حتی یطلع ما لایطلع علیہ البشر نقل کرنا ہوگا حالانکہ یہ تو مخالف مدعی کے ہے مگر یہ سمجھے اگر کوئی شخص خازن یا جمل دیکھیگا تو کیا کہیگا **اقول** وباللہ التوفیق میاں **راندیری** کی کوئی بات سفاہت یا ابلہ فریبی سے خالی نہیں **راقم** پر الزام کہ عبارت چھوڑدی اور خود نے پوری عبارت خازن وجمل سے نقل کرنیکا دعوی کیا چنانچہ کہا کہ (اب میں پوری عبارت خازن سے اور جمل سے نقل کرتا ہوں) اسکے بعد عبارت جو نقل کی تو باوجود دعوی پوری نقل کرنیکے پوری نقل نہ کی اول اس عبارت سے جو **جمل** مطبوع دہلی جلد ثانی صفحہ ۳ میں تحت قولہ تعالے قل لا اقول لکم الخ یہ ہے استیناف مسوق لاظہار تبرئتہ عما یقترحونہ علیہ ای قل للکفرۃ الذین یقترحون علیک تارۃ تنزیل الآیات واخری غیر ذلک ای لا ادعی ان خزائن مقدوراتہ مفوضۃ الی اتصرف فیہا کیف اشاء حتی تقترحوا علی نزول الآیات وانزال العذاب و قلب الجبال ذہبا وغیر ذلک مما یلیق بشانی وقولہ لا اعلم الغیب عطف علی محل عندی ای لا ادعی ایضا انی اعلم الغیب من افعالہ تعالی حتی تسألونی متی وقت الساعۃ او وقت نزول العذاب ونحوھا ولا اقول لکم انی ملک حتی تکلفونی من الامور الخارقۃ للعادۃ ما لایطیقہ البشر کالرقی فی السماء او حتی تعدوا عدم اتصافی بصفاتہم قادحا

فی امری والمعنی انی لا ادعی شیئا من ھذہ الاشیاء الثلاثۃ حتی تقترحوا علی ما ھو من آثار
واحکامہا وتجعلوا عدم اجابتی الی ذالک دلیلا علی عدم صحۃ ما ادعیہ من الرسالۃ التی
لا تعلق لہا بشئی مما ذکر قطعا بل انما ھی عبارۃ عن تلقی الوحی من جھۃ اللہ والعمل
بمقتضاہ فحسب حسبما ینبئ عنہ قولہ ان اتبع الا ما یوحی الی اھ ابو السعود وفی الخازن
قل لا اقول لکم الخطاب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی قل یا محمد الخ اسکے بعد وہی عبارت ہی جو
راندیری نے نقل کی ہے منصفین ملاحظہ فرماوین کہ راندیری کا یہ دعوی ہے کہ اب مین پوری عبارت
خازن سے اور جمل سے نقل کرتا ہون جس سے واضح ہے کہ جمل کی پوری عبارت نقل کرتا ہون اور خازن کی پوری
عبارت نقل کرتا ہون جب جمل کی اسقدر عبارت جو بحوالہ ابی سعود صاحب جمل نے نقل کی ہے راندیری
نے ترک کردی تو عبارت پوری جمل سے نقل کرنیکا دعوی غلط وجھوٹ ہوا اگر یہ مراد میان راندیری یہ عذر
ظاہر کرین کہ خازن کی پوری عبارت خازن اور جمل سے نقل کرتا ہون اور عبارت کے بعد مضاف الیہ یعنی
لفظ خازن کو محذوف مانین تو اس محذوف پر کوئی قرینہ دالہ موجود نہین ہے یہ مراد کیونکر صحیح ہو سکتی ہے
اس سے قطع نظر کر کے کہا جاتا ہے کہ عبارت مذکورہ جمل کی اسلئے چھوڑ دی کہ عبارت منقولہ ابی سعود سے
راندیری کے مدعی فاسد کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب ما کان وما یکون کو نہین جانتے تھے اور اسکی
دلیل لا اعلم الغیب ٹھہرانا مردود ہو جاتا ہے اسلئے کہ عبارت مذکورہ سے واضح ہے کہ قل لا اقول لکم الآیہ کا سوق
واسطے اظہار تبری کے سوالات وطلبون کفار سے ہے کہ کبھی انزال آیات اور کبھی سوای اسکے طلب کرتے تھے تو خدا تعالی
نے فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اونسے اظہار تبریہ کیواسطے کہدو کہ مین یہ دعوی نہین کرتا ہون کہ تمام خزائن
مقدورات الہیہ کے سپرد و مفوض ہین کہ جیسے چاہون اپنے اختیار سے بغیر حاجت اذن خداوندی کے اونمین
تصرف کرون تاکہ (میرے ایسے دعوی کے سبب سے) تم ای کفار مجھسے انزال عذاب اور پہاڑونکو سونا بنا دینا طلب
کرو اور تاکہ تم مجھسے (میرے دعوی علم غیب ذاتی کے سبب سے) وقت قیام ساعت ووقت نزول عذاب کا سوال کرو
اور نہ مین اپنے فرشتہ ہونیکا دعوی کرتا ہون تاکہ (میرے دعوی فرشتہ ہونیکے سبب سے) امور خلاف عادت الہیہ جنکی
طاقت بشر کو (عادۃ) نہین دیگئی ہے مانند آسمان پر چڑھ جانیکے اظہار کی تکلیف تم مجکو دو اور میرا ان صفات
کے ساتھ متصف نہونا قادح میری امر رسالت مین شمار کرو حاصل معنی یہ کہ مجکو ان چیزون مین سے کسی
چیز کا دعوی نہین ہے کہ تم مجھسے اون تینون چیزونکے آثار واحکام طلب کرو اور تمہاری طلب کے موافق میرے

نکرنیکو دلیل میری دعوی رسالت کی عدم ونفی پر ٹھہراؤ بلکہ رسالت تو فقط تلقی وقبول وحی من اللہ اور اسکے
موافق عمل کا نام ہی اسکی دلیل قولہ تعالیٰ ان اتبع الا ما یوحی الیّ ہی اس تمام بیان مجمل ناقلا عن ابی
سعود سی واضح ہی کہ آیۃ مذکورہ کا سوق کفار کی سوالات وطلبون سی برارت کیواسطی ہی اور یہ برارت فقط اسیقدر
سی حاصل ہو جاتی ہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کہدو کہ مجکو اپنی غیب دانی کا دعوی اور اپنی پاس خزائن
مقدورات الٰہیہ ہونیکا دعوی اور فرشتہ ہونیکا نہین جو انکی آثار واحکام حسب طلب تمہاری کی ظاہر نہونی سی
تم دلیل عدم رسالت کی میری حقمین بناؤ اور یہ دعوی یا انکی آثار واحکام کا ظہور موقوف علیہا رسالت
نہین ہین اور نہ یہ لازم رسالت کی ہین پس ان تینون کی دعاوی کی نفی کا ثبوت واسطی دفع اقتراح کفار کی
ہی اور ہر ادنی عقل والا بھی جان سکتا ہی کہ کوئی فاضل اجل وعالم اجمل یہ کہی کہ مین دعوی عالم وفاضل
ہونیکا نہین کرتا ہون اور مین خود کو عالم وفاضل نہین کہتا ہون تو اس سی یہ نہین سمجھا جاتا کہ وہ عالم و
فاضل نہین ہی بلکہ اوسکا یہ قول تواضع سی صادر ہونا سمجھا جاویگا اور کوئی احمق ہی اوسکے اس ترک دعوی
علم وفضل سی دلیل اوسکی عدم علم پر نہین پکڑ سکتا ہی پس ایسی ہی جب اس آیت سی نفی دعوی علم غیب دانی کا
بہی ثبوت ہی تو اس سی دلیل پکڑنا وہابیہ کا اوپر عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سفاہت یا ابلہ فریبی ہی
اور کفار علم غیب ہونی اور فرشتہ ہونی اور تفویض خزائن مقدورات کو موقوف علیہا رسالت یا لازمہ رسالت
گمان کرتی تہی اسیواسطی اون آثار واحکام سی سوال کرتی تہی اور اونکی سوالات کی موافق جواب نہ دینی کو دلیل
عدم رسالت گمان کرتی تہی اوسکا جواب اس آیت مین ہی پس ان امور ثلاثہ کی موقوف علیہا رسالت اور
لازمہ رسالت ہونیکی نفی ہی ایک شی موقوف علیہ دوسری شی کی نہونی اور اوسکا لازم ہونی سی یہ نہین سمجھا جاتا
ہی کہ یہ شی دوسری شی مین موجود کسی طرح سی نہین ہی پس غیب دانی موقوف علیہ ولازم وشان رسالت
نہونیسی یہ لازم نہین آتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اسکا ہونا جائز یا واقع بہی نہین ہی اور اتباع
سی غیب دانی کا حصول ہونا با علی صوت ندا کرتا ہی کہ بواسطہ غیب دانی آپکو حاصل ہی یہ بواسطہ غیب دانی
کا حصول ثابت ہوا تو فقط غیب دانی ذاتی یعنی بلا واسطہ کی نفی ثابت ہوئی نہ غیب دانی بواسطہ وبلا
واسطہ دونونکی اور عبارت خازن جو راقم نی چہوڑدی تہی اوس سی کچہ مطلب راندیری حاصل نہین
ہو سکتا ہی عبارت خازن منقولہ راندیری مین موجود ہی لانہم کانوا یقولون للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان کنت رسولا من اللہ فاطلب ان یوسع علینا الخ اس سی واضح ہی کہ رسول ہونیکی واسطی

خزائن مقدورات کی تفویض و علم غیب و فرشتہ ہونا لازم جانتی تہی اسیواسطی بطور مقدم تالی انکنت رسولا از
مفسر نے ذکر کیا اور اونکی گمان فاسد کو رد کیواسطی عدم اوس تفویض خزائن کا کہ جسپر مترتب ہوا اونکو دیدینا اور
فراخی معاش کی کر دینا اور فقر و ذکر دینا ذکر کیا ہی اور عدم اوس علم غیب کا جسپر مترتب ہوا اون کفار کو خبر کر دینا
ما مضی و ما سیقع اور اونکی مصالح و مضار سی ذکر کیا ہی اور ایسی فرشتہ ہونیکا عدم ذکر کیا جس سی اونکا طعن و قدح
رسالت مین کرنا ساتہ کہانی طعام و بازار کو جانی اور نکاح کرنیکا رفع ہوا اور یہ فرما دینا آیت مین مذکور ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مجکو اپنی فرشتہ ہونی و عالم الغیب و مالک خزائن مقدورات الٰہیہ مفوض ہونیکا دعوی ہرگز
نہین ہی اور رسالت کی دعوی کو ان امور کا دعوی مستلزم نہین ہی اور یہ امور لازم رسالت کو نہین ہین کہ انکی
آثار و احکام کی عدم وجود سی رسالت کی عدم وجود پر تم استدلال کرو جب اونکی نفی سی رسالت کی نفی ثابت
نہین ہوتی ہی تو پہر تم میری امر رسالت کی منکر و جاحد کیون ہوتی ہو پہر مفسر فرماتی ہین کہ امور ثلاثہ مالک خزائن
مقدورات الٰہیہ اور علم غیب اور فرشتہ ہونیکی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ذات شریفہ سی واسطی تواضع
و فروتنی کی اور واسطی اعتراف بالعبودیۃ کی کہ عبد کامل کی شان سی ایسی امور موجبہ فخر بین الانام کا دعوی کرنا نہین
ہے اور ان امور کی نفی کی وجہ یہ ہی کہ آیات عظام کا سوال و طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نکرین اور
حاصل معنی آیت کی مفسر یہ فرماتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کفار کو اعلام و آگاہ کیا کہ اللہ تعالی کی
اون خزائن کی مالک آپ نہین کہ جنسی اونکو رزق و عطیہ (موافق اونکی طلب کی) دیا جاوی اور اعلام و آگاہ فرمایا
اس سی کہ آپ عالم غیب نہین کہ جسپر اونکو خبر ماکان و سیکون دینا مترتب ہو اور آگاہ فرمایا کہ نہ آپ فرشتہ ہین کہ
جنکی شان سی اطلاع پانا ایسی امور پر ہی کہ جن پر بشر (من حیث البشریۃ) اطلاع نہین پا سکتا ہی اس سے
کونسا مقصود **راندیری** حاصل ہی اسمین کونسا جملہ اور کونسا مضمون ایسا ہی کہ جس سی مخالفت
مدعی راقم کی ثابت ہی پس **راندیری** نی یہ جو کہا کہ خانصاحب نی معنی الآیہ ان النبی کا بڑا حصہ چہوڑ دیا
وجہ اس چہوڑ دینی کی یہ ہی کہ خانصاحب نی دیکہا کہ اگر پوری عبارت نقل کرونگا تو منجملہ تمام عبارت کی یہ بہی
ہی وانہ لا یعلم الغیب فیخبر بما کان و ما سیکون الخ نقل کرنا ہوگا حالانکہ یہ مخالف مدعی کی ہی)
میانجی **راندیری** آپ کسی پڑہی ہوی دیندار اہلسنت و جماعت متوقد و متیقظ کی صحبت مین بہی رہتی تو فقاہت
معانی اقوال علماء کو حاصل کرتی **دیوبندیون و گنگوہی** جو مثل خاتم النبیین و کذب باری کو
بہی شی ما نکر تحت قدرت ٹھہراتی ہین اون بیچارونکو شی کی معنی حقیقی عند اہل السنۃ کی بہی خبر نہین آپ تو انکی

صحبت مین رہی ہین اونکے پیشوا ملا قاسم نانوتوی نے جو امکان مثل خاتم النبیین سے آگے بڑہکر وقوع
امثال خاتم النبیین کے ہر طبقہ زمین مین قائل ہو گئے اور خاتم النبیین کے معنے خوب اختراع کیے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو وصف نبوت مین دوسرے انبیاء علیہم السلام کیواسطے واسطہ فی العروض ٹھہرا دیا
جس سے سلب نبوت حقیقۃً دیگر انبیاء علیہم السلام کا ثبوت ہے ادنی طالب علم بھی جان سکتا جسکا کفر ہونا ظاہر
ہے پہر آپ میان راندیری صاحب معانی واضحہ اقوال علماء کیونکر جان سکتے ہین میان راندیری
یہ کونسے علم غیب کی نفی مراد ہے آیا اوسکی کہ جسکو کفار رسالت رسول کیواسطے لازم جانتے تہے اور اوسکا اثر اونکے
مضار ومصالح کی خبر دینا اونکو ضرور جانتے تہے اور اوس اثر کے عدم وجود سے عدم رسالت کا گمان فاسد
کرتے تہے اوسکی نفی اسمین ہے یا اوسکے غیر کی اگر اوسکی نفی اس عبارت مفسر سے ثابت ہے تو راقم کے مدعی کے خلاف یہ
کہان ہے ایسی غیب دانی کا کہ جو لازم رسالت یا جزو رسالت مانی جاوے اور اوسکے عدم اثر سے عدم رسالت پر
دلیل پکڑی جاوے راقم یا کوئی دوسرا مسلمان کب قائل ہے اور ایسی غیب دانی کے سوا مراد ہے تو یہ معنی مراد
آیت کے نہوئی تو آپکے نزدیک لازم آتا ہے کہ مفسر نے غیر معنی آیت کو معنی آیت قرار دیدیا ہے اگر ادعا عموم کا ہے کہ ایسی غیب دانی
اور اوسکے غیر کی نفی ہے تو عموم مذکور عبارت مفسر سے ثابت نہین ہے پہر عبارت مفسر اوسپر محمول کیونکر ہو سکتی ہے
اگر اسکا ادعا ہے تو ثابت کیجیے بغیر ثابت کرنیکے مدعی راقم کے خلاف بتانیکا ادعا سوائے سفاہت یا ابلہ فریبی کے اور
کچہ نہین اور آخر عبارت مفسر فما اخبر عنہ من غیب الخ سے غیب کی خبر وحی الٰہی سے دینا مثبت اس مدعی راقم
کا ہے کہ بواسطہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا ثابت ہے آیت مین اسکے غیر کی نفی مراد ہے تو علم غیب بلاواسطہ
کی ہی نفی ہے اور علم غیب بلاواسطہ کی نفی یہی نفی علم غیب ذاتی کی ہے پس مدعی راقم اس عبارت سے ثابت ہے اور عبارت جو راقم
نے اختصار کیواسطے ترک کی وہ ہرگز مدعی راقم کے خلاف نہین ہے میان راندیری لا یعلم الغیب فیخبر بما
کان وما سیکون عبارت مفسرین دیکہکر اپنے مقصود فاسد کی دلیل جان گئے حضرت سلامت لا یعلم الغیب
لفظ غیب پر الف لام ہے اور اوس سے اشارہ اوسی غیب کیطرف مفسر نے کیا جسکا ذکر اونکے کلام مین اوپر ہوا ہے کہ
جسکو کفار لازم رسالت جانتے تہے اور اوسکا اثر اونکے مصالح ومضار کی خبر دینا خیال کرتے تہے اور اس اثر کے
عدم سے دلیل اوپر عدم رسالت کے جانتے تہے پس الف ولام عہد کیواسطے ہے جسکا معہود غیب مذکور ہے جسپر لام
معہود الیسا مرتب ہو کہ اوسکا عدم دلیل عدم رسالت جانی جاوے اوسکی نفی ہے اوسکا انکار نہ راقم کو نہ
کسی دوسرے مسلمان کو ہے میان راندیری کو اس تحقیق کی خبر نہین ہے اسواسطے بے سمجہے سوچے دلیل

بناؤ اور عدم فہم سے اوسکو مخالف مدعی راقم جان لیا تفسیر عرائس البیان علامہ محقق و مدقق شیخ روزبہان ۳۰۹ فرماتے ہین فیہ شرف المصطفی صلوات اللہ والہ حین تجردہ فی العبودیۃ وتفرد التوحید بنفی الانانیۃ عن نفسہ واسقاط الحدیث عن ساحۃ القدم حین امر (قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ) ونزہ نبوتہ عن التکلف فی اقتباس علم الغیب بالجد والسعی بقولہ (ولا اعلم الغیب) وتواضع حین اقام نفسہ مقام الانسانیۃ بعد ان کان اشرف عن خلق اللہ من العرش الی الثری واطہر من الکروبیین والروحانیین خضوعا للجبروتیۃ وخشوعا فی ابواب ملکوتیہ قولہ (ولا اقول لکم انی ملک) ولیس لی اختیار فی نبوتی (ان اتبع الا ما یوحی الی) اس سے واضح ہے کہ اس آیت مین رفع انانیہ عن نفسہ کے واسطے پاس خزائن ہونیکی نفی کر اور علم غیب جو اپنی جد و کوشش سے حاصل کیا ہو اوسکی نفی کی ہے اور باوجود اشرف ہونیکے تمام مخلوق عرش سے لیکر ثری تک سے اور اطہر و پاک تر ہونیکے کروبیین اور روحانیین سے بطور تواضع خود کو مقام انسانیہ مین قائم کیا اور واسطے خضوع کے واسطے جبروت اللہ تعالی کے اور واسطے خشوع کے ابواب ملکوت کے واسطے فرشتہ ہونا اپنے سے نفی کیا اور حصول نبوت مین اپنا اختیار نہونا بتا کر اپنے اتباع وحی مین منحصر فرمائی پس بطور تواضع نفی اس آیت مین ہونا اور علم غیب جو اپنی ذات کی کوشش سے حاصل کیا ہو اوسکی ہی نفی مراد ہونا نہ ہر علم غیب کی نفی ہونا اس سے واضح ہے پس علم ذاتی کی ہی نفی مراد ہونا واضح ہے جیسے اس آیت قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب الآیہ کے تحت مین خازن مین بطور تواضع نفی کرنا اس امور ثلاثہ کا لکھا ہے ایسی ہی خازن مین لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر کے تحت مین ہی یہ نفی بطور تواضع وغیرہ پر محمول کی ہے جمل مطبوع دہلی کی جلد ثانی ۵۵ مین خازن سے یہ نقل کیا ہے فان قلت قد اخبر صلی اللہ علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلک وہو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فکیف الجمع بینہ وبین قولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قالہ علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ علیہ ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قال ذلک قبل ان یطلعہ اللہ عز وجل علی علم الغیب فلما اطلعہ اللہ اخبر بہ کما قال فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول او یکون خرج ذلک الکلام مخرج الجواب عن سؤالہم ثم بعد ذلک اظہرہ اللہ تعالی علی اشیاء من المغیبات فاخبر عنہا

یکون

لیکون ذلک معجزة له دلالة علی صحة نبوته اس سے واضح ہے کہ مفسر خازن وجمل احادیث صحیحہ سے
مغیبات کی خبر دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت تسلیم کرتے ہیں اور اس اخبار عن المغیبات کو اعظم معجزات
مانتے ہیں اور آیت سے اوسکی منافاۃ منع کرنیکو آیت کی مراد میں احتمال نکالتے ہیں کہ احتمال ہے کہ بطور تواضع اور
ادب کے ہو ایسا فرمایا کہ معنے آیت کے یہ بیان کرتے ہیں کہ میں غیب نہیں جانتا ہوں مگر اللہ تعالیٰ کے اطلاع کرنے سے
جانتا ہوں (یعنے بظاہر آیت میں استثنا الا ان یطلعنی اللہ علیہ نہیں ہے اور بلا استثنا کے بطور تواضع کے فرمایا ہے
لیکن فی الواقع یہ استثنا ثابت ہے تو اضعاً و ادباً بلا استثنا فرما دیا ہے) اور احتمال ہے کہ قبل اطلاع دینے اللہ تعالیٰ کے
یہ فرمایا ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے غیب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دیدی جیسا کہ آیت فلا یظهر علی
غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول میں فرمایا ہے (یعنے غیب پر رسول کو اطلاع ہونا اس آیت سے
ثابت ہے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر غیب کی دی اور احتمال ہے کہ یہ کلام مخرج جواب کفار میں فرمایا ہو پھر
بعد اسکے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مغیبات کو ظاہر کیا ہو اور مطلع فرمایا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے خبر دیدی ہو تاکہ یہ خبر دینا مغیبات سے معجزہ ہو دلالت آپکی نبوۃ کی صحت پر ہو اس بیان خازن سے بھی
آپکو اطلاع مغیبات پر ہونا اور آیت لو کنت الآیۃ سے اطلاع مغیبات کا منافی نہ ہونا واضح ہے اور جب اعظم معجزات
سے ہونا اخبار عن المغیبات مفسر فرماتے ہیں تو تمام جزئیات ماکان و مایکون کی خبر دینا اور زیادہ دلالہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر ہوگا اسکا انکار مفسر کیونکر کر سکتے ہیں پس مقصود رانـدیری کہ لا یعلم
الغیب فیخبر بما کان و مایکون دلیل عدم علم ماکان و مایکون ہونا ہرگز راقم تسلیم نہیں کر سکتا ہے اور رانـدیری
کا یہ قول ہے کہ (کوئی شخص خازن دیکھیگا یا جمل دیکھیگا تو کیا کہیگا) رانـدیری کے یہی حقین صادق ہو اکہ
خازن و جمل کا مطلب سمجھانے والا خازن و جمل دیکھکر رانـدیری کی سفاہت یا ابلہ فہمی پر واقف ہو جاویگا
قولہ جناب آپ فرماتے ہو کہ غیب دانی ذاتی کی نفی ثابت ہے
اگرچہ کسی لحاظ سے زبان سے کوئی نہ کہے
مگر غور سے دیکھوگے تو معلوم ہو جائیگا کہ مایوحیٰ الیّ کے سوائے غیب دانی مطلقاً کی نفی ثابت ہے جسکا حاصل
یہ ہے کہ مایوحیٰ الیّ کے سوا کو میں نہیں جانتا ہوں اور نہ اطلاع دیگئی ومایوحیٰ الیّ کی مطلقاً نفی نہیں ہے
بلکہ اوسکا اثبات ہے کافروں نے یہ تو کہا ہی نہ تھا کہ تو ہمارے مصالح و مضار سے خود بخود خبر دے اور نہ اپنے کبھی
یہ دعویٰ کیا کہ میں خود بخود غیب کی خبر جانتا ہوں تاکہ وہ یہ کہتے تو جب خبر اولین اور آخرین کی دیتا ہے تو
ہمارے مصالح اور مضار کی خبر بھی خود بخود دے کافروں کا کہنا اتنا ہی ہے کہ جب تو دوسری اشیا کی خبر دیتا ہے

پہر جس ذریعہ سے ہماری مصالح اور مضار کی بہی خبر دی جسکے جواب مین کہا گیا کہ مین مایوحیٰ الیؐ کے سوا
غیب کو نہین جانتا ہون اور تمہارے مضار اور مصالح مایوحی مین داخل نہین ہین اسلئے مین نہین جانتا
ہون ولا اعلم الغیب فاخبرکم بما تریدون یہان غیب ذاتی سے کیا علاقہ ہے خانصاحب نے یہ مطلب
خازن کی کس عبارت سے نکالی ہے وہ بیان فرماوین وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذہ الاشیاء تواضعا
للہ واقترارا بالعبودیۃ وان لا یقترحوا علیہ الآیات العظام شاید اس عبارت سے خانصاحب نے استنباط
کیا ہے کہ یہ نفی بطور تواضع کے کی ہے خانصاحب نے یہ نہ دیکہا کہ خازن صاحب خازن ھذہ الاشیاء جمع کے
ساتھ فرماتے ہین یہ نہین فرمایا وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذا العلم وھذا الشیٔ پس اگر خانصاحب
کے استنباط عجیب کے بموجب وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذہ الاشیاء کے معنے کئے جائین تو یہ معنی ہونگے کہ
انحضرت صلعم مالک اللہ تعالیٰ کے خزائن کے تہے اور اونکے مصالح و مضار وغیرہ غیب کا علم تہا اور آپ صلی اللہ
علیہ وسلم فرشتہ تہے لیکن بطور تواضع کے آپنے نفی کی تہی وفیہ مفسدۃ عظیمۃ بالا یخفی **اقول** وباللہ التوفیق
ہان جناب **راندیری صاحب راقم** نے غور سے دیکہا جب ہی تو اضعًا ان امور کی نفی سے جنہین علم غیب
بہی داخل ہے علم غیب کی نفی کو نفی علم غیب ذاتی جان لیا اگر من کل الوجوہ کی نفی جیسے ظاہر آیت سے مفہوم ہوتی
ہے مراد ہوتی تو من کل الوجوہ مین بذریعہ وحی جاننا بہی تو داخل ہے اوسکی نفی بہی مراد ہوتی پہر تواضع کیسی
تواضع جب ہی ہو وے کہ من وجہ علم غیب کا ثبوت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین رہتا اور بوجہ دیگر نہ تہا تو وجہ
دیگر کے اعتبار سے نفی کر دے کہ کذب لازم و ثابت نہووے اور تواضع بہی ہو جاوے اگر باوجود معلوم ہونے بعض غیوب
کے بواسطہ وحی وغیرہ پہر غیب دانی مطلقًا کی نفی مراد لین تو بلا شبہ یہ کذب ہے کہ خود کے علم مین تو من وجہ غیب دانی
کا حصول ہے اور فرماوین کہ کسیطرح کسی غیب کو مین نہین جانتا ہون تو یہ عدم جریان علی موجب علمہ اخبار بخلاف
وقوعہ ہے یہی کذب منافی منصب نبوت ہے **شرح شفا** علامہ علی قاری جلد اول صفحہ ۲۸ مین ہے فان عدم جریانہ
علی موجب علمہ اخبار بخلاف وقوعہ وھو ینافی منصب النبوۃ **راندیری** مین فہم ہوتی تو جان
لیتے اور باوجود سمجہانیکے بہی نہ سمجہین تو کسیکا کیا قصور اسمین ہے **راندیری** اپنے فہم پر نفرین کرین میان **راندیری**
غیب دانی مطلقًا کی نفی ثابت ہونیکا دعوی کرتے ہین کہ (معلوم ہو جائیگا کہ مایوحی الیؐ کے سوائے غیب دانی
مطلقًا کی نفی ثابت ہے الخ) اس دعوے کے اثبات پر کوئی دلیل قایم کرنا ضرور تہا جب دلیل قایم نہ کی تو بلا دلیل
یہ دعوی ہرگز قابل التفات نہین مایوحیٰ الیؐ کے سوا کی قید میان **راندیری** نے خود لگائی ہے اور

پھر غیب دانی غیر ما یوحیٰ کی نفی کو رانڈیری مطلقاً کی نفی جانتے ہیں شاید حیوان ناطق و غیر ناطق یا
سوائے ناطق میاں رانڈیری بولتے ہونگے تو حیوان غیر ناطق و یا سوائے ناطق کو مطلق جانتے ہونگے یہ
میاں رانڈیری کا عجب مطلق ہے کہ قید بھی موجود ہے اور پھر مطلق باقی ہے یہ اجتماع منافیین بلکہ ضدین
نہیں تو کیا ہے پھر یہ قول رانڈیری کا کہ (ما یوحیٰ کے سوا نہ خود میں جانتا ہوں نہ اطلاع دیگئی ہے) اول
اسمیں وہی ہے کہ جب قید ما یوحیٰ کے سوا و مغائرت کی تو مطلق نہ رہا مقید بقید مغائرت ما یوحیٰ ہوگیا پھر
مطلق کہنا نادان کا کام ہے دوسرے یہ کہ قول رانڈیری کہ حاصل یہ کہ ما یوحیٰ کے سوا نہ خود میں جانتا
ہوں اور نہ اطلاع دیگئی ہے کونسے قول مفسر خازن سے اختراع کیا یا اوپر افترا کیا ہے جب بالذات و بالواسطہ
دونوں طرح علم غیب کی نفی ہوتی انما نفی عن نفسہ الشریفۃ هذہ الاشیاء تواضعاً للہ الخ کہ
ان اشیاء میں علم غیب ہی ہے تو علم غیب نفی تواضعاً کیونکر ہوئی تواضع اسکو نہیں کہتے کہ جاہل ہی خود کو
جاہل کہے تو تواضع ہوگئی تواضع تو جب ہے کہ باوجود عالم ہونیکے خود کو جاہل کہے یا عالی رتبہ اپنے رتبہ کا انحطاط کیوجہ
سے ظاہر کرے اور اسمیں کذب بھی نہو یہ اوسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ایکوجہ سے رتبہ حاصل ہو اور دوسری
وجہ کے اعتبار سے اپنے رتبہ کی نفی کرے اور جب کسی وجہ سے وہ رتبہ حاصل ہی نہیں اور نفی کرے تو تواضع کہاں
ہے مشکوٰۃ کی حدیث نبوی میں ہے فقلنا انت سیدنا فقال السید اللہ جلد رابع مرقاۃ میں ہے تواضع
فحول الامر فیہ الی الحقیقۃ الخ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیادت کا حصر خدا تعالیٰ میں فرماکر تواضعاً اپنے
نفس سے سیادت کی نفی فرمائی باوجودیکہ انا سید ولد آدم خود آپنے فرمایا ہے پس وہی سیادت من وجہ کی نفی
ہے نہ من کل الوجوہ کی پس تواضع اس امر کو چاہتا ہے کہ علم غیب بواسطہ حاصل ہو اور دوسری وجہ یعنے وجہ
ذاتی سے نفی ہو پس قول رانڈیری (نہ اطلاع دیگئی) قول مفسر خازن انما نفی عن نفسہ الشریفۃ
هذہ الاشیاء تواضعاً کے بالکل خلاف ہے اور مفسر موصوف کے قول کا یہ حاصل نکالنا اونپر افترا
محض ہے انھیں مفسر خازن سے اوپر گذرا ہے کہ لو کنت اعلم الغیب الآیہ کو اونھوں نے تواضع پر محمول
فرمایا اور معنی آیت میں غیب دانی بواسطہ اطلاع کو مستثنیٰ فرمایا ہے آیت لو کنت کے مانند لا اعلم بھی ہے
اسمیں بھی اطلاع سے غیب دانی حاصل ہونیکا مفسر خازن کے نزدیک مستثنیٰ ہونا ممکن ہے پس یاس اسکل
کے رفع پر اقامت دلیل رانڈیری کو چاہیے پس یہ قول رانڈیری کہ (نہ اطلاع دیا گیا ہوں) حاصل
مطلب خازن کا کہنا اونپر افترا یا سفاہت یا ابلہ فریبی ہے یہ قول رانڈیری کا ہے کہ (کافروں نے یہ کہا ہے

نہین انہ) سفاہت یا ابلہ فریبی سے صادر ہوا ہے کافرون نے یہ نہین کہا تو یہ کافرون نے کب کہا تہا جو راندیری نے
اونپر لگالیا ہے کہ کافرونکا کہنا تو اتنا ہی ہے کہ جسطرح تو دوسرے اشیا کی خبر دیتا ہے پہر جس ذریعہ سے ہوے ہمارے مصالح انہ
کونسی عبارت مفسر سے کافرونکا یہ کہنا کہ جس ذریعہ انہ) ثابت ہے اونھون نے یہ ذریعہ کی تعمیم کہان کی مفسر نے یہ تعمیم
کہان اپنے مقولہ مین ذکر کی ہے تو ایسے امور کی طلب کر کے عدم اجابت اونکے سوالات کی حالت مین رسالت کی
وہ کفار تکذیب کرنا چاہتے تہے اور ایسے امور کو لوازم رسالت ٹھہرا کر اونکے اثر کے عدم سے دلیل عدم رسالت بنانا چاہتے تہے
چنانچہ قول مفسر یقولون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کنت رسولا من اللہ فاطلب منہ مین تقدم
ذکرہا لی موجود ہے مقدم ملزوم اور تالی کا لازم ہونا ادنی طالب علم بہی جانتا ہے یہ قرینہ اوسکا ہے کہ وہ علم غیب کو لازم
رسالت ٹھہراتے تہے اور اوسکے بطلان سے بطلان رسالت ٹھہرا کر امر رسالت کا انکار کرتے تہے چنانچہ قول مفسر خازن
مین گذرا ہے ولست اقول شیئا من ذلک فتنکرون وتجحدون امری اونکا کہنا تو یہہ تہا جو مفسر کے قول
سے سمجہے ثابت کیا نہ وہ جو راندیری نے اختراع کر لیا ہے اونکے جواب مین تواضعا للہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
ان اشیاء کی نفی کا حکم ہوا اسیواسطے مفسر نے انما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعا للہ الخ
کہا ہے کچہ اور میان راندیری کیا فرماتے ہین ایسے حیلہ وحوالہ وعیاری وروباہ بازی سے غیب دانی بواسطہ اطلاع
کی ہی نفی آیت سے مفسر پر افترا کر کے ثابت کرنا چاہتے ہین پس ہرگز غیب دانی بواسطہ اطلاع کی نفی اس سے ثابت ہونا
مسلم نہین ہے بلکہ غیب دانی بلا واسطہ ہی کی نفی آیت لا اعلم الغیب مین ہے علامہ تفتازانی **شرح مقاصد**
جلد ثانی صفحہ ۲۰۴ مین آیت مذکور کے معنے بیان فرماتے ہین والمعنی انی لست بملک حتی یکون لی القوۃ
والقدرۃ علی انزال العذاب باذن اللہ کما کان لجبرئیل علیہ السلام او یکون لی العلم بذلک
باخبار اللہ بلا واسطۃ قول علامہ سے بہی علم بلا واسطہ کی نفی ہی مراد آیت مین ہونا واضح ہے نفی علم بلا واسطہ
وہی نفی علم ذاتی کی ہے پس نفی علم ذاتی کی واضح ہے پس قول راندیری کہ دریان غیب دانی ذاتی سے کیا علاقہ
ہے) جو ایسے اختراع وافترا پر مبنی کیا ہے باطل ومردود ہے راندیری کو اقوال علماء کے دیکہنے وسمجہنے سے علاقہ نہین
اسواسطے یہان غیب دانی ذاتی کی نفی سے علاقہ نہین جانتے علامہ تفتازانی کو راندیری یہ کہدین کہ یہان
علم بلا واسطہ کی نفی سے کیا علاقہ ہے **تفسیر مدارک** ص ۱۱۵ مین ہے تحت آیت ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب
ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کے ہے فیعلم من ذلک من جہۃ اخبار اللہ لا من جہۃ نفسہ
اس سے بہی غیب دانی ذاتی کی نفی اور بواسطہ اخبار اللہ ثبوت علم غیب واضح ہے **روض النضیر شرح**

جامع الصغیر میں امام مناوی فرماتے ہیں اما قوله لا یعلمه فمفسر بانه لا یعلمها احد بذاته ومن ذاته الا هو اور امام نووی کے فتاوی میں ہی مسئلة ما معنی قول الله تعالی لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله واشباه ذلک مع انه قد علم ما فی غد من معجزات النبی علیه الصلوات والسلام وفی کرامات الاولیاء رضی الله تعالی عنهم الجواب معناه لا یعلم ذلک استقلالا الا الله واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام الله لا استقلالا

عبارت شرح مناوی سے واضح ہے کہ علم بذاته ومن ذاته کو کوئی سوای خدا تعالی کے کوئی نہیں جانتا ہے اور آیت کریمہ لا یعلمه کے یہی معنی ہیں اور امام نووی کے قول سے واضح ہے کہ لا یعلم من فی السموات والارض واشباہ کے یہی معنی ہیں کہ استقلالا کوئی غیب نہیں جانتا ہے سوای خدا تعالی کے اور معجزات وکرامات ساتھ اعلام الله تعالی کے ہیں شرح شفاء خفاجی میں ہے هذا لا ینافی الآیات الدالة علی انه لا یعلم الغیب الا الله تعالی فان المنفی علمه من غیر واسطة واما اطلاعه علیه باعلام الله تعالی فامر متحقق بقوله فلا یظهر علی غیبه احدا الخ اس سے بھی واضح ہے کہ جو آیات دال ہیں اسپر کہ غیب سوائے خدا تعالی کے کوئی نہیں جانتا ہے تو ان آیات میں علم غیب بلا واسطہ کی ہی نفی ہے لیکن اطلاع ہونا آنحضرت صلی الله علیه وسلم کو غیب پر ساتھ اعلام الله تعالی کے وہ متحقق ہے ساتھ قوله تعالی فلا یظهر علی غیبه احدا الخ اشعة اللمعات ترجمہ فارسی مشکوۃ شیخ عبد الحق دہلوی جلد اول صفحہ ۴۳ تحت حدیث فی خمس لا یعلمها الا الله کے ہے مراد آنست کہ بی تعلیم الہی بحساب عقل ہیچکس آنہارا نداند و آنہا از امور غیب اند کہ جز خدا کسی آنرا نداند مگر آنکہ وی تعالی از نزد خود کسی را بداناند بوحی والہام اس سے واضح ہے کہ امور خمسہ کو بے تعلیم الہی بحساب عقل کوئی نہیں جان سکتا ہے اور یہ امور غیب ہیں خدا تعالی ہی انکو جانتا ہے اور اسکے سوای کوئی نہیں جانتا مگر الله تعالی اپنی طرف سے جنکو تعلیم کرے وہ وحی والہام سے ان امور خمسہ کو جانتے ہیں پس ان تمام عبارات کے علم ذاتی واستقلالی کا ہی خاص ساتھ خدا تعالی کے ہونا واضح ہے اور دوسرے سے نفی استقلالا وذاتا جاننے کی مراد ہے نہ یہ کہ کسی طرح کوئی غیب نہیں جانتا اور خدا تعالی کسی کو تعلیم نہیں کرتا ہے پس قول راندیری باطل و مردود ہے جو کہا ہے کہ (ذاتی سے کیا علاقہ) بلا شبہ غیر الله سے نفی ذاتی واستقلالی علم غیب کی مراد ہے نہ مطلقا یہ جو کہا راندیری نے کہ (خانصاحب نے استنباط کیا ہے کہ یہ نفی بطور تواضع کے ہے خان صاحب نے یہ دیکھا کہ صاحب خازن الخ) ذرا منصفین راندیری کی ابلہ فریبی ومکر ودہوکہ کو دیکھیں کہ راندیری

کہتے ہین کہ خان صاحب نے استنباط کیا کہ یہ نفی بطور تواضع کے ہے جس سے عوام جہال کو دہوکہ ہو فریب مین پڑین
کہ مفسر کے قول مین تواضع کا لفظ موجود نہین ہے اور بطور تواضع نفی علم غیب کو تصریح مفسر سے ثابت
نہین کیا ہے بلا تصریح مفسر کے اپنی رای سے استنباط کرلیا ہے نعوذ باللہ من ذلک راندیری کو شرم نہین آتی
انما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعا للہ جسمین لفظ صریح تواضع موجود ہے اوسکو استنباط
بتانا روباہ بازی نہین تو اور کیا ہے پہر صاحب خازن کا ہذہ الاشیاء کے ساتھ فرمانے اور انما نفی عن نفسہ
الشریفۃ ہذا العلم او ہذا الشیء نہ فرمانیکو دلیل اس امر کی بنانا کہ نفی علم غیب بطور تواضع نہین ہے
نفی علم غیب بطور تواضع ہوتی تو صاحب خازن انما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذا العلم او ہذا الشئ
فرماتے ہذہ الاشیاء نفرماتے جہالت وسفاہت یا اضلال عوام نہین تو اور کیا ہے ہذہ الاشیاء مین جس کے
مراد مالکیت خزائن وملکیت وعلم غیب ہے علم غیب کے داخل ہونا راندیری نہین سمجہہ سکتے ہین کیا علم غیب کا
ہذہ الاشیاء مین داخل ہونا اور اوسکا منفی ہونا بطور تواضعًا اسپر موقوف ہے کہ علیحدہ کرکے ہذا العلم
یا ہذا الشیء کہا جاوے جب علم غیب کا منفی ہونا سمجہا جاویگا یہ ہذیان وجنون نہین تو اور کیا ہے ذرا منصفین
راندیری کے عناد ومکابرہ کو خیال کرین اور ابلہ فریبی کو دیکھین پہر یہ جو کہا کہ (اگر خان صاحب کے استنباط
عجیب کے موجب وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء کے معنی کیے جائین تو یہ معنی ہونگے الخ) تو یہ بھی
راندیری کی سفاہت یا جہالت یا ابلہ فریبی ور وباہ بازی کی دلیل ہے کہ بلفظ صریح سے جو ثابت ہے اوسکو
استنباط ٹہرایا ہے پہر اس عبارت عربیہ انما نفی الخ کے آخر لفظ سے تواضعا للہ کیون ساقط کردیا گیا اسواسطے
کہ ساقط کرنیسے باوجودیکہ سابق مین خود نقل کیا ہے استنباط عجیب ہوجاویگا صریح لفظ تواضعا سے بطور تواضع
کے نفی علم غیب کا ثبوت نہوگا یا یہ وہم فاسد ہے کہ ہذہ الاشیاء مین تصریح علم غیب کی نہین ہے اسواسطے استنباط
قرار دیا یہ تمام جہالت وسفاہت ہے الاشیاء مین الف ولام عہد کیواسطے ہے جس سے اشارہ علم غیب ومالکیت
خزائن وملکیت مذکورہ بالا صراحۃً کیطرف ہے اسکو استنباط عجیب کہا جاوے تو فعصی فرعون الرسول مین
الرسول سے حضرت موسی علیہ السلام مراد لینا بہی استنباط عجیب کہا جاوے راندیری کی فہم سقیم کے موافق
اگر آیت مین کما ارسلنا الی فرعون رسولا کہ جس سے مراد موسی علیہ السلام اول گذرنا اور الف لام الرسول
سے آنحضرت علیہ السلام کیطرف اشارہ ہونا اسکا مقتضی ہے کہ یہ استنباط عجیب نہین ثبوت صریحی ہے تو ایسا ہی
اس محل مین ہے بلکہ اس سے بڑہکر ہے اسلئے کہ علم غیب اول صراحۃً گذرچکا ہے کلام مفسر مین پس اسکو استنباط

عجیب بطور طعن کہنا **رانڈیری** کی جہالت یا ابلہ فریبی کا ثبت ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مالک
خزائن من وجہ عالم کے کفار کے مصالح ومضار سے من وجہ ہونے و فرشتہ ہین وجہ ہونیکا بھی بطلان ہرگز مسلم نہین
ہے اور اصلا اسمین کوئی مفسدہ صغیرہ ہونا بھی مسلم نہین چہ جائیکہ عظیمہ ہونا جب بطلان مذکورہ مفسدہ مذکورہ
مسلم نہین اور نہ **رانڈیری** نے اسکا ثبوت دلیل سے دیا اور نہ قیامت تک دے سکتے ہین تو بطلان امور ثلثہ کی
نفی کا بطور تواضع ہونا ہرگز ثابت نہین ہے **مشکوۃ شریف** مین ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رائیتنی اتیت بمفاتیح خزائن الارض
فوضعت فی یدی اس سے واضح ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ آپ مبعوث ہوئے ہین
جوامع الکلم و نصرت بالرعب کے اور کنجیان خزائن زمین کے آپکو ہاتھ مین رکھدیگئین اسکے تحت مین **مرقاۃ** جلد
پانچوین صفحہ ۱۶۳ مین ہے فی النھایۃ اراد ماسھل اللہ تعالی لہ ولامتہ من افتتاح البلاد المتعذرۃ
واستخراج الکنوز الممتنعات اھ او المراد منہ معادن الارض التی فیھا الذھب والفضۃ وسائر
الفلزات اس سے واضح ہے کہ یا مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور امت کیواسطے
شہرونکا فتح کرنا اور طرح طرحکے خزانونکا نکالنا آسان کر دیا ہے یا مراد کھانین زمین کی ہین جن مین چاندی سونا
وغیرہ فلزات (یعنی جوہرات کانیہ ہیرا زمرد لعل وغیرہا) پیدا ہوتے ہین اب میان **رانڈیری** حدیث و بیان
شارح کا بھی انکار کر جاوین اور اس حدیث سے جو مالک خزائن اللہ کا ہونا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اللہ
تعالی کیطرف سے ثابت ہے اوسکو نہ مانین بغیر دلیل قطعی کے جیسے وہ معنی ظاہری سے آیات واحادیث مانند تبیانا لکل شئ
وتجلی لی کل شئ کو پھیرا ہے اور بیان بعض علماء کو اسکا مخصص بتا دیا ہے اور اپنی فہم ناقص وسقیم سے اونھون نے
جو بیان کیا ہے فقط اوسیقدر مین انحصار بلا دلیل کے کر دیا ہے ایسا ہی یہان بھی کرین لیکن اہل حق واہل سنت و
جماعت کے عقائد مین کتاب وسنت کے نظم ولفظ کو بلا دلیل قطعی صارف عن الظاہر کے معانی ظواہر پر ہی حمل کرنا
اور معانی ظاہرہ ہی مراد لینا ضرور ہے چنانچہ **شرح عقائد نسفی** مین ہے (والنصوص) من الکتاب والسنۃ
(تحمل علی ظواھرھا) مالم یصرف عنھا دلیل قطعی کما فی الآیات التی تشعر بظواھرھا بالجھۃ
والجسمیۃ ونحو ذلک پس **رانڈیری** کا بلا دلیل قطعی یہ کہدینا کہ معنی ظاہری مراد نہین جیسا کہ اوپر کہا ہے
مخالف عقیدہ اہل سنت وجماعت کے ہو کر مردود ہے اور آیت تبیانا لکل شئ اور حدیث تجلی لی کل شئ اور بدلیل
حدیث جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا جو عینی و مرقاۃ وغیرہا سے اوپر گذرا اور نیز

جمیع جزئیات ماکان وما یکون اور آپکی کفار کے مصالح ومضار بھی داخل ہیں اور اونکا بھی علم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہونا ثابت ہوا اور آیات دالہ علی نفی علم غیب سے مراد نفی بذاتہ وعلم استقلالی وبلا واسطہ ہونا ہی اوپر
معلوم ہوچکا ہے پس کوئی آیت وحدیث غیر محتمل اوسکی نفی نہیں کرتی ہے پس یہ معارض کسی آیت وحدیث کی
نہیں ہے پھر جب لوح محفوظ میں اون کفار ونکے مصالح ومضار بھی تمام لکھے ہوئے ہیں اور لوح محفوظ کا علم بھی آپکو دیا ہے
تو بالضرور اون مصالح ومضار کا علم آپکو تھا اب نفی بطور تواضع کے ہی ہوئے اور نفی محمول علم استقلالی وبلا واسطہ و
ذاتی پر بھی ہے اب رہا آپکا نفی کرنا اپنے فرشتہ ہونیکا تو اوپر تفسیر عرائس البیان سے مذکور ہوا ہے کہ آپ فرشتوں مقربین روحانیین
وکروبین وتمام مخلوق عرش سے لیکر تحت ثری تک سے اشرف ہیں جب آپ فرشتوں مقربین سے بھی اشرف وافضل
ہوئے تو آپنے اپنے فرشتہ ہونیکی نفی فرمائی تو فرشتہ سے بھی خود کو گویا ادنی ٹھہرایا باوجود اعلی واشرف ہونیکے ادنی ٹھہرایا تو
یہ تواضع نہیں تو اور کیا ہے یہ ضرور نہیں ہے کہ بطور تواضع جس سے خود کو ادنی بتادے وہ اوسکے ہی مرتبہ ذات یا صفات
مین ہووے اوس سے اعلی نہووے جیسے بہت بڑا عالم خود کو طالب علم ادنی سے بطور تواضع ادنی بتادے اور اپنے طالب علم
ہونیکی ہی نفی کردے من وجہ تو اس سے یہ لازم نہیں ہے کہ تواضع جب ہو کہ یہ فی الواقع ادنی طالب علم کے مرتبہ مین ہو اوس
سے اعلی ہوگا تو تواضع نہیں پس ایسے ہی یہاں جاننا چاہئے کہ فرشتہ ہونیکی نفی کیواسطے بطور تواضع کے فی الواقع فرشتہ
ہونا ضرور نہیں بلکہ فرشتہ سے اعلی ہونیکی حالت مین بھی یہ نفی بطور تواضع ہی ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اگرچہ باعتبار
ظواہر واجسام کے متصف باوصاف بشریت کے ہیں لیکن باعتبار بواطن وارواح کے ساتھ اوصاف اعلی کے اوصاف
بشری سے متصف ہیں اور بواطن وارواح اونکے متعلقہ ہیں ساتھ ملاء اعلی کے اور متشبہ ہیں ساتھ صفات ملائکہ کے **شفاو
شرح للملا علی القاری** کی جلد ثانی کے صفحہ ۱۷۱ میں ہے (فظواهرهم) ای الانبیاء (واجسادهم و
بنيتهم) ای ابدانهم المركبة من اشباحهم وارواحهم او الممتزجة من العناصر الاربعة بالوجه
المعتبر (متصفة باوصاف البشر طارئ عليها) اي هو جار (ما يطرأ على البشر من الاعراض) اى
العوارض فی الاجسام (والاسقام) كسائر الانام (والموت والفناء) ای ولعله عطف تفسير
والا فالفناء لا يطرأ على مطلق الارواح واما الاشباح فقد ورد ان الارض لا تأكل اجساد
الانبياء (ونعوت الانسانية) من قوى الشهوانية والغضبية (وارواحهم وبواطنهم
متصفة باعلى) ای باوصاف اعلی (من اوصاف البشر متعلقة بالملاء الاعلى) بل متوجة
بالكلية الى المولى وهو الاولى (متشبهة بصفات الملائكة) اي فی دوام الذكر والحضور من

غیر السآمة والفتور وفی القوة علی الطاعة والعبادة من غیر الملالة ففی البخاری اعطی قوة ثلاثین
رجلا الخ اس سے من وجہ ملکیت بواطن وارواح کے اعتبار سے مشابہت ومناسبت ملائکہ سے ثابت ہے جیسے من وجہ ملکیت
کی نفی آیت سے ثابت ہے کہ ملک کی سی قدرت ومشاہدہ نہیں ہے اور آیت میں بظاہر یہ فرق نہیں ہے بلکہ بالاطلاق ملکیت
کی نفی ہے کہ جس سے باطنی روحی مناسبت ملکیت وغیرہا بھی اوسکے تحت میں داخل ہونا مفہوم ہوتا ہے تو یہ بطور تواضع
ہی کے ہے **قولہ** عبارت مذکورہ کا حاصل یہ ہے کہ رسول کے سوا ے دوسرونکو بھی اطلاع غیب پر ہوتی ہے اور خاص ایک
غیب پر کسیکو اطلاع نہیں ہوتی لیکن یہ مفید مدعی نہیں ہے کیونکہ سوا ے غیب خاص کے دوسرے تمام جزئیات ماکان و
مایکون کا علم کسیکو ہے یہ تو مفسر فرماتے ہی نہیں اور کسطرح فرماتے مفسر مذکور سورۂ لقمان میں تصریح کرتے ہیں کہ قیامت
ایک ذرہ پر کیا حالت ہوگی اور کیا کیا عوارض اوسکو عارض ہونگے سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اب قیامت تک
کے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا کیا ذکر ہے **اقول** وباللہ التوفیق راقم نے اپنے فتوے اولی مطبوعہ نذیری
میں یہ لکھا تہا اور تفسیر کبیر ج ۸ میں ص ۱۳۱ تحت آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من
رسول کے لفظ غیب سے فقط ایک ہی غیب کہ وہ وقت وقوع قیامت ہے مراد ہونا بیان کیا ہے بعض کہان کے اخبار
کا صادق ہونا بیان کر کے یہ کہا ہے انا نشاهد فی اصحاب الالهامات الصادقة ولیس هذا مختصا بالاولیاء
بل قد یوجد فی السحرة ایضا من یکون کذلک وتری الانسان الذی یکون الهم الغیب علی درجة
طالعة یکون کذلک فی کثیر من اخباره وان کان قد یکذب ایضا فی اکثر تلک الاخبار وتری الاحکام
النجومیة قد تکون مطابقة وموافقة للامور وان کانوا قد یکذبون فی کثیر منها واذا کان ذلک مشاهدا
محسوسا فالقول بان القرآن یدل علی خلافه مما یجر الطعن الی القرآن وذلک باطل فعلمنا ان
التاویل الصحیح ما ذکرناه اس سے واضح ہے کہ الہامات صادقہ خواہ وہ اولیاء اللہ تعالی کے ہوں یا غیر کے جنکا موافق
واقع کے ہونا مشاہد ومحسوس ہے اونکی حقیقت اگر یہ کہا جاوے کہ قرآن انکے خلاف پر دلالت کرتا ہے تو اوس سے قرآن کیطرف
طعن منجر ہوگا اور یہ باطل ہے الغرض یہ کہنا کہ سوا ے خدا تعالی کے کسیطرح کوئی غیب نہیں جانتا اور کسیکو کسی طریقہ
سے خدا تعالی خبر غیب کی نہیں دیتا ہے یہ بہی خلاف قرآن وخلاف واقع کے ہے اور یہ کہنا کہ جسقدر غیوب ہیں خواہ اونپر
کوئی دلیل ہو یا نہو سب کو کوئی سوا ے خدا تعالی کے جانتا ہے یہ بہی خلاف قرآن کے اور کفر ہے ہاں بعض غیوب کی اطلاع
خدا تعالی نے دوسرونکو بہی دی ہے اور دیتا ہے یہ حق ہے اور جناب رسالتمآب کو جسقدر غیوب کی خبر اللہ تعالی نے دی
وہ تمام سے زائد ہیں اور اگرچہ ماکان ومایکون کی خبر اللہ تعالی نے امور دنیاویہ واخرویہ میں سے دی ہے یہ بہی بعض

مغیوب ہین نکل) اس تمام عبارت راقم مین سے راندیری نے فقط عبارت عربیہ تفسیر کبیر نقل کرکے اقول کہکر یہ کہا
جو راندیری کا قول راقم نے نقل کیا ہے اور عبارت راقم پوری نہ ذکر کرنیکی یہی وجہ ہے کہ راقم کے اسی قول کو
(الغرض یہ کہنا کہ سوای خدا تعالی کے کسیطرح کوئی غیب نہین جانتا اور کسیکو کسی طریقہ سے خدا تعالی خبر غیب کی
نہین دیتا ہے یہی خلاف قرآن ہے الخ) ہر ادنی عقل والا دیکھکر جان لیگا کہ اس سے راقم کی غرض وہابیہ کے قول پر
کہ کوئی غیب نہین جانتا اور خدا تعالی کسیکو غیب کی خبر نہین دیتا اعتراض و منع کرنا ہے اور یہ عبارت تفسیر کبیر
اوسکی سند ہے بیان دعوی اس امر کا نہین کہ جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
حاصل ہے اور اوسکی دلیل یہ عبارت ٹھہرائی ہے میان راندیری جواب سے عاجز ہوئے تو یہی کہنے لگے کہ (عبارت مذکورہ
کا حاصل یہ ہے کہ رسول کے سوا اور سب دونکو یہی اطلاع غیب پر ہوتی ہے لیکن ایک غیب پر کسیکو اطلاع نہین ہوتی الخ)
میان راندیری صاحب آپکے اس جملہ کا کہ (ایک غیب پر کسیکو اطلاع نہین ہوتی) کیا مطلب ہے کسیکو اطلاع نہین
ہوتی کیا کسی مین رسول بہی داخل ہین یا اور کیا رسول کو بہی خبر نہین ہوتی اگر یہ مطلب ہے تو آپنے مفسر کی کونسی عبارت
سے یہ استنباط عجیب کیا ہے کیا مفسر صاحب آپکے نزدیک خلاف قرآن کے رسول کو بہی اطلاع ہونیکے معتقد مین قرآن شریف
مین ایک غیب پر اطلاع نہونیسے جو رسول مرتضی کو مستثنی کیا ہے چنانچہ الا من ارتضی من رسول قرآن مین
موجود ہے جس سے ہر ادنی عقل والا بہی جان سکتا ہے کہ جنکو اطلاع ایک غیب خاص پر نہین ہوتی اونمین رسول ہرگز
شامل نہین ہین اگر راندیری کے نزدیک آیت کا مطلب یہی ہے کہ رسول مرتضی کو بہی اطلاع نہین ہوتی ہے تو
یہ تو فلا یظہر علی غیبہ احدا سے ہی سمجہا گیا پہر استثناء نعوذ باللہ من ذلک لغو ہوا اور آپکے مطلب استنباطی
کی تقدیر پر قرآن مین لغو ہونا لازم آتا ہے جسکے اعتقاد کا کفر ہونا واضح ہے بلکہ عبارت قرآن مین جب نفی غیب رسول
سے ہی مقصود ہے تو ذکر استثناء رسول مرتضی مثبت خلاف مقصود ہے اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ یہ تو اضلال ہے نہ ہدایت
نعوذ باللہ من ذلک کہ مقصود کچہ ہے اور عبارت مفہمہ خلاف کو ذکر کیا ہے اور خلاف محاورہ کے ہے کہ باوجود استثناء کے نفی
سے مستثنی کو داخل نفی مین مانا جاوے یہ تمام زبانونکے خلاف ہے اگر باوجود استثناء کے مستثنی نفی کے تحت مین داخل مانا
جاوے اور یہ مراد صحیح ہے تو میان راندیری کلمہ لا الہ الا اللہ مین بہی مستثنی کو تحت نفی داخل جانتے ہونگے اور
اللہ کی بہی نفی اس کلمہ سے مراد لیتے ہونگے اہل سنت وجماعت کے نزدیک تو اسی کلمہ مین اثبات الوہیت اللہ تعالی کی
تاکید کے ساتہ ہے شاید راندیری اسکا انکار کر جاوین اسلئے عبارت عینی شرح ہدایہ جلد ثانی صفحہ ۵۰۳ اسکے
قول ہدایہ کے (لان الاستثناء من النفی اثبات علی وجہ التاکید کما فی کلمۃ الشہادۃ) تحت مین جو ہے

فان قوله لا اله نفی الالوهیة عن غیر الله وقوله الا الله اثبات الالوهیة لله وفیه اثبات الالوهیة لله تعالیٰ باآکد الوجوه لان الاثبات بعد النفی آکد وابلغ من الاثبات المجرد پس اسیطرح فلا یظهر علی غیبه احدا مین نفی ایک غیب خاص کی دوسرون سے ہے اور الا من ارتضی من رسول مین اثبات اوسی غیب خاص کا بہی ہے واسطے رسول کے باآکد وجہ پہر رسول مرتضی کو جب اوس غیب پر اطلاع دینا ثابت ہے تو باقی دوسری غیوب پر بطریق اولیٰ ثابت ہے بطور دلالۃ النص کے جیسے لا تقل لہما سے ممانعت ضرب والدین کی بطریق اولیٰ ثابت ہے ساتہ دلالۃ النص کے اگر یہ مراد راندیری کی ہے کہ سوای رسول مرتضی کے دوسرے کسیکو ایک غیب خاص پر اطلاع نہین ہوتی ہے تو یہ بلا فائدہ ہے اس سے نہ مدعی راندیری کچہ حاصل ہے اور نہ یہ اعتراض راقم کا رافع ہے اور جب ایک غیب خاص پر اطلاع نہونا سوای رسول مرتضی کے ثابت ہے اور رسول مرتضی کو اوس غیب خاص پر بہی اطلاع ہونا ثابت ہے اور راندیری کو مسلم ہے تو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے حصول کے یہ منافی نہین ہے بلکہ بطور دلالۃ النص یہ مثبت حصول علم جمیع جزئیات مذکورہ کا ہے جیسا کہ معلوم ہوا پہر راندیری کا یہ قول کہ دیہ تو مفسر فرماتی ہی نہین اور کسطرح فرما دی الخ) کیونکر مستقیم ہو سکتا ہے نہ فرمانا اسپر دلالت نہین کرتا کہ یہ علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے حصول کے منافی ہے بلکہ علما رستہ برین جان سکتے ہین کہ جب جس غیب خاص پر دوسرونکو اللہ تعالیٰ اطلاع نہین دیتا ہے اوسپر بہی رسول مرتضی کو اطلاع دیتا ہے تو بطریق اولیٰ باقی جمیع جزئیات ماکان ومایکون جو غیب خاص نہین ہے اونپر بطریق اولیٰ اطلاع دینا مفہوم ہے اگر بالفرض وہ باقی جمیع جزئیات مذکورہ خاص ہی ہون تب بہی بدلالۃ تساوی اونپر اطلاع ہونا مفہوم ہے اور باقی جمیع جزئیات مذکورہ کا غیب خاص سے اعلیٰ ہونا مسلم نہین اگر میان راندیری کو دعوی ہے تو اقامت برہان کرین پس مفسر کے فرمانے کی کچہ ضرورت نہین ہے عقلا کے فہم پر اسکو مفسر کا چہوڑ دینا کیون ناجائز ہے اس جواز کے رفع پر راندیری کو اقامت برہان ضرور ہے ورنہ خرط القتاد پس راندیری کا مفسر کے نہ فرمانیکا حیلہ کرنا بہی باطل ہو گیا اور سورۂ لقمان مین تصریح مفسر کی بہ نسبت ذرہ کے کرنا مثبت مدعی راندیری اور منافی راقم کی نہین ہے ذرہ کے حالات وعوارض کے سوای خدا تعالیٰ کے کسیکا نہ جاننا جو مفسر نے فرمایا تو اوس سے یہ کہان لازم آیا کہ رسول مرتضی کو بہی اطلاع خدا تعالیٰ نہین دیتا ہے اوپر علما کی تصریحات گذر چکی ہین کہ آیات دالہ علی عدم علم الغیب سے مراد علم استقلالی وبذاتہ ومن ذاتہ وبغیر تعلیم الٰہی وبلا اطلاع وبلا واسطہ جاننے کی نفی ہے پس حالات وعوارض ذرہ کی قیامت تک مین بہی یہی احتمال ہے اس احتمال کے رفع پر اقامت دلیل راندیری نے کی نہ کر سکین تو راندیری کا استدلال ذرہ سے ذرہ بہی قابل التفات نہین ہے پہر جب

لوح محفوظ کا علم رسول مرتضی کو حاصل ہی تو یہ حالات وعوارض ذرہ بہی اسمین موجود ہین یا نہین اگر ہین تو رسول مرتضی کو
اسکی حالات وعوارض کا علم حاصل ہونا ثابت ہوا اور اگر نہین ہین تو جمیع جزئیات ماکان ومایکون الی یوم القیمۃ جنکا
لوح محفوظ مین مکتوب ہونا ثابت ہی اوسکی خلاف ہوکر مردود دیت ثابت ہی ہیر ادپر علامہ قیصری سی علم مثقال ذرہ ہی زمین وآسمان مین
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سی من حیث المرتبہ پوشیدہ نہونا گذرا ہی اوس سی حالات وعوارض متعلقہ جہان سکتی ہین **مرقاۃ**
کی جلد اول صفحہ ۹۰۵ مین علامہ علی قاری فرماتی ہین نمود ان استغرق فی عالم الغیب لا یخفی علیہ شیٔ من عالم الشہادۃ
فعلم ان ما ھنا لا ینافی قولہ علیہ السلام انی لا اعلم ما وراء جداری علی تقدیر صحتہ لانہ بالنسبۃ الی
خارج الصلوۃ حالات وعوارض ذرہ بہی شی عالم شہادت کی ہین اونکا پوشیدہ نرہنا ہی اس سی واضح ہی
اور خارج نماز مین نہ معلوم ہونیسی مراد یہ ہونا کہ نماز مین کسی شی کا پوشیدہ نہونا اور معلوم ہونا بعد نماز کی نہ معلوم
ہونا اور بالکل علم سی نکلجانا اور اوسکی طرف التفات بہی نہونا ہرگز مسلم نہین بلکہ مراد یہ ہی کہ بعد نماز کی ایسا نہین کہ آپ
اوسکو دیکہتی ہون جیسی نماز مین دیکہتی ہین جیسی کہ قیام زید پس دیوار ہمکو معلوم ہی لیکن ہم اوسکو دیکہتی نہین ہین
اس سی مطلقا نجانتا ثابت نہین ہو سکتا ہی جبتک رفع اس احتمال پر دلیل قائم نہو بعد نماز بالکل نجانتا حدیث
مذکورہ سی مراد ہونا ہرگز مسلم نہین ہی اور **مختصر حاشیہ جلال الدین علی البخاری** مطبوعہ مصر کی صفحہ ۱۵۸
سی فلا یخفی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم شیٔ کائن بالعالم منذ خلقہ تعالی لقیام الساعۃ گذرچکا
جس سی کسی چیز قیامت تک پیدا ہونیوالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ نہونا واضح ہی اسمین حالات
وعوارض ذرہ مذکورہ بہی داخل ہین یہانتک تمام ملمعات مزخرفات میان **راندیری** کی مردود ومطرود ہوگئی
اب زیادہ تقریر کی حاجت نہین ہی اب میان **راندیری** کی چند **طرفدار** جنہون نی بلا سمجہ وسوچی اور بغیر غور وفکر
وتدبر کی کچہ تقریر کرکی مواہیر ودستخط کردئی ہین **راندیری** نی اوسکو اپنی حقمین مفید جانکر طبع کرادیا اوسکا جواب
بہی اگرچہ اس **راقم** کی تحریر مین بالتفصیل گذرچکا ہی پہر اونکی جوابات کیطرف اور اونکی استدلال کی مستلزم مدعی
نہونیکی طرف اشارہ کیا جاتا ہی اون طرفدار مین سی **قول** بعض کا یہ ہی کہ اللہ تعالی نی اپنی حبیب پاک احمد مجتبی
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض غیوب پر مطلع فرمایا تہا نہ کل پر بامنظور کہ کوئی جزئی ماکان وما ہو کائن کی ازل
سی ابد تک باقی نرہی اور علم غیب آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام جزئیات پر محیط تہا مخالف نص القرآن وکثیر
من الاحادیث والآثار کما قالت عائشۃ رض فی حق النساء فی امر الجماعۃ لو ادرک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعہن عن المساجد **اقول** وباللہ التوفیق

بعض

بعض غیوب کی اطلاع دینا تو مسلم لیکن کوئی جزئی ماکان وما یکون باقی نرہے اسکو کل غیوب خیال کرنا یہ خیال
خام وسودای ناسرانجام ہے جو جزئی ماکان وما یکون ہے وہ ہے جو عدم سے وجود میں آچکی ہے یا عدم
سے وجود میں آوے گی کل غیوب اسیقدر نہیں بلکہ کل غیوب میں ممکنات معدومہ بھی جو کبھی موجود ہوے ہونگے
اور مستحیلات لاتتناہی ہیں اور جو جو امور بفرض وجود اونپر مترتب ہونا متصور ہیں وہ بھی ہیں یہ کل غیوب ہیں
انہیں موجود شدہ یا موجود شوندہ کے تمام جزئیات جو ہیں وہ بعض غیوب ہیں نہ کل پھر جزئی ماکان وما یکون
ازل سے ابد تک کسکے مذہب کے موافق ہے سواے واجب الوجود اور اوسکی صفات کے دوسرے تمام جزئیات وکلیات
اہل سنت وجماعت کے نزدیک حادث زمانیہ ہیں تو ازل سے اونکا موجود ہونا اہل سنت وجماعت کے نزدیک
باطل وفاسد ہے پھر تمام جزئیات ماکان ومایکون پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو محیط جانتے کو مخالف نص
قرآن واحادیث بتانا اور کوئی آیت اور حدیث جس سے بلا احتمال یہ ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
علم جمیع جزئیات ماکان وما یکون پر محیط نہ تھا پیش نہ کرنا سراسر نادانی ہے یہ دعوی بلا دلیل کیونکر مقبول ہو سکتا
ہے اور حضرت عائشہ رض کی حدیث سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احداث نساء کا حال معلوم
نہ تھا آپکا اپنے اوقات حیات دنیا دیہ میں حکم صریح اوسکا نہ بیان کرنا اور منع نہ کر دینا عدم علم کا مقتضی نہیں بہت
سے مسائل صریحہ آپنے نہ فرمائے اوس سے عدم علم حوادث محتاجہ الی المسائل کا عدم علم خیال کرنا خیال خام ہے باوجود
علم حوادث کے حکم صریح نہ بیان فرمانا احتمال ہے کہ اسواسطے ہو کہ مجتہدین استنباط کر کے نکالیں تو اونکو ثواب ہو اس
احتمال کو رفع پر دلیل قائم نہ کی اور نہ کر سکیں تو استدلال حدیث سے باطل ہوا **اقول** دوسرے طرفدار کا یہ ہے کہ
علی قاری رح نے فرمایا ہے ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم
اللہ احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بتکفیر اعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب بمعارضۃ
قولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ **اقول** وباللہ التوفیق
علامہ علی قاری کے قول میں لم یعلموا المغیبات سے جب الا ما علمہم اللہ کو استثنا کر دیا تو
ثابت ہوا کہ المغیبات من الاشیاء کا علم بذریعہ اعلام الہی انبیاء علیہم السلام کیواسطے ثابت ہے تاکید وجہ
کیونکہ یہ استثناء نفی سے اثبات ہے جب باعلام اللہ انبیاء علیہم السلام کیواسطے علم مغیبات ثابت ہوا تو تحت نفی علم غیر
انبیاء رہے نیز علم انبیاء علیہم السلام جو بلا اعلام اللہ ہو فقط وہی داخل رہا یہ ہمارے مخالف کہاں ہے ہم بھی انبیاء
علیہم السلام کو علم مغیبات کا حصول باعلام اللہ کہتے ہیں نہ بلا اعلام اللہ اور حنفیہ نے اس اعتقاد کی تکفیر کی

تصریح کی ہی کہ کوئی یہ کہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتی تہی تو اوس سی مراد وہی غیب دانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہو سکتی ہی جو بلا اعلام اللہ کی اعتقاد کری جو غیب دانی ذاتی ہی اگر با علام اللہ ہی غیب دانی کا اعتقاد کفر ہونا مراد
ہی تو علامہ ملی قاری کی ہی قول سی جو خود ان **طرفدار** صاحب نی نقل کیا ہی با علام اللہ غیب دانی کی اعتقاد کو
کفر بتانا مردود ہی اور آیت قل لا یعلم الآیہ سی غیب دانی ذاتی کی نفی مراد ہی ورنہ دعوی و دلیل مین مطابقت نہوگی
اور اوپر گذر چکا ہی بحوالہ **فتاوی امام نووی** کی کہ معنی آیت لا یعلم من فی السموات کی یہ ہین لا یعلم ذلك
استقلالا الا اللہ الخ پس آیت سی علم غیب استقلالی کی نفی ہی اس علم غیب استقلالی کا اعتقاد کرنا کفر ہی اسکی معتقد
نہ ہم ہین نہ کوئی دوسرا مسلمان ہماری گمان مین اوسکا معتقد ہی پس **طرفدار** صاحب کی طرفداری بیکار اور جمیع جزئیات
ما کان وما یکون پر علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا احاطہ با علام اللہ کی اعتقاد کا کفر ہونا ہرگز اس سی ثابت نہ ہوا

قول تیسری **طرفدار** کا یہ ہی کہ قصہ افک جو سیدتنا عائشہ رضی پر باندھا تہا اور آنحضرت صلعم متحیر تہی ایک عرصہ
تک اول دلیل ہی) پہر ان **طرفدار** صاحب نی الا من ارتضی کی تحت کی یہ عبارت مدارک سی نقل کی الا رسولا و
ارتضاہ یعلم بعض الغیب الخ) اور پہر خازن سی یہ نقل کی الا من یصطفیہ برسالتہ ونبوتہ فیظہرہ
بما یشاء من الغیب پہر شرک صفات مختصہ باری ہی ممنوع ہونا ذکر کیا غرض یہ کہ علم تمام جزئیات ما کان وما یکون
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی ثابت کرنا شرک ہی نعوذ باللہ من ذلک اور علم جمیع ما کان وما یکون کا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نہونی سی آپ مین نقصان نہ آنا بتانا اور اسمین یہ دلیل کافی جانی ولقد ارسلنا رسلا من قبلك
منہم من قصصنا علیك ومنہم من لم نقصص علیك الآیہ اس سی جمیع جزئیات کا علم نہونا ثابت کیا اور
پہر جس علم کو اللہ تعالی نی معلوم کرایا اوسکا جاننا اور جو معلوم نہ کرایا وہ علوم کثیرہ ہونا بتایا **اقول**
وباللہ التوفیق قصہ افک کی دلالت عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلم نہونا اوپر معلوم ہو چکا ہی واللہ
ما علمت علی اہلی الا خیرا جس سی علم و یقین خیریت ثابت ہی جس سی مراد بیان برات ہی ہو سکتی اسلئی کہ یہ
رد تہمت کیواسطی فرمایا ہی اور رد تہمت بدون اظہار علم یقینی برات متصور نہین ہی پس باین سند قصہ افک کی دلالت
عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممنوع ہی اور متحیر ہونا عدم علم کی سبب سی نہین منافقین کی تہمت وافترا کی
سبب سی ہی جیسی کوئی شخص ان **طرفدار** صاحب پر یا انکی قریب پر تہمت چوری کی لگاوی اور فی الواقع چوری
نہ کی ہو اور یقین چوری نہ کرنیکا ہی ہو ان **طرفدار** کو تو **طرفدار** صاحب متحیر ہونگی یا نہین اگر نہین تو بداہت
کی خلاف ہی متحیر ہونا جہوٹی تہمت سی ہر ایک کا بدیہی امر ہی اسیواسطی بعضی نالش و فریاد ہی کر دیتی ہین اور اگر متحیر

ہونگی تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ طرفدار صاحب کو علم و یقین اپنی پڑیا ہی قریب کی برأت کا نہ تہا پس متحیر ہونا مستلزم عدم علم
کو نہین فمن ادعی الاستلزام فعلیہ البیان بالبرہان تفسیر مدارک سے بعض غیب پر اطلاع ہونا جو ثابت ہی
اسمین دلالت کہان ہی کہ وہ بعض غیب جمیع جزئیات ماکان و ما یکون نہین ہی اور اوس سے کم ہی طرفدار اول کی
جواب مین جمیع ماکان و ما یکون کا ہی بعض غیب ہونا گذرا ہی پس محتمل ہی کہ بعض غیوب سے یہی تمام جزئیات
ماکان و ما یکون ہی مراد ہون ایسے ہی تفسیر خازن مین جو ما یشاء من الغیب ہی اوسمین بہی احتمال ہی کہ ما یشاء
من الغیب سے جمیع جزئیات ماکان و ما یکون ہی مراد ہون اس احتمال کی رفع پر دلیل چاہیے ورنہ استدلال باطل
ہی پہر جمیع جزئیات ماکان و ما یکون کی علم کا صفت مختصہ باریتعالی ہونا ممنوع ہی صفت مختصہ علم ذاتی و قدیم ہی
جسپر کوئی نسیان و ذہول و غفلت و سہو عارض نہین ہو سکتا ہی یہ امور مذکورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علم
مین موجود نہین پہر اسکو صفت مختصہ باریتعالی بتانا جہالت و سفاہت نہین تو اور کیا ہی اور اوسکو شرک
ٹھہرانا افترا بر شریعت پر ہی اور جمیع علم ماکان و ما یکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ہونیسے آپ مین نقصان نہ
ہا بمعنی کہ من حیث النبوۃ کچہ نقصان نہین مسلم ہی اور بایطور کہ علم جمیع ماکان و ما یکون کی جو بہت بڑی وصف
کمال ہی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین نہ ماننا وصف کمال مین نقصان بتانا ہی حضرت آدم علیہ السلام کا سبب
علم اسمار اشیار کمال و فضل فرشتون اسمار نجاننی والون پر ثابت ہی اور اللہ تعالی نی اسی اظہار فضل آدم علیہ السلام
کیواسطی اور اظہار قصور علم فرشتونکی واسطی اشیار کو آدم علیہ السلام سی فرشتونپر پیش کرایا تفسیر کبیر جلد اول
صفحہ ۳۰۹ مین ہی علم آدم الاسماء کلہا ثم عرضہم علیہم لیظہر بذلک کمال فضلہ و قصورہم
عنہ فی العلم اور اسی علم اسمار اشیار کی سبب سے اور فرشتونکی اس علم مین قصور کی سبب سے آدم علیہ السلام کو
مسجود ملائکہ علیہم السلام بنایا اسی تفسیر کی جلد مذکور کی صفحہ ۳۹۹ مین ہی فعلم آدم کان سببا فی حصول السجدۃ
والتحیۃ اور اسی جلد کی صفحہ ۳۹۴ مین ہی ہذہ الآیۃ دالۃ علی فضل العلم فانہ سبحانہ ما اظہر کمال
حکمتہ فی خلقۃ آدم علیہ السلام الا بان اظہر علمہ فلو کان فی الامکان وجود شیء اشرف من
العلم لکان من الواجب اظہار فضلہ بذلک الشیء لا بالعلم اس سے واضح ہی کہ علم اسمار اشیا مین بہی
ایسی فضیلت ہی کہ اللہ تعالی نی اظہار کمال اپنی حکمت کا خلق آدم مین ساتہ اظہار علم آدم علیہ السلام کی کیا اگر کوئی
دوسری شی علم سے اشرف ہوتی تو اللہ تعالی اظہار فضل آدم علیہ السلام کا اوسی شی کی ساتہ کرتا نہ ساتہ علم کی پس
جب فقط علم اسمار اشیا مع اونکی لواحق مین یہ فضیلت و کمال ہی اور اونکی نجاننیوالون فرشتونمین اس علم مین

اوسوقت قصور ہونیکے سبب سے اونکے یعنی فرشتون کی فضیلت مین قصور قرار دیا گیا تو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے علم مین کہ یہ علم اسما راشیا رمع لواحق بہی اوسمین داخل ہی توکیونکر فضیلت زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ہی اور نہ جاننے مین قصور ونقصان آپکی فضیلت مین کیونکر نہین ہی **تفسیر عزیزی** مطبوع مجتبائی

۲۶ مین ہی حضرت آدم علیہ السلام کہ ایشانرا بجہت استخلاف تعلیم عام واقع شد تا از منفعت ہر حقیقت ومضرت آن آگاہ شوند چنانچہ حاکم وابن عساکر مرفوعا روایت کردہ اند کہ آنحضرت فرمودہ اند کہ حق تعالی آدم علیہ السلام را در ضمن تعلیم اسما ہزار حرفت را از حرفتہای گوناگون تعلیم فرمود وارشاد کرد کہ اولاد وذریت خود را بگو ای آدم کہ اگر شما صبر نتوانید کرد از دنیا پس دنیا را باین حرفتہا طلب کنید ودنیا را بدین طلب نکنید زیرا کہ دین خالص برای من ہست وای بر کسیکہ دنیا را بدین طلب نماید ودیلمی از ابو نافع روایت میکند کہ آنحضرت فرمودند مثلت لی امتی فی الماء والطین یعنی تصویرات امت من در آب وگل ساختہ بمن نمودند وعلمت الاسماء کلہا کما علم آدم الاسماء کلہا ودرین آیت لفظ کلہا کہ برای تاکید عموم اسما را فزودہ اند برای ہمین نکتہ است کہ امتیاز آدم از فرشتگان ہمین تعلیم عام بود نہ بتعلیم اسما راس سے آدم علیہ السلام کو تعلیم عام ہونا اور ہر شی کی منفعت وہزار ہا پیشون کی تعلیم ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی کل اسما رولواحق کا علم ہونا اور اپنی تمام امت کو دیکھنا ثابت ہی اسی سے تمام گہانس پہونس پات کا حال بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہونا ثابت ہی جسکو **راندیری** دلیل عدم علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی بتاتے ہین چنانچہ اوپر مذکور ہوا ہی ان امور کے علم کو فضیلت نجاننا اور انکے نجاننے سے بہت بڑی فضیلت مین قصور نہ خیال کرنا جہالت وسفاہت ہی اور آیت ولقد ارسلنا الآیہ کا جواب **راندیری** کے رسالہ کے جواب مین گذر چکا ہی کہ تفصیل کی نفی ہی یا وحی جلی سے جاننے کی نفی ہی پس اس سے بہی عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقصود فاسد اس تیسرے طرفدار کا ہی ہرگز ثابت نہین ہی اور یہ مسلم ہی کہ جو اللہ تعالی نے معلوم کرایا ہی وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین اور جو نہ معلوم کرایا وہ بہت ہی لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ جو معلوم کرایا ہی وہ جمیع ماکان ومایکون نہین ہی اور بہت کم ہی کیون نہین جائز کہ جو اللہ تعالی نے معلوم کرایا ہی وہ جمیع ماکان ومایکون ہی اور اس سے زیادہ بہت سے ممکنات معدومہ ہین جو نہ کبہی موجود ہوئے نہ ہونگے اور بہت سے مستحیلات لذاتہا اور اونپر مترتبات بفرض وجود ہین پس مقصود فاسد طرفدار مذکور کا ہرگز ثابت نہین ہی اور اس تیسرے طرفدار کے بعد غالبا خود **راندیری** یا دیگر کسی ہمی کا **قول** ہی جسمین طرفدار اول کی تائید بزعم خود تفسیر رحمانی کے اس قول سے کی ہی لو کنت اعلم

الغیب کلہ لاستکثرت ای حصلت کثیرا من الخیر الذی فاتنی اور در مختار و عالمگیری و تاتارخانیہ
و نصاب الاحتساب وغیرہ کتب فقہ سے بھی ساتھ اس قول کے تائید بتائی ہے تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ لم یجز
و قالوا یکون کفرا لانہ اعتقدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وھو ماکان یعلم
الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت اور علامہ شامی کی تصریح قبیل باب المرتد یہ ہے
وان الرسل یعرفون بعض الغیب **اقول** وباللہ التوفیق قول تفسیر حقانی ہمارے مخالف و رانديری
یا اونکے سمی کے موافق ہرگز نہیں ہے اوسمین آیت مذکورہ کو کل علم غیب کی نفی پر محمول کیا کل غیوب کے علم کے ہم بھی
قائل نہیں ہیں اور جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم کل غیوب کا علم ہونا مسلم نہیں ہے اوپر گذر چکا ہے کہ
بعض مفسرین نے اسکو تواضع پر محمول کیا ہے بعض نے علم ذاتی و استقلالی پر وہ نہ ہمکو مضر نہ رانديری کو
مفید اور شہادت خدا اور رسول کے ساتھ نکاح کے مسئلہ کا غیر معتبر ہونا شامی سے رانديری کے رسالہ کے جواب مین
گذر چکا ہے یہ مکر و فریب ہے کہ فتوی اولی مین اسکا رد کر دیا تھا اور اس رسالہ مین بھی اوپر رد کر دیا ہے اوسکا
جواب بندار دیہ وہی پیش کرنا یہ وہی مثل ہے الغریق یتشبث بکل حشیش پھر علماء کی عبارت مسئلہ
مذکورہ در بارۂ تکفیر مین قالوا کہا ہوا ہے جس سے واضح ہے اہل علم پر کہ علماء ناقلین تکفیر نے قالوا کہکر اپنے نزدیک مسئلہ
کا غیر مستحسن ہونا اور ائمہ سے مروی نہونا بتا دیا ہے **شرح کبیری** مطبوعہ مصر ۲۲۴ مین ہے ففی قولہ قالوا اشارۃ
الی عدم استحسانہ والی انہ غیر مرویۃ عن الائمۃ کما قلناہ فان ذلک ھو المتعارف فی عبارا تہم
لمن استقرأھا پس اس عبارت منقولہ رانديری یا اونکے سمی سے بدلیل لفظ قالوا ثابت ہے کہ یہ مسئلہ تکفیر
نہ فی نفسہا مستحسن ناقلین کے نزدیک ہے اور نہ مروی ہے ائمہ سے پھر اسکو دلیل بنانا مکر و فریب و ہی عوام یا سفاہت
و جہالت نہیں تو اور کیا ہے اور جملہ وھو ماکان یعلم الغیب سے بھی مراد ہونا ممکن و محتمل ہے کہ بالاستقلال و
بذاتہ و من ذاتہ و بلا واسطہ نہیں جانتے تھے پس ہمارے مخالف نہیں ہے اور شامی نے جو عبارت مسئلہ تکفیر کی رد مین
لکھی ہے اوسکو چھوڑ دیا تاکہ کہین مسئلہ تکفیر کی مردودیت ظاہر نہو جاے اور ان الرسول یعرفون بعض الغیب
اپنے مقصود کے موافق جانکر نقل کر دیا لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم
بعض غیب کا علم نہیں کل غیب کا علم ہے پس مردودیت قول و استدلال رانديری یا سمی کی ظاہر ہے
علامہ علی قاری شرح فقہ اکبر کے ملحقات مین فرماتے ہین ان نقل کتب الفتاوی مع جہالۃ
قائلہ و عدم اظہار دلائلہ لیس بحجۃ من ناقلہ لانہ مدار الاعتقاد فی المسائل الدینیہ علی الادلۃ

القطعیۃ اس سے واضح ہے کہ نقل فتاوی مسائل اعتقادیہ مین مع جہالت قائل وعدم اظہار دلائل حجت نہین
ہے اور مدار اعتقاد کا اوپر قطعیہ پر ہے اس سے بہی مسئلہ کا غیر معتبر ہونا واضح ہے **قول** **چوتھے طرفدار** کا یہ ہے کہ
عالم الغیب خاصہ پروردگار ہے کوئی شخص اسمین شریک نہین جو بات انبیا و اولیا کو پروردگار نے بذریعہ وحی
والہام بتادی اوسپر مطلع ہو گئے یہ بات آیت سے ظاہر ہے ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر **اقول**
وباللہ التوفیق یہ ہمارے مخالف اور **برانداہری** کے موافق ہرگز نہین ہم بہی کہتے ہین کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون
وہ بات کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادی اوسپر آپ مطلع ہو گئے اور یہ خاصہ خدا تعالی کا نہین ہے جو
خاصہ خدا تعالی کا ہے وہ علم استقلالی وذاتی وبلا واسطہ ہے اوسمین کوئی شریک نہین اور اللہ تعالی عالم الغیب
ہے ساتہ ایسے ہی علم استقلالی وبلا واسطہ کے جسپر کوئی نسیان وسہو وغفلت وذہول عارض وجاری نہین
ہو سکتا ہے اوسکے ایسے علم مین کوئی شریک نہین ہے پس اس طرفدار کے قول سے ہمارا مقصود رد نہوا **قول**
پانچوین طرفدار کا یہ ہے کہ لازم آتی ہے مساوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نعوذ باللہ منہا
اسواسطے کہ احاطہ علم کا ہر شی پر یہ خاصہ ہے خدای پاک کا نہ عطا کیا اسکو خدا نے کسی مخلوق کو الخ) **اقول**
وباللہ التوفیق جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونیسے مساوات لازم آنا
یہ طرفدار فرماتے ہین سبحان اللہ یہ حضرت اللہ تعالی کا علم منحصر جمیع جزئیات ماکان ومایکون مین ہی جانتے ہین
ماکان سے مراد تو وہ امور ہین جو عدم سے وجود مین آچکے اور مایکون سے مراد وہ جو عدم سے وجود مین آوینگے جب
خدا تعالی کا علم ان طرفدار کے نزدیک اسیقدر ہے جب ہی مساوات فرماتے ہین ورنہ اللہ تعالی کا علم زیادہ ہوئیگی حالت
مین مساوات کیسے ہو سکتی ہے جب اسیقدر علم اللہ تعالی کا ہے اس طرفدار کے نزدیک تو لازم آتا ہے کہ ممکنات معدومہ
جو نہ کبہی موجود ہوئے نہ ہونگے اور مستحیلات لذاتہا وما یترتب علیہا یہ تمام خدا تعالی کے علم سے خارج ہون یہ کونسے اہلسنت
وجماعت کا عقیدہ ہے نعوذ باللہ من ذلک ان حضرت کو اپنی خبر نہین اور دوسرے کا رد کرنے بیٹہے ہین اور بنار فاسد
مساوات فاسدہ وباطلہ پر عدم علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے بطلان کو مبنی کرتے ہین یہ بنار فاسد علی الفاسد
ہرگز قابل التفات علمار تو کجا طلبا بہی نہین ہے پس مساوات ہی کا ثبوت نہین ہوا تو اوسکے بطلان کے بیان
مین ورق سیاہ کرنا کونسی عقل کی بات ہے بہر ان طرفدار کا یہ حدیث عائشہ کا **بخاری** سے نقل کرنا ومن
یعلم مافی غد فقد کذب ثم قرأت وماتدری نفس ماذا تکسب غدا اور حدیث قالت
احد لہن وفینا نبی یعلم مافی غد فقال دعی ہذہ وقولی بالذی کنت تقولین نقل کرنا

لمعات میں قالوا انما منعهن عن ذلك كراهة ان يسند علم الغيب اليه مطلقا صلى الله عليه وسلم
ولا يعلم الغيب الا الله نقل کرنا اور ایسی ہی بحوالہ **فتح الباری** انما انكر ما ذكر من اطراء
حيث اطلق علم الغيب به وهي صفة تختص بالله تعالى اور آیت قل لا يعلم من في السموات
والارض الغيب الا الله ذکر کرنا ہرگز اسپر دلالت نہیں کرتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کی
طرف سے جمیع ماکان ومایکون کا علم نہ تہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول میں یہی احتمال ہو کہ علم استقلالی ذاتی بلا واسطہ
وبلا تعلیم الہی وبغیر اطلاع باریتعالی کوئی جانتا ہو کا اعتقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کرے تو وہ کاذب ہو
اور آیت ماتدری کی یہی مراد ہونا محتمل ہو علامہ عینی **شرح بخاری** گیارہوین جلد ۲۲ مین اس قول عائشہ رضی اللہ عنہا
کے ومن حدثك انه يعلم الغيب فقد كذب کے تحت مین یہ ہو فيها الحديث لرسول الله صلى الله
عليه وسلم انه كان يعلم منه الا ما علم اس سے واضح ہو کہ کسی کا یعنی کسی مسلمان کا یہ دعوی نہین ہو کہ بغیر
تعلیم الہی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تہے اس قول حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے تحت مین علامہ
عینی نے اسیواسطے یہ فرمایا ہو کہ تاکہ معلوم ہو جاوے کہ جس غیب ذاتی کے حصول کی نفی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کے قول مین ہو وہ وہی غیب ذاتی ہو جو بلا تعلیم الہی ہو ورنہ استثنا ر الا ما علم کے جو کلام عینی ہی مین واقع ہے کیا
ضرورت تہی **بخاری** جلد ثانی صفحہ ۹۰۰ کے حاشیہ پر فتح الباری کے حوالہ سے یہ لکہا ہو کان بعض من لم يرسخ
في الايمان كان يظن ذلك حتى كان يرى ان صحة النبوة يستلزم اطلاع النبي على جميع المغيبات
كما وقع في المغازي لابن اسحاق ان ناقة النبي صلى الله عليه وسلم ضلت فقال زيد بن
اللصيت يزعم محمد انه نبي يخبركم عن خبر السماء وهو لا يدري اين ناقته فقال النبي صلى الله
عليه وسلم ان رجلا يقول كذا وكذا واني والله لا اعلم الا ما علمني الله وقد دلني الله عليها
وهي في شعب كذا قد حبسها شجرة فذهبوا فجاءوه بها فاعلم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
انه لا يعلم من الغيب الا ما علمه الله وهو مطابق لقوله تعالى فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى
من رسول الآية اس سے واضح ہو کہ بعض غیر راسخ الایمان آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حق مین غیب
ذاتی بلا تعلیم الہی کے قائل تہے اور صحة النبوة کو مستلزم اطلاع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على جميع المغيبات گمان
کرتے تہے اونکے رد مین یہ قول مذکور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کا یہ قول الا ما علمني الله ہو پس اس سے اوس اعتقاد کی نفی مراد ہو کہ کوئی یہ اعتقاد رکہے کہ صحت نبوت کو غیب

دانی لازم ہی بعد صحت نبوت تعلیم الہی کی حاجت نہین ہی بلکہ ممکن نہین جب نہ یہ ہمارا عقیدہ ہی نہ دوسری کسی
مسلمان کا یہ عقیدہ ہی تو یہ مخالف ہمارے ہرگز نہین ہی اس سی جمیع ماکان ومایکون کی علم کی بتعلیم الہی نفی کا گمان
کیونا گمان فاسد ووہم کاسد وسفاہت یا فریب دہی ہی اور عبارت لمعات مین کو اہتران یسند علم الغیب
الیہ مطلقا فقط مطلقا اسی امر کی دلیل ہی کہ غیب مطلق یعنی جو کہ بلا واسطہ کو بہی شامل ہی جانتی کو کوئی
انحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف نسبت نہ کری اسواسطی برا جاننا آپنی یہ ہماری خلاف کہان کہا ہم کب غیب
مطلق وبلا واسطہ جانتی کی قائل ہین بواسطہ وباطلاع الہی جانتی کی قائل ہین یہ مطلقا غیب نہین ہی ایسی ہی
فتح الباری کی مراد ہی اور آیت قل لا یعلم الآیہ مین نفی استقلالی وذاتی وبلا واسطہ مراد ہونا اوپر رسالہ **راندیری**
کی رد مین علماء اہلسنت سی نقل ہو چکا ہی پس اس سی علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون باطلاع الہی کی نفی ہرگز ثابت نہین
اس طرفدار نی بہی یونہین کاغذ سیاہ کر دیا ہی پہر **قول ناظمہ چھٹا طرفدار** جو اپنا ٹھہرایا ہی اوسمین جو یہ
ہی کہ (سوای خدا تعالی کی کوئی عالم الغیب حقیقی نہین لیکن اللہ تعالی نی انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رضوان
اللہ تعالی علیہم اجمعین کو جسقدر علم غیب عنایت فرمایا وہ بذریعہ وحی والہام ومراقبہ ومکاشفہ ومعارفہ معلوم
کرتی ہین الخ) **اقول** وباللہ التوفیق اس سی جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بذریعہ وحی کسی قسم کی اور بذریعہ الہام وکشف بہی نہونا کہان ثابت ہی ہان عالم الغیب حقیقی ہونیکی نفی غیر اللہ کی
حقمین ہی اور بغیر وسائل کی جاننی کی نفی معلوم ہوتی ہی یہ ہماری مخالف کہان ہی ہم کب بغیر وسائل علم جمیع ماکان
ومایکون کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی اعتقاد کرتی ہین اور ہم کب عالم غیب حقیقی آپکو جانتی ہین
اسمین اور بہی کلام ہی اوسکو ہم ترک کرتی ہین **ساتوین طرفدار** کا یہ **قول** ہی کہ اللہ نی اپنی حبیب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض اشیاء کا علم دیا اور بعض کا نہین **اقول** یہ بہی ہماری مخالف نہین ہی
اشیاء اہل سنت وجماعت کی نزدیک موجودات کو کہتی ہین اور موجودات مین ممکنات موجودہ فی الماضی والحال
والاستقبال بہی ہین اور باریتعالی کی ذات وصفات اور اونکی حالات من جمیع الوجوہ وتفصیلات تمام ومتعلقات
بہی ہین ان تمام کی نسبت فقط موجودات ممکنہ فی الماضی والحال والاستقبال بعض اشیاء ہین باینمعنی جمیع
جزئیات ماکان ومایکون کا علم بعض اشیاء کا علم ہی پس یہ بہی ہماری مخالف نہین اگر اس طرفدار کا قول مخالف
بہی ہو تو بلا دلیل ہی اس طرفدار کا قول کب قابل التفات ہی **آٹھوین طرفدار** کا یہ **قول** ہی کہ علم الغیب خاصہ
پروردگار کا ہی اسمین کوئی شریک نہین اور انبیاء علیہم السلام بذریعہ وحی یا الہام وغیرہ آیندہ کی خبر دیتی تھے

چنانچہ احادیث صحاح مین مشروحاً وارد ہی اور عقیدہ شخص مذکور فی السوال کا مخالف ہی ادلہ اربعہ کی اور وہ شخص
مشرک ہی اوسکو لازم ہی کہ اس عقیدہ فاسدہ سی توبہ کری **اقول** وباللہ التوفیق اس طرفدار کی فہم پر آفرین ہی
ہی انبیا علیہم السلام کو بذریعہ وحی یا الہام وغیرہ خبر کا ہونا قبول کرتا ہی اور یہ تو ثابت نہ کرسکا کہ اونکو جمیع جزئیات
کی خبر ہوئی تہی اور پہر شخص مذکور فی السوال کی عقیدہ کو شرک بتاتا ہی اور مخالف ادلہ اربعہ کی لیکن ایک دلیل
بہی ذکر نہ کی کہ جس سی معلوم ہو کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی علم کی حصول کا اعتقاد شرک ہی اور شرک منہ سی
نکالنا شروع کر دیا خود پر عود کرنی شرک کا بہی خیال نہ کیا باطلاع الٰہی علم غیب جمیع جزئیات مذکورہ خاصہ خدا تعالےٰ
کا کہان ہی یہی ضلالت ہی کہ اسکو خاصہ خدا تعالی بنایا ہی ایسی لوگ صفات الٰہیہ سی واقف نہین اور معنی شرک
جاننی سی بہی بی بہرہ ہین **نعوذ** طرفدار کا یہ **قول** عجیب غریب ہی کہ (جسکا عقیدہ کسی نبی ولی یا فرشتہ
کی غیب دانی کا ہو وہ بالاتفاق مشرک ہی دائرہ اسلام سی خارج ہی اسکا نماز روزہ موافق عقیدہ قبیحہ لغو
اور فضول ہی) اس قسم کی لغویات کی بعد طرفدار مذکور ھکذا فی کتب الدین فقط کہکر کہتی ہین قال الشیخ
العلامۃ علی المہائمی قدس سرہ فی تفسیر آیۃ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضے
من رسول الآیہ ولکن الرسل لا یطلعون علی جمیع الغیوب لیبقی الاختصاص الالٰہی بحالہ
فافہم **اقول** وباللہ التوفیق نبی ولی فرشتہ کسی کی غیب دانی کا عقیدہ رکہنی والی کو مشرک بالاتفاق
بتاتا ہی معلوم نہین وہ اتفاق **شیخ نجدی** و **ملا اسمعیل** و بعض **دیوبندی** و **گنگوہی** اپنی
پیشواؤن کا مراد لیا ہی یا اپنی جیسی لغو گو لوگون کا اہل سنت وجماعت کا تو ہرگز اتفاق نہین ہی پہر جو بعض غیوب
کی غیب دانی کا عقیدہ بہی تو غیب دانی کا عقیدہ ہی اسمین **راندیری** بہی شامل بظاہر تو ہین تو بالاتفاق
مشرک ہونا و نیز بہی صادق ہی یا نہین اچہی مجیب کہ سائل کی طرفداری ایسی کی کہ مشرک بالاتفاق کا صدق
او نیز بہی لازم کر دیا پہر علامہ شیخ مہائمی کی قول سی نفی جمیع غیوب جاننی کی ثابت ہی اس قید سی مفہوم ہی کہ بعض
غیب کو یا اکثر کو انبیا وملائکہ علیہم السلام واولیاء کرام جانتی ہین جب غیب دانی کی عقیدہ کو مطلقاً شرک ٹہہرا
دیا اور قید بعض غیوب کی یا کل غیوب کی نہ لگائی تو نعوذ باللہ من ذلک شیخ موصوف کو بہی اسکا مصداق ٹہہرانا
لازم آیا پہر اونکی قول سی استدلال کیسا پہر شیخ موصوف کی قول مین فافہم خود نقل کیا ہی جس سی اشارہ اس اعتراض
کیطرف ہی کہ اختصاص الٰہی بحالہ باقی رہنا اسپر موقوف نہین کہ جمیع غیوب پر اطلاع اللہ تعالیٰ رسل کو نہ دے
بعض غیوب پر اطلاع دیگا تو اختصاص باقی نہ رہیگا اسلئی کہ بقاء اختصاص تو استقلالی و ذاتی و ازلی و قدیم

وابدی اور غیر معروض نسیان وسہو وغفلت ہونیسے جمیع غیوب پر اطلاع دینے کی حالت مین بہی باقی رہتا ہے اور جمیع
پر اطلاع دینے سے ہرگز اختصاص جا نہین سکتا ہے لیبقی الاختصاص الالٰہی بحالہ پس جسکو وجہ اطلاع رسل
علیہم السلام کو جمیع غیوب پر نہ دینے کی بتایا ہے اوسکی وجہ ہونیکا سقوط واضح ہے اور جمیع غیوب پر اطلاع نہ دینے کی وجہ
بقاء اختصاص نہین ہوسکتی یہ بیچارا الوان طرفدار جب اسقدر سمجھنے کی فہم ہی نہین رکھتا ہے تو ایسے نافہم کے قول
کا کیا اعتبار ہے میان **راندیری** عوام کو دھوکہ دینے کو ایسے ایسے ناواقفون وغافلون کے اقوال طبع کرا کر
اپنے مدعی کے ثبوت کا عند العوام خیال خام کرتے ہین اسی قسم کا کلام اون لوگونکے قول مین بہی ہے جو شرک ٹھہرا رہے ہین
اور فقط اپنے وسوسہ کو دلیل بنا رہے ہین **طرفدار دسوین** اپنے **قول** مین مجموعہ فتاوی مولوی عبد الحی لکہنوی
سے یہ ناقل ہین در شریعت محمدیہ ثابت نگردیدکہ آنحضرت بر تمامی علوم جمیع اشیاء ماضیہ ومستقبلہ جزئیہ وکلیہ اطلاع
داشتند الا ماشاء اللہ **اقول** اس قول مین اگر تمامی علوم کی قید سے مراد جملہ اقسام علوم ہین کہ جسمین علوم
ذاتیہ واستقلالیہ بہی داخل ہین تو یہ مسلم ہے علوم ذاتیہ استقلالیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہونا شریعت مین
ثابت نہین بلکہ عقل مین بہی ثابت نہین بلکہ ثبوت محال ہے پس یہ ہمارے منافی نہین اور اگر یہ مراد نہین ہے بلکہ
یہ مراد ہے کہ کسیطرحکا علم جمیع اشیاء ماضیہ ومستقبلہ جزئیہ وکلیہ پر اطلاع دینا شریعت مین ثابت نہین تو ان حضرات
لکہنوی صاحب کے نزدیک ثابت نہین اور کسیکا عدم علم دین الٰہی مین حجت نہین ہوسکتا ہے اوپر جو اقوال علماء
مین لا یخفی علیہ شیئ وغیرہ گذر چکا ہے اور آیت تبیانا لکل شیئ اور حدیث تجلی لی کل شیئ اور جمیع
احوال مخلوقات مبدء ومعاش ومعاد کی ایک مجلس مین خبر دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وغیرہ من الادلہ
گذر چکی ہین شریعت مین ثبوت کیواسطے کافی ہین اور قول مثبت اولی ہے نافی سے پس قول لکہنوی صاحب بر تقدیر
ثانی ہیر اور دوسرے واقفین پر حجت نہین ہوسکتا ہے **گیارہوین طرفدار** بزعم **راندیری** کا یہ **قول**
ہے اللہ پاک جیسے اپنی ذات مین وحدہ لاشریک ہے ویسا ہی اپنی صفات مین اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہین
نہ ذات مین اور نہ صفات مین پس مطلق علم جو شامل ہے تمام کلیات اور جزئیات کو وہ خاصہ خداوندی ہے
انبیاء واولیاء کو وہی علم حاصل ہے جو اللہ تعالی نے دیا ہے اسمین شک نہین کہ سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ
والثناء جیسے اپنی صفات کاملہ مین تمام انبیاء سے بہتر اور برتر ہین اسیطرح آپکا علم بہی تمام انبیاء کے علوم سے
زیادہ ہے کما قال صلی اللہ علیہ وسلم علمت علم الاولین والآخرین اور حدیث طبرانی سے ثابت ہے کہ
اللہ تعالی نے آپکو دنیا وما فیہا اور قیامت ہونیوالی اشیاء کا علم دیا تہا کما قال فی الفتوحات الاحمدیہ

علی متن الہمزیہ صفحہ ۲۶ مطبوعہ مصر ان اللہ قد رفع لی الدنیا وانا انظر الیہا والی ماھو
کائن الی یوم القیامۃ کانی انظر الی کفی ھذہ اور حدیث ابی داؤد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے قیامت تک کے حالات صحابہ رض کو بتلائے الفاظ حدیث کے یہ ہیں قام فینا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مقاما فما ترک شیا الی قیام الساعۃ الا حدثنا مگر یہ تمام بواسطہ وحی یا الہام خدا نے دئے
تھے فما احسن ما قال الامام البوصیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فی قصیدۃ الہمزیۃ لک ذات
العلوم من عالم الغیب ومنہا لآدم الاسماء) **اقول** وباللہ التوفیق یہ تمام تقریر ہمارے موافق اور
ہمارے مؤید ہے کہ (دنیا ومافیہا اور قیامت تک ہونے والی اشیا کا علم اللہ تعالی نے دیا) جو اس قول سے ثابت ہے
وہی ہمارا مدعی ہے اور یہی جمیع جزئیات ماکان ومایکون الی قیام الساعۃ کا علم ہے اس سے قبل جو یہ کہا ہے کہ (مطلق
علم غیب جو شامل ہے تمام کلیات وجزئیات وہ خاصہ خداوندی ہے الخ) یہ بھی ہمارے موافق ہے کیونکہ اسمیں قید
کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کی نہیں ہے بلکہ مطلق کلیات وجزئیات کہا ہے کہ جو شامل ہے ایسے کلیات و
جزئیات کو بھی جو ممکنات معدومہ ہیں نہ کبھی موجود ہوئے نہ ہونگے اور شامل ہے ایسی کلیات وجزئیات کو بھی جو
مستحیلات لذاتہا وما یترتب علیہا ہیں ایسے کلیات وجزئیات کا علم خصوصا ذاتی واستقلالی خاصہ خدا تعالی
کا ہونا مسلم ہے اور نہ ہمنے ایسے جزئیات وکلیات کے علم کے حصول کا دعوی کیا ہے پس ہرگز ہمارے مخالف نہیں ہے
میاں **راندیری** نے اسقدر بھی خیال نہ کیا کہ یہ تو بالکل **راندیری** کے مدعی کا ہادم ہے اسکو کیوں نقل کیا
جاوے ہاں یہ خیال کیا کہ بارہویں طرفدار کے قول میں جو تاویل الشئی بالا یرضی بہ قائلہ کی ہوئی ہے جو ابھی منقول
ہوتی ہے اس سے عوام دھوکہ کھا کر اسکو **راندیری** کے موافق گمان کرینگے اسواسطے نقل کر دیا ہے **قول**
طرفدار بارہویں کا یہ ہے (کوئی ناواقف مولانا مشتاق احمد صاحب سلمہ ربہ) یعنی مولینا مشتاق احمد
صاحب گیارہویں طرفدار بزعم **راندیری** ہیں) کے جز آخر جواب کا یہ مطلب نہ سمجھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمام جزئیات آیندہ کا علم بذریعہ وحی اسطرح حاصل ہے کہ کوئی جزئی جزئیات کائنات سے فوت نہیں
ہوئی مولینا کا مطلب یہ نہیں جو بظاہر الفاظ سے موہم ہوا ہے کیونکہ اس صورت میں اول تو کلام اول کے معارض
ہوگا پھر نصوص قرآنیہ قطعیہ اور احادیث نبویہ صحیحہ کے مخالف ہو جائیگا جن سے ثابت ہے کہ آپکو جزئیات کا علم نہ تھا
بلکہ مولانا موصوف کا مطلب جو مؤید بروایات ہے یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم شرائع و
احکام متعلق ذات وصفات باری وشرعیات ووقائع عظام وغیرہ جو مدار افضلیت کے تمام انبیاء ورسل سے زیادہ

دیگئی تہی اسیوجہ سے آپ سید ولد آدم اور فخر الاولین والآخرین ہین نہ یہ کہ آپکو علم محیط یا علم غیب بالذات حاصل
ہتا **اقول** وباللہ التوفیق بلاشبہ مولوی **مشتاق احمد صاحب** کا یہی مطلب ہے کہ تمام جزئیات آئندہ کا علم
کہ کوئی جزئی جزئیات کائنات سے فوت نہین ہوئی بذریعہ وحی حاصل تہا یہ قول انکا دنیا و مافیہا اور قیامت
تک ہونیوالی اشیا کا علم اللہ تعالیٰ نے دیا تہا) اس مطلب مین نص ہے نہ یہ کہ فقط ظاہر الفاظ ہی سے موہم ہوا ہے اسمین
وہ تاویل جو مصداق بما لا یرضی بہ قائلہ ہے جو اس طرفدار نے کی ہے جاری ہونا ہرگز مسلم نہین ہے اور نہ ہرگز اس
تاویل کا احتمال اسمین ہونا تسلیم کیا جا سکتا ہے اور دنیا و ما فیہا اور قیامت تک ہونیوالی اشیا کے علم پر علوم شرائع
واحکام متعلق ذات وصفات باری وشرعیات کا صدق کوئی عاقل تسلیم نہین کر سکتا ہے اور دنیا و ما فیہا اور
قیامت تک ہونیوالی اشیا سے مراد شرعیات واحکام متعلق ذات وصفات باری ہونا کوئی ادنی عقل والا بہی قبول
نہین کر سکتا اور رائند یہی اور اونکے طرفدار ثابت تو کرین کہ دنیا و ما فیہا و قیامت تک ہونیوالی اشیا کو شرائع
واحکام متعلق ذات وصفات باری کہا جاتا ہے شرع یا لغت یا عرف مین حقیقۃً یا مجازاً احکام متعلق ذات و
صفات باری کو دنیا و ما فیہا قیامت تک ہونیوالی اشیا ٹھہرانا کیسی جہالت ہے دنیا و ما فیہا اور قیامت ہونیوالی
اشیا تو قدیم نہین حادث ہین تو تمام احکام متعلق ذات وصفات بہی نعوذ باللہ من ذلک حادث ہی ہوے
اور احکام مذکورہ بہی دنیا و ما فیہا و قیامت تک ہونیوالی اشیا مین ہی ہوے ورنہ دنیا و ما فیہا و قیامت تک ہونیوالی
اشیا سے مراد شرائع واحکام مذکورہ کیونکر ہو سکتی ہین اب منصفین غور کرین کہ یہ تاویل اس طرفدار کی کوئی ادنی
عقل والا بہی قبول کر سکتا ہے یا نہین پہر مولوی **مشتاق احمد صاحب** کے آخر قول کو معارض اونکے قول
اول کو بتانا بہی طرفدار کے علم وفہم کی دلیل ہے آخر قول اول کو معارض تو جب ہوتا کہ اول سے دنیا و ما فیہا قیامت تک
ہونیوالی اشیا کے علم کے حصول کی اول قول مین نفی ثابت ہوتی اول قول مین اوسکی نفی نہین تو پہر معارض ہونیکے کیا
معنے ہان نافہمی سے اس قول اول کو (مطلق غیب جو شامل ہے تمام کلیات وجزئیات کو وہ خاصہ خداوندی ہے)
معارض آخر کے طرفدار اپنے زعم مین جانتے ہین تو یہ انکی خوش فہمی ہے کہ کلیات وجزئیات سے مراد فقط وہی کلیات وجزئیات
ماکان ومایکون جو وجود مین آچکی ہین اور قیامت تک وجود مین آوینگی طرفدار صاحب سمجہے ہین مولوی صاحب
موصوف کی مراد تمام کلیات وجزئیات سے فقط یہی نہین بلکہ اونکے کلام مین وہ کلیات وجزئیات جنمین ممکنات معدومہ
ومستحیلات وما یترتب علیہا بہی داخل ہین مراد ہین پس آخر قول اول قول کے معارض ہرگز نہین ہے ایسی ہی
اوعا (مخالفہ نصوص قرآنیہ قطعیہ واحادیث نبویہ صحیحہ کا جنسے ثابت ہے کہ آپکو جزئیات کا علم نہ تہا) غلط بلکہ افترا

قرآن مجید واحادیث سے کسی آیت وحدیث سے یہ ہرگز بطور قطعیت ثابت نہین ہے کہ آپکو جزئیات کا علم نہ تہا یہ لوگ
اپنے استنباط کو دلیل اسکے ثبوت کی بناوین تو وہ ہمپر حجت نہین ہے پہر مدار افضلیت فقط علوم شرائع واحکام متعلق
ذات وصفات باری وشرعیات ووقائع کو ہی جاننا ہی دلیل کم علمی وکم فہمی کی ہے تیسرے طرفدار کے قول کے جواب
مین علم اسمار اور اونکے لواحق کے سبب افضلیت آدم علیہ السلام فرشتون پر ہونا اور اسی سبب سے آدم علیہ السلام
کا مسجود ملائکہ ہونا گذرا ہے پس علوم مذکورہ مین انحصار افضلیت کرنا باطل ہے پہر قول بوصیری جو مولوی **مشتاق
احمد صاحب** نے نقل کیا ہے اوس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ذات علوم حاصل ہونا عالم الغیب
کیطرف سے اور آدم علیہ السلام کا علم اسمار اونہین علوم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حاصل ہونا واضح
ہے جس سے یہ تاویل غیر قابل تعدیل فقط علوم شرائع وغیرہا مولوی **مشتاق احمد صاحب** کے کلام مین
مراد لینا باطل ٹھہرتا ہے اور ان علوم شرائع ونحوہا مذکورہ اس طرفدار کے سوای دوسرے علوم کہ اونین سے علوم
اسمار اشیار بہی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے حاصل ہونا ثابت ہوکر مدار افضلیت فقط مذکورہ کو
بنانا غلط محض ہوجاتا ہے (یا عالم الغیب بالذات) معلوم نہین یہ طرفدار صاحب کیون فرماتے ہین علم غیب بالذات
کو تو ہم بہی اور مولوی **مشتاق احمد صاحب** بہی خاصہ خداوندی کہتے ہین اسکا یہان کیا محل وموقع
تہا وہی خوب جانتے ہین کہ یہ بیجا اسی سے کہا یا باجا اسی ہے **قول تیرہوین طرفدار نا مدار** کا یہ ہے کہ علم
غیب علی الاطلاق باریتعالی کی صفات مختصہ مین سے ہے جسمین کسی شی من الاشیاء اور ممکن من الممکنات کو خواہ
وہ نبی یا ولی ہو جن ہو یا فرشتہ ہو اشتراک نہین ہوسکتا ہے جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام کو بہی
باوجود اعلی کمال علمی حاصل ہونیکے علی الاطلاق غیب دانی کا رتبہ حاصل نہ تہا بلکہ اسیقدر جتنا کہ باریتعالے
کیطرف سے بذریعہ وحی والہام مرحمت ہوا تہا) اسکے بعد آیت لا یعلم من فی السموٰت الآیۃ اور آیت ماکان
اللہ لیطلعکم ذکر کرکے بیضاوی کی یہ عبارت وماکان اللہ لیؤتی احدکم علم الغیب فیطلع علی ما فی
القلوب من کفر وایمان ولکنہ یجتبی برسالتہ من یشاء فیوحی الیہ ویخبرہ ببعض المغیبات او ینصب
لہ ما یدل علیہا فآمنوا باللہ ورسلہ بصفۃ الاخلاص او بان تعلموہ مطلعا علی الغیب وتعلموہم
عبادا مجتبین لا یعلمون الا ما علمہم اللہ ولا یقولون الا ما اوحی الیہم اسکے بعد حدیث لا تقولی
ھکذا وقولی ماکنت تقولین اور اسکے بعد فتاوی قاضیخان کی یہ عبارت رجل تزوج بشہادۃ اللہ
ورسولہ کان باطلا لقولہ علیہ السلام لا نکاح الا بشہود وکل نکاح یکون بشہادۃ اللہ

وبعضہم جعلوا ذلك كفرا لانہ يعتقد ان الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم يعلم الغيب وهو
كفر **اقول** وباللہ التوفیق ان طرفدار صاحب کے قول اول مین فقط اسیقدر ہے کہ علم غیب علی الاطلاق
صفات مختصہ سے ہے کہ جنمین کسی مخلوق کو شرکت نہین اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علی الاطلاق غیب
دانی کا رتبہ حاصل نہ تہا بلکہ اسیقدر کہ جتنا بذریعہ وحی والہام عطا ہوا یہ ہمارے بالکل خلاف نہین کیونکہ علی الاطلاق
بمقابلہ بذریعہ وحی والہام عطا کئے ہوئے کے ذکر کیا ہے جس سے واضح ہے کہ علی الاطلاق وہ ہے جو ایسے ذریعہ سے حاصل
نہو یعنی بلا واسطہ حاصل ہو یا وہ جو بلا واسطہ و بواسطہ دونون کو شامل ہے یا وہ جو تمام معلومات الہیہ کو شامل ہے
اسکے قائل ہم یا دوسرے مسلمان ہرگز نہین ہین پس یہ ہمارے مخالف ہرگز نہوا اور آیات مین مراد علم استقلالی ذاتی
و بلا واسطہ ہونا اوپر راندیری کے رسالہ کے جواب مین گذر چکا ہے اور **بیضاوی** کی عبارت سے فیوحی الیہ و
یخبرہ ببعض المغیبات اور الا ما علمہم الله تعالی سے بہی بذریعہ وحی و بتعلیم الہی غیب دانی کا حصول
رسول مجتبی علیہ الصلوۃ والسلام کیواسطے ثابت ہے جس سے ثابت ہے کہ آیات سے مراد نفی اوسی غیب دانی کی ہے جو بذریعہ
وحی و بتعلیم الہی نہو کہ وہ غیب ذاتی و استقلالی ہے پس ان آیات و عبارات سے ہمارے مدعی کی مخالفت ہرگز ثابت
نہین اور یخبر ببعض المغیبات سے ہماری مخالفت ثابت نہین ہوتی کیونکہ جزئیات ماکان و مایکون کا علم
بعض مغیبات ہونا اوپر مکرر بیان کیا گیا ہے اگر جزئیات ماکان و مایکون بعض مغیبات یہ نہون بلکہ کل ہون تو
نعوذ باللہ من ذلک ممکنات معدومہ و مستحیلات و ما یترتب علیہا اللہ تعالی کے علم سے خارج ہونگے جسکا بطلان اظہر
ہے بلکہ یہ عقیدہ خارج ہونیکا کفر ہے اور حدیث لا تقولی هكذا بہی منافی علم جمیع جزئیات ماکان و مایکون
ہونا مسلم نہین ہے کیونکہ اول اسمین یہ احتمال ہے کہ مطلق غیب دانی کا اعتقاد کوئی نہ کرے کہ جسمین غیب دانی
ذاتی بہی شامل ہے اسواسطے منع فرمایا ہو اور دوسرا احتمال علماء یہ بیان کرتے ہین کہ اسواسطے آپنے منع فرمایا ہو کہ اپنے
علو منصب کے سبب سے اثناء ضرب دف و مرثیہ قتلی مین اپنا ذکر مکروہ جانا چنانچہ **مرقاۃ** جلد ثالث صفحہ ۱۰۴
مین ہے اولکراهتہ ان يذكر في اثناء ضرب الدف واثناء مرثية القتلى لعلو منصبه عن ذلك جب
یہ دو احتمال موجود ہین تو اس سے عدم غیب دانی جمیع جزئیات ماکان و مایکون باطلاع اللہ تعالی پر استدلال باطل
ہے اور کیونکر باطل نہو اگر غیب دانی کی نسبت کرنا مطلقا یعنے کسیطرح سے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف
ناجائز یا کفر ہوتا تو مشکوۃ مین حدیث ہے کہ بھیڑیے نے جب راعی غنم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ کہا
کہ آپ تمکو ماضی وما هو كائن بعد کم کی خبر دیتے ہین اور راعی نے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے

سامنے اوس بھیڑیے کا مقولہ بیان کیا تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راعی کی اس مقولہ و مروی بھیڑیے
مین تصدیق کی عبارت تھوڑی سی مشکوۃ مع عبارت **مرقاۃ** بطور اختصار و التقاط جلد خامس صفحہ ۲۵۷
کی یہ ہے (فقال الرجل) ای الراعی (تاللہ ان رأیت) ای ما رأیت (کالیوم) ای ما رأیت
ذئبا یتکلم کالیوم (ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ھذا) ای من تکلم الذئب
(رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی) ای بما سبق من خبر الاولین ممن
قبلکم (وما ھو کائن بعدکم) ای من انباء الآخرین فی الدنیا ومن احوال الاجمعین فی
العقبی (قال) ای الراوی وھو ابو ھریرۃ (فکان الرجل) ای الراعی (یھودیا فجاء الی النبی
علیہ السلام فاخبرہ) ای بخبر الذئب (واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ای
فیما رواہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راعی کی اوسکی روایت کرنے مین بھیڑیے سے تصدیق فرمائی
تو آپکی خبر ماضی و استقبال کو دینے مین یہ تصدیق ہوئی اور علم غیب آپکی طرف نسبت کرنے مین تصدیق ہوئی اگر
علم غیب کی نسبت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف کرنا ممنوع ہوتا تو آپ راعی کو اس اعتقاد و قول سے
منع فرماتے اور فرما دیتے کہ میری طرف تم علم غیب کی نسبت نکرنا اگرچہ جانور بھیڑیے نے کی جب منع نہ فرمایا تو اوس نسبت کا
جواز آپکے منع نہ فرمانے اور تصدیق کرنے سے ثابت ہوا پس اوسکو منع فرمانا اونہین دو وجہ و نحوہما من الوجوہ کی سبب
سے ہے جو اوپر مذکور ہوئین پس حدیث جاریتین سے استدلال عدم علم غیب پر کرنا مستدلین کی عدم تدبر پر دلیل
واضح ہے پس استدلال کا بطلان لائح ہے فتاوی قاضیخان کی عبارت کا جواب دو بار اوپر گذر چکا ہے علامہ
شامی وغیرہ سے اسکا رد گذر چکا ہے قالوا کہکر بیان اسکی عدم استحسان و عدم روایۃ عن الائمہ کیطرف اشارہ
کرنا شرح منیہ کبیری سے گذر چکا ہے عبارت قاضیخان مین اگرچہ قالوا نہین ہے قایم مقام اوسکے جعلوا ہے اوس سے
اشارہ اوسی طرف صاحب طبع سلیم جان سکتا ہے اور علامہ علی قاری کے حوالہ سے گذر چکا ہے کہ نقل کتب فتاوی
مسائل اعتقادیہ مع جہالت قائل و عدم اظہار دلائل حجت نہین ہے اسلئے کہ مدار مسائل اعتقادیہ مین ادلہ
قطعیہ پر ہے بنا برین عبارت فتاوی قاضیخان کا اس بارہ مین حجت نہونا واضح ہے پس ان طرفداران مدار
کے قول و تحریر سے بجز آنسو اندیری نہین پونچھ سکتے ہین گو بظاہر تسلی طرفدار صاحب نے کی ہے **قول**
چودھوین طرفدار مین یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمیع
ما کان و ما یکون کا علم نہین ہے اور اس دعوی پر شاہد آیت لو کنت الآیہ اور آیت ان اللہ عندہ علم الساعۃ

اور آیت قل لا یعلم الآیۃ کو ٹھہرایا ہو اور قول شرح فقہ اکبر ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیأ الا ما اعلمہم اللہ اور عبارت شرح عقائد لا سبیل الیہ للعباد الا باعلام منہ والھام بطریق المعجزۃ والکرامۃ کو **اقول** وباللہ التوفیق اوس سے جو مدعی **راندیری** ہو وہ ہرگز حاصل نہین ہو آیات کا تو وہی جواب ہو کہ علم استقلالی وذاتی کی مراد ہو بقول علما رحمہم اللہ جو اوپر گذر چکا ہو اور دوسری دونون عبارتون سے غیب دانی با علام الٰہی والہام کو مخصوص کیا ہو جمیع جزئیات مذکورہ اس سے خارج ہونا مسلم نہین ہو فمن ادعی فعلیہ البیان پس مقصود **راندیری** کا ہرگز حاصل نہین ہو **قول** طرفدار پند رہوین مین یہ ہو کہ یہ دعوی کرنا کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ماکان وما یکون دیا گیا ہو اور کوئی شی آپکے احاطہ علم سے خارج نہین بالکل غلط اور خلاف نصوص قطعیہ کے ہو قائل اسکا ہرگز دایرۂ اہل سنت وجماعت مین داخل نہین) یہ وسواس اس طرفدار نے پھیلا کر پہر وہی آیت ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر اور آیت قل لا یعلم اور آیت عندہ مفاتیح الغیب ذکر کرکے یہ کہا کہ (واحادیث کثیرہ مطابق آیات کتاب اللہ اس امر مین وارد ہین پس قائل اس کلام کا اور معتقد اس عقیدۂ فاسدہ کا مخالف کتاب اللہ اور سنن نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہو **اقول** وباللہ التوفیق یہ طرفدار ایسے حیادار ہین کہ اپنے پیر حاجی **امداد اللہ صاحب** مہاجر مرحوم پر بہی بہتان لگانیسے باز نہ آئے اور اونکی طرف سے جعلی خط **راقم** کے جواب مین اونکے نام سے لائے اور مطبع محمود المطابع میرٹھ مین اوسکو طبع کرایا اور بعض **گنگوہی** اور **دیوبندی** نے اوسپر حاشیہ چڑہایا اور تمام علماء وصوفیہ کا عقیدہ نعوذ باللہ من ذلک امکان کذب ٹھہرایا اپنی دروغ گوئی سے جسکا جواب مین رسالہ **صیانۃ الناس راقم** نے لکھا ہو ایسا شخص علم ماکان وما یکون کے حصول کو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیواسطے غلط وخلاف نصوص قطعیہ بتادے اور یہ دعوی غلط وخلاف نصوص قطعیہ ہونیکا کرے اور آیات جنکا جواب اوپر چند مرتبہ گذر چکا ہو اونکو اپنی غلطی سے دلیل اپنے دعوی کی بنادے اور ایسے ہی سنن نبویہ پر بہتان لگادے اور ایک بہی اون سنن مین سے ایک امر کے ثبوت کیواسطے پیش نکرے اور علم جمیع ماکان وما یکون کے حصول کے قائل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین خارج دایرہ اہل سنت وجماعت سے بتادے تو کیا تعجب ہو ہان **راندیری** سے تعجب ہو بظاہر کہ ایسے شخص کے قول مثل بول کو حجت جانتے ہین **راندیری** بیچارے کیا کرین جب کچہ بن نہین پڑتی ہو تو ایسے ویسون کے اقوال سے عوام کو خود کے برحق ہونے کا دہوکہ نہ دین تو اور کیا کرین جن جن طرفدار نے کچہ کچہ

عبارات لکہی تہین اون تمام کو جواب ہوگئے باقی الجواب صحیح الجواب صحیح کہکر جنہون نے گلو گذاری کی اور دوسرون کی تابع ہوگئے جب اونکی متبوع کی اقوال کی جواب ہوگئے تو تابعین کی اقوال بہی ہبآء منثورا ہوگئے واللہ سبحانہ الموفق وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین حررہ المفتقر الی ربہ القدیر **محمد نذیر**

المعروف **بنذیر احمد خان**

عفی عنہ

بتاریخ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۱۷ ہجری

تمت بالخیر

ضمیمہ
فتاویٰ
علماء اعلام
ومفتیان اسلام

فتوی فاضل اجل صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ و تالیفات شہیرہ زاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی دام بالفیض القوی مسمی بنام تاریخی

انباء المصطفی بحال سر و اخفی

۱۳۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از دہلی چاندنی چوک موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۳۱۸ھ حضرات علمائے کرام اہل سنت اس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین کہ زید[ل] دعوی کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حق تعالی نے علم غیب عطا فرمایا ہے دنیا مین جو کچھ ہوا اور ہوگا حتی کہ بدء الخلق سے لیکر دوزخ و جنت مین داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر بالتفصیل جانتے ہین اور جمیع اولین و آخرین کو اسطرح ملاحظہ فرماتے ہین جسطرح اپنے کف دست مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت مین آیات و احادیث و اقوال علما پیش کرتا ہے مگر اس عقیدے کو شرک و کفر کہتا ہے اور بکمال درشتی دعوی کرتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کچھ نہین جانتے حتی کہ آپکو اپنے خاتمہ کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات مین تقویۃ الایمان کی عبارتین پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپکو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا دونون طرح شرک ہے۔ اب علمائے ربانی کی جناب مین التماس ہے کہ ان دونون مین کون برسر حق موافق

[ل] زید سے مراد جناب مولانا مولوی محمد ہدایت الرسول صاحب لکھنوی ہین ۱۲ سمیع عفی عنہ

عقیدۂ سلف صالح اور کون بد مذہب وجہنمی ہے۔ نیز عمرو کا دعویٰ ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور اسکا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ پر اوسکا بیان یوں لکھتا ہے کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے بینوا توجروا

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم لک الحمد سرمدا صلّ وسلم وبارک علی من علمته الغیب نزھته من کل عیب وعلی آلہ وصحبه ابدا رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون ۔ زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود و قبیح ہے بیشک حضرت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السمٰوٰت والارض کا شاہد بنایا روز اول سے آخر تک کا سب ماکان وما یکون انہیں بتایا اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالا بلکہ ہر صغیر وکبیر ہر رطب ویابس جو پتا گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا والحمد للہ حمدا کثیرا بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین بلکہ علم حضور سے ایک چھوٹا حصہ ہے ہنوز احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بیحد و بیکنار سمندر لہرا رہے ہیں جنکی حقیقت وہ جانیں یا انکا عطا کرنے والا انکا مالک ومولیٰ جل وعلا والحمد للہ العلی الاعلیٰ کتب حدیث وتصانیف علمائے قدیم وحدیث میں اسکے دلائل کا بسط شافی وبیان وافی ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل وحکم فصل ہے قال اللہ تعالیٰ ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیئ وھدی ورحمۃ وبشری للمسلمین اوتاری ہمنے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت ورحمت وبشارت وقال اللہ تعالیٰ ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل کل شیئ قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان وقال اللہ تعالیٰ مافرطنا فی الکتاب من شیئ ہمنے کتاب میں کوئی چیز اوٹھا نہ رکھی **اقول** وباللہ التوفیق جب فرقان مجید ہر شے کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا روشن اور روشن بھی کس حد کا مفصل اور اہلسنت کے مذہب میں ہر شے ہر موجود کو کہتے ہیں

تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے مین داخل ہین اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ
بھی ہے تو بالضرور یہ بیانات محیط اوسکے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوے اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھیے
کہ لوح محفوظ مین کیا کیا لکھا ہے قال اللہ تعالیٰ وکل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی ہوئی
ہے وقال اللہ تعالیٰ وکل شیئ احصینہ فی امام مبین ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا مین جمع فرمادی ہے وقال
اللہ تعالیٰ ولا حبۃ فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کوئی دانہ نہین زمین
کی اندھیریون مین اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب مین لکھا ہوا ہے اور اصول مین مبرہن
ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی مین مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہوکر مستعمل ہی نہین ہوتا اور عام
افادہ استغراق مین قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہینگی بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہین
ورنہ شریعت سے امان اوٹھ جائے نہ حدیث آحاد اگرچہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص کرسکے بلکہ اوسکے
حضور مضمحل ہو جائیگی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے
نازل نہین کرتی نہ اوسکے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہوسکے تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسی نص صریح قطعی سے روشن ہوا کہ
ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات
جملہ ماکان ومایکون الی یوم القیمۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش
مین کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا وللہ الحجۃ السامیۃ اور جب کہ یہ علم قرآن عظیم کے تبیانا لکل شیئ ہونے
نے دیا اور پر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیا
علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہو لم نقصص علیک یا منافقین کے باب مین فرمایا جائے لا تعلمہم
ہرگز ان آیات کے منافی اور احاطہ علم مصطفوی کا نافی نہین الحمد للہ طائفہ تالفہ وہابیہ جسقدر قصص وروایات
واخبار وحکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھٹانے کو آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کرتا ہے سبکا
جواب وہین دور ہوگیا دن سے انھین نہ فقر و نمین ہو گیا وہ حال سے خالی نہین یا تو اون قصص کی تاریخ معلوم
ہوگی یا نہین اگر نہین تو اون سے استناد جہل مبین کہ جب تاریخ مجہول تو اونکا تمامی نزول قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول
اور اگر ہان تو وہ حال سے خالی نہین یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہوگی یا بعد کی بر تقدیر اول مقام سے محض
بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ بر تقدیر ثانی اگر مدعا مخالف مین نص صریح نہو تو استناد محض خبط
الفساد مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہین سب انھین اقسام کی ہین ان آیات کے خلاف پر اصلا ایک دلیل صحیح صریح

قطعی الافادہ نہین دکھا سکتے اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کرلین تو ایک یہی جواب جامع ونافع ونافی وقامع سب کے
لئے شافی وکافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت مین اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بافی۔ مین اس مطلب پر تصریحات
ائمہ اصول سے احتجاج کرون اس سے یہی بہتر کہ خود نجدیہ زمانہ کے انہین گنگوہی پیشوا کی شہادت دون ع
مدعی لاکہہ پہ بہاری ہے گواہی تیری نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سننا جانا بالائے
طاق یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہین کہ یہان خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہین نہ اصلا اوسپر التفات ہوسکے
اسی براہین قاطعہ لما امر اللہ بہ ان یوصل مین اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مہمل ومختل مین اپنے اور اپنے
تمام طائفہ کے پاؤن تیشہ زنی کو یون لکہتے ہین عقائد مسائل قیاسی نہین کہ قیاس سے ثابت ہوجائین بلکہ
قطعی ہین قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہین کہ خبر واحد بہی یہان مفید نہین لہذا اوسکا اثبات اوسوقت
قابل التفات ہو کہ قطعیات سے اوسکو ثابت کرے نیز صفحہ ۸۱ پر لکہا اعتقادات مین قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات
صحاح کا ص ۸۶ پر کہا آحاد صحاح بہی معتبر نہین چنانچہ فن اصول مین مبرہن ہے الحمد للہ مناظرہ تو انہین دو حرفون
مین ختم ہوگیا ہان وہان تمام نجدیہ دہلوی وگنگوہی وجنگلی وکوہی سب کو دعوت عام ہے اجمعوا
شرکاء کو جیہوڑے بڑے سب اکہٹے ہوکر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث یقینی الافادۃ چہانٹ لائین جس سے صاف
صریح طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول قرآن عظیم کے بعد بہی اشیاء مذکورۂ ماکان ومایکون سے فلان امر حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر مخفی رہا جسکا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ
لا یہدی کید الخائنین اگر ایسا نص نہ لاسکو اور ہم کہے دیتے ہین کہ ہرگز نہ لاسکوگے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ
نہین دیتا دغابازون کے مکر کو والحمد للہ رب العالمین طرفہ یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود ہی اوسی صفحہ مین دو ہی
سطر بعد اپنے مدعای باطل کی سند مین لکہتے ہین خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہین واللہ لا ادری ما یفعل
بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہین کہ مجکو دیوار کے پیچہے کا بہی علم نہین قطع نظر اس سے کہ حدیث
اول خود آحاد ہے سلیم الحواس کو سند لانی نہ تہی تو وہ مضمون تو خود آیت مین تہا اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت وحدیث
کے کیا معنی ہین اور قطع نظر اس سے کہ یہ کسوقت کے ارشاد ہین اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآن عظیم واحادیث صحیحہ
صحیح بخاری وصحیح مسلم مین اسکا ناسخ موجود کہ جب آیۂ کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما
تأخر اوتری یعنی تاکہ اللہ بخشدے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچہلے گناہ صحابہ نے عرض کی ہنیئا لک یا رسول اللہ
لقد بین اللہ لک ماذا یفعل بک فماذا یفعل بنا یا رسول اللہ حضور کو مبارک ہو خدا کی قسم اللہ عزوجل

نے یہ توصاف بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کریگا اب یہ رہا کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا اسپر آیت اوتری لیدخل
المومنین (الیٰ قولہ تعالیٰ) فوزاعظیما تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتونکو
باغونمین جنکے نیچے نہرین بہتین ہمیشہ رہین اونمین اور مٹادے اونسے اونکے گناہ اور یہ اللہ کے یہان بڑی مراد پانا ہے
یہ آیات اور اونکے امثال بےنظیر اور یہ حدیث جلیل شہیر ایسونکو کیون سوجھائی دیتین ان سب سے قطع نظر دل
چھیننے والی ادا تو یہ ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہین الی آخرہ قطع نظر اس سے کہ ملاجی کو ہنوز روایت و حکایت
مین تمیز نہین اس بےاصل حکایت سے استناد اور شیخ محقق قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کیطرف اسناد کیسی جرأت و
وقاحت ہے شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدارج شریف مین یون فرمایا ہے اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات
آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس این دیوار است جوابش آنست
کہ این سخن اصلے ندارد و روایت بدان صحیح نشدہ است کیون ملاجی کیا آنکھین کھلین ایسا ہی لاتقربوا
الصلوٰۃ پر عمل کروگے تو خوب چین سے رہوگے ع اوس آنکھ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ ۔ امام ابن حجر عسقلانی
فرماتے ہین لااصل لہ یہ حکایت محض بےاصل ہے امام ابن حجر مکی نے افضل القری مین فرمایا لم یعرف لہ
سند اسکے لئے کوئی سند نہ پہچانی گئی ۔ افسوس اوسی مونھہ سے مقام مقام اعتقادیات بتانا احادیث صحاح ہی
نامقبول ٹھہرانا اوسی مونھہ مین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عظیم گھٹانیکو ایسی بےاصل حکایت سے سند لانا
اور طمع کاری کیلئے شیخ محقق کا نام لکھہ جانا جو صراحۃً فرمارہے ہین کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد آب اسکے سوا کیا ہے
کہ ایسون کی داد نہ فرماوے اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ تو باب فضائل سے نکلوا کر اوس تنگنا
مین داخل کرائین تاکہ صحیحین بخاری ومسلم کی حدیثین بھی مردود بنائین اور حضور کی تنقیص شان مین یہ
فراخی دکھائین کہ بےاصل مقولے بےسند منقولے سب سما جائین ع حال ایمان کا معلوم ہے بس جانیدو ۔ بالجملہ
بحمد اللہ تعالیٰ زید سنی حفظہ اللہ کا دعوی آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل وجمیل طور پر ثابت جسمین اصلا مجال
دم زدن نہین اگر یہان کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قایم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل
ہوجاتی نہ کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم کی احادیث صریحہ صحیحہ کثیرہ شہیرہ
اس عموم واطلاق کی اور تاکید وتائید فرمارہی ہین صحیحین بخاری ومسلم مین حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے ہے قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک
الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ایکبار ہم مین کھڑی ہوکر جب سی قیامت تک جو کچہ ہونیوالا تہا سب بیان فرمادیا کوئی چیز چھوڑ ندی جسی یاد رہا یاد رہا
جو بہولگیا بہولگیا یہی مضمون احمد نی مسند نجاری نی تاریخ طبرانی نی کبیر مین حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سی روایت کیا صحیح بخاری شریف مین حضرت امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی
ہی قام فینا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ
منازلہم اہل النار منازلہم حفظ ذلك من حفظہ ونسیہ من نسیہ ایکبار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نی ہم مین کھڑی ہوکر ابتدای آفرینش سی لیکر جنتیونکی جنت و دوزخیونکی دوزخ جانی تک کاحال ہمسی بیان فرمادیا
یاد رکھا جسنی یاد رکھا اور بہولگیا جو بہولگیا صحیح مسلم شریف مین حضرت عمرو ابن اخطب انصاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سی ہی ایکدن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نی نماز فجر کی بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچمین ظہر
وعصر کی نمازونکی سوا کچہ کام نکیا فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیمۃ فاعلمنا احفظنا اوسمین سب کچہ
ہمسی بیان فرمادیا جو کچہ قیامت تک ہونیوالا تہا ہم مین زیادہ علم اوسی ہی جسی زیادہ یاد رہا جامع ترمذی شریف
وغیرہ کتب کثیرۂ ائمۂ حدیث مین باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سی ہی اور
یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نی فرمایا فرأیتہ
عزوجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفت مینی
اپنی رب عزوجل کو دیکہا اوسنی اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میری سینی مین اوسکی ٹھنڈک محسوس ہوئی
اوسیوقت ہر چیز مجہپر روشن ہوگئی اور مین نی سب کچہ پہچان لیا امام ترمذی فرماتی ہین ہذا حدیث حسن
صحیح سألت محمد بن اسمعیل عن ہذا الحدیث فقال صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہی مین نی
امام بخاری سی اسکا حال پوچہا فرمایا صحیح ہی اوسیمین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سی آئی
معراج منامی کو بیان ہین ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نی فرمایا فعلمت ما فی السموت والارض
جو کچہ آسمانون اور زمین مین ہی سب میری علم مین آگیا شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مشکوۃ مین اس حدیث
کی نیچی فرماتی ہین پس دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمینہا بود عبارت ہست از حصول تمامۂ علوم جزوی وکلی و
واحاطۂ آن امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم مین بسند صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اور ابویعلی وابن منیع وطبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی راوی لقد ترکنا رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے ہمین اس حال پر چھوڑا کہ ہوا مین کوئی پرندہ پر مارنیوالا ایسا نہین جسکا علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نفرمادیا ہو نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض و شرح زرقانی للمواہب مین ہے ھذا تمثیل لبیان کل شئ تفصیلا تارۃ واجمالا اخری یہ ایک امثال دی ہے اسکی کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہر چیز بیان فرمادی کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً مواہب امام احمد قسطلانی مین ہے ولاشك ان اللہ تعالی قد اطلعہ علی ازید من ذلك والقی علیہ علم الاولین والآخرین کچہ شک نہین کہ اللہ تعالے نے حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام اگلون پچھلونکا علم حضور پر القاکیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابونعیم حلیہ مین حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ جلیا نا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین من قبلہ بیشک بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اوٹھالی ہے تو مین اوسے اور جو کچہ اوسمین قیامت تک ہونیوالا ہے سبکو ایسا دیکھہ رہا ہون جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہون اوس روشنی کے سبب جو اللہ نے اپنے نبی کیلئے روشن فرمائی جیسے مجھسے پہلے انبیا کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم اس حدیث سے روشن کہ سموات و ارض اور جو کچہ اونمین ہے اور جو کچہ قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو بھی عطا ہوا اور حضرتِ عزت عز جلالہ نے اُس تمام ماکان ومایکون کو اپنے اون محبوبونکے پیش نظر فرمادیا مثلاً شرق سے غرب تک سماک سے سمک تک ارض سے فلاک تک اسوقت جو کچہ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم ہزارہا برس پہلے اوس سبکو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اسوقت ہر جگہ موجود ہین ایمانی نگاہ مین نہ یہ قدرت الٰہی پر دشوار نہ عزت و وجاہت انبیا کے مقابل بسیار مگر وہابی بیچارے جنکے یہان خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتّے گن دے وہ آپ ہی ان حدیثونکو شرک اکبر کہا چاہین اور جو ائمہ کرام و علماے اعلام انسے سندین لاے انھین مقبول و مسلم رکھتے آئے جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبری وامام شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ وامام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ وعلامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحب نسیم الریاض شرح شفاے قاضی عیاض وعلامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالی اونھین مشرک نہ کہین تو اپنی چہرۂ توحید کیونکر نبہائین والعیاذ باللہ رب العالمین صحیح مسلم مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ مین ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین -

عرضت علی امتی باعمالها حسنها وقبیحها میری ساری امت اپنے سب اعمال نیک وبد کو ساتھ میرے حضور پیش کیگئی طبرانی اور ضیا مختارہ مین حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین عرضت علی امتی البارحة لدی هذه الحجرة حتی لانا اعرف بالرجل منهم من احدکم بصاحبه رات میری سب امت اس حجرے کے پاس مجھپر پیش کیگئی یہانتک کہ بیشک مین انکے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہون جیسا تم مین کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے والحمد للہ رب العالمین امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہ ام القری مین فرماتے ہین وسع العلمین علما وحلما رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم وحلم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اوسکی شرح افضل القری مین فرماتے ہین لان اللہ تعالی اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین وماکان ومایکون یہ اسلئے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلون پچھلون اور ماکان ومایکون کا علم حضور کو حاصل ہوگیا امام جلیل قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاذ امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض مین فرماتے ہین انه صلی اللہ تعالی علیه وسلم عرضت علیه الخلائق من لدن آدم علیه الصلاة والسلام الی قیام الساعة فعرفهم کلهم کما علم آدم الاسماء آدم علیه الصلاة والسلام سے لیکر قیام قیامت تک کی تمام مخلوقات الہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی عالم پر پیش کیگئی حضور نے جمیع مخلوقات گذشتہ وآیندہ سب کو پہچان لیا جسطرح آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام نام سکھلائے گئے تھے علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر مین فرماتے ہین النفوس القدسیة اذا تجردت عن العلائق البدنیة اتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لها حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاهد پاکیزہ جانین جب بدن کے علاقون سے جدا ہوکر عالم بالا سے ملتی ہین اونکے لئے کوئی پردہ نہین رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی سنتی ہین جیسے پاس حاضر ہین امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب مین فرماتے ہین قد قال علماؤنا رحمهم اللہ تعالی لا فرق بین موته وحیاته صلی اللہ تعالی علیه وسلم فی مشاهدته لامته ومعرفته باحوالهم ونیاتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك جلی عنده لا خفاء به بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حالت حیات ونیوی اور اسوقت کی حالت مین کچھ فرق نہین ہے اس بات مین کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہین اونکی ہر

حال اونکی ہر نیت اونکی ہر ارادے اونکے دلونکے ہر خطرے کو پہچانتے ہین اور یہ سب چیزین حضور پر ایسی روشن
ہین جنہین اصلا کسیطرحکی پوشیدگی نہین ہان ہان جل جاؤ اپنے غیظ کی آگ مین جلنے والو یہ عقیدے ہین
علمائے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع مین جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک کی فدا ہو
اشتراک کے سواے ہو کس کسکو مشرک بناؤ گے موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور ۵ شیخ
شیوخ علمائے الہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الکریم مدارج شریف مین فرماتے ہین ذکر کن اورا
ودرود بفرست بروے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وباش درحال ذکر گویا حاضرست پیش تو درحالت
حیات ومی بینی تو اورا متادب باجلال وتعظیم وہیبت وحیا وبدانکہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند ومی شنود
کلام ترا زیراکہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی اللہ کی
بیشمار رحمتین شیخ محقق پر جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا گویا فرمایا اور جب حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمین دیکھنا بیان کیا بدانکہ بڑھایا تاکہ کوئی اوسے گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے غرض ایمانی
نگاہونکے سامنے اوس حدیث پاک کی تصویر کھینچدی کہ اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک
اللہ کی عبادت کر گویا تو اوسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اوسے نہ دیکھے تو وہ تو یقیناً تجھے دیکھتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ
تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وبارک وسلم نیز فرماتے ہین ہرچہ در دنیاست از زمان آدم تا نفخۂ اولی بروے صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال اور از اول تا آخر معلوم گردید یاران خود را نیز از بعضی ازان احوال
خبر داد نیز فرماتے ہین وھو بکل شیٔ علیم ووے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داناست بہمہ چیز از شیونات واحکام
الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار وبجمیع علوم ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ ومصداق فوق
کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض
الحرمین مین لکھتے ہین فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی
حیز القدس فیتجلی لہ کل شیٔ کما اخبر عن ھذا المشہد فی قصۃ المعراج المنامی حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ قدس سے مجھپر اوس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر
ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اوسپر روشن ہوجاتی ہے جسطرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے
معراج خواب کے قصہ مین خبر دی قرآن وحدیث واقوال ائمۂ قدیم وحدیث سے اس مطلب پر دلائل بیشمار ہین اور
بعد انصاف دیکھو تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوئے بہت بسیار ہین غرض شمس واَمس کیطرح روشن ہوا کہ عقیدۂ مذکورۂ زید

کو معاذ اللہ کفر و شرک کہنا خود قرآن عظیم پر حرف رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بکثرت ائمہ دین
واکابر علماء عاملین واعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہانتک کہ شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز
صاحب کو بھی عیاذاً باللہ کافر و مشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ خود کافر مشرک بننا ہے
اسکے متعلق احادیث و روایات و اقوال ائمہ و ترجیحات و تصحیحات فقیر کے رسالہ النہی الاکید عن الصلاۃ ۱۳۰۵ھ
وراء عدی التقلید و رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوہابیہ ۱۳۱۲ھ وغیرہما مین ملاحظہ
کیجیے۔ افسوس ان شرک فروش اندھونکو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی وہ واجب یہ ممکن
وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور وہ ضروری البقاء یہ جایز الفناء وہ ممتنع التغیر
یہ ممکن التبدل۔ ان عظیم تفرقونکے بعد احتمال شرک نہوگا مگر کسی مجنون کو بصیرت کے اندھے اس علم ماکان ومایکون
بمعنی مذکور ثابت جاننے کو معاذ اللہ علم الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہین حالانکہ العظمۃ للہ علم الٰہی تو علم الٰہی
جسمین غیر متناہی علوم تفصیلی فردانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی بار جسے گویا مصطلح حساب کے طور پر
غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل بالدوام ازلاً ابداً موجود ہین یہ شرق تا غرب و سمٰوات و ارض و عرش تا فرش و
ماکان ومایکون من اول یوم الی آخر الایام سب کے ذرے ذرے کا حال تفصیلی جاننا و بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات
قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا ٹکڑا ہے یہ تو انکے طفیل سے انکے بہت سے
حضرات مرسلین کرام علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ واکمل السلام بلکہ انکی عطا سے انکے غلامون بعض اعاظم
اولیائے عظام قدست اسرارہم کو ملا اور ملتا ہے ہنوز علوم محمدیہ مین وہ بحار زخار ناپیدا کنار ہین جن پر
انکی فضیلت کلیہ و افضلیت مطلقہ کی بنا ہے اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتین امام اجل محمد بوصیری شرف الحق
والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کہ قصیدہ بردہ شریف مین فرماتے ہین ؎ فان من جودك الدنیا
وضرتها ۞ ومن علومك علم اللوح والقلم۔ یعنی یارسول اللہ دنیا و آخرت دونون حضور
کے خوان جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہین اور لوح و قلم کے تمام علم جنمین ماکان ومایکون مندرج ہے حضور کے علوم سے
ایک حصہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلی آلک وصحبک وبارک وکرم مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری
زبدہ شرح بردہ مین فرماتے ہین توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فیہ من النقوش القدسیۃ
والصور الغیبیۃ وبعلم القلم ما اثبت فیہ کما شاء والاضافۃ لادنی ملابسۃ وکون علمہما من
علومہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق

وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمها انما یکون سطرا من سطور علمه ونهرا
من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی اللہ تعالی علیه وسلم یعنی توضیح اسکی یہ ہی کہ
لوح کی علوم سی مراد نقوش قدس وصور غیب ہین جو اوسمین منقوش ہوئی اور قلم کی علم سی مراد وہ ہین جو اللہ عزوجل
نی جسطرح چاہا اوسمین ودیعت رکھی ان دونون کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقی یعنی محلیت نقش واثبات کی باعث ہی
اور ان دونومین جسقدر علوم ثبت ہین اونکا علم محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سی ایک پارہ ہونا اسلئی کہ حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی علوم بہت اقسام کی ہین علوم کلیہ وعلوم جزئیہ وعلوم حقائق اشیاء وعلوم اسرار
خفیہ اور وہ علوم اور معرفتین کہ ذات وصفات حضرت عزت عز جلالہ سی متعلق ہین اور لوح وقلم کی جملہ علوم علوم
محمدیہ کی سطرون سی ایک سطر اور اونکی دریاؤن سی ایک نہر ہین پہر باینہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سی تو ہین کہ
حضور نہوتی تو نہ لوح وقلم ہوتی نہ اونکی علوم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم منکران مریض القلب
عریض الثلب اسی پر اپنا پیٹ پہاڑ ہو مری جاتی تہی کہ ہائی ہائی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئی روز
اول سی قیامت تک کی تمام ماکان ومایکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہی اب نصیبونکو سر پہ ہاتہ دھر کر روئین کہ بحمد اللہ
تعالی وہ جمیع علم ماکان ومایکون علوم محمد رسول اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظیم سمندرون سی ایک نہر بلکہ اونکی بیپایان
موجون سی ایک لہر قرار پاتا ہی والحمد للہ رب العالمین ○ وخسر ھنالک المبطلون ○ فی قلوبھم مرض
فزادھم اللہ مرضا وقیل بعدا للقوم الظلمین **نصوص حصر** یعنی جن آیات واحادیث مین ارشاد
ہوا ہی کہ علم غیب خاصۂ خدا ہی مولی عزوجل کی سوا کوئی نہین جانتا قطعاً حق اور بحمد اللہ تعالی مسلمانون کی ایمان
ہین مگر منکر مستکبر کا اپنی دعوی باطلہ پر اونسی استدلال اور اوسکی بناء پر حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کیلئی علم ماکان ومایکون بمعنی مذکور ماننی والی پر حکم کفر وضلال محض جنون وخام خیال بلکہ خود مستلزم کفر وضلال
ہی علم باعتبار منشاء دو قسم ہی ذاتی کہ اپنی ذات سی ہو عطائی غیر سی ہو اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو اور باعتبار
متعلق بہی دو قسم ہی علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی فردانی کہ جمیع معلومات الہیہ عز وعلا کو جنمین غیر متناہی
معلومات کی سلاسل وہ بہی غیر متناہیہ وہ بہی غیر متناہی بار داخل اور خود کنہ ذات الہی واحاطہ تمام صفات الہیہ
نامتناہی سبکو شامل ہی فرداً فرداً تفصیلاً بالفعل مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا اگرچہ محیط باحاطہ حقیقیہ
ہنو ان تقسیمات مین علم ذاتی وعلم مطلق بمعنی مذکور بلاشبہ اللہ عزوجل کیلئی خاص ہین اور ہرگز کسی غیر خدا کیلئے اونکی
حصول کا کوئی قائل نہین ہم ابہی بیان کر آئی کہ علم ماکان ومایکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم

واکمل ہے علوم محمدیہ کی بھی وسعت عظیمہ کو نہیں پہنچتا پھر علوم الٰہیہ تو علوم الٰہیہ ہیں جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے مولیٰ عزوجل
کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً وہی دو قسم اول مراد ہو سکتی ہیں نہ یہ قسم اخیر اور بداہۃً ظاہر
کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ماکان ومایکون بمعنی مذکور بلکہ اوس سے ہزار در ہزار ازید و افزون علم بھی کہ بعطائے الٰہی
مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا تو نصوص حصر کو مدعائے مخالف سے اصلا مس نہیں بلکہ وہ اوسکی صریح جہالت پر
نص ہیں وللہ الحمد یہ معنی باآنکہ خود بدیہی و واضح ہیں ائمہ دین نے انکی تصریح بھی فرمائی امام اجل ابوزکریا نووی
رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے فتاوی پھر امام **ابن حجر مکی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں معناها
لا یعلم ذلك استقلالا و علم احاطة بكل المعلومات الا الله تعالى واما المعجزات والكرامات
فباعلام الله تعالى لهم علمت وكذا ما علم باجراء العادة یعنے آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی
ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ کے سوا کسیکو نہیں
رہے انبیا کے معجزے اور اولیا کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتائے سے اونہیں علم ہوا ہے یوہیں وہ باتیں کہ عادت
کی مطابقت سے جنکا علم ہوتا ہے مخالفین کا استدلال محض باطل و خیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہوگیا مگر
فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضُلّال کے خود اقراری کفر و ضلال کا تمغا ہے نیز اونہیں میں روشن
کیا کہ خلق کیلیے ادعائے علم غیب پر فقہا کا حکم کفر بھی درجہ اولائے حق حقیقت میں اوسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے
طرز فقہائی میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے مگر یہ مکر کا وہ زعم
مردود جسمیں مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں جانتے) کا لفظ ناپاک ہے وہ بھی کلمۂ کفر و ضلال
مبین ہے بلکہ جس عقیدے کو شرک و کفر کہا اور اوسکے رد میں یہ کلام بد فرجام بکا خود اوسمیں تصریح تھی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے لاجرم بکر کے یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے
اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعمیم پر دلیل جلی ہے کہ اوس قول مثل بول میں خواہ
یوں اور خواہ یوں دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے اب اوسی لفظ قبیح کے کلمہ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہو
سکتا ہے قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیا کا انکار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزت عزجلالہ کی
توہین شان ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں والعیاذ باللہ رب العالمین یوہیں اوسکا قول بر تر از بول کہ اپنے

خاتم کا بھی حال نہ معلوم تھا صریح کلمۂ کفر وضلال اور بیشمار آیات قرآنیہ واحادیث متواترہ کا انکار ہے آیۂ کریمہ لیغفر
لک اللہ مع حدیث صحیحین بخاری ومسلم کہ بحمد اللہ ان مردودونکی خاص صفراشکنی ہی کیلئے اوتری اور روی و
مدوّن ہوئی اوپر گذری بعض اور سنئے قال اللہ تعالیٰ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ اے نبی بیشک آخرت
تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے وقال اللہ تعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضی بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب
تمہیں اتنا عطا فرمائیگا کہ تم راضی ہوجاؤ گے وقال تعالیٰ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ
نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم جسدن اللہ رسوا نہ کریگا نبی اور اونکے صحابہ کو اونکا نور اونکے آگے اور
دہنے جولان کریگا وقال اللہ تعالیٰ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب
تعریف کے مکانمیں بھیجے گا جہاں اولین وآخرین سب تمہاری حمد کرینگے وقال اللہ تعالیٰ تبٰرک الذی
ان شآء جعل لک خیرا من ذلک جنت تجری من تحتہا الانھر ویجعل لک قصورا ہ
علی قراءۃ الرفع قراءۃ ابن کثیر وابن عامر وروایۃ ابی بکر عن عاصم بڑی برکت والا ہے وہ کہ
اپنی مشیت سے تمہارے لئے اس خزانہ وباغ سے (جسکی طلب یہ کافر کررہے ہیں) بہتر چیزیں کردے جنتیں جنکے نیچے نہریں
رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشیگا الی غیر ذلک من الآیات اور احادیث کریمہ میں
تو جس تفصیل جلیل سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وخصائص وقت وفات مبارک و
برزخ مطہر وحشر منور وشفاعت وکوثر وخلافت عظمیٰ وسیادت کبریٰ واولیت دخول جنان ورویت رحمٰن عزّ جلالہٗ
وارد ہیں اونہیں جمع کیجیے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے یہاں صرف ایک حدیث تبرکاً سن لیجیے جامع ترمذی شریف
میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول الناس خروجا
اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا
مبشرھم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم
ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون او لؤلؤ منثور جب لوگونکا حشر ہوگا
تو سب سے پہلے میں مزار اطہر سے باہر تشریف لاؤنگا اور جب وہ سب دم بخود رہینگے تو اونکا خطبہ خوان میں ہونگا اور
جب وہ روکے جائینگے تو اونکا شفاعت خواہ میں ہونگا اور جب وہ ناامید ہوجائینگے تو اونہیں بشارت دینے والا
میں ہونگا عزت دینا اور تمام کنجیاں اوسدن میرے ہاتھ ہونگی لواء الحمد اوسدن میرے ہاتھ میں ہوگا بارگاہ عزت
میں میری عزت تمام اولاد آدم سے زیادہ ہے ہزار خدمتگار میرے اردگرد طواف کرینگے گویا وہ گرد وغبار سے پاکیزہ انڈے

ہین محفوظ رکھی ہوئی یا جگمگاتی موتی ہین بکھیری ہوئی بالجملہ بکر پر مکر کر گمراہ بددین ہونیمین اصلا شبہہ نہین اور اگر
کچھ نہوتا تو صرف اتنا ہی کہ **تقویۃ الایمان** پر جو حقیقۃً تفویت الایمان ہی اوسکا ایمان ہی ہی اوسکا ایمان
سلامت نرکھنی کو بس تہا جیسا کہ فقیر کی رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا کی مطالعی سی ظاہر ہی اذا کان
الغراب دلیل قوم ۞ سیہدیہم طریق الہالکینا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ رہا وہ ذریت شیطان کا اپنی
اوس بزرگ لعین کے علم ملعون کو علم اقدس حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سی زائد کہنا اوسکا
جواب اس کفرستان ہند مین کیا ہو سکتا ہی ان شاء اللہ القہار روز جزا وہ ناپاک ناہنجار اپنی کیفر کفری
گفتار کو پہنچیگا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ہ یہان اسیقدر کافی ہی کہ یہ ناپاک کلمہ
صراحۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا ہی اور حضور کو عیب لگانا کلمہ کفر نہوا تو اور کیا کلمہ
کفر ہوگا والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتی ہین اونکی لئی دکھ
کی مار ہی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا
مہینا جو لوگ ایذا دیتی ہین اللہ اور اوسکی رسول کو اللہ نی اونپر لعنت فرمائی ہی دنیا و آخرت مین اور اونکی لئی
تیار کر رکہی ہی ذلت والی مار **شفای امام اجل قاضی عیاض** اور شرح **علامہ شہاب**
خفاجی مسمی بہ **نسیم الریاض** مین ہی (جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بشتمہ
(او عابہ) ہو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد
عابہ ونقصہ ولم یسبہ (فہو ساب والحکم فیہ حکم الساب) من غیر فرق بینہما (لا نستثنی
منہ (فصلا) ای صورۃ (ولا نمتری) فیہ (تصریحا کان او تلویحا وہذا کلہ اجماع من
العلماء وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم الی ہلم جرا) اھ مختصرا یعنی
جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی یا حضور کو عیب لگائی اور یہ گالی دینی سی عام تر ہی کہ جسنی کسیکی نسبت
کہا کہ فلان کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علم سی زیادہ ہی اوسنی ضرور حضور کو عیب لگایا حضور کی توہین کی
اگرچہ گالی ندی یہ سب گالی دینی والی کی حکم مین ہین اونکا اور گالی دینی والی کا حکم مین کوئی فرق نہین نہ ہم اس سی
کسی صورت کا استثنا کرین نہ اسمین شک و تردد کو راہ دین خواہ صاف صاف کہا ہو خواہ کنایۃً سی ان سب
احکام پر تمام علما و ائمہ فتوی کا اجماع ہی کہ زمانہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سی آجتک برابر چلا آیا ہی نسال
اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور ولا حول ولا

قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین
والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کو درود پر ایک
مبسوط کتاب بحر عجاب منقسم بچار باب مسمی بنام تاریخی مالئ الجیب بعلوم الغیب کی طرح ڈالی باب اول
فصوص یعنی فوائد جلیلہ ونفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنت کی مقدمات ہون اور تزئیف اوہام نجدیت کو
ممہدات باب دوم لفصوص یعنی اپنے مدعا پر دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث باب سوم
عموم وخصوص کہ احاطہ علوم محمدیہ مین تحریر محل نزاع کرے اور مقام ومرام سے مزخرفات نجدیہ کی محض بیگانگی کا ثبوت
دے باب چہارم قطع اللصوص یعنی اس مسئلہ مین تمام مہملات نجدیہ نو وکہن کی سر فگنی وتکبر شکنی مگر فصوص ونصوص کے
ہجوم وفور نے ظاہر کردیا کہ اطالت تا حد طالت متوقع لہذا باذن اللہ تعالی نفع عام کیلئے اوس بحر زخار سے ایک گوہر
شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے در مختار مسمی بنام تاریخی اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان
وما یکون چن لیا جسنے جمع وتلفیق کی عوض نفع وتحقیق کیطرف بحمد اللہ تعالی زبان رخ کیا ادسکو ایک ایک
لور نے نور السموات والارض جل جلالہ کی عون سے وہ تابشین دکھائین کہ ظلمات نجدیت باطلہ ووہابیت عاطلہ
دو دو سان کا فور ہوتی نظر آئین یہ چند حرفی فتوی کہ اوسکی لمعات سے ایک مختصر شعشہ اور بلحاظ تاریخ بنام
انباء المصطفی بحال سر واخفی مسمی ہے اسکی تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل اوسی پر محول ہے ذی علم ماہر
تو انھین چند حروف سے انشاء اللہ تعالی سب خرافات وجزافات مخالفین کو کیفر حیثانی کر سکتا ہے مگر جو صاحب
تفصیل کی دست نگر ہون بعونہ تعالی رسالہ مذکورہ کی لآلی متلالی سے بہرہ ور ہون حضرات مخالفین سے
بہی گذارش کہ اگر توفیق الہی مساعدت کرے یہی حرف مختصر ہدایت کرے تو ازین چہ بہتر ورنہ اگر بوجہ کوتاہی
فہم وغلبہ وہم وقلت تدبر وشدت تعصب اپنی تمام جہالات فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور مین
نہ دیکھ سکین تو اوسی مہر جہانتاب کا انتظار رکھین جو بعنایت الہی واعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اونکی تمام ظلمتون کی صبح کردیگا اونکا ہر کاسہ سوال آب زلال رد وابطال سے بھر دیگا الا ان
موعدہم الصبح الیس الصبح بقریب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ہ
کیا فائدہ کہ اسوقت آپکی خواب غفلت کچہ ہذیانات کا رنگ دکھائے اور جب وہ صبح ہدایت افق سعادت سے
طالع ہو تو کھلجائے کہ ع خواب تہا جو کچہ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تہا۔ معہذا طائفہ ارانب وثعالب کو یہی
مناسب کہ جب شیر زبان کو جہل قدمی کرتا دیکھین سامنے سے ٹلجائین اپنے اپنے سوراخون مین جان چھپائین

نہ یہ کہ اوسوقت اوسکی خرام نرم ریزہ ریزہ ہوکر غرا میں آوسکی آتش غضب بھڑکا کر اپنی موت اپنی سوختہ بلا میں۔

ع نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوستر خواہند ؛ شغالان ہزیمت مند خشم شیر ہیجا را ؛

اقول قولی ہذا واستغفر اللہ لی ولسائر المومنین والمومنات والصلوات الزاکیات

والتحیات النامیات علی سیدنا محمد نبی المغیبات مظہر الخفیات وعلی آلہ

وصحبہ الاکارم السادات واللہ سبحانہ وتعالیٰ

اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفٰے النبی الامی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فتوی فاضل اجل عالم اجل محقق علوم عقلیہ مدقق فنون نقلیہ صاحب تصانیف شہیرہ جناب مولانا مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب مرحوم و مغفور متوطن رامپور و مدفون احمد آباد گجرات علیہ الرحمۃ والتحیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

ماقولکم ایہا العلماء رحمکم اللہ تعالی فی ہذہ المسئلۃ زید نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کا عنایت فرمایا ہے اور کوئی شئ آپ کے احاطہ علم سے باہر نہیں ہے عمرو نے کہا کہ اس قول سے زید کافر و مشرک ہوگیا آیا قول عمرو کا کہ زید مشرک و کافر ہوگیا حق ہے یا باطل ہدایت ہے یا ضلالت بینوا توجروا

الجواب ھو تعالی الموفق للحق والصواب

زید اس قول سے ہرگز کافر و مشرک نہیں ہوا اور قول عمرو کا باطل و ضلالت ہے علم جمیع کلیات وجزئیات ماکان ومایکون اور اسپر احاطہ ہونیکا قول باعطاء اللہ تعالی نہ شرک ہے نہ کفر نہ ضلالت آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے علماء اہلسنت معتبرین محققین ثبوت اسکا کرتے ہیں تفسیر اتقان مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ میں بعد نقل قولہ تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شئ وقولہ تعالی ونزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شئ کو چند سطور کے بعد ہے عن ابی بکر بن مجاہد انہ قال یوما ما من شئ فی العالم الا وھو فی کتاب اللہ تعالی اس سے واضح ہے کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ میں موجود ہے اس سے چند سطور بعد صفحہ ۱۳۱ میں دوسرے عالم محقق کا قول ہے لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ اور صفحہ ۱۳۲ اسی جلد ثانی میں ہے وفیہ من اسماء الآلات وضروب الماکولات والمشروبات والمنکوحات و جمیع ما وقع ویقع فی الکائنات ما یحقق معنی قولہ ما فرطنا فی الکتاب من شئ تفسیر

عرائس البیان مطبوع کشوری کی صفحہ ۲۰۲ مین ہی قال بعضھم فی قولہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شئ ای ما اخرنا فی الکتاب ذکر احد من الخلق لکن لا یبصر ذکرہ فی الکتاب الا المؤیدون بانوار المعرفۃ اسی عرائس کی ص۵۳۲ مین تحت آیت کریمہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ کی ہی وھو کتابہ المکنون وخطابہ المصئون یخبر عما کان وما یکون من کل حد وکل علم اس سی چند سطور بعد ہی قال ابو عثمان المغربی فی الکتاب تبیان کل شئ ومحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھو المبین لتبیان الکتاب اس سی تمام وجمیع وہ چیزین جو موجود ہو چکی ہین اور موجود دنیا مین ہونگی اونکا قرآن مین بیان موجود ہونا اور آپکا مبین وعالم ہونا اوس بیان وتبیان کا واضح ہو اگرچہ ہم جیسی لوگ سمجھہ نہین سکتی ہین لیکن اس سی یہ لازم نہین آتا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سمجھہ نہین سکتی تہی اور آپکی فہم کی موافق بھی جمیع ما کان وما یکون کا بیان وتبیان قرآن مین نہین ہی اور دلالت کا کچھ ایک طریقہ نہین ہی بہت طرق خفیہ ہین جو لوگ اون طرق خفیہ سی واقف ہین وہی مدلولات خفیہ کلام کو پہچانتی ہین بندونکی کلام مین بھی ایسی مدلولات خفیہ ہوتی ہین کہ اونکو ہر ایک نہین پہچان سکتا ہی بلکہ وہی جان سکتا ہی کہ جو اونکی دلالات خفیہ کی طرق سی واقف ہی چنانچہ ایک بیت فارسی سی ہزار نام نکلتی ہین

کشف الظنون ج ۲ ص۶۶۴ مین وہ بیت لکھی ہی۔ از قد وابرو بدیدآن ماہ چہرہ موج آب دیدہ ام بالای مہر نا واقفون ہم جیسون کو اس کلام بندہ کا ہزار نام کو متضمن ہونا معلوم نہو تو اس سی یہ لازم نہین آتا کہ واقفین کاملین متوقدین کو بھی جو طرق ودلالات خفیہ سی بھی واقف ہین معلوم نہین پس ایسی ہی کلام الٰہی جو عجائبات سی مملو ہی اوسکا ایک ایک لفظ لکہو کہا امور پر دلالت کرتا ہو اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوس سی واقف ہون تو کیا تعجب ہی ہم جیسی تمام اشیا جہان کی قرآن سی نہ سمجہین تو یہ لازم نہین آتا کہ سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی نہ سمجہین اور یہ ضرور ولازم ہونا مسلم نہین کہ سبہی کو آپ بیان بھی فرما دین پس ہماری فہم کی موافق اگرچہ قرآن تبیان ہر چیز کا نہین لیکن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فہم کی موافق بھی تبیان نہونا مسلم نہین پس اپنی فہم پر قیاس کرکی تبیان لکل شئ ہونیکا انکار کرنا اور اوسکی تخصیص کو لازم جاننا ہرگز قابل التفات کی نہین ہی اور کسی چیز کی عدم علم کی نسبت قرآن وحدیث سی آپکی حقمین ثابت ہو تو اوس سی یہ لازم نہین آتا کہ کسی وجہ سی بھی آپ نہین جانتی بلکہ من وجہ علم کی نفی مراد ہونا اور بوجہ آخر اوسکا علم آپکی واسطی ثابت ہونا کیون جائز نہین اور تبیان لکل شئ سی مراد بوجہ دیگر اوسکا یعنی اوس چیز کی علم کا ثبوت کیون ممکن نہین ہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ کی دیباچہ مین آیت وھو بکل شئ علیم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھی نسبت ہونا فرماتی

مین عبارت یہ ہے وھو بکل شیٔ علیم وہ ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا است ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام
صفات حق و اسمار افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ اس سے واضح ہے کہ جمیع علوم و اشیار
کا آپکو احاطہ حاصل ہے بدلیل آیت قرآنیہ وھو بکل شیٔ علیم اور یہ آپکے حق مین بہی مستقیم ہے اور حدیث بخاری
مین بروایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے قال قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا
عن بدأ الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم الحدیث اسکو حاشیہ بخاری
مطبوع جلد اول صفحہ ۴۵۳ مین والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی
دل ذلك انہ اخبر عن جمیع احوال المخلوقات بحوالہ کرمانی و خیر جاری لکھا ہے تو طیبی و کرمانی و خیر جاری
رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی دلالت اسپر بتائی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات
کی خبر دی اور خبر دینا فرع علم کی ہے تو آپکو جمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا ثابت ہوا اس حدیث سے ساتھ بیان علمأ
مذکورین اہل سنت و جماعت کے اور عینی شرح بخاری ج ۷ ص ۲۱۲ و فتح الباری شرح بخاری ج ۶
ص ۲۱۴ و قسطلانی شرح بخاری ج ۵ ص ۲۴۱ و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۳۲۷ مین ہے واللفظ
للعینی وفیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائھا الی
انتھائھا وفی ایراد ذلك کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ وکیف وقد اعطی جوامع
الکلم مع ذلك پس عینی طیبی کرمانی خیر جاری و ملا علی قاری و عسقلانی و قسطلانی ان تمام کے نزدیک حدیث صحیح سے
ثابت ہے کہ آپکو علم جمیع احوال مخلوقات کا تہا یہ علم جمیع جزئیات و کلیات ماکان و مایکون نہین تو اور کیا ہے جب عمر و
زید کو کافر بتاتا ہے تو بعض مفسرین معتبرین مذکورین بالا اور ان علمار اہل سنت و جماعت موصوفین کو بہی کیا
کافر مشرک کہیگا نسخہ ترمذی ج ۲ ص ۱۵۶ مین بہی حدیث ہے اور سمین یہ جملہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
ہے فتجلی لی کل شیٔ جس سے ہر شی کا ظاہر ہو جانا آپکو ثابت ہے اور کوئی دلیل قاطع صارف معانی ظاہریہ ایسی
آیات و احادیث کی سے موجود نہین فمن ادعی فعلیہ البیان اور بغیر دلیل قاطع کے معانی ظاہریہ سے آیات
و احادیث کا پہیرنا خلاف اہل سنت و جماعت کے ہے بلکہ بغیر ایسی دلیل کے معانی ظاہریہ ہی لینا چاہیے چنانچہ
شرح عقائد نسفی مین بہی ہے تو کل شی کا ہی علم آپکو حاصل ہونا ایسی آیات و احادیث سے ہمکو مراد لینا
ضرور ہے اور یہی آپکی جلالت منصب کے مناسب ہے اسیواسطے ہمارے علمار اہل سنت ایسی احادیث سے جمیع احوال
مخلوقات کا علم مراد لیتے ہین نسائی مین یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رأیت فی

مقامی ھذا کل شئ وعلمتہ نسائی مطبوع نظامی صفحہ ۲۳۲ حاشیہ جلال الدین سیوطی رح مین علامہ
اکمل الدین حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق سے یہ منقول ہے قولہ فی مقامی یجوز ان
یکون المراد بہ المقام الحسی وھو المنبر ویجوز ان یکون المراد بہ المقام المعنوی وھو مقام المکاشفۃ
والتجلی بالحضرات الخمسۃ التی ھی عبارۃ عن حضرۃ الملک والملکوت والارواح والغیب الاضافی
والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ
صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ یہ علامہ حنفی رح جو عالم ملک وملکوت وارواح وغیب اضافی وحقیقی تمام کا آپکے
سامنے حاضر ہونا اور تمام کی طرف آپکو توجہ ہونا اور آپکا مانند نقطہ دائرہ کے بہ نسبت دائرہ کے ہونا فرماتے ہین اور
حدیث نبوی کی یہ مراد لیتے ہین تو یہ بھی آپکو جمیع ماکان ومایکون کا علم حاصل ہونا جانتے ہین اور تمام پر آپکا
احاطہ مانتے ہین تو کیا عمرو انکو بھی کافر مشرک ضال کہیگا اور عینی شرح بخاری جلد ۵ صفحہ ۶۹ اور
قسطلانی مطبوع مصر جلد ۶ صفحہ ۱۹ مین ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بحوالہ دلائل النبوۃ بیہقی
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو اشعار پڑھنا منقول ہے اون اشعار مین یہ شعر بھی ہے واشھد ان اللہ
لا رب غیرہ ۔ وانک مامون علی کل غائب اون اشعار کو سنکر آپکا ضحک فرمانا لکھا ہے جس سے واضح ہے
کہ آپکے نزدیک بھی یہ امر ثابت ہے کہ کل غائب شے پر آپ مامون ومحیط ہین اب کسکو یہ عمرو کافر مشرک وضال بنائیگا
نعوذ باللہ من ذلک اور آیات نافیہ للعلم الغیب عن غیر اللہ کے یہ ہرگز منافی نہین ہے کیونکہ اونمین نفی
علم استقلالی وبذاتہ ومن ذاتہ وبلا واسطہ واصالۃ کی مراد ہے چنانچہ شرح شفا خفاجی مین ہے ھذا لا
ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ تعالیٰ فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما
اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فامر متحقق بقولہ تعالیٰ فلا یظھر علی غیبہ احدا الخ اور
شرح جامع صغیر امام مناوی مین ہے واما قولہ لا یعلمہ فمفسر بانہ لا یعلمھا احد بذاتہ و
من ذاتہ الا ھو اور فتاوی امام نووی مین ہے مسئلۃ مامعنی قول اللہ تعالیٰ لا یعلم
من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ واشباہ ذلک مع انہ قد علم ما فی غد فی معجزات
النبی علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ وفی کرامات الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنھم الجواب معناہ
لا یعلم ذلک استقلالا الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ لا استقلالا انتھی
مختصرا اور شرح مقاصد ج ۲ صفحہ ۲۰۲ مین ہے آیت کریمہ ولا اعلم الغیب کی مراد کے بیان مین والمعنی

انی لست بملك حتی یکون الی القوة والقدرة علی انزال العذاب باذن الله کما کان لجبرئیل علیه السلام او یکون لی العلم بذلك باخبار من الله بلا واسطة اھ مدارج النبوة ج ۱ ص ۲۴۶ مطبوعہ نولکشور میں ہے واز جملہ معجزات باہرہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بودن اوست مطلع بر غیوب وخبر دادن بآنچہ حادث خواہد شد از کائنات علم غیب اصالۃً مخصوص ست بپروردگار تعالی وتقدس کہ علام الغیوب ست وہرچہ بر زبان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم وبعضی از تابعان وی ظاہر شدہ ست بوحی یا بالہام اور شیدا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حقیقی علم غیب استقلالی کا قائل نہیں ہے اور جن علما نے غیب دانی کے اعتقاد کو کفر کہا ہے تو اونکی یہی مراد یہی ہے چنانچہ **شامی** نے تصریح کی ہے کہ دعوی غیب دانی بنفسہ کا کرے تو کفر ہے بنفسہ کی قید سے واضح ہے کہ باعلام وتعلیم الٰہی ہو اور مسند الی سبب من اسباب اللہ ہو تو کفر نہیں ہے اور معارض نص کو بھی یہی دعوی غیب دانی بذاتہ ہے نہ باعلام وتعلیم الٰہی اور **تفسیر خازن** میں ایسی آیات کو تواضع وغیرہ پر محمول کیا ہے چنانچہ **تفسیر خازن** جلد ۲ ص ۱۶ تحت آیت کریمہ قل لا اقول لکم عندی خزائن الله ولا اعلم الغیب۔ الآیة کے ہے وانما نفی عن نفسه الشریفة هذه الاشیاء تواضعا لله تعالی واعترافا بالعبودیة وان لا یقترحوا علیه الآیات اسی جلد کے ص ۱۵۷ آیت لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر کی تحت میں ہے فان قلت قد اخبر صلی الله تعالی علیه وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلك وهو من اعظم معجزاته صلی الله تعالی علیه وسلم فکیف الجمع بینه وبین قوله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قاله صلی الله تعالی علیه وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی الله علیه ویقدره لی ویحتمل ان یکون قال ذلك قبل ان یطلعه الله عز وجل علی الغیب فلما اطلعه الله عز وجل اخبر به کما قال فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول او یکون خرج هذا الکلام مخرج الجواب عن سوالهم ثم بعد ذلك اظهره الله سبحانه وتعالی علی اشیاء من المغیبات فاخبر عنها لیکون ذلك معجزة ودلالة علی صحة نبوته صلی الله علیه وسلم پس واضح ہے کہ آیات عدم علم غیب ما نحن فیہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر دال نہیں ہیں اسیر انسے استدلال سفاہت یا عناد یا غفلت سے خالی نہیں ہے اگر قطعًا یہ آیات اسپر دلالت کرتیں تو اہلسنت محققین کیوں انکے خلاف آپکے شمول علم کے قائل ہوتے مولانا جامی **نقد النصوص** میں فرماتے ہیں لان الحقیقة المحمدیة فی صورة الاسم الجامع الالٰهی هی

ترتب صور العالم كلها بالرب الظاهر فيها فلابد لها من الاتصاف بالصفات الالٰهية كلها من العلم الشامل والقدرة وغيرهما يتصرف في اعيان العالم على حسب استعداداتها ولكن ذلك انما هو من جهة حقيقتها لا من جهة بشريتها انتہٰی الغرض محققین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احاطہ علم وشمول علم باعطار الٰہی ثابت ہے گو دربارۂ علم روح ووقت قیام ساعت مثلاً اختلاف درمیان اہل سنت ہے چنانچہ **شرح الصدور** علامہ جلال الدین سیوطی میں ہے لقد قبض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یعلم الروح وقال طائفۃ بل علمها وهو نظير الخلاف في علم الساعة اور **تاویلات امام ابو منصور ماتریدی** میں بھی ایسے ہی اختلاف لکھا ہے اور یہ بھی کہ اوسکے چھپانے کا آپکو حکم تھا اور **عینی شرح بخاری** ج ا صـ۱۱۲ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم روح ہونا ثابت کیا ہے اور آیت قل الروح من امر ربی۔ الآیۃ میں عدم دلالت عدم علم روح پر قول اکثر علماء بتایا ہے اور جلد ۲ صـ۱۰۶ میں بھی تفسیر روح کر کے آیت کریمہ قل الروح الآیہ سے غیر منافی ہونا بتایا ہے اور امام غزالی **احیاء العلوم** میں متعلق بیان روح کے فرماتے ہیں ولا تظن ان ذلك لم يكن مكشوفا لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اور اپنے رسالہ **مضنون صغیر** میں فرماتے ہیں هذا سوال عن سر الروح الذي لم يؤذن لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في كشفه لمن ليس اهلا له اور **شرح مقاصد** ج ۲ صـ۲۰۵ معتزلہ کے تمسک فلا يظهر على غيبه احدا الاية کے جواب میں ہے ان الغيب ههنا ليس على العموم بل مطلق او معين هو وقت وقوع القيامة بقرينة السياق ولا يبعد ان يطلع عليه بعض الرسل من الملائكة والبشر الغرض اسمیں اختلاف اہل سنت ہے لیکن مسئلہ مختلف فیہا بین اہل سنت وجماعت کو شرک وکفر یا ضلالت بتانیوالے کی ضلالت سے خالی نہیں ہے بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ جمیع ماکان ومایکون کا علم اور احاطہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہونے سے خدا تعالیٰ کے ساتھ علم میں مساوات ثابت ہوگی اور یہ شرک ہے تو یہ خیال خام ہے اسلئے کہ اگر وہ معتقد اسکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو فقط اسیقدر یعنی جمیع ماکان ومایکون کا ہی علم ہے وما لم يكن ولم يكن ولن يكون ابدا من الممكنات الصرفة ومن الممكنات المستحيلة بالغير ومن المستحيلات الذاتية وما يترتب عليها بالفرض الوجود کا علم اللہ تعالیٰ کو نہیں ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے علم کی تنقیص کر کے اپنے ایمان کو برباد کرنیوالے ہیں اگر اسکے معتقد نہیں تو پھر مساوات بتانا فقط جمیع ماکان ومایکون کے علم کے حصول سے واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونکی قبیح جہالت یا عناد وکتمان حق دیدہ ودانستہ ہے اور ایسی ہی بکواس کرنا کہ آیت تبیانا لكل شیٔ وحدیث تجلی لی کل شیٔ سے ظاہر معنی مراد

ہونگی تو خدا تعالی کی علم سی مساوات لازم آئیگی اسلئی کہ کل شئی جمیع معلومات الٰہیہ پر صادق ہی اور یہ شرک ہی تو یہ کلمات بھی اونکی باطل ہی اولاً اسلئی کہ اہل حق کی نزدیک شئی کا اطلاق حقیقۃً موجودات پر ہی ہوتا ہی خواہ وہ موجودات فی الماضی ہوں یا فی الحال یا فی المآل ہوں نہ معدومات پر کہ نہ موجود ہوئی نہ ہیں نہ ہونگی اور نہ مستحیلات وما یترتب علیہا پس مساوات بتانا دلیل اجہلیت یا عناد وکتمان حق دیدہ ودانستہ کی ہی اور ثانیاً اسلئی کہ بتعلیم الٰہی جمیع مغیبات و مکنونات پر مطلع ہونیسی بھی مساوات لازم نہیں آتی کہ اللہ تعالی کا علم ذاتی استقلالی ازلی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیر ذاتی غیر استقلالی حادث ہی اور اللہ تعالی کا عنایت کیا ہوا پس دعوی مساوات کا محض جہالت ہی اور پہر اوسپر طرہ شرک وکفر کا لگانا محض ضلالت ہی ایسی لوگ خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وفور علم میں تنقیص وتخفیض ایسی حیلوں حوالوں سی کرتی ہیں اور آپکی طرف نسبت جہالت کی کرتی ہیں ایسی تنقیص ونسبت جہالت کرنیوالی کا حکم شفا وشرحہ للملا علی القاری کی ج ۲ ص ۲۹۵ اور اسی جلد کی ص ۴۲۹ کو دیکہکر معلوم فرماویں اور جو جو شبہات ایسی لوگ پیش کرتی ہیں سبکی جوابات شافیہ موجود ہیں رسالہ میں لکھی گئی ہیں اس فتوی میں گنجایش اوسکی نہیں ہی اسواسطی متروک کی واللہ سبحانہ وتعالی الموفق للحق والصواب

والیہ المرجع والمآب فصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

المجیب المفتقر الی اللہ القدیر **محمد نذیر**

المعروف **بنذیر احمد خان**

عفی عنہ

الجواب صحیح کتبہ **عبد الرحیم** عفی عنہ	شمس محمد نذیر ۱۲۹۶ پنی سعد ان	المجیب مصیب رقمہ **عبد اللہ** عفی عنہ

مواہیر علمای مشاہیر بدایون شریف مع مہر اطہر اعلیحضرت عظیم البرکت افضل الفضلا اکمل الکملا اعلم العلما قدوۃ الاولیا عمدۃ الاصفیا مرجع الاکابر والاصاغر بحر زاخر سحاب ماطر امام الباطن والظاہر جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبد القادر صاحب حنفی قادری مد ظلہم العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

عمرو کا قول وبارۂ تکفیر زید کو بسبب ثابت کرنی علم جمیع ماکان ویکون کی تعلیم الٰہی واسطی حضور سید المرسلین
افضل الخلائق اجمعین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی باطل ہی اگرچہ بعض علماء کی کلام سی تخصیص واستثنا بعض اشیاء
مانند علم روح وعلم ساعت کا ظاہر ہوتا ہی مگر حضرات محققین کی نزدیک راجح اور حق تعمیم تعلیم علم وسیع وعمیم ہی پس
حکم تکفیر ہر طرح باطل وسقیم ہی اور جن آیات سی حصر علم غیب کا حضرت حق سبحانہ کی واسطی مفہوم ہوتا ہی مراد اس سی علم ذاتی
واستقلالی ہی پس اُس سی اثبات معجزہ غیب دانی وغیب گوئی پر حکم کفر کا دینا محض بوالہوسی اور نری خام خیالی
ہی پھر اوسپر یہ طرہ لگانا کہ خدا تعالیٰ اپنی محبوبان بارگاہ کو جمیع مکنونات ومغیبات کی تعلیم سی عاجز ہی محض وسوسہ
شیطانی ہی اور مخالف تحقیق تفسیر وتاویل قرآنی **تفسیر نیشاپوری** مین متعلق تفسیر آیۃ الکرسی کی فرمایا
ہی یلزم من کون غیرہ تعالیٰ غیر متصرف فی ملکہ بوجہ من الوجوہ الا بامرہ کونہ عالما بالکل و
کون غیرہ غیر عالم بالکل الا باعلامہ الخ ملخصا اور متعلق تاویل کی فرمایا ہی من ذا الذی یشفع عندہ
الا باذنہ ہذا الاستثناء راجع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانہ مثل من ذا الذی یشفع
عندہ یوم القیامۃ الا عبدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ماذون فی الشفاعۃ موعود لہا
یعلم محمد ما بین ایدیہم من اولیات الامور قبل خلق الخلائق کقولہ اول ما خلق اللہ نوری
واول ما خلق العقل وان اللہ خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام وما خلفہم من احوال
القیامۃ وفزع الخلق وطلب الشفاعۃ من الانبیاء وقولہم نفسی نفسی ورجوعہم الیہ لاضطرار
ولا یحیطون بشیٔ من علمہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما ہو شاہد علی احوالہم وسیرہم وحالاتہم
وقصصہم الخ بالجملہ قدرت ربانی وتعلیم حقانی کشف جمیع مبہمات ومکنونات غیبیہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
واسطی شامل ہی اور شان محمدی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم واسطی استفاضۂ جمیع فیوض ربانیہ کی قابل ہی تفصیل اسکی
جامع البرکات وغیرہ میں ہی اور تحقیق کامل اسکی جس سی منکرین اعجاز وکرامت کی تمام شبہات زائل ہو جاتی ہین۔
تحریر پرتنویر بینظیر حضرت جناب مولانا المکرم **نذیر احمد خانصاحب** دامت برکاتہم مین موجود ہی فجزی اللہ
تعالیٰ مولانا خیر الجزاء آمین وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین

حررہ المجہول الظلوم **عبد القیوم** القادری البدایونی عفی عنہ

ما اجاب بہ المجیب المصیب فھو حق وصواب حررہ الفقیر **عبد القادر**
عفی عنہ

المجیب مصیب حررہ الفقیر **عبد المقتدر** عفا اللہ تعالیٰ عنہ

مواہب علمائی بمبئی

جو کچھ مجیب لبیب نے لکھا ہے عین حق اور صواب ہے منکر اوسکا بلاشک مستحق عتاب ہے کما لایخفی علی اولی الالباب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقہ الراجی الی رحمۃ ربہ الشکور **عبد الغفور** صانہ اللہ عن الآفات والشرور

الجواب صحیح مطابق للسوال والمجیب مصیب کتبہ خادم الشرع قاضی شیخ محمد مرگھی عفی عنہ وعن والدیہ وعن سائر المسلمین

امین

قاضی (مہر: شیخ محمد رضی ۱۲۹۵ خادم الشرع قاضی) شہر بمبئی

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبہ القاضی اسمٰعیل المہری عفا اللہ عنہ

(مہر: قاضی محمد اسمٰعیل بن قاضی غلام علی ۱۳)

الامر کما ذکر کتبہ خادم الشرع القاضی ... البجمانی الشافعی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ وعن استاذیہ وعن جمیع المومنین آمین یا رب العالمین

(مہر: المتمسک بحبل الجلیل خادم الشرع قاضی اسمٰعیل ۱۲۸۴)

للہ در مولانا المجیب العلام دام فیضہ العام حیث حقق الکلام واثبت المرام بالتحقیق التام فجزاہ اللہ تعالیٰ عنی وعن سائر اھل الاسلام بحرمۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وآلہ الکرام وصحبہ العظام الی یوم القیام حررہ العبد المستہام **محمد عمر الدین** السنی الحنفی القادری الهزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ عن شر اللیام

المجیب مصیب ولہ اجر جزیل حررہ **حسن** بن نور محمد
عفی عنہما

ما قالہ المجیب فی ہذا الجواب فہو صحیح وموافق لما صرح بہ المحققون من اولی الالباب منہ
ما قالہ العلامۃ البغوی فی تفسیرہ معالم التنزیل والفہامۃ علی بن محمد بن ابراھیم البغدادی
المعروف بالخازن فی تفسیرہ لباب التاویل فی معانی التنزیل انہ قال السدی قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من
یومن بی ومن یکفر فبلغ ذلک المنافقین فقالوا استہزاء زعم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسألونی
عن شئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یا رسول
اللہ قال حذافۃ فقام عمر فقال یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما و
بک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہل انتم منتہون ثم نزل عن المنبر
ومنہ ما قالہ ابن الحجر المکی الہیتمی فی منح المکیۃ لشرح الہمزیۃ انہ روی الطبرانی قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ تعالی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ
ومنہ ما قالہ العلامۃ شیخ الاسلام الشیخ ابراھیم البیجوری فی تحفۃ المرید علی جوھرۃ التوحید انہ لم
یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ اللہ علی جمیع ما ابہم عنہ من الروح وغیرہا مما
یمکن علم البشر بہ۔ لا یقال یلزم حینئذ المماثلۃ والمساواۃ بین علم اللہ تعالی وعلم الرسول علیہ الصلوۃ
والسلام وھو محذور لان علم اللہ تعالی قدیم وبالذات والاصالۃ ومحیط لجمیع ما سوی اللہ حتی علم
الرسول وعلم الرسول علیہ السلام حادث وبالوحی والالہام ومحاط علم اللہ تعالی فلا مماثلۃ ولا مساواۃ
ہہنا لانہ قد صرح فی شرح العقائد بان المماثلۃ عندنا انما تثبت بالاشتراک فی جمیع الاوصاف
حتی لو اختلفا فی وصف واحد انتفت المماثلۃ واکتفینا بہذا المقدار وان کان الباب قابلا
للاطناب تبعا للمجیب الذی اختار الاختصار فی الجواب واللہ الہادی الی طریق الحق
والصواب بمنہ الراجی رحمۃ ربہ الصمد **میرزا محمد**

اقول عقیدتی فی بیت قصیدتی وهو هذا - لَا شَيْءَ يَعْزُبُ عَنْ اِحَاطَةِ كَشْفِهٖ ✦ وَذُكَائِهٖ
وَبِهٖ ضِيَاءُ ذُكَاءِ - واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقه الراجی عنایة ربه الابر

احمد ابن المولوی الشیخ عبد القادر الجیتیکر کان اللہ لهما

عمرو کا زید کو مطابق صورت مسؤلہ بلا تحقیق قول کافر کہنا حماقت ہی اور بدون استفسار مراد قائل اسکی تکفیر مین
مبادرت کرنا سخت جہالت مسئلہ مذکورہ مختلف فیہا ہی اور قول محقق وہی ہی جو فاضل مجیب عم فیضہ نے لکھا ہی جس سے
یہ بات واضح طور پر ثابت ہوگئی ہی کہ آپکو علم ماکان ومایکون باعلام اللہ ومشیتہ تہا - زید نے دعوی علم استقلالی وبذاتہ کا
نہین کیا ہی بنا برین ایسے ایک دینی بہائی کو قول کی تحقیق وسمجہنے کے بغیر اسکو کافر کہدینا نہایت افسوس کی بات ہے
خدا تعالی ایسی لوگون کو جو مسلمانون کو تکفیر کردیتے جہالة ہو جاتی ہین ہدایت فرماوے

راقم آثم **محمد عبد الرزاق نقشبندی** عفی عنہ

الامر کما ذکر کتبہ افقر **محمد صدیق** عفا اللہ عنہ

مدرس اعلی ومہتمم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی

مواہیر علمای سورت

لاریب قول عمرو کا بالکل باطل ہی اور جو لوگ بباعث کم علمیت کے مسلمانون کو بیوجہ کافر کہدیتی ہین اونکو تائب
ہونا چاہیے

شاہ الوثوق باللہ القدوس قاسم بن یعقوب سید حسن سید حسن سید سید سید ۹۶ ۱۲ رؤف العید
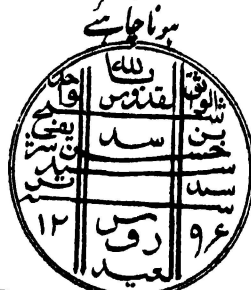
بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

حامداً ومصلیاً ومسلماً - سبحانک لاعلم لنا الاما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

عمرو کا قول باطل اور خلاف عقیدۂ اہل سنت والجماعة ہی اور وہ ہی لوگ مسلمان کو اوپر اجتراءا تکفیر کرتے ہین
جنکو علم کا صرف دعوی ہی دعوی ہی اور اصول مذہب سے بالکل واقفیت نہین اور علم غیب کے بارے مین کئی رسالی

تصنیف ہو چکی ہین جنمین محققان اہل اسلام نے زید کے قول کو ترجیح دی ہے اور ایک رسالہ بڑودہ مین اور ایک عرب
شریف مین مرتب ہو چکا ہے اور احقر بھی اس امر مین ایک رسالہ لکھ رہا ہے جسمین مخالفین کے کید افتراضات اور اصول
عقیدۂ اہل اسلام سے اونکی نا واقفیت انشاء اللہ تعالی مفصلاً بیان ہوگی پس برادران اہل اسلام کو چاہیئے کہ عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ پر قایم رہین اور مفسدونکے مزخرفات سے بچین وما توفیقی الا باللہ ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم کتبہ محمد عبد القادر باعکظہ عفی عنہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ

محمد عبد القادر
باعکظہ عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم

علی حبیبنا وشفیعنا ومولینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد قول عمرو کا خلاف عقیدۂ اہل اسلام اور باطل اور
مردود ہے خواہ مخواہ مسلمانونکو کفر کیطرف نسبت کرنا اللہ اور اللہ کے رسول کو ہرگز پسند نہین قال اللہ تعالی ولا تقولوا لمن
القی الیکم السلام لست مؤمنا اور مشکوٰۃ شریف مین صحیح حدیث موجود ہے الکف عن من قال لا الہ الا اللہ
لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل الخ رواہ ابو داؤد پس باوجود اسکے جو مسلمانکے اوپر اطلاق کفر کا کرتے
ہین وہ اونکہنے والونکی طرف رجوع کرتا ہے فیکفرون بذلک اسمین کچھ شک نہین کہ آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
کل شی کا علم دیا گیا ہے اور فتح الباری وغیرہ مین بالتصریح مذکور ہے اور جن پانچ شئیونکا استثنا کیا گیا ہے اون پانچ شیئون
کا علم بھی بحسب قول علماء محققین دیا گیا ہے یہانتک کہ جنتی جنت مین اور جہنمی جہنم مین داخل ہون وہانتک کا کل علم
ہمارے حضرت نبی آخر الزمان کو عطا ہوا ہے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
مگر ہان ان باتون کے فہم کیلئے عقل چاہیئے اور جن لوگونکا عقیدہ فاسد ہے وہ اپنے منشاء فاسد کے موافق کتب علم کی عبارتونکی
تاویل کرتے ہین قال اللہ تعالی فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء
تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم الی آخر آیہ حررہ **احمد علی** عفی عنہ

قول عمرو کا غیر صحیح اور مخالف عقیدۂ ابی حنیفہ رح ہے فلیتنبہ لھذا ولیحذر ممن یبادر الی التکفیر
فیخاف علیہ انہ یکفر لانہ کفر مسلما اور حضرت سرور کائنات مفخر موجودات محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو باعلام اللہ تعالی کلیات وجزئیات وما کان وما یکون و اولین وآخرین کا علم تھا یہی قول ارجح وموافق عقیدہ
اہل اسلام ہے کتبہ **حکیم قمر الدین** عفی عنہ

مواہیر علمائی دہلی

الجواب صحیح **محمد عبدالرشید** دهلوي

مہتمم و مدرس اعلیٰ مدرسۂ نعمانیہ دہلی

مواہیر علمای حیدرآباد دکن

جواب مجیب کا سچا ہی اور حق پر ہی۔ کیونکہ حضرت سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذاتہٖ علم غیب ہی کہنا بیشک کفر کی حد کو پہنچ سکتا ہی اور اگر بواسطہ الٰہی یا بعلم اللہ یا بمعرفۃ اللہ ہو تو اسمین کسیکو شک نہین ہی جیسا کہ صاحب رد المحتار فرماتے ہین یکفر بادعاء علم الغیب واما ما وقع لبعض الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی والالہام فهو باعلام من الله تعالى فليس مما نحن فيه اور اوسمین فرماتے ہین ان دعوی علم الغیب معارضۃ لنص القرآن فیکفر بها الا اذا اسند ذلک صريحا او دلالۃ الی سبب من الله تعالى كوحی او الهام۔ كذا فی رد المحتار۔ اور امام فخرالدین رازی رح تفسیر کبیر مین اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول تفسیر معنی لانہ لا يطلع على الغائب الا من ارتضى الذي يكون رسولا اور اس آیت کی تفسیر مین صاحب کشاف فرماتے ہین تبيين لمن ارتضى يعنى انه لا يطلع على الغيب الا المرتضى الذي هو مصطفى للنبوة الحاصل حضرت کو بواسطہ اللہ کی علم غیب کا ہونا ظاہر طور سے اور کل کتب سے ثابت ہی والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب

مفتی اول دارالقضا | محبوب نواز الدولہ مفتی اول ۱۳۰۵ھ | ریاست نظام

بسم الله الرحمن الرحيم ونحمده ونصلى على رسوله الكريم

امابعد واضح ہو کہ مولانا نذیر احمد خان صاحب نے جو فتوی لکھا نہایت صحیح اور درست ہی واقعی احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ ماکان ومایکون کا علم باعطاء اللہ تھا یعنی جو کچھ ہوا اور قیامت تک جو کچھ ہوگا ہر شی اوس خالق انس وجان نے سردار دو جہان نبی آخر الزمان کو معلوم کرا دیا پس خداوند تعالی علم بالغیب سے متصف بالذات اور آنحضرت متصف بالعرض و بالواسطہ ہوے ثبوت دعوی مذکورہ کا اسطرح ہی کہ خداوند تعالی قرآن پاک مین فرماتا ہی وما کان الله

لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اس سے ظاہر ہے کہ غیب پر اللہ تعالی مطلع نہین کرتا
مگر اپنے رسولون مین سے جسکو کہ وہ پسند و برگزیدہ فرمائے اوسکو علم غیب سے مطلع کرتا ہے دوسری آیت یہ ہے عالم الغیب
فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اس آیت سے واضح ہے کہ خدا تعالی اپنے علم غیب پر کسیکو آگاہ
نہین کرتا مگر جس سے کہ اپنے رسول سے راضی ہوجائے تیسری آیت وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک
عظیما یعنے جو چیزین کہ آپ جانتے نہ تھے وہ تمام اللہ نے تمکو معلوم کرا دیا اور یہ آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے جسکا آپکو
علم نہ تہا یعنے جو اشیا کہ آپکو عدم علم کی اوسمین عام اس بات سے کہ کسی زمانہ مین ہو نہ زمانہ ماضی کی قید ہے نہ زمانہ
حال و آئندہ کی قید ہے بہر حال جمیع ازمنہ مین جسقدر اشیا کہ آپکو معلوم نہ تہین کل کا علم حق تعالی نے آپکو مرحمت
فرمایا اور فی الواقع یہ فضل عظیم ہے حدیث شریف مین ہے قال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عرضت علی امتی فی صورہا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ
ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم محمد صلعم انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن یخلق بعد
ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلعم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ
ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا یسئلونی عن شیئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ
فقام عبد اللہ بن حذافہ السہمی فقال من ابی یا رسول اللہ فقال حذافہ فقام عمر فقال یا
رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ
عنک فقال النبی صلعم فہل انتم منتہون ثم نزل عن المنبر کما جاء فی التفسیر البغوی والبیضاوی
تفسیر بغوی اور تفسیر بیضاوی مین یہ روایت ہے جسکا خلاصہ مختصر یہ ہے کہ جب آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو ابہی پیدا نہین
ہوئے بلکہ آیندہ پیدا ہونیوالی لوگ ہین اونمین سے کون مجہپر ایمان لاویگا اور کون کفر کریگا سب کا علم مجہکو دیا گیا اور میری امت
مجہپر پیش کیگئی جسطرح کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش ہوئی تہی اسپر منافقون نے استہزا و مذاق کیا کہ یعنے ہم آپکے ساتھ
موجود ہین اور ہمین پہچانتے نہین ہین یہ بہر جو لوگ ابہی پیدا نہین ہوئے اونہین کیا جانینگے آنحضرت اس خبر کو سنتے ہی منبر پر
چڑہے خدا کی حمد و ثنا کی اور کہا کہ یہ قوم کا کیا حال ہے جو طعن کرتے ہین میری علم مین جو سوال کرینگے اسوقت سے لیکر قیامت
تک کی اشیا سے اونکو آگاہ کردونگا عبد اللہ بن حذافہ نے کہا بتلائیے میرے باپ کا نام کیا ہے آپنے فرمایا حذافہ ہے حضرت عمرؓ نے کہڑے
ہوئے اور فرمایا کہ ہم اللہ و رسول و قرآن سے راضی ہوئے اور ہماری خطا معاف کیجیے اس سے صاف صاف ثابت ہے کہ
آپکو علم اولین و آخرین کا دیا گیا ہر ذرہ پر آپکا علم محیط ہے ساتون آسمان و ساتون زمین مین جسقدر چیزین ہین

سب کی اطلاع آپکو ہی ایک حدیث مین ہی کہ فرمایا آپنے علمت علم الاولین والآخرین اور یہہ بہی آپنے ارشاد کیا قد دفع الی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ یعنی دنیا و ما فیہا پیش کیگئین مین نے کل مشاہدہ کرلیا اون چیزونکو جو قیامت تک ہونیوالی ہین اب آپکے علم غیب مین کیا کلام رہا ان وہابیون لا مذہبونکو چونکہ آنحضرت صلعم سے عداوت قلبی ہی اکثر کسر شان آنجناب کرتے رہتے ہین اور ہمیشہ ان کفریات سے اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا کرتے ہین اور بوجہ بے ایمانی یہ وہابی لوگ کہتے ہین کہ حضرت صلعم نے فرمایا لا ادری ما وراء ہذا الجدار یعنی مین دیوار سے پرے کی خبر نہین جانتا ہون حالانکہ یہ روایت ہی غلط ہی اسکی کوئی اصل نہین چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ مین تصریح فرمادیا ہی اور انموذج اللبیب مین ہی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتی علم کل شئ الا الخمس اللتی فی آیۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وقیل انہ اوتی ایضاً یعنی سوای اون چیزونکے جسکا استثنار اس آیت مین ہی کل شئ کا علم آپکو دیا گیا اور بعض لوگون نے فرمایا کہ اون پانچ کا بہی علم آپکو دیا گیا تفسیر کبیر و تفسیر مدارک و تفسیر بغوی و تفسیر بیضاوی و کشاف و تفسیر جلالین و تفسیر رحمانی و دیگر تفاسیر سے آپکا علم غیب سے مطلع ہونا ثابت ہی من شاء فلیرجع الیہا اور کتب فقہ مثل رد المحتار شامی و طحطاوی وغیرہ وغیرہ سے امر مذکور ثابت ہی اور یہی اعتقاد اہل سنت و جماعت کا ہی فرقہ وہابیہ اسکا انکار کرتا ہی خداوند تعالی ان لوگونکی صحبت و مکر وزور سے اہلسنت و جماعت کو بچاوے اور مسئلہ مذکورہ مین زید کا اعتقاد عین اعتقاد اہل سنت و جماعت ہی زید کو کافر و مشرک کہنا عین کفر و ضلالت ہی اور عمرو جو کہ منکر علم غیب آنحضرت صلعم علیہ وسلم ہی اوسکی وہابیت مین کسی قسم کا شک نہین اور ایسے اعتقاد رکھنے والیکو جو شخص اچھا سمجھے وہ بہی وہابی اور بد مذہب ہی اللہم احفظنا من الضالین آمین یارب العلمین

حررہ الراجی الی عفو ربہ القوی عبد النبی الامی السید حید شاہ القادری الحنفی تجاوز اللہ تعالی عن ذنبہ الجلی والخفی وحفظہ عن موجبات الکی والغی متوطن کچھ بہوج المعروف بہ پیر لبھر والہ نزیل حیدرآباد دکن صانہ اللہ عن الفتن ۱۲

عبد النبی الامی الحنفی
سید حید شاہ قادری ۱۳۱۷

الجواب صحیح کتبہ العبد العاصی
محمد عبد الواحد مہتمم مدرسہ ابو العلائی آغائی عفی عنہ

محمد عبد الوا
حد ۱۳۰۸ھ

الجواب صحیح بلاریب کتبہ العاصی
محمد عبد الغنی مدرس مدرسہ ابو العلائی آغائی

والغنی لہ الشیخ الاعظم
محمد عبد الغنی

الجواب صحیح والقول نجیح حررہ العبد المذنب المخطی الٰہی بخش عفی عنہ
صدر المدرسین فی المدرسۃ ابو العلائی الواقعۃ فی بلدۃ حیدرآباد
دکن اعاذہا اللہ تعالیٰ عن الشرور والفساد والفتن

علم غیب بواسطہ اللہ تعالیٰ کے انبیا کو حاصل ہوتا ہے
اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے وہابی اس بات کے منکر ہیں
الجواب صحیح کتبہ محمد خلیل الرحمن عفی عنہ

جواب مجیب حق ہے شاکی منکر محکمات ہے
من انکر المحکمات فقد ضل واضل
حررہ السید نادر الدین مدرس اول مدرسہ دار العلوم سرکار عالی

محمد خلیل الرحمن

نادر الدین

بمنہ وکرمہ
سائل کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون عنایت فرمایا تھا ہرگز مخالف اصول اسلامی نہیں ہے مجیب نے جو آثار اور ثبوت بیان کئے منکر الوجود ثبت وجود علم ماکان ومایکون ہیں۔ عمرو کا کافر ومشرک بنانا ضلالت محض ہے اگر کوئی شخص کسی عامی کی نسبت بہی یہ کہے کہ فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم ماکان ویکون عنایت کیا تھا تو اوس قائل کو کاذب مفتری لغوگو مضل کہیں گے کافر ومشرک نہیں کہہ سکتے چہ جائے کہ محبوب یزدانی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہنے والا با اینہمہ ثبوت واثبات محدثین ومفسرین کافر ومشرک کہا جاوے نعوذ باللہ من شرور انفسنا فقط ابو الحسنات محمد حبیب الرحمن سہارنپوری

محمد حبیب الرحمن

قال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء
حضرت محمد رسول اللہ رسول مجتبیٰ ہیں اطلاع علی الغیب حضرت کے لئے مسلم ہے امر مسلم کا قائل ملوم نہی
نہیں فقط سید عبد الحی وسید غلام محی الدین

جواب مجیب درست ہے
سید مصطفیٰ قادری

یہ جواب صحیح ہے۔ منکر اسکا وہابی ہے کتبہ خواجہ فخرالدین قادری

مدرس مدرسہ دارالعلوم

الجواب صحیح والمجیب مصیب
کتبہ محمد سکندر عفی عنہ

(محمد سکندر)

الجواب صواب حررہ سید
ممتاز علی عفی عنہ

طالب علم مدرسہ ابوالعلائیہ آغا

المجیب مصیب من انکرہ فقد ضل وغوی کتبہ سید اعظم علی
عفی عنہ بطفیل النبی الہاشمی طالب علم
مدرسہ ابوالعلائیہ آغائی

لاریب ان اللہ تعالیٰ عالم الغیب بالذات ولایعلم الغیب احد سوی اللہ تعالیٰ بهذہ
الحیثیت لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب بواسطۃ اللہ تعالیٰ لان اللہ
تعالیٰ علمہ بدلیل قولہ وعلمک مالم تعلم وقولہ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ
یجتبی من رسلہ من یشاء فثبت بالآیتین المذکورتین انہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم متصف بجمیع علم الغیب بالعرض ای بواسطۃ اللہ تعالیٰ لا بالذات
فظہر الفرق بین علم اللہ وبین علم رسولہ وہذہ طریقۃ الحق والصواب وموافقۃ
الکتاب من خالف فقد ضل ضلالا مبینا وعزل عن الحق والصواب کتبہ العبد
ولی محمد خان طالب علم مدرسہ ابوالعلائیہ
عفی عنہ ذنوبہ بطفیل النبی الامی

اسمین کچھ شک نہین کہ انبیاء عظام علم غیب سے متصف بالعرض ہین اور خدا تعالیٰ بذاتہ عالم الغیب
ہے تفسیر کبیر کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ انبیاء عظام واولیاء ذوی الاحترام نفوس قدسیہ علم غیب
سے متصف ہین اور تفسیر فیض الکریم وروح البیان سے بھی دعوی مذکورہ ثابت ہوتا ہے من شاء
فلیرجع الیہا اہل سنت کا یہی مسلک ہے کتب تصوف اہل سنت والجماعت سے بھی ہویدا ہے۔
یہ تو سنیے و دیکھو نکہ ظاہری ہم یہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مین بکثرت اولیاء کاملین
ایسے ہین [illegible] نے اس علم لدنی سے باب اور [illegible] باب کیا ہے چنانچہ بعض اولیاء

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی کا ایک شعر نقل کرکے اپنا مدعا ثابت کردیتے ہین وھو ھذا۔ نظرت الی بلاد الله جمعاً کخردلة علی حکم اتصال۔ آپ فرماتے ہین کہ مینے جمیع بلاد اللہ کو اسطرح مشاہدہ کیا جسطرح کوئی رائی کے دانہ کو بخوبی دیکھ لیتا ہے اب آپکے علم غیب مین کسکو شک رہا یہ کون کہتا ہے کہ عالم الغیب بالذات ہین تاکہ اعتراض وارد ہو۔ ہم تو یہی کہتے ہین کہ جسے وہ رب العزت راضی ہوا وسکو علم من لدن سے آگاہ کرتا ہے حنبلیہ وشافعیہ وحنفیہ ومالکیہ کے علما واتقیا کل اس امر مین متفق ہین ہان البتہ فرقۂ وہابیہ نجدیہ اسکا منکر ہے کیونکہ اونکا یہی شیوہ اور طریقہ ہے کہ کسر شان نبوی کرتے رہین اور اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے رہین اللہم احفظنا من الفرقة الوہابیة الضالة آمین یا رب العالمین نمقہ العبد العاصی الراجی الی عفو ربہ الاحد عبد الصمد عفی عنہ طالب علم

مدرسہ ابو العلائے آغائی

بیشک حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم غیب جمیع ماکان ومایکون کا عنایت کردیا اسکے منکر صرف وہابیہ نجدیہ خذلہم اللہ تعالی فی الدنیا والآخرہ ہین خداوند تعالی ایسے لوگونکی صحبت سے بچائے حررہ

الفقیر عبد الرسول محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ وعن والدیہ بنگلوری

فتوی علمای بنگلور

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا علی رسولہ وآلہ قول زید کا حق ہے یہی ہے اعتقاد اہلسنت والجماعت کا اور یہ ثابت ہے قرآن اور احادیث اور اقوال علما سے بیان اسکا بطور اجمال یہ ہے کہ کہا اللہ تعالی سورۂ نسا مین وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما یعنے اللہ تعالی نے معلوم کرادیا جو کچھ آپ نہین جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل ہے تفسیر مدارک مین ہے مالم تكن تعلم من امور الدين والشرايع او من خفيات الامور وضمائر القلوب یعنے اللہ نے معلوم کرادیا حضرت کو کل امور دین اور شریعت کے اور سب امور پوشیدگی کے اور بھید ان دلون کے۔ ایسا ہی لکھا ہے تفسیر بیضاوی وجلالین وبغوی وابو السعود وکبیر وابن خازن وغیرہ تفاسیر مین۔ اور تفسیر حسینی مین ہے وعلمك آموزانیدہ است ترا مالم تكن تعلم آنچہ نبودی کہ بخود بدانی از خفیات امور ومکنونات ضمائر وجمہور گفتہ اند آن علم است بربوبیت حق وجلال او وشناختن عبودیت نفس وقدر حال او وور بحر الحقائق میفرماید کہ آن علم ماکان ومایکون است کہ حق سبحانہ تعالی در شب اسری بدان حضرت عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراجیہ آمدہ است کہ من زیر عرش بودم قطرۂ در حلق من ریختند فعلمت بہا ماکان وما سیکون پس دانستم آنچہ بود وآنچہ خواہد بود

مختصر ترجمہ یہ ہی کہ یہ آیت دلالت کرتی ہی کہ سکھلا دیا اللہ نے آنحضرت کو تمام علوم ماکان ومایکون کو اور تمام حالات
آنحضرت پر منکشف ہوئی تہے اور اللہ تعالی فرماتا ہی وھو بکل شیٔ علیم یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے
جاننے والے ہین چنانچہ اس آیت کی تفسیر ابتدا مدارج النبوہ مین یون ہی وھو بکل شیٔ علیم ووی
صلی اللہ علیہ وسلم دانا ہست ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام وصفات حق واسما وافعال وآثار وبجمیع علوم
ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ یعنے آنحضرت پر تمام علوم اول وآخر کے منکشف ہوئی تہی ایسا ہی تفسیر روح البیان
مین پس قرآن شریف سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالی آنحضرت کو تمام علوم کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کو عطا
فرمایا تہا۔ **بخاری شریف** مین ہی کہ آنحضرت نے فرمایا علمت بہا ماکان ومایکون یعنے شب معراج مین ایک
قطرہ عرش عظیم سے میرے منہ مین اترا اوسکے سبب سے جان لیا مین نے جو کچہ ہوا اور ہونے والا ہی اور **طبرانی** کی حدیث مین
ہی کہ آنحضرت نے فرمایا قد رفع الی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ یعنی پیش
کی گئی میرے سامنے دنیا ایسی جیسی ہتیلی میرے ہاتہ کی دیکہ رہا ہون دنیا طرف ان چیزونکو جو دنیا مین ہو رہی ہین قیامت
تک جیسا کہ دیکھتا ہون مین میری ہاتہ کی ہتیلی کیطرف قال فی المواھب عن ابی ذر لقد ترکنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر منہ علما ولا شک ان اللہ تعالی قد اطلعہ
علی ازید من ذلک والقی علیہ علم الاولین والآخرین اور ابوذر کی حدیث کا خلاصہ یہ ہی کہ پرندونکے پر کی حرکت
تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین شک نہین اسبات مین کہ اللہ تعالی آپ کو اس سے زیادہ علم دیا ہی اور عطا کیا ہی
آپکو علم پہلے سب لوگونکا علم اور **مشکوۃ شریف** مین دارمی اور ترمذی سے یہ ہی فعلمت ما فی السموات والارض
الحدیث یعنے معلوم ہو چکا مجہکو جو کچہ آسمانون اور زمینون مین ہی **شیخ عبد الحق دہلوی اشعۃ اللمعات**
ترجمہ مشکوۃ مین فرماتے ہین یعنی دانستم ہر چہ در آسمانہا و در زمینہا بود واین عبارت ست از حصول تمام علوم جزوی وکلی
دراحاطہ آن جان چکا مین نے جو کچہ آسمانون اور زمینون مین ہی اور یہ دلالت کرتا ہی کہ تمام علوم کلیات وجزئیات کے آنحضرت
پر منکشف ہوگئی تہی اور اس حدیث کی شرح مین **تفسیر حسینی** کے سورہ رحمن کی ابتدا مین یون ہی بیاموزانید وی تعالی
آنحضرت را بیان آنچہ بود وہست وباشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین والآخرین ازینمعنی خبر میدہد اسکا ترجمہ
اوپر گذرا پس احادیث شریفہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالی آنحضرت کو علوم کلیات وجزئیات وماکان ومایکون
کو عنایت فرمایا ہی **امام مناوی التیسیر شرح جامع الصغیر** مین بعد بیان غیوب خمسہ فرمایا ہی وقد
اعطی صلی اللہ علیہ وسلم علمہا بعد ذلک یعنی اللہ تعالی نے غیوب خمسہ یعنے علم قیامت وغیرہ آپکو معلوم کرادیا اور کہا

علامہ عبد الغنی شرح اربعین میں لکھا ہے مگر آپکو پوشیدہ رکھنے کا حکم تھا ایسا ہی لکھا ہے امام
جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں اور علامہ محمد شعیب نے محاسن الاخیار میں اور علامہ ابراہیم باجوری شرح
قصیدہ بردہ میں اور تفسیر روح البیان میں اور دیگر علما اپنی کتب میں اور مدارج النبوہ میں ہے ہرچہ در دنیا
است از زمان آدم تا اوان نفخہ اولی بر وی منکشف ساختند یعنی اللہ تعالی آنحضرت کو آدم علیہ السلام کے زمانے
سے قیامت تک کی حالات منکشف کر دیا تہا اور نور الانوار میں ہے وہذا فی حق الامۃ واما فی حق النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فکان معلوما یعنی نہیں جانتے کا حکم امت کی حق میں ہے لیکن آنحضرت کو تمام معلوم کرا دیا گیا تہا اور
قطب زمان امام شرف الدین بوصیری اپنے قصیدہ بردہ متبرکہ میں فرماتے ہیں ومن علومک علم اللوح
والقلم ۔ یعنی بعض علوم سے تمہارے ای رسول مقبول علم لوح و قلم کا ہے تشریح اسکی یوں ہے کہ خدا تعالی تمام علوم
اور حالات ابتداء دنیا سے قیامت تک لوح محفوظ پر اپنے قلم قدرت سے لکہا ہے یہ لوح محفوظ کا علم بعض ہے آنحضرت کے علوم
کلیہ سے پس اقوال علماء سے بہی ثابت ہو گیا کہ قول زید کا حق اور موافق اعتقاد اہل اسلام و اہلسنت وجماعت ہے۔
اور قول عمرو کا کہ آنحضرت کو علم کلیات وجزئیات ما کان وما یکون کا نہیں تہا باطل ہے یہی ہے اعتقاد فرقہ وہابیہ نجدیہ
خذلہم اللہ تعالی کا اور یہ قول کفار و منافقین کا ہے جو آنحضرت کے علم کلیات وجزئیات وغیب دانی پر طعن و انکار کرتے ہیں
جیسا کہ تفسیر بغوی جزو چہارم کے نویں رکوع سورہ آل عمران میں شان نزول میں وما کان اللہ لیطلعکم علی
الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کے ہے و قال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عرضت علی امتی فی صورہا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ
ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ یعلم من یؤمن بہ ومن یکفر ممن لم
یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ
واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئلونی عن شئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انباتکم
بہ فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یا رسول اللہ قال حذافۃ فقام عمر فقال یا رسول
اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہل انتم منتہون ثم نزل عن المنبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری تمام
امت کو مجہے بتلائی جیسا کہ آدم علیہ السلام بتلائی گئی تہی مجہے معلوم کیا انکو جو میرے پر ایمان لاوینگے اور جو منکر ہونگے
یہ بات کفار منافقین کو معلوم ہوئی تو تمسخر سے کہنے لگے جو لوگ ہنوز پیدا نہیں ہوئے ہیں انہیں کون مومن اور کون کافر

ہوگا کر کو محمد زعم کرتی ہین ہم تو موجود ہین ہم مین سی کون مومن اور کون کافر ہی سو خبر دیوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
بات معلوم ہوئی تو آپ منبر پر سوار ہو کی اللہ تعالی کی حمد وثنا کر کی فرمایا کیا لوگ میری علم پر طعن کرتی ہین واللہ قیامت
تک جو چیزین ہو نہار ہین انسی پوچھو مین کہہ دیتا ہون عبد اللہ بن حذافہ السہمی کھڑی ہو کی پوچھی یا رسول اللہ
میرا باپ کون ہی آپ فرمائی تیرا باپ حذیفہ ہی پہر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑی ہو کی عرض کی یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا و
بالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا آپ ہماری تقصیر معاف کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا تم قبول کی اسکو اور
منبر سی اتری۔ تفسیر بیضاوی مین اسی روایت سدی کو مختصر طور سی لایا ہی پس معلوم ہوا کہ آنحضرت کی علم غیب واحاطہ علمی مین
کلام کرنا منافقین کی عادت ہی اسی طریق کو فرقہ وہابیہ گویا یہ انکی خلیفے ہین جیسا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نی کتاب التوحید
والشرک مین لکھا ہی انہ کان لا یعلم امر خاتمتہ فی حال حیواتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد مماتہ
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی زندگی مین اپنی خاتمہ کا حال نہین جانتی تہی تو بعد وفات ان مشرکونکی انکو کیا خبر ہوگی
نعوذ باللہ من ہذہ العقائد الکفریہ ہم اللہ سی پناہ مانگتی ہین اس کفر کی اعتقاد سی پس اسکی تردید مین علماء عرب کا رسالہ
جو **مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ البدعی النجدی الذی ضل بہا العوام** ہی
اس نجدی کی اقوال کفریہ کو بعد از فرماتی ہین فلذلک قالوا من لم یکفر الوہابی النجدی فہو کافر یعنی اسی سبب علماء
عرب فرماتی ہین کہ جو شخص وہابی نجدی کو کافر نہ کہا پس وہ کافر ہی اور **فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبد الوہاب** نجدی
مین بعد نقل اقوال کفریہ نجدیہ مذکور ہی یا عجبا ما ہذہ الخرافات العجیبۃ والتخیلات الفاسدۃ الکفریۃ یعنی اس نجدی
کی عجیب کفریات ہین پس عمرو باوجود اس بد اعتقادی کی جو زید کو کافر ومشرک کہا خود کافر ومشرک ہو گیا واللہ اعلم بالصواب
والیہ المرجع والماب کتبہ العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ الباری المسکین الضعیف **السید محمد**
عبد الغفار شاہ حنفی القادری بنجلوری اعلی المدرس فی مدرسۃ العربیہ الجامع العلوم الواقعۃ فی معسکر
بنجلور صانہ اللہ عن الفتن والشرور

سید محمد
عبد الغفار شاہ حنفی
القادری بنجلوری

ہذا الجواب صحیح کتبہ القاضی **السید شاہ محمد عبد القدوس**
القادری الحنفی البنگلوری خطیب وامام جامع مسجد معسکر بنگلور
ناظم مدرسہ قدوسیہ
وجامع العلوم

محمد
الاول
قادری
شاہ
عبد القدوس

ہذا الجواب صحیح کتبہ **السید**
حسن صانہ اللہ عن الفتن

هذا الجواب صحیح کتبه **حکیم سید محی الدین** الحنفی مذهبا و البنگلور اقامة ۔

یہ جواب صحیح ہے و موافق عقائد اہل سنت و جماعت ہے کتبہ **حکیم سید عبد الباسط** عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم بنگلور

هذا الجواب صحیح **محمد عظیم الدین** ۔

هذا الجواب صحیح **السید محمود** الحنفی مذهبا و القادری طریقة و الجن مین اقامة ۔

فتوی علمای مدراس

حامدا لله و مصلیا و مسلما علی رسوله و آله آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کل شی کا علم عطا فرمانا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور فقہا و محدثین اسپر تصریح کرتے ہیں پھر اسکو کفر و شرک کہنا باطل ہے جو علم غیب کہ اللہ تعالی سے مختص ہے جسکو غیر میں ثابت کرنا کفر ہے وہ علم غیب بالذات ہے جو اللہ تعالی کی صفت قدیمہ ازلیہ ہے اور منزہ ہے تغیر و حدوث سے بخلاف علم غیب بواسطہ اعلام الہی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بعض اولیاء اللہ میں جو ثابت ہے وہ صفت قدیمہ ازلیہ نہیں اور اسکو ثابت کرنا کفر نہیں کما صرح به الامام الیافعی فی نشر المحاسن و العلامة ابن حجر المکی فی فتاواه وقال العلامة الخفاجی فی حاشیة تفسیر البیضاوی و الذی اختص الله تعالی به من علم الغیب هو علمه تفصیلا ذاتا و زمانا من غیر واسطة اصلا فلا ینافیه علم بعض الاولیاء و الانبیاء علیهم الصلاة والسلام له بواسطة ذلك و الهام من الله انتهی و الله اعلم کتبه **محمود بن صبغة الله** کان الله لهما

محمود ۱۲۸۶

الجواب صحیح **عبید الله** کان الله له

خادم شریعت رسول الله
عبید قاضی اہل سنت
مدراس

صح الجواب **محمد قدرت حلیم**

فتوی علمای علیگڈہ

صورت مذکورہ سوال مین عمرو کا زید کو مشرک و کافر کہنا باطل ہی اسواسطی کہ زید نی ایسا یہ عقیدہ بیان کیا ہی کہ اللہ تعالی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیا رکا علم عطا فرمایا ہی یہ ہرگز شرک نہین - ہان جو صفت مختص بذات باریتعالی ہی وہ کسی دوسری کو واسطی ثابت کرنا بیشک شرک ہی جمیع اشیار کا علم بالذات اور بلا واسطہ ہونا صفت مختص بذات باری جل جلالہ ہی مگر زید نی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات و بالاستقلال عالم جمیع اشیاء ہونا بیان نہین کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا بیجا اور باطل ہی واللہ اعلم حررہ **محمد لطف اللہ**

مفتی العدالۃ العالیہ فی السلطنۃ الآصفیہ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ - مقام علیگڈہ

تنبیہ چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتوی دستخطی ہی اسپر مہر نہین اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب نے اپنے خط مین مولوی عبدالرحیم صاحب احمد آبادی کو لکھا ہی وہ درج ذیل کیا جاتا ہی - وہو ہذا

جناب من - آپ کا فتوی حیدرآباد و علیگڈہ ہو کر دہلی مین میری پاس پہنچا مین دہلی مین اپنی بیماری کا علاج کرانے گیا تہا اب علیگڈہ چلا آیا ہون آج آپ کا فتوی دستخط کرکے روانہ کیا ہی مہر حیدرآباد رہی اسواسطے مہر کرنے سے معذور رہا بیماری کی وجہ سے ارسال فتوی مین توقف ہو گیا والسلام - ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ

محمد لطف اللہ از علیگڈہ

فتوی علمای کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

زید قول و اعتقاد مذکور سے کافر و مشرک نہین ہی اسلیے کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب نہونا ادلہ قطعیہ قطعی الثبوت و قطعی الدلالۃ سے ثابت نہین ہی غایۃ ما فی الباب بعض آیات کریمہ و احادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوات سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہی اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہی پس علمای محققین نے اونمین تطبیق باینطور دی ہی کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تہا اور بواسطہ تعلیم حق تہا پس علم غیب بوا بہی اور نہ بہی ہوا باعتبار حیثین پس کسی شق مین کفر نہین ہی اور اشراک شرع مین نقیض توحید شرعی کی ہی اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمای ظواہر و بعض صوفیہ کرام یہ ہی کہ

مستحق عبادت بجز حق سبحانہ وتعالیٰ کے دوسرا کوئی نہیں ہے اور یہی معنا و کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا ہے پس اشراک اثبات
واعتقاد دوسرے معبود کا نام ہے اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات واعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہے پس
اشراک اثبات واعتقاد دو موجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دو معنی اشراک کے نہیں
ہوئے پس زید کیونکر مشرک ٹھہرا اور اگر یہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ اثبات واعتقاد صفات مختصہ باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ
میں کا نام ہے چنانکہ مزعوم عوام وبعض علمای ظواہر یہی ہے تاہم بھی زید اعتقاد مذکور سے مشرک نہیں بنتا اسلئے کہ خاصہ باری
عز اسمہ دربارۂ علم غیب یہ ہے کہ علم بالذات امور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال ومفی المآل وفی الماضی ہوں خواہ
معدوم ازلا وابدا خواہ امور کونیہ سے ہوں خواہ غیر کونیہ سے باین طور کہ کاہے غفلت ونسیان بہیچ نوع اوسپر طاری نہو
خاصہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے لئے ایسا علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید
یہ کہتا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو علم امور کونیہ اور احاطہ اونکا عنایت کردیا ہے نہ یہ کہ
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع امور کا ہے خواہ کونی ہوں خواہ غیر کونی اہل باطن وکشف
جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے وکہتے ہیں اگر عمرو سنیگا خدا جانے کیا کہیگا اب میں
کچھ عبارات ابریز مطبوعہ مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن وکشف حضرت نبی کریم علیہ الف صلوۃ
والتسلیم کی شان مبارک میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں ثم الارواح مختلفة فی هذا التمييز علی قدر الاطلاع
فمن الارواح من هو قوی فی الاطلاع ومنها من هو ضعيف واقوی الارواح فی ذلك روحه
صلی الله علیه وسلم فانها لم يحجب عنها شئ من العالم فهی مطلعة علی عرشه وعلوه وسفله و
دنياه واخرته وناره وجنته لان جميع ذلك خلق لاجله صلی الله علیه وسلم فتمييزه عليه السلام
خارق بهذه العوالم باسرها فعنده تمييز فی اجرام السموات من اين خلقت ومتی خلقت ولم خلقت
والی اين تصير فی جرم كل سماء الخ ام الی ان قال وكذا ما بقی من العوالم وليس فی هذا مزاحمة
للعلم القديم الازلی الذی لا نهاية لمعلوماته وذلك لان ما فی العلم القديم لم ينحصر فی هذا العالم فان
اسرار الربوبية واوصاف الالوهية التی لا نهاية لها ليست من هذا العالم فی شئ ثم الروح
اذا احبت الذات امدتها بهذا التمييز فلذلك كانت ذاته الطاهرة صلی الله علیه وسلم تمييز ذلك
التمييز السابق وتخرق به العوالم كلها فسبحان من شرفها وكرمها واقدرها علی ذلك انتهی
صفحہ ۲۴۴ كتاب الابريز الذی تلقاه نجم العرفان الحافظ سيدی احمد بن المبارك عن قطب الواصلين

سیدی عبدالعزیز الدباغ اور صاحب ابریز فی ابریز شیخ عبدالعزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت
عجیب و غریب کے و لقد رأیت ولیا بلغ مقاما عظیما وھو انہ یشاھد المخلوقات الناطقۃ والصامتۃ والوحوش
والحشرات والسمٰوت ونجومہا والارضین وما فیہا وکرۃ العالم باسرھا تستمد منہ ویسمع اصواتہا
وکلامہا فی لحظۃ واحدۃ وبید کل واحد بما یحتاجہ ویعطیہ و یصلحہ من غیر ان یشغلہ ھذا
عن ھذا بل اعلی العالم واسفلہ بمنزلۃ من ھو فی حیز واحد عندہ ثم یرجع ھذا الولی فینظر
فیری مددہ من غیرہ وھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویری مدد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من الحق سبحانہ فیری الکل منہ تعالیٰ ابریز صفحہ ۲۵ واعظم الارواح علما واقواھا نظرا
روحہ علیہ الصلوۃ والسلام لانہا یعسوب الارواح فہی مطلعۃ علی جمیع ما فی العوالم کما
سبق دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب بینہا وبین ذاتہ الطاہرۃ
صلی اللہ علیہ وسلم امدتہا بعدم الغفلۃ حتی صارت الذات مطلعۃ علی جمیع ما فی العالم
مع عدم طوق الغفلۃ لہا فی ذلک لکن الاطلاع لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعۃ
واحدۃ من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل التدریج والترتیب بمعنی انہا ما من شئ تتوجہ
الیہ فی العالم الا وتعلمہ لکن علمہ لا یحصل الا بالتوجہ فاذا توجہت الی شئ اٰخر علمتہ وھکذا
حتی تاتی علی ما فی العالم فلہا التسلط فی العلم علی ما فی العالم ولکن بتوجہ بعد توجہ
ولا تطیق الذات ما تطیق الروح من حصول ذلک دفعۃ واحدۃ وکذا یختلفان فی
عدم الغفلۃ فانہ فی الروح علی نحو ما سبق تفسیرہ واما فی الذات فہو بالنسبۃ الی
توجہا بمعنی انہا اذا توجہت الی شئ لا یفوتہا ولا یلحقہا فی توجہا الیہ سہو ولا غفلۃ
ولا نسیان واما اذا لم تتوجہ الیہ فانہا قد تغفل عنہ ویقع لہا فیہ السہو والنسیان ولہذا
قال صلی اللہ علیہ وسلم کما فی صحیح البخاری انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت
فذکرونی قال ذلک صلی اللہ علیہ وسلم حین وقع لہ السہو ولم ینبہوہ ۔ ابریز صفحہ ۲۴۵

کتبہ احمد حسن عفی عنہ مقیم کانپور

دل مرتضیٰ
حسن
جان محمد

مواہیر وتصدیقات علمای حرمین شریفین یعنی مکہ معظمہ ومدینہ منورہ زادہما اللہ تعالی شرفا وتعظیما

برصحت عقیدہ زید

اہل سنت وجماعت حضرات پر واضح ہو کہ رسالہ ضلالت مقالہ براہین قاطعہ مؤلفہ **خلیل احمد انبیٹھوی** ومعبودہ
رشید احمد گنگوہی میں بہت عقائد اہل سنت کے خلاف اور وہابیہ نجدیہ کے مطابق درج ہیں **از انجملہ** اوسمیں ہے
کہ **اللہ تعالی جھوٹ بول سکتا ہے** اور **از انجملہ** اوسمیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم الہی علم
غیب ما کان وما یکون نہیں ہے اور آنحضرت کی نسبت ایسا اعتقاد رکہنا شرک ہے **اور شیطان لعین کا علم
آپ کے علم سے زائد ہے اور آپکا علم اوس سے کم ہے** اور **از انجملہ** اوسمیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی مولود شریف کی **مجلس کنہیا کے جنم سے مشابہ ہے** الی غیر ذلک من العقائد الفاسدة والمسائل
الکاسدة جب اس فرقہ رشیدیہ کی اس قسم کے خرافات شایع ہوئے تو تمام ہند وسند وپنجاب کے علماء کرام اہلسنت
اونکی تردید پر اٹھ کھڑے ہوئے منجملہ اونکے ایک **مولانا غلام دستگیر صاحب** مرحوم ومغفور تھے مولانا
مرحوم نے تو وہ کام کیا کہ باید وشاید میاں خلیل احمد مع دیگر علمای دیوبند سے ریاست بہاولپور میں جہاں یہ **خلیل**
مدرس اعلی تہا ان مسائل میں مناظرہ کرکے اونکی وہابیت پایۂ ثبوت کو پہنچا کر اونکو وہاں سے خارج کرایا اسی پر اونہ مرحوم
ومغفور نے کفایت نہیں کی بلکہ ان تمام تحریرات مناظرہ کو عربی میں ترجمہ کرکے ایک کتاب مسمی **تقدیس الوکیل عن توہین
الرشید والخلیل** علماء حرمین شریفین کی عالیخدمت میں پیش کیا تمام علمای مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ نے مولانا مرحوم
کے بیانات کی تصدیق فرمائی اور میاں رشید وخلیل وغیرہ دیوبندیوں کی بہت بری گت بنائی چنانچہ ہم اوس کتاب
مبارک سے مسئلہ متنازع فیہا بطور اختصار کے نقل کرکے اوسکے اخیر سے وہ تقریظات وتصدیقات بعینہ نقل کرتے ہیں

قال فی تقدیس الوکیل والدلائل القطعیة الدالة
علی وسعة علمه صلی الله علیه وسلم منها آیة فاوحی الی عبده ما
اوحی علی ما فی التفاسیر المعتبرة وکتب السیر وابهام آیة
وعلمک ما لم تکن تعلم الا یتخبر عن کثرة الاعلام
قال صاحب التفسیر الحسینی ناقلا عن تفسیر بحر الحقائق
تحتها که آن علم ملک وملکوت است که حق تعالی در شب اسری بدو
صلی الله علیه وسلم عطا فرموده چنانچه در احادیث معراجیه آمده است
وقال المحدث الدهلوی فی مدارج النبوة فی باب المعراج
قال صلی الله علیه وسلم اوتیت علم الاولین والآخرین و
اوتیت قسما من العلم الذی عهد منی علی اخفائه وکتمانه

دلائل قطعیہ وسعت علم عالم علوم الاولین والآخرین
صلی اللہ علیہ وسلم کے منجملہ اونکے آیت فاوحی الی عبدہ
فاوحی ہے اس آیت سے وسعت علم کا ذکر تفاسیر معتبرہ اور
کتب سیر میں درج ہے اور آیت وعلمک ما لم تکن تعلم میں جو ابہام
ہے وہ بھی بنہایت کثرت پر اعلام ہے بحر الحقائق کے حوالہ سے
تفسیر حسینی وغیرہ میں ہے کہ وہ علم ہر چیز کا جو ہوئی تھی اور
ہوگی یہ معراج کی رات میں حق تعالی نے آپکو عطا فرمایا تھا جیسا کہ
معراج کی حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ اور شیخ عبد الحق دہلوی
مدارج النبوہ کے باب معراج میں لکھتے ہیں کہ آپنے فرمایا ہمکو علم اولین و
آخرین کا دیا گیا اور ایک قسم وہ علم تہا کہ جسکے چھپانیکا ہمسے عہد لیا گیا

لانہ لا یتحملہ احد والقسم الثانی اختار فی اللہ تعالیٰ فیہ
باعلامہ لمن یستحقہ والقسم الثالث علم تبلیغ الاحکام
للخواص والعوام انتہی مترجماً قال فی وصل مدارج النبوۃ
فی بیان العقل الکامل والعلم الشامل لہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہر کہ مطالعہ کند احوال شریف او را از ابتدا تا انتہا و ببیند کہ چہ تعلیم
کردہ است او را پروردگار و افاضہ کردہ است بروی علوم و اسرار ما
کان و ما یکون حاصل شود او را علم بہ نبوت او بی شوب شکوک و
کان فضل اللہ علیک عظیما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب علمہ
وکمالہ انتہی بلفظہ والاحادیث الصحیحۃ المثبتۃ لوسعۃ
علمہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا ما فی باب بدء الخلق فی الصحیح
البخاری عن عمر رضی اللہ قال قام فینا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل
الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم الحدیث کما فی صفحہ ۴۵۳
من مطبوعۃ المطبع الاحمدیۃ وکتب علی الحاشیۃ بعلامۃ
الکرمانی والخیر الجاری قولہ فاخبرنا عن بدء الخلق حتی
دخل الخ غایۃ الاخبار عن دخول اہل الجنۃ والغرض
انہ علیہ السلام اخبر عن المبدء والمعاد والمعاش جمیعا
قال الطیبی دل ذلک انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر عن جمیع
احوال المخلوقات انتہی وقال المحدث الدہلوی فی ترجمۃ
المشکوۃ تحت ہذا الحدیث یعنی احوال مبدء و معاد
از اول تا آخر ہمہ را بیان کرد انتہی بلفظہ وفی الصحیحین
عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال لقد خطبنا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم خطبۃ ما ترک فیہا شیئا الی قیام الساعۃ الا
ذکرہ علمہ من علمہ وجہلہ من جہلہ ان کنت لاری
الشیٔ قد نسیت فاعرفہ کما یعرف الرجل اذا غاب عنہ
فراہ فعرفہ وکتب علی حاشیۃ الصحیح البخاری فی صفحہ ۹۷۰

کہ کسیکو اوسکو تحمل کی طاقت نہیں ہی دوسرا قسم وہ علم ہی جسمین
مجھکو اختیار دیا گیا جسکو لائق دیکھون اوسکو تعلیم کرون
تیسرا قسم علم کا ہر خاص و عام امت کو تبلیغ احکام کا ہی
وصل بیان عقل کامل و علم شامل آپکی مین لکھا ہی جو کوئی آپکی
احوال شریف کو اول سی آخر تک مطالعہ کری اور دیکھی کہ حق تعالی نے
آپکو کیا تعلیم فرمائی اور علوم و اسرار ما کان و ما یکون بخشی ہیں
تو اوسکو آپکی نبوت پر بے شبہ یقین حاصل ہوتا ہی خدا فرماتا ہی
اور تعلیم کیا تجھکو جو تجھے معلوم نہ تہا اور خدا کا فضل تجھپر عظیم ہی
خدا کا درود آپ اور آپکی آل پر موافق آپکی علم و کمال کی ہو یہ
ترجمہ ہی عبارت مدارج کا اب سنو احادیث صحیحہ کا شمہ صحیح بخاری
کی باب بدء الخلق مین بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مروی ہی کہ
انہون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک
ایسی مقام مین کھڑی ہوئی کہ ابتدا پیدایش سی بہشتیونکی بہشت
مین داخل ہونے اور دوزخیونکی دوزخ مین داخل ہونے تک ہمکو خبردار
کر دیا مطبوعہ احمدی کی صفحہ ۴۵۳ مین دیکھو اور اوسکی حاشیہ پر
کرمانی اور خیر جاری سی لکھا ہی کہ الغرض آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے مبدء اور آخرت اور دنیا سب کی خبر دیدی طیبی نے
کہا کہ اس حدیث مین اسپر دلالت ہی کہ آپنے جمیع احوال مخلوقات
سی خبر دیدی تہی یہ ترجمہ ہی عبارت حاشیہ بخاری کا اور شیخ
محدث دہلوی اس حدیث کی نیچی ترجمہ مشکوۃ مین لکھتی ہین کہ
احوال مبدء اور معاد اول سی آخر تک سب بیان فرما دیا انتہی مترجماً
اور بخاری و مسلم و غیرہما مین بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ
عنہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر ایک خطبہ پڑہا جسمین
قیامت تک سب کچھ ذکر کر دیا جسنی سیکہا سیکہا جسنی بہلایا بہلایا
مین کسی چیزکو دیکہہ لیتا ہون کہ بہول ہوئی یاد آگئی ہی جیسا کوئی
غائب ہوئی چیز کو دیکھکر پہچان لیتا ہی اس حدیث کی حاشیہ صفحہ ۹۷۰ مین

بعلامة العینی قوله ماترك فیها شیئًا ای من الامور المقدرة
من الکائنات انتهی و فی کتاب الفتن واشراط الساعة
الصحیح مسلم عن حذیفة رضی الله عنه انه قال اخبرنی
رسول الله صلی الله علیه وسلم بما هو کائن الی ان تقوم
الساعة الحدیث وایضا فی صحیح مسلم عن عمرو بن اخطب
رضی الله عنه حدیث خطبة النبی صلی الله علیه وسلم
بعد الفجر الی الظهر ومنه الی العصر ومنه الی المغرب و
قال فاخبرنا بما کان وبما هو کائن فاعلمنا احفظنا فهذه
الایات والاحادیث الصحیحة نصوص صریحة
فی انه صلی الله علیه وسلم اطلع علی جمیع احوال
الموجودات والامور المقدرة من الکائنات
وما کان وما یکون فاخبر عنها فلهذا اقر اکابر
اهل السنة بانه صلی الله علیه وسلم عالم ما کان
وما یکون وحرروه فی الکتب الدینیة کالشفاء والمواهب
اللدنیة وروضة الاحباب ومدارج النبوة ومعارج النبوة
وغیرها فالآن تیامل مؤلف البراهین ومقرظها فی ان
علمه صلی الله علیه وسلم بما کان وما یکون قلیل عن علم
ملك الموت والشیطان اللعین ام کثیر والله هو الهادی
والموفق وهذه الحجج الساطعة والدلائل القاطعة لوسعة
علمه علیه السلام وان کانت کافیة وافیة لکن ازید علیها شیئا
لتحقیق الحق الحقیق قال العلامة القسطلانی فی المواهب
اللدنیة فی باب اخبار الغیوب اخرج الطبرانی عن ابن عمر
رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان الله قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن
فیها الی یوم القیمة کانما انظر الی کفی هذا ثم نقل
احادیث الصحیح لمسلم وسنن ابی داود فی اخر الباب

شرح عینی سے لکھا ہے کہ امور مقدرہ کائنات کے بیان سے کچھ نہ چھوڑا
اور صحیح مسلم کی کتاب الفتن واشراط الساعۃ میں ہے حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھکو خبردار کر دیا جو کچھ قیامت تک ہوگا اور نیز صحیح
مسلم میں روایت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ
آپنے فجر سے لیکر ظہر تک پھر عصر تک پھر مغرب تک خطبہ پڑھا پس
ہمکو خبردار کر دیا اسپر جو کچھ ہوا اور ہوگا پس ہم سے بہت حافظہ
والا بہت علم والا ہے اھ۔ اب یہ آیات واحادیث صاف بتاتی
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع موجودات کے احوال اور
امور مقدرہ کائنات اور جو ہوا اور ہوگا سب پر مطلع تھے اور انکی
خبر بھی دی اسیواسطے اکابر اہل سنت نے مان لیا ہے کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم ماکان ومایکون کے عالم ہیں اور یہ مسئلہ اپنی
دینی کتابوں میں مثل شفا فی حقوق المصطفے ومواہب لدنیہ
وروضۃ الاحباب ومدارج النبوۃ ومعارج النبوۃ وغیرہ میں
لکھدیا اب براہین قاطعہ کا مؤلف اور اسکا مقرظ صحیح غور کرے
کہ آپکا یہ علم ماکان ومایکون کا حضرت ملک الموت اور شیطان
کے علم سے کم ہے یا بہت خدا ہی ہادی اور توفیق رفیق کرنیوالا ہے
ہر چند یہی دلائل قطعیہ عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ
علیہ وسلم کی وسعت علم کے اثبات میں وافی اور کافی ہیں مگر بنا بر
زیادت تحقیق تھوڑا سا اور بھی لکھدیتا ہوں علامہ قسطلانی
شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں طبرانی نے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میری
طرف اٹھائی ہے پس میں اوسکو دیکھ رہا ہوں گویا
کہ میں اس اپنے ہاتھ کی ہتیلی کو دیکھ رہا ہوں پھر صاحب مواہب لدنیہ
نے صحیح مسلم اور سنن ابی داود کی حدیثیں نقل کر کے اخیر باب میں

قال ولاشك ان الله تعالى قد اطلعك على ازيد
من ذلك والقى عليك علم الاولين والاخرين انتهى
واخرج مؤلف المشكوة فى الفصل الثالث من باب
المساجد و مواضع الصلوة حديثا فيه ذكر رؤية
الله تعالى و وضع الكف بين الكتفين ووصول البرد
بين الثديين فقال عليه السلام بعد ذلك فتجلى
لى كل شئ وعرفت قال المحدث الدهلوى تحته
پس ظاہر شد ور روشن شد مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمہ را انتہى بلفظه
وفى الفصل الثانى من هذا الباب من المشكوة
حديث سنن الدارمى وجامع الترمذى بهذه
المضمون وفيه فعلمت ما فى السموت والارض
قال المحدث الدهلوى تحته پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و
ہر چہ در زمین بود عبارتست از حصول تمامہ علوم جزوی و
کلی و احاطہ آن انتہى وقال الشيخ المحدث الدهلوى
فى ترجمة المشكوة انه عليه الصلوة والسلام اعلم من
الجميع بجميع امور الدنيا والدين انتهى مترجما و
قال العلامة القسطلانى فى المواهب انه لا فرق
بين موته وحياته فى مشاهدته لامته ومعرفته
باحوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك عنده
جلى لاخفاء به الخ انتهى وقال فى تفسير فتح العزيز
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا لانه يطلع بنور نبوته
على مرتبة كل متدين بدينه انه بلغ اى مرتبة من
دينى وما هى حقيقة ايمانه والحجاب الذى حجبه
عن الترقى ما هو فانه صلى الله عليه وسلم يعرف
سيئاتكم ودرجات ايمانكم واعمالكم من الخير والشر
واخلاصكم ونفاقكم ولهذا شهادته فى حق الامة مقبولة

لکہا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بیشک آپکو یا رسول اللہ اس سے
بہی زیادہ پر خبردار کیا ہی اور آپکو اولین و آخرین کی علم
عطا فرمائی ہین یہ ترجمہ ہی عبارت مواہب کا اور مشکوۃ
کی باب المساجد کی تیسری فصل مین حدیث ہی جسمین دیدار
الہی اور دونو شانو نمین کف کو رکہنے اور [illegible] مین
سردی کی پہونچنی کا ذکر ہی تو اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ پس ظاہر ہوئی میری لئے ہر شی اور مینے پہچان لیا۔
محدث دہلوی اسکی شرح مین لکہتی ہین کہ مجکو ساری علم
روشن ہوئے اور سب کو مینے پہچان لیا اہ۔ اور اسی باب
کے دوسرے فصل مشکوۃ مین حدیث دارمی اور جامع
ترمذی کی اسی مضمون مین وارد ہی جسمین آپنے
فرمایا ہے کہ مینے جو کچہ آسمانون اور زمینون مین ہی
معلوم کر لیا۔
اور شیخ محدث دہلوی ترجمہ مشکوۃ مین لکہتی ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سب سی تمام کامونمین داناتر ہین اور
علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ مین لکہتی ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور حیات مین کچہ فرق نہین ہے
کہ آپ اپنی امت کو دیکہتی ہین اور انکی حالات اور نیتون اور
ارادون اور خطرونکو پہچانتی ہین اور یہ بات آپ پر روشن ہی
اسمین کوئی پوشیدگی نہین ہی الخ انتہی اور تفسیر عزیزی مین
ویکون الرسول علیکم شہیدا کی نیچے لکہا ہی کہ رسول نور نبوت
سی اپنے دین کی ہر دیندار کی مرتبہ پر مطلع ہی کہ وہ کس مرتبہ کو پہنچا ہی
اور اسکی ایمان کی حقیقت کیا ہی اور کس حجاب سی ترقی سی محجوب
ہی پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امتیونکی گناہونکو اور
درجات ایمان کو اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و منافقی
سبکو پہچانتا ہی اسلئے اسکی شہادت امت کی حق مین مقبول

و واجب العمل بها ۱ه انتهی مترجما فعلم ان انکار
اعتقاد علمه صلی الله علیه وسلم بما کان و
یکون لایقول به احد من المسلمین سوی
الوهابیین من المکذبین فقطع دابر
القوم الذین ظلموا والحمد لله رب العلمین
انتهی مختصرا ولما ظهر هذه الاختلافات من الخلیل
ثم مکابرته ومجادلته من غیر توب الی رب جلیل فافتی
حضرت حکم المناظرة وغیره من علماء اهل
السنة انه خارج من دائرة اهل السنة واخرج
من الریاسة بالتذلیل فالآن ارجو من حضرات
اهل فتوی الحرمین الشریفین ان یلاحظوا بکمال
عنایتهم هذه الرسالة فانکان ما فیها احکاما مطابقا
بالکتاب والسنة واجماع الامة فزینوه بتصحیحهم
الشریف وما کان فیها من خطاء وزلل فاصلحوها
بالاصلاح اللطیف وان هذه التعقبات علی البراهین
ومقرظه مع المؤیدین واردة صحیحة وما حکمهم
افتونا ماجورین جزاکم الله سبحانه خیر الجزاء فی الدنیا
والعقبی انتهی

اور واجب العمل ہی الخ انتہی مترجما۔ اب معلوم ہوا کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ماکان ومایکون کے اعتقاد
کو انکار پر سوائے وہابیون کے کوئی مسلمان اصرار
نہین کرسکتا ہی پس ظالمون کی جڑ کاٹی گئی اور خدا
رب العالمین کیلئے سب تعریفین ہین۔ انتہی
جب مولوی خلیل احمد کے یہ خلل ظاہر ہوئے پھر اسپر مکابرہ
اور مجادلہ پر کمر باندہی اور توبہ کیطرف رجوع نہ کیا تو حضرت
صاحب سجادہ نشین چاچران و نیز جو اس مناظرہ مین حکم تہے
بالاتفاق و دوسرے علماء اہل سنت کو فتوی دیا کہ یہ شخص
دائرہ اہلسنت سے خارج ہی اور ریاست اسلامیہ بہاولپور
سے بہت ذلت سے نکالا گیا پس اب فقیر حقیر کان اللہ له
حضرات مفتیان حرمین الشریفین سے امیدوار ہی کہ اس رسالہ
کو تائید دین متین کی رو سے ملاحظہ فرماوین اگر یہ حق اور
قرآن وحدیث و اجماع امت کے مطابق ہو تو اپنی تصحیح سے
مزین فرماوین اور جو اسمین خطا اور لغزش ہو اسکی اصلاح
کرین اور یہ ظاہر کردین کہ یہ اعتراضات براہین قاطعہ اور اسکے
مقرظ اور موید پر وارد و صحیح ہین اور انکا کیا حکم ہی اللہ تعالے
اسکا اجر بخشے

تقریظ حضرت مفتی حنفیہ مکۂ معظمہ

الحمد لله رب العالمین المنزه عما لا یلیق بجلاله والصلوة والسلام علی سیدنا محمد المبرء عما لا ینبغی لکماله
وعلی آله واصحابه وانصاره واحزابه امابعد فان هذه التعقبات علی صاحب البراهین ومقرظه مع
المؤیدین واردة صحیحة کما یظهر ذلک بالبداهة لمن طالعها خالیا من النزغات القبیحة وحکم صاحب
البراهین مع المؤیدین والمقرظین حکم المرتد یقین بیقین کما صرحت به کتب الفقهاء
والمحدثین نعوذ بالله مما یوجب الخزی والندامة ویورث الحسرة وسواد الوجه فی عرصات القیامة
انه ربی عن مقالة کاذبة ۞ کفوه بما سمی براهین قاطعة ۞ وما حکم فی ذا سوی ضربة امری به بسیف
له فی الحق انوار ساطعة ۞ فیباعد منها وا سعن مکانة ۞ وتبقی لاهل الزیغ والجهل قامعة جزی الله من

تصدی للرد علیہم خیر جزائہ ووقاہ شر حسادہ واعدائہ آمین۔ امر برقمہ خادم الشریعۃ
راجی اللطف الخفی محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ حالا
کان اللہ لہما حامدا مصلیا مسلما۔ ۳ ذی الحجۃ۔ سنہ ۱۳۲۰ھ

(مہر: محمد صالح کمال)

تقریظ حضرت مفتی شافعیہ و شیخ علماء مکہ معظمہ

الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ والسالکین منہجہم بعدہ اللہم ہدایۃ للصواب قد نظرت فی جملۃ من کلام صاحب البراہین وکلام المؤیدین لہ ونظرت ایضاً فی کلام المعترض بالتعقیبات علی صاحب البراہین فرأیت الحق والصواب الذی لاشک فیہ والارتیاب مع المعترض بالتعقیبات المنقولۃ المحکمۃ من کتب اہل السنۃ والجماعۃ واما صاحب البراہین والمؤیدین لہ فہم اشبہ بالشیاطین اہل الزیغ والزندقۃ ان لم یکونوا کفارا بیقین وجزی اللہ عنا وعن دیننا الشیخ المعترض بالتعقیبات الجزاء الجمیل واحلہ وتعقیباتہ المذکورۃ من القلوب المحل الجلیل وشکر اللہ مسعاہ وانالہ فی الدارین من خیرہما مایتمناہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔ رقمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیۃ ورئیس العلماء فی الحرم المکی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ومشایخہ واخوانہ ومحبیہ وجمیع المسلمین آمین

(مہر: محمد سعید بابصیل)

تقریظ حضرت مفتی مالکیہ مکہ محمیہ

حمدا لمن فیض من فضلہ من یؤید دینہ القویم وینفی عنہ شبہ اہل الضلال ویرد بہا سہم العقیم والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد الہادی من الضلال وعلی آلہ ومن تبعہم من اہل الفضل والکمال سیما علماء السنۃ والجماعۃ جعلہم اللہ سہاما قاتلا لاہل البدع والضلالۃ آمین امابعد فانی قد تصفحت غالب مافی ہذہ الرد فوجدت قائلہ قد اجاد ولزم الحق فللہ درہ من محسن حیث تصدی للرد علی ہذا المفتن فجزاہ اللہ احسن الجزاء واکثر من امثالہ مدۃ نزول الغیث من السماء کتبہ راجی العفو من واہب العطیۃ محمد عابد ابن المرحوم الشیخ حسین مفتی المالکیۃ ببلد اللہ المحمیۃ مصلیا مسلما

(مہر: محمد عابد بن حسین مفتی المالکیۃ)

تقریظ حضرت مفتی الحنابلۃ بمکۃ المعظمۃ

الحمد للہ وحدہ رب زدنی علما استمد من اللہ التوفیق والرشاد لاقوم رشاد اعلم ایہا السائل ان مذہب الحنابلۃ فی مثل ہذہ المسائل مذہب السلف المأمونین من الزیغ والتزییف فی التاویل مما یوجب العقاب والتلف وان من نسب للذات العلیۃ المقدسۃ الاتصاف بالکذب فقد اخطأ وخالف الاجماع واتصف بالکفران لم یتب ویرجع عن مقالتہ وفی الکتاب العزیز قولہ سبحانہ وتعالی وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا وَاِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ عَلَی اللّٰہِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ الآیۃ وقال الشیخ السفارینی الحنبلی رحمہ اللہ تعالی وکل نقص قد تعالی اللہ فیا بشری لمن والاہ ما اجاب بہ صاحب التعقیبات علی صاحب البراہین والمؤیدین لہ فہو الحق الذی لامحیص عنہ فجزاہ اللہ عن المسلمین خیرا وجزاہ مغفرۃ ورحمۃ

واجر واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ امر برقمہ الحقیر خلف بن ابراہیم
خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ حالا حامدا مصلیا مسلما

بن ابراہیم خلف

تقریظ حضرت مفتی الحنفیۃ بمدینۃ المنورۃ۔ الحمد للہ تعالیٰ اسال اللہ المولی الکریم ذا الطول
التوفیق والاعانۃ فی الفعل والقول نحمدک اللہم یامن جعلت العلماء المتقین من ہذہ الامۃ مصابیح
یستضاء بھدیہم فی ظلمۃ لیل الشک الداج وقصمت بماضی صوارم حججہم ظہر کل من تظاہر بضلالۃ
الفتن من اہل الزیغ والاعوجاج والصلوۃ والسلام علی المبعوث بالآیات البینات المنذر بانہ ستکون
بعدہ فتن وھنات حض علی الملۃ البیضاء النقیۃ التی لیلہا کنہارہا القائل اتبعوا السواد الاعظم فانہ
من شذ شذ فی النار وعلی آلہ واصحابہ القامعین باسنۃ الالسنۃ والسنن الاسنہ کل مبتدع وکذا
والقاضین بشہب ثواقب افکارہم کل متہوک ضل عن سنن السنۃ ومنہج الکتاب وبعد فقد اطلعت
علی ہذا الرد المتین والاعتراض الفارق بین الغث والسمین علی صاحب البراہین التی دلت علی
سراب بقیعۃ برہنت علی سخافۃ عقل ملفق کلماتہا القطیعۃ فلعمری انہ لعمیق الغوص
فی لجج الضلال مستحق الخزی من ذی الملکوت والجلال وللہ در صاحب ہذا الرد
فانہ قد افاد واجاد بلغہ اللہ غایۃ المراد وجزاہ خیر الجزاء الاوفی واناله اجل مکانۃ وزلفی وصلی اللہ
علی سیدنا محمد الفاتح الخاتم وعلی آلہ واصحابہ الذین اشادوا الہدی محکم الدعائم واللہ سبحانہ ولی
الہدایۃ وبہ العصمۃ والحمایۃ۔ نمقہ الفقیر الی عفو ربہ عثمان بن
عبد السلام داغستانی مفتی المدینۃ المنورۃ الحنفی عفی عنہ

عثمان بن عبد السلام داغستانی

تقریظ المدرس المعظم فی المدینۃ المنورۃ۔ الحمد للہ الذی شرح صدر بعض عبادہ
وھداہ الی الحق المبین وضیق صدر بعضہم وجعلہ حرجا حتی انکر الامور الثابتۃ بالیقین والصلوۃ
والسلام علی من شید ارکان الدین وعلی آلہ واصحابہ والتابعین وبعد فقد اطلعت علی ہذا الرد
الواضح الذی ہو لصاحب البراہین فاضح فللہ در مؤلفہ وجزاہ خیرا عن الامۃ وادخلہ فی شفاعۃ
نبیہا نبی الرحمۃ اما ما نقلہ الشیخ الوادع عن صاحب البراہین وعن تمہیدہ ین
لہ الفسقۃ فانہ کفر صراح زندقۃ سلک اللہ بنا سبیل الحق والہدایۃ وجنبنا طریق الباطل
والغوایۃ وکتبہ العبد الاحقر محمد علی ابن السید الظاہر الوتری الحنفی
المدنی خادم العلم والحدیث بالمسجد الشریف النبوی حامدا مصلیا مسلما۔

محمد علی ابن السید الظاہر

فتمت بالخیر

۸۳